ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام برکت التیام کتاب مستطاب گنجینۂ

اوصاف و فضائل محمدیہ خزینۂ خصائل و شمائل احمدیہ مسمے بہ

نصرۃ الواعظین

باوصاف

سید المرسلین

(حصہ اول)

از تالیف لطیف و تصنیف منیف جناب مولٰنا مولوی حکیم

محمد حشمت علی صاحب فائق سنی حنفی بریلوی

در مطبع ہاشمی بمولوی رضا ضلع مظفر نگر

۱۳۳۲ھ

قیمت فی جلد ۸ ر

یار سوم

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

س - 95

محکمہ شرعی فتویٰ لاہور

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام برکت التیام کتاب مستطاب گنجینۂ
اوصاف فضائل محمدیہ تزئین خصائل و شمائل احمدیہ مسمے بہ

نُزْهَةُ الْوَاعِظِیْن

باوصاف

سید المرسلین

حصہ اول

از تالیف لطیف و تصنیف منیف جناب [illegible]
محمد حشمت علی صاحب فائق سنی حنفی بریلوی

بار سوم

Marfat.com

58614

حصّہ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد حمد ہو افر خالق انس و جان و نعت بتکاثر باعث وجود کون و مکان اولوالاحلام والنہی پر واضح و لائح ہو کہ آجکل بعض مدارس اسلامیہ میں دیکھا گیا کہ ہفتہ میں دو ایک مرتبہ بغرض مہارت طلبہ وعظ کہلایا جاتا ہے اور اس کی جانب انھیں توجہ و ترغیب دلائی جاتی ہے خصوصاً مدرسہ منظر اسلام بریلی میں تو اسی لیے ایک انجمن وعظ و نصائح قائم کی گئی ہے جس میں ہر جمعہ کو طلبہ جمع ہو کر بیان و تقریر کرتے ہیں مگر چونکہ منتہی و ذی لیاقت طلبا تو کتب متداولہ سے اخذ بیان اور تقریر قادر ہوتے ہیں اور مبتدی بیچارے بوجہ کم علمی اس سے عاجز رہتے ہیں اور اردو میں انھیں کوئی کتاب ایسی دستیاب نہیں ہوتی جس میں ایک آیت کے متعلق مسلسل تقریر گھنٹے دو گھنٹے بیان کے قابل کی گئی ہو لہذا مجھ بے بضاعت و بدلیاقت نے انکی خاطر یہ چند بیانات ایام برکت الانام یعنی ماہ پیدائش سید انام علیہ الصلاۃ والسلام ۱۳۳۲ھ ہجری میں کتب معتمدہ و مستندہ سے اخذ کیے اور تطویل و لاطائل و اختصار مخل کو مدنظر رکھکر معرض تحریر میں لایا امید کہ اصحاب علم و حلم اگر انکو ملاحظہ فرمائیں تو بندہ کے خطا و نسیان کو بذیل عفو کرم پوشیدہ فرما کر [illegible] شانہ طعن و تشنیع نہ بنائیں۔ فہانا اشرع فی المقصود بتوفیق اللہ الملک المعبود

Marfat.com

وعظ اول

بیان رافت و رحمت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قال اللہ تبارک و تعالیٰ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اللہ رب العزت جل جلالہ و عم نوالہ اس آیۂ کریمہ میں اپنے بندوں کو اپنے حبیب کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تشریف آوری کی خبر فرحت اثر سناتا ہے اور حضور کے اوصاف جمیلہ و اخلاق حمیدہ و عادات کریمہ کی تحدیث اور آپ کی مدحت سرائی فرماتا ہے کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس ایک رسول تمہارے نفسوں میں سے تمہاری جنس سے تاکہ تم لوگ اس سے فائدہ اٹھاؤ ہدایت پاؤ اور اس سے باہم میل جول الفت و محبت کرو لان الجنس یمیل الی الجنس کما قیل بالفارسیۃ یعنی جنس اپنی ہم جنس کی طرف مائل ہوتی ہے اور اس سے الفت و محبت کرتی ہے اس سے مانوس ہوتی ہے جیسا کہ مولانا رومی علیہ الرحمۃ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں

یک زنِ اندر پیش مرد نطفہ	گفت منم پر ز اولاد طیب
گر شش میخوانم نمی آید بدست	ور پسر خواہم کہ آید بد پسر
نیست عاقل تا کہ دریابد چنیں	گر بگویم کز خطر سوئے من آ
ہم اشارت را نمیداند بدست	وربداند نشنود ایں ہم بدست
پس نمودم شیر و پستاں را بدو	او ہمی گرداند از من چشم و رُو
از برائے حق شما ئید ای مہماں	دستگیرا ایں ہمسان و آں ہماں
زود درماں کن کہ بے لرزد دلم	کہ بدرد از میوۂ دل بگسلم
گفت طفلی را بیا در ہم بجام	تا بہ بیند جنس خود را آں غلام

Marfat.com

سوئے جنس آید سبک زاں ناوداں	جنس پر جنست عاشق جاوداں
آنچناں شد چوں پدید آں طفل و	جنس خود خوش خوش ہمی آورد رُو
سوئے بام آمد ز متن ناوداں	جاذب ہر جنس را ہم جنس داں
خوش خوش آمد بسوئے طفل طفل	وا رہید از اوفتادن سوئے طفل
زاں بود جنس بشر پیغمبراں	تا بجنسیت رہند از ناوداں
زانکہ جنسیت عجائب حاذبیت	جاذب جنس ست ہر جا طالبی ست
پس بشر بہر ہدیٰ خود را مثل کم	تا بجنس آیند و کم گردند گم
موجب ایماں نیامد معجزات	بوئے جنسیت کند جذب صفات
معجزات از بہر قہر دشمن ست	بوئے جنسیت پئے دل بردنست

اور اگر مرجع ضمیر خاص اہل عرب قرار دیے جائیں تو یہ معنی ہونگے کہ البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس ای اہل عرب رسول تمہاری جنس سے تمہاری مثل زبان عربی میں کلام کرنے والا تاکہ تمہیں اُس کے کلام سمجھنے اُس سے بات چیت کرنے میں آسانی ہو اور بہت جلد اُس سے فائدہ اُٹھا سکو ہدایت پا سکو کہ اگر تمہاری طرف کوئی فرشتہ یا کوئی جن رسول بنا کر بھیجا جاتا تو تمہیں اُس سے بات چیت کرنے اُس کے کلام سمجھنے اُس سے کامل طور پر فائدہ اُٹھانے میں دقت و دشواری پیش آتی اور تم اُس سے کلام کرنے اور اُس کے کلام سمجھنے کی طاقت نہ رکھتے۔ یا یہ معنی ہیں کہ تحقیق آیا تمہارے پاس ای اہل عرب رسول تمہارے حسب تمہارے نسب تمہارے قبیلہ و خاندان سے عربی قریشی کہ جس کے حسب و نسب کو تم لوگ مثل اپنی آل و اولاد کے حسب و نسب کے جانتے ہو اور جس کے صدق و امانت صیانت و عفت کے مقر ہو کما قال اللہ تعالیٰ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ یعنی اہل عرب حضور کے حال سے ایسے آگاہ تھے جیسے اپنی آل و اولاد کے حال سے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروایت** ہے کہ عرب میں کوئی قبیلہ کوئی خاندان ایسا نہ تھا کہ جس سے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرابت و رشتہ نہ ہو لہذا اللہ تعالیٰ نے اُنکی ترغیب ہدایت کے واسطے اُنھیں میں سے رسول بھیجا تاکہ وہ اُس کو اپنا عزیز و اقارب اپنا ہم قبیلہ و ہم خاندان سمجھ کر اُسکی نصرت و اعانت کریں اُس پر ایمان لائیں ہدایت پائیں اور اُسے اپنا فخر خاندان سمجھیں کہ اُن کا شرف و عزت حضور کی شرف و عظمت سے تمام اُن کا فخر آپ کے فخر سے کامل ہو گیا۔

یا یہ معنی ہیں کہ البتہ تحقیق آیا تمھارے پاس ایسا اہل عرب سا رسول فاضل تر و شریف تر قوم میں کا اور وے حسب و نسب کے کہ جس کے آباء و اجداد احسانات و مبرات تمام اہل عرب سے فضل و اشرف ارفع و اعلیٰ طاہر و مطہر تھے جیسا کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں خُرِجْتُ مِنْ اَفْضَلِ اَبَاءِ الطَّاهِرَاتِ اِلَى اُمَّهَاتِ الطَّاهِرَاتِ یعنی میں پاک بیٹھوں سے پاک رحموں کی طرف نکالا گیا۔

دوسری **حدیث** میں ارشاد فرماتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہ اللہ تعالیٰ نے عجم کو دو فرقے کیے قریش اور غیر قریش اور اُن میں قریش کو فضل کیا اور مجھ کو اُن میں تو میں تمام اقوام و قبائل سے بہتر و افضل ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) **عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ** یعنی تمھارے پاس ایسا رسول آیا جس پر تمھارا مکر رہنا بہت بھاری ہوا تمھارا مشقت میں پڑنا رنج و مصیبت میں گرفتار ہونا شدید و شاق ہے ہر دم تمھارا بھلا چاہتا ہے تمھاری راحت مدّ نظر ہے۔ جب معراج شریف میں تم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں اور وہاں سے واپسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پوچھا آپ کی اُمت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کیا۔ فرمایا دن و رات میں پچاس نمازیں۔ تب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور تخفیف چاہیے کہ آپ کی اُمت اتنی طاقت نہیں رکھتی ہے میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں آپ سنتے ہی جناب باری میں حاضر ہوئے

Marfat.com

اور عرض کی اے رب اس میں تخفیف فرما میری امت اتنی نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے اللہ تعالیٰ نے پچاس میں سے پانچ کم فرمائیں واپسی میں پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پوچھا کیا کیا فرمایا پانچ نمازیں کم فرمائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آپ کی امت اتنی کی بھی طاقت نہیں رکھتی ہے پھر جائیے اور کم کرائیے۔ یہانتک کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند مرتبہ جناب باری میں حاضر ہوئے اور نمازیں کم کراتے کراتے پانچ رہ گئیں تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد یہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں اور ایک ایک کے بدلے دس دس کا ثواب دونگا پس یہ پچاس نمازیں ہوگئیں اور جو شخص نیکی کرنے کا ارادہ کریگا اگر نہ کرے تبھی اس کی نیکی لکھ لیجائے گی اور اگر کرے گا تو اس نیکی کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور گناہ کا ارادہ کرنے سے لکھا نہ جائیگا جب کریگا تو ایک گناہ لکھا جائے گا کما قال اللہ تعالےٰ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا پس آپ واپس آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات فرمائی اور پچاس میں پانچ رہ جانے کی خبر دی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر جائیے اور اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے تخفیف چاہیے آپ کی امت اسکی بھی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ تو پھر آپ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی امت کی آسانی کے واسطے اتنا مانگا کہ اب مانگتے شرم آتی ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم) تو وہ ایسے رسول ہیں کہ جن پر تمہارا بلا و مصیبت میں مبتلا ہونا عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا دشوار و ناگوار ہے۔ ایکبار بارگاہ الٰہی میں امت عاصی کی مغفرت کی دعا مانگی حکم ہوا کہ امت کی مغفرت تمہارے رات کے جاگنے پر موقوف ہے اگر آدھی امت کی مغفرت چاہو آدھی رات جاگو چہارم کی چاہو چہارم رات جاگو تہائی کی چاہو تہائی رات جاگو اور اگر ساری امت کی بخشش چاہتے ہو تو ساری رات جاگو چونکہ اس نبی مکرم کو ہم گنہگاروں کا رنج والم

Marfat.com

درد وغم میں عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا ناگوار تھا لہذا ہمارے چین وآرام کی خاطر اپنی جان پر یہ مشقت جانکاہ لی کہ تمام رات جاگتے اور نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ پائے مبارک ورم فرما گئے اور پھٹکر خون بہ نکلا (صلے اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وسلم)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات حضور رات بھر کھڑے اس آیت کو پڑھتے رہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ حدیث میں ہے کہ ایک روز آپ نے یہ قول ابراہیم علیہ السلام کا رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور پھر یہ قول عیسے علیہ السلام کا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ پڑھا پھر کہا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ اور رونے لگے خطاب آیا یا محمد ہم تمہیں تمہاری اُمت کے معاملہ میں راضی کر دیں گے اور غمگین نہ کریں گے تو وہ ایسے رسول ہیں کہ جن پر تمہارا عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا رنج وغم درد والم میں مبتلا ہونا شاق ہے۔

کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ایک شخص کو دیکھیں گے کہ فرشتے اُسے دوزخ میں لیے جاتے ہیں پوچھیں گے ہمارے آقائے نامدار مولائے غمگسار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی جائے گی حضور ارشاد فرمائیں گے لبیک یا ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ کی ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ میں گھسیٹے لیے جاتے ہیں حضور یہ سنکر بیقرار ہو جائیں گے اور بے اختیار دوڑ کر اُس کے پاس تشریف لائیں گے اور فرشتوں سے فرمائیں گے کہ او میرے رب کے فرشتو ٹھہر جاؤ۔ فرشتے جواب دیں گے کہ او محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ نے اپنے رب کا حکم نہیں سنا کہ فرماتا ہے لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ پس حضور جناب باری میں حاضر ہونگے حکم ہوگا کہ اب عرض

Marfat.com

کہ تیرے فرشتے میری اطاعت نہیں کرتے حکم ہوگا اَطِیْعُوْا مُحَمَّدًا پس آپ فرشتوں کو ارشاد فرمائیں گے کہ اس کو میزان کی طرف لے چلو وہ بموجب ارشاد میزان پر لائیں گے آپ اس کے اعمال وزن کرائیں گے گناہوں کا پلّہ بھاری اور نیکیوں کا ہلکا ہوگا تب آپ ایک پرچہ اپنی جیب مبارک سے نکالکر پلّۂ حسنات میں رکھیں گے فوراً وہ پلّہ بھاری ہو جائیگا اور وہ شخص خوش ہوکر عرض کریگا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں اور یہ پرچہ جو میرے پلّۂ حسنات میں آپ نے رکھا کیا تھا۔ آپ ارشاد فرمائیں گے میں محمد ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور یہ پرچہ وہ ہے جس پر تم نے درود لکھا تھا اور میں نے اسے آج کے دن کے واسطے محفوظ رکھا تھا پس وہ شخص آپ کے چہرۂ مبارک پر گریہ کریگا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم) تو وہ ہے رسول ہیں کہ جن کو تمہارا محنت ومشقت میں پڑنا تکلیف اٹھانا ناگوار ہے ہر امر میں ہر دم تمہارا چین وآرام ملحوظ خاطر ہے۔

حدیث ۲ زید بن خالد الجہنی سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لَوْلَا اَشُقُّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ یعنی اگر مجھ اپنی اُمت پر گرانی اور محنت ومشقت کا خیال نہ ہوتا تو البتہ میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے اور نماز عشا کو تہائی رات تک مؤخر کرنے کا حکم فرماتا۔

دوسری حدیث میں زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چند روز تراویح پڑھیں ایک دن آپ کی آواز وغیرہ کچھ نہ سنائی دی خیال کیا کہ سو گئے ہیں لوگوں نے کھنکھارنا شروع کیا تب آپ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا حَشِیْتُ اَنْ تُکْتَبَ عَلَیْکُمْ وَلَوْ کُتِبَ عَلَیْکُمْ مَا قُمْتُمْ بِہٖ میں نے تمہارے ہمراہ تراویح اس خوف سے پڑھیں کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائیں اور اگر فرض

Marfat.com

ہو جائیں گی تو تم انھیں قائم نہ کر سکو گے انھیں ادا نہ کر سکو گے تو وہ ایسے رسول ہیں جن پر تمھارا محنت و مشقت میں پڑنا مصیبت و بلا میں مبتلا ہونا عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا گراں ہے ذرا کہیں آسمان پر بادل گرجتا یا آندھی غبار دیکھتے گھبرا جاتے رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہو جاتا کہ کہیں ایسا نہ ہو میری اُمت پر کوئی بلا کوئی عذاب نازل ہوا ہو اور جب تک آسمان پر آندھی غبار رہتا بادل گرجتا رہتا آپ کا یہی حال رہتا گھبرا گھبرا کر کبھی اندر آتے کبھی باہر جاتے اور اللہ سے دعا فرماتے کہ اے اللہ اسے میری اُمت پر خیر کر اور انھیں اُس کے شر سے بچا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک روز حضور سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا اے عائشہ میں اس امر کا خوف کرتا ہوں کہ کہیں میری قوم سے قوم عاد کا سا معاملہ نہ کیا جائے کہ جیسے قوم عاد کو ہوا اڑا لے گئی ویسے ہی میری اُمت کے ساتھ بھی کیا جائے (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم) تو وہ ایسے رسول ہیں کہ جن پر تمھارا بلا و مصیبت میں مبتلا ہونا عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا سخت دشوار ہے ہر دم و ہر لحظہ تمھارا ہی خیال ہے کہ کہیں کسی دشواری میں نہ پھنسیں کسی بلا میں نہ گرفتار ہوں عذاب میں نہ مبتلا ہوں جب اس خاکدانِ عالم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق افروز فرمایا تب بھی تمھارا ہی خیال رہا اور جناب باری میں سجدہ کیا اور تمھاری مغفرت کی دعا مانگی۔ یارب ہب لی اُمتی اے رب میری امت کو بخشدے میری اُمت کو مجھے دے ڈال۔ جب اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف تشریف فرما ہوئے تب بھی تمھارا ہی خیال دامنگیر رہا جب مزار اقدس میں اُتارے گئے اُس وقت بھی تمھارا ہی خیال تھا اور تمھاری ہی یاد میں لبہائے مبارک ہلتے پائے حضرت عبداللہ عبداللہ ابن عباس وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کان لگا کر سُنا کہ آپ آہستہ آہستہ فرما رہے ہیں یارب امتی امتی اے رب میری اُمت کو بخشدے میری اُمت کو

Marfat.com

بخشدے۔ جب مرتبہ قاب قوسین اَوْ ادنیٰ کو کہ وہ مقام ماسوی اللہ سب کو فراموش کرنے کا ہے) پہنچے تب بھی تمھیں نہ بھولے اور دعا و سلام میں یاد رکھا اور اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط فرمایا صالحین اُمت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے روبرو ظاہر فرمایا اور ہم گنہگاران اُمت کو اپنے دامن رحمت یعنی ضمیر جمع متکلم میں چھپایا۔

انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ میری شفاعت فرمائیں۔ فرمایا میں شفاعت کرنے والا ہوں عرض کی اس روز میں آپ کو کہاں تلاش کروں فرمایا پل صراط پر۔ عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں تو کہاں ڈھونڈھوں۔ فرمایا میزان پر۔ عرض کیا اگر وہاں بھی نہ پاؤں تو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا حوض کوثر پر کہ ان تینوں جگہوں سے کہیں نہ جاؤنگا۔

توجیہ تخصیص ان مواقع کی اس نظر سے فرمائی گئی کہ یہی تین جگہ قیامت کے دن گنہگاران امت پر زیادہ مصیبت کی ہونگی انہیں جگہوں میں امت کو زیادہ رنج وغم درد والم گھیرینگے پل صراط پر اسلیے تشریف فرما ہونگے کہ امت کی دستگیری فرماکر پار لگائیں دوزخ سے نجات دلائیں حوض کوثر پر اسلیے کھڑے ہونگے کہ امت کے پیاسوں کو جام کوثر پلاکر سیراب فرمائیں میزان پر اسلیے کھڑے ہونگے کہ امت کے اعمال اپنے روبرو تلوائیں جس کسی کی برائیاں غالب آئیں شفاعت فرماکر اُسے بخشوائیں۔

جب مولا علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر میں اُتارا اور حضور کے پہلوئے مبارک میں سُلایا بے اختیار چیخ کر روئے لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا میں نے روضہ دیکھا جو تم کو نظر نہ آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ابوبکر کی قبر پر تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ آلہی میری اُمت کے بوڑھوں کو صدقہ میں ابوبکر کے بخشدے۔ قیامت کے دن عمامہ مبارک رخ انور سے جدا فرمائیں گے اور سجدے میں جاکر جناب باری میں عرض کریں گے یارب امتی امتی ای رب میری

Marfat.com

اُمت کو بخشدے۔ قربان جائیے ایسے شفیق امت کے کہ جن کو دنیا و برزخ و آخرت ہر شب
ہر دم و ہر لحظہ اپنی امت ہی کا خیال اور اُنھیں کی یاد ہے ؎

والے جو چیز مصیبت میں مشقت میں نہیں	ہولی ہے رحمت عالم پر کر اسباعز

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ حریص علیکم
وہ ایسے رسول ہیں کہ جو تمھارے ایمان تمھاری ہدایت پر حریص ہیں کہ کہیں تم ہدایت پاؤ راہ
حق پر آؤ ایمان لاؤ مسلمان ہو گمراہی و عذاب الٰہی سے بچو مگر تم ہو کہ گمراہی پر اڑے ہو۔
دیدہ و دانستہ آتشِ دوزخ میں کودے پڑتے ہو اور وہ تمھارا دامن پکڑ پکڑ کر کھینچ رہے
ہیں دوزخ کی بھڑکتی آگ سے بچا رہے ہیں تمام دنیا کو ہدایت فرما رہے ہیں مگر وہ ایک
نہیں سنتے طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے ہیں لیکن حضور اس پر بھی یہی چاہتے ہیں اور اسی
بات پر حریص ہیں کہ کہیں یہ سب کے سب ایمان لائیں ہدایت پائیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ
علیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

جب جنگ اُحد میں کفار نے آپ کے چچا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور اُنکا دل
مبارک نکالکر چبایا اُنکی نعش اطہر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پامال کیا دندان مبارک حضور کا
سنگ ستم سے شہید کیا مُرتب بھی حضور اُن کے ایمان لانے ہدایت پانے پر حریص تھے
اور خون چہرۂ انور سے صاف فرماتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ خدایا میری قوم کو ہدایت فرما راہِ حق دکھا دے جہالت کی وجہ سے
نہیں ہیں جب طائف کو تشریف فرما ہوئے اور وہاں کے لوگوں کو ہدایت فرمائی دعوت
ایمان دی مگر اُنھوں نے دعوت قبول نہ کی ایمان نہ لائے اور اپنے غلاموں اور بیہودہ لوگوں
حضور پر اسقدر پتھر پھکوائے کہ پائے مبارک آپ کے خون آلودہ ہو گئے تو حضرت جبریل
بحکم رب جلیل حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی خدا تعالیٰ نے آپ کی اُمت کا
کلام سنا ظلم دیکھا فرشتہ پہاڑوں کا آپ کی خدمت میں بھیجا ہے جو چاہیے اسے

Marfat.com

حکم فرمایئے اور اُس سے کام لیجیے۔ پھر اُس فرشتہ نے ظاہر ہو کر سلام عرض کیا اور کہا کہ یا محمد مجھے خدا تعالیٰ نے آپ کا فرمانبردار کیا ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں دونوں پہاڑ کہ کے اُٹھا کر ان کے سروں پر مار دوں کہ سب ہلاک ہو جائیں۔ فرمایا میں ان کی ہلاکی نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے کہ جو ایمان لائیں اور اُسکی وحدانیت کا اقرار کریں اور اُسکی بندگی بجا لائیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم)

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وہ ایسے رسول ہیں جو تمہارے ایمان پر حریص ہیں مومنین پر نہایت مہربان و رحم فرما ہیں بلکہ مومنین تو مومنین تمام عالم جنات انسان ملائکہ شیطان۔ زمین و آسمان ارواح انبیا اولیا وحوش وطیور حیوانات جمادات نباتات معدنیات سب حضور کی رحمت سے مستفیض و بہرہ مند ہیں جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہم نے تم کو اے نبی مگر رحمت سارے عالم کے لیے اور عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں جس کا ہر ہر فرد وجودِ صانع پر علامت اور اُس کے کسی خاص اسم وصفت کا مظہر ہو تو گویا آیۂ مذکورہ میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ جو شے ہمارے وجود پر علامت اور ہماری ذات و صفات کی مظہر ہے وہ تمہاری رحمت سے بھی مستفیض و بہرہ ور ہے۔

جب آیۂ کریمہ نازل ہوئی تو آپ نے جبرئیل سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعلمین کیا میری رحمت سے تمہیں کیا فائدہ حاصل ہوا عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے انجام سے ڈرتا تھا اور شیطان کا معاملہ دیکھکر اپنی عاقبت سے خوف کرتا تھا جب آپ پر قرآن نازل ہوا اور میں سفیر وحی و واسطہ انزال امر و نہی مقرر کیا گیا اور اللہ رب العزت نے قرآن عظیم میں میری تعریف فرمائی ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ تب میرا خوف زائل ہوا اور اپنے حسن عاقبت پر مجھے اطمینان حاصل ہوا

Marfat.com

اور اس سب کو آپ کی رحمت کے باعث شمار کیا۔ منافقوں کو حضور کی رحمت سے یہ حصہ ملا کہ آپ کا کلمہ پڑھکر اپنا جان و مال بچا لیتے ہیں اور قتل و غارت سے محفوظ رہتے ہیں۔ کافروں کو آپ کی رحمت سے یہ نصیبہ ملا کہ آپ کی وجہ سے استیصال سے محفوظ رہے عذاب الٰہی اُن سے موخر کیا گیا جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۔ اللہ اُن پر عذاب نازل نہ فرمائیگا اے رحمتِ عالم جبتک آپ اُن میں تشریف فرما ہیں۔

اگلے پیغمبروں کے وقت میں جو لوگ کفر و شرک کرتے فوراً ہلاک کر دیے جاتے نوح علیہ السلام کی قوم طوفان میں غرق کر دی گئی قومِ عاد کو ہوا اُڑا لے گئی ثمود اور اصحاب مدین پر جبرئیل نے ایک چیخ ماری کہ سب ہلاک کر رہ گئے قومِ لوط علیہ السلام کو جبرئیل نے اپنے پروں پر اُٹھا کر آسمان کے قریب لیجا کر الٹ دیا فرعون رود نیل میں ڈبو دیا گیا قارون زمین میں دھنسا گیا بنی اسرائیل میں ایک قوم بندر اور بعض انبیا علیہم السلام کی اُمت سے ایک جماعت سور ہو گئی عاد ارم کڑک سے ہلاک کیا گیا ابرہہ کا لشکر ابابیلوں نے ہلاک کیا آپ کے وقت کے کفار طرح طرح کی سرکشی کرتے ایذا پہنچاتے ہیں مگر حکم ہوتا ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اللہ اُن پر عذاب نازل نہ کریگا جبتک کہ اے رحمتِ عالم آپ اُن میں تشریف فرما ہیں۔

الحمد للہ جب کفار کو یہ بشارت ہے تو مومنین کو بدرجۂ اولیٰ ہے بیت

دوستاں را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمناں نظر داری

جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو حضور کی خاطر مبارک محزوں و ملول ہوئی کہ جب تک میں اُن میں ہوں عذاب سے محفوظ ہیں اور جب میں اُن میں سے رحلت کر دونگا تو شاید عذاب الٰہی میں مبتلا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تسلی و تشفی کے واسطے آیہ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ نازل فرمائی۔ حضرت

Marfat.com

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لِاُمَّتِیْ اَمَانَانِ مِنَ الْعَذَابِ یُوْشَکُ اَنْ یُّرْفَعَ عَنْھُمْ وَیَبْقَی الْاٰخَرُ میری اُمت کے واسطے دو امانیں ہیں قریب ہے کہ ایک اُن میں سے اُٹھالی جائے اور دوسری باقی رہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی ملائکہ کے حق میں آپ کی یہ رحمت ہے کہ جب آپ معراج کو تشریف لے گئے تو آپ سے اُنھوں نے استفادہ علوم و استفاضہ معارف و اسرار مکتوم کیا۔ دوسرے یہ کہ جب آپ پر درود بھیجتے ہیں اُس کے باعث مورد رحمتِ الٰہی ہوتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم) انبیا علیہم السلام کو آپ کی رحمت سے یہ فائدہ ہوا کہ آپ اور آپ کے پیرو اُنکی تصدیق کرتے ہیں اور قیامت کے دن اُنکی گواہی دینگے اور اُنکی تصدیق اور اُن کے دشمنوں کی تکذیب کریں گے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝ ہم تم کو ان سب پر قیامت کے دن گواہ بنائیں گے ارواح کو آپ کی رحمت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ آپ نے عالمِ ارواح میں اُنھیں ہدایت فرمائی راہ حق دکھائی پس دین فطری ہر شخص کا اسلام ہے بعض اُس پر قائم رہتے ہیں اور بعض بتقلید آباو اجداد کافر و مشرک ہو جاتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ وَیُمَجِّسَانِهٖ وَیُنَصِّرَانِهٖ ہر شخص دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن ماں باپ اُس کے اُسے یہودی مجوسی نصرانی بنا دیتے ہیں جنوں کو آپ کی رحمت سے یہ نفع حاصل ہوا کہ آپ کی دعوت و اجابت سے سماع قرآن و دولتِ ایمان و عرفان سے مالامال ہوئے طریقہ رشد و رشاد و عبادت رب عباد معلوم ہوا شیطان کو آپ کی رحمت سے فائدہ ہوا کہ فوراً طمانچہ آپ کی برکت سے موقوف ہوئی۔

نقل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ سے ابلیس لعین کو مردود کیا ایک فرشتہ کو

Marfat.com

حکم دیا کہ ہر روز ایک طمانچہ غضب اس کے مونھ پر مارا کرے کہ جسکی وجہ سے اس کو نہایت درد والم ہوتا اور اثر اُس طمانچہ کا دوسرے روز تک باقی رہتا۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسند رسالت پر متمکن فرمایا اور آپ کے حق میں آیۂ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نازل فرمائی شیطان علیہ اللعن بارگاہ احدیت میں رُویا اور گڑگڑایا کہ ای اللہ جلہ عالم سے میں بھی ہوں کیا مجھے اس رحمت سے کچھ حصہ نہ ملے گا پس اللہ تعالیٰ کا اُس فرشتہ کو حکم ہوا کہ آج سے ضربت طمانچہ موقوف کر تاکہ وہ بھی رحمت وجود محمدی سے حصہ لے ؎

نور شعاعت تو اگر پرتو زند		ابلیس از تمتع عصیاں بر خلاں	

زمین کو آپ کی رحمت سے یہ فائدہ ہوا کہ کفر وشرک سے پاک ہوئی اور نور ایمان وعرفاں اُس کے ہر چہار طرف پھیل گیا جہاں بتخانے تھے وہاں مسجدیں تعمیر ہوگئیں جس جگہ ناقوس بجتے تھے وہاں اذانیں ہونے لگیں خدا ورسول کا نام اُس پہ پکارا جانے لگا ہر طرف نماز روزہ ریاضت عبادت کا چرچا ہونے لگا ؎

آنجا کہ بود نعرۂ مستانہ وشرکاں		اکنوں خروش نعرۂ اللہ اکبر است	

پانی کو حضور کی رحمت سے یہ نفع ہوا کہ طوفان سے محفوظ رہا یہ فائدہ ہوا کہ طریق شیاطین سے سلامت اور کفار کو ہلاک کرنے سے محفوظ رہی **آگ** کو آپ کی رحمت سے یہ حصہ ملا کہ صدقات کے جلانے سے باز رکھی گئی **آسمان** کو حضور کی رحمت سے یہ فائدہ ہوا کہ شیاطین کے پہنچنے اور استراق سمع سے محفوظ رہا **چرند وپرند وحوش وطیور** وغیرہ کے حق میں آپ کی یہ رحمت ہوئی کہ قبل پیدائش حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قحط عظیم پڑا تھا تمام عالم یوجہ خشک سالی کے لب گور ہوگیا تھا اثمار اشجار گھاس وغیرہ سوکھ گئی تھی چرند پرند درندسب لقمۂ اجل بن چکے تھے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہزاران جاہ تشریف فرما ہوئے پانی برسا خشک سالی دُور ہوئی درخت سرسبز

Marfat.com

شاداب ہوئے ہرے بھرے میوے لگے اجل رسیدوں کو حیات ملی تجھے مومنین کے
حق میں تو حضور دونوں جہان میں سراپا رحمت و برکت ہیں دنیا میں آپ نے جو جو انعام و
اکرام اُن پر فرمائے وہ لاتعد و لاتحصی ہیں۔ حضور ہی کی وجہ سے تو وہ دولت ایمان و عرفان
سے مالامال ہوئے ہدایت پائی راہِ حق دیکھی آتش دوزخ سے نجات ملی عذاب الٰہی سے
محفوظ رہے اور عقبیٰ میں سب سے بڑی رحمت اُن کے حق میں حضور کی یہ ہوگی کہ آپ اُن کو
آبِ کوثر سے سیراب فرمائیں گے پُل صراط پر مدد فرما کر پار لگائیں گے میزان پر اگر کسی
کی سیئات زیادہ ہونگی تو سفارش فرما کر بخشوائیں گے۔ آتش دوزخ و گرمیِ محشر سے
نجات دلائیں گے اور اُنکی شفاعت فرما کر جنت میں داخل کرائیں گے۔

روایت ہے کہ قیامت کے دن دروازے دوزخ مفتوح ہونگے اور آتش دوزخ
تمام اہل محشر کو گھیر لے گی تب حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم جناب باری
میں استغاثہ کریں گے تو جبریل بحکم رب جلیل آکر کہیں گے یارسول اللہ آپ کا رب تبارک
و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے گیسوئے مشکیں کو جھاڑیے اور قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیے اُسوقت
آپ اپنے گیسوئے مبارک جھاڑیں گے اُس سے غبار نکلکر آپ کی اُمت پر مثل ابر کے
سایہ فگن ہوگا۔

ہم سیہ کار و زبوں پہ یارب پیشِ محشر میں	سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

پھر جبرئیل امیں عرض کریں گے کہ ریش مبارک کو جھاڑیے آپ اپنی ریش اطہر کو اُس وقت
جھاڑیں گے پس اُس سے غبار نکلکر درمیان مومنان و دوزخ حائل ہوگا اور مومنین کو اُسکی
لپٹوں سے نجات دیگا حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے
ہیں کہ قیامت کے دن سب پیغمبر اپنے اپنے منبروں پر بیٹھے ہونگے اور میں خدا کے حضور کھڑا
ہونگا حکم ہوگا کیا چاہتا ہے۔ عرض کرونگا امت کا حساب جلد کر دے پس حساب اُمت
ہوگا بعض خدا کی رحمت بعض میری شفاعت سے بہشت میں جائیں گے اور میں شفاعت

Marfat.com

اور میں شفاعت کرتا ہونگا یہانتک کہ مجھکو چھٹی امت کی رہائی کی عنایت ہوگی جن کو دوزخ کا حکم ہوچکا تھا یہانتک کہ داروغہ دوزخ کہے گا کہ اے محمد تم نے اپنی امت میں غضب پروردگار کا اصلا نہ چھوڑا۔

طبرانی وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اپنی امت کی شفاعت کرونگا یہانتک کہ میرا رب مجھ سے کہیگا کہ اے محمد تو راضی ہوا میں کہونگا اے رب میں راضی ہوا۔ **روایت ہے** کہ جب آپ پر آیہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ○ نازل ہوئی آپ نے فرمایا میں ہرگز راضی نہ ہونگا جب تک کہ ایک ایک امتی جنت میں داخل نہ کرا لونگا۔ لہذا دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا بَعْضُهَا فِي الْجَنَّةِ وَبَعْضُهَا فِي النَّارِ إِلَّا أُمَّتِي فَإِنَّهَا كُلُّهَا فِي الْجَنَّةِ یعنی تمام امم کے بعض لوگ دوزخ میں ہونگے اور بعض جنت میں مگر میری تمام امت جنت میں ہوگی۔ دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم إِنَّ مَفَاتِيحَ الْجَنَّةِ بِيَدِي وَأَنَا خَازِنُهَا یعنی بے شک جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور میں اس کا خازن و مالک ہوں تو پھر جس کو چاہیں جنت میں داخل فرمائیں مالک و مختار ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

تنبیہ مسلمانو ذرا تعصب و حسد کو اپنے دلوں سے نکالکر بنظر انصاف دیکھو اور غور کرو اور خدا کی قسم کہو کہ اس آیہ کریمہ میں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب لبیب کا کیسے جمع کثیر میں کس طرز و روش سے ذکر پیدائش فرمایا اور حضور کی نعت خوانی اور مدحت سرائی فرمائی اور پھر طریقہ مروجہ میلاد پر نظر کرو کہ جس میں ایک مسلمان مسلمانوں کو جمع کرکے انھیں میں سے دو ایک کو جو اہل اس کے ہوتے ہیں ممبر یا چوکی پر بٹھا کر اپنے آقائے نامدار مولیٰ غمگسار حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و محامد و ذکر ولادت پاک اور اس وقت جو واقعات عالم ظہور میں آئے بیان کرواتا ہے اور حضور کی نعت خوانی

Marfat.com

ومدحت سرائی کرواتا ہے تو کیا کوئی منصف مزاج بھی اس نظریے کو کہہ سکتا ہے کہ
مروجہ میلاد نبی ناجائز و گمراہی ہے حاشا وکلا ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ پہلے وہ اس آیۂ کریمہ
میں اپنے رب جل وعلا کی طرز و روش کو دیکھ چکا کہ اس نے اول اپنی تمام مخلوق
بعض کو جمع و مخاطب فرما کر اپنے پیارے حبیب کی پیدائش اور اُنکی طرف آنے کی خبر
دی اور پھر اُن کے صفات جمیلہ و اخلاق حمیدہ کو بیان فرمایا کہ وہ اپنی اُمت پر نہایت
مہربان و رحم دلے ہیں اور ان کے ایمان و ہدایت پر حریص ہیں اور انھیں امت کا سخت
و مشقت رنج و غم و درد و الم میں مبتلا ہونا عذاب الٰہی کی مصیبت میں گرفتار ہونا سخت ناگوار
ہے اور یہی طریقہ مروجہ میلاد میں ہوتا ہے تو پھر کیسے دیدہ و دانستہ طریقہ مروجہ میلاد کو
ناجائز و گمراہی کہہ سکتا ہے اگر اسے ناجائز و گمراہی کہے تو گویا معاذ اللہ اپنے رب کے
طریقہ فعل کو ناجائز اور گمراہی کہا تو افسوس صد ہزار افسوس آجکل کے اُن اشخاص پر جو کہ
طریقہ مروجہ میلاد کو ناجائز اور گمراہی بتاتے ہیں اور حضور کے ذکر سے مسلمانوں کو روکتے
اور بغض رکھتے ہیں۔ پس ای عزیز تمہیں ایسے نبی کریم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و
صحبہ وبارک وسلم پر دل و جان سے تصدق اور اُن کا مطیع و فرمانبردار اور اُنکی محبت
میں دن رات سرشار اور اُن کے ذکر سے ہر دم و ہر زماں رطب اللساں ہونا اور اپنے
دلوں کو اُنکی یاد سے چلا دینا چاہیے جس نے بارھویں ربیع الاول شریف کو باہزاراں جاہ
جلال اس خاکدانِ عالم میں رونق افروز ہو کر تمہاری ڈوبتی کشتیوں کو پار لگایا تمہیں
دولتِ ایمان و عرفان سے مالا مال کیا عذاب الٰہی و آتش دوزخ سے بچایا اور جنت میں
عیش مخلد کا مژدہ سنایا اور تمہارے اوپر تمہارے ماں باپ سے زیادہ شفقت و رحم
اور کرم فرمایا کہ جو کسی نبی نے اپنی اُمت کے ساتھ نہ فرمایا اگر ہر موئے بدن سے زبان ہو کر
آپ کے احسان و مہربانیوں کا شکریہ ادا کرے تو ہرگز نہیں کر سکتا۔ (صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

Marfat.com

وعظ دوم

بیان اتباع واطاعت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ اللہ تبارک وتعالیٰ اس آیہ کریمہ میں اپنے حبیب لبیب جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے حبیب تم اُن لوگوں سے کہ جو ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہماری دوستی کا دم بھرتے ہماری طرف تقرب ونزدیکی حاصل کیا چاہتے ہیں کہدو اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اللہ کی دوستی کا دعویٰ کرتے ہو تو فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ میرا اتباع کرو میرے تابعدار وفرمانبردار ہو میرے غلام اور حلقہ بگوش بنو تب تمھیں اللہ اپنا محبوب اپنا مقرب اپنا پیارا بنالیگا۔ تم تو صرف یہی چاہتے تھے کہ ہم اللہ کے محب ہوجائیں اب تو تمھیں کو اللہ اپنا محبوب بنالیگا اور آپ محب بن جائیگا جو تمہارے مقصود سے بدرجہا بہتر وافضل ہے کہ محب تو وہ ہی جو محبوب کی رضا چاہے جو وہ کہے وہ کرے جس کام سے وہ منع کرے اُس سے باز رہے ہزاروں مصائب جھیلے آزمائیں کیا جائے ہر دم وہر لحظہ خیال رکھے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا محبوب میری کسی حرکت کسی عادت سے ناخوش وناراض ہوجائے اور محبوب وہ ہے کہ جس کے واسطے یہ سب امور ہوں اور وہ بستر ناز پر آرام سے جلوہ فگن ہو اور جب تم اللہ کے پیارے اللہ کے محبوب بن جاؤ گے تو تم کو کسی بات کی حاجت کسی امر کی خواہش نہ رہے گی جو کچھ ہے سب تمھارا ہے جو چاہو کرو جسے چاہو دو کوئی تمھارا روکنے ٹوکنے والا نہیں۔

تنبیہ یہی وجہ ہے کہ جو اولیائے کرام سے تصرفات صادر ہوتے ہیں کرامتیں ظہور میں آتی ہیں نامرادوں کی مرادیں بر لاتے ہیں مشکلیں آسان کرتے ہیں حاجتیں روا فرماتے ہیں

Marfat.com

بیکسوں کی دستگیری کرتے ہیں اپنے اپنے مزاروں میں بیٹھے سلطنتیں کر رہے ہیں تمام مخلوق
انکی طرف رجوع کرتی ہے اور وہ انکی حاجتیں بر لاتے ہیں کہ وہ اللہ کے پیارے اللہ
کے محبوب ہو چکے ہیں اللہ ان کا محب ہو گیا ہے اب جو کہتے ہیں وہ فوراً ہو تا ہو جاتا ہے
ہیں وہ اسی وقت ملتا ہے۔ جب حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ
کے یہود و نصاریٰ نے اللہ کی دوستی و محبت کا دعویٰ کیا اور اپنے کو اللہ کا بیٹا اور
اللہ کا محب بتایا اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کی عبادت کو واسطہ
محبت و قربت الٰہی ٹھہرایا اور ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں
دیکھا کہ قریش نے وہاں بت نصب کیے ہیں اور انھیں نہایت آراستہ و پیراستہ
کر رکھا ہے اور ان کے سامنے سجدے کرتے ہیں تو آپ نے ان سے مخاطب ہو کر
فرمایا کہ اے گروہ قریش خدا کی قسم تم اپنے باپ ابراہیم و اسمٰعیل کے دین و مذہب کے
خلاف کرتے ہو تو قریش نے جواب دیا کہ ہم بتوں کو اسلیے پوجتے سجدہ کرتے ہیں تاکہ
ہمیں اللہ سے محبت و دوستی ہو جائے اور یہ ہمیں اللہ کا مقرب بندہ بنا دیں لہذا اللہ تعالےٰ
نے ان لوگوں کے خیالات فاسدہ و اوہام باطلہ کے رد میں یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی
اور فرمایا کہ اگر تم تمام عمر بتوں کے آگے سر رگڑو گے حضرت مسیح کی عبادت کرو گے
کچھ بھی نہ ہو گا یہ سب تمھاری محنت و جانفشانی بیکار و برباد ہے تم میرے یہاں سے
مردود ہو ہرگز مقرب درگاہ نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم میرے پیارے حبیب محمد
رسول اللہ کی تابعداری و فرمانبرداری نہ کرو گے اُن کے غلام و حلقہ بگوش نہ بنو گے

تنبیہ اے عزیزو! اللہ تعالیٰ نے کیا اچھی کسوٹی اپنے محبوں کے جانچنے اپنے متوالوں
کے پرکھنے کے واسطے تمھیں تعلیم فرمائی ہے تاکہ تم لوگ دھوکا نہ کھاؤ کسی کے فریب
میں نہ آؤ اور اللہ عزوجل کے سچے محبوبوں کو پہچان لو کہ آجکل بہت سے لوگ رنگے
کپڑے پہن سر کے بال بڑھا بڑے دانوں کی تسبیح ہاتھ میں لے دنیا کی تحصیل کو نکل کھڑے

Marfat.com

ہوتے ہیں اور آپکے گرد اہل اللہ اور محب خدا ظاہر کرتے ہیں نعرہائے الا اللہ لگاتے ہیں جس پر بلا کلام ع برزباں تسبیح در دل گاؤ خر + صادق آتا ہے۔ اب لوگ ہیں کہ چاروں طرف سے ان صوفی کامل و مکمل کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں اور انکے دام تزویر میں مثل طائر انجان پھنستے ہیں لہذا جب تم کو ایسے لوگ نظر پڑیں تو انھیں پہلے فَاتَّبِعُوْنِیْ کی کسوٹی پر کس کر دیکھو کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار اور حضور کے احکام کے فرمانبردار بھی ہیں یا نہیں اگر اتباع کو ٹھکرایا اور حضور کا مطیع و منقاد دیکھو تو جان لو کہ وہ اللہ کے سچے محبوب ہیں ورنہ انکی طرف ہرگز التفات نہ کرو کہ وہ دنیا کے کتے اور خدا کے نافرمان ہیں کما قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ یعنی جس نے نافرمانی کی اللہ اور اللہ کے رسول کی پس تحقیق وہ گمراہ ہوا گمراہی کھلی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔

علما فرماتے ہیں کہ بندے کو اللہ سے محبت رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اللہ کی معرفت حاصل کرے اسکی ذات و صفات کو پہچانے اور اس کے خوف سے ہمیشہ ترساں اور لرزاں اور دن رات اس کا مطیع و فرمانبردار رہے اسکے اوامر کو بجا لائے اور نواہی سے پرہیز کرے اور اس کے سوا سب سے پرہیز کرے ہر دم و ہر لحظہ اس کا ذکر زبان پر جاری اور قلب کو اسکی یاد میں مشغول رکھے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص اللہ کو محبوب رکھے گا اس کا ذکر زیادہ کرے گا۔ روایت ہے کہ حضرت سعدون اپنی ہتھیلی پر اللہ لکھا کرتے تھے ایک دفعہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا اے سعدون یہ کیا کرتے ہو فرمایا

Marfat.com

میں اللہ کو دوست رکھتا ہوں لہذا میں نے اس کا نام پہلے قلب میں لکھا حتی کہ اس غیر اب اس میں گزر نہیں کرتا پھر زبان پر لکھا یہانتک کہ اب اس کے غیر کا ذکر اس پر جاری نہیں ہوتا اور اب اس کو اپنی ہتھیلی پر لکھا تاکہ میری نظر اسے دیکھے اور اسی کے ساتھ مشغول رہے۔

روایت ہے کہ حضرت سمنون نے آخر عمر میں ایک عورت سے نکاح کیا اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جب تین برس کے قریب پہنچی تو اسکی محبت ان کے دل میں پیدا ہوئی پس ایک دن خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور ہر گروہ کے علم علیحدہ علیحدہ نصب ہیں اور سب کے آگے ایک علم رفیع الشان قائم ہے جس کے نور نے تمام زوایا کو گھیر لیا ہے بعد دریافت معلوم ہوا کہ یہ علم خاص اللہ کے محبوں کا ہے پس سمنون نے اپنے کو اس گروہ میں پایا کہ ناگاہ ایک فرشتہ نے آکر انھیں اس گروہ سے علیحدہ کر دیا تو سمنون نے ان سے کہا کہ میں تو اللہ کے محبوبوں میں سے ہوں اور یہ علم محبین اللہ کا ہے مجھے تم نے کیوں اس کے نیچے سے جدا کیا تب اس فرشتہ نے جواب دیا کہ بیشک تم اللہ کے محبوں سے تھے مگر جب سے تمہارے قلب میں لڑکی کی محبت پیدا ہوئی تھا نام کو اللہ کے محبوں سے نکال ڈالا۔ پس حضرت سمنون نے اسی خواب میں نہایت تضرع وزاری کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں عرض کی الٰہی اگر لڑکی مجھے تجھ سے روکنے والی ہے تو تو اس کو مجھ سے جدا کر دے تاکہ میں تیرے لطف و کرم کی وجہ سے تجھ سے قریب تر نزدیک ہو جاؤں پس اسی وقت چیخنے اور رونے کی آواز کان میں آئی بیدار ہو کر دریافت کیا معلوم ہوا کہ لڑکی چھت سے گر کر مر گئی۔ پس آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ الْمَانِعَ عَنِّیْ۔

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں ایک جرواہا قوم بنی اسرائیل کا ہر وقت خدا کے ذکر میں مشغول اور نشۂ محبت الٰہی سے

58614

Marfat.com

مصروف رہتا تھا ایک دن وہ جنگل میں بیٹھا ہوا اپنے مولا کی یاد میں نہایت الفت و محبت سے کہہ رہا تھا کہ اے اللہ تو کہاں ہے اگر میرے پاس ہوتا تو میں تیری خدمت کرتا تیرے ہاتھ پاؤں دابتا۔ بالوں میں کنگھا کرتا۔ تیل سر میں ڈالتا۔ کپڑے سی کر پہناتا صبح و شام تجھے کھانا کھلاتا روغنی روٹیاں۔ دودھ۔ دہی۔ گھی تیرے روبرو پیش کرتا بیماری میں تیری تیمارداری کرتا۔ اور اپنا تمام مال و اسباب اہل و عیال تجھ پر قربان کرتا۔ ناگاہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں تشریف فرما ہوئے اور اس سے یہ واہی تباہی باتیں سنکر پوچھا رے تو یہ کس سے باتیں کر رہا ہے اس نے کہا کہ اپنے پیدا کرنے والے اپنے مولا و پیارے سے۔ تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر نہایت غضبناک ہو کر فرمایا ای کمبخت تو ان باتوں سے کافر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کھانے پینے۔ کپڑا پہننے دست و غیرہ اعضا سے مبرا و منزہ ہے یہ چیزیں اس کے لیے ثابت کرنا کفر و گناہ ہے پس موجب غضب الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ باتیں سنکر کانپ گیا اور اپنے لباس کو پھاڑ کر لرزاں و ترساں جنگل کی جانب بھاگا جس کو حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی قدس سرہٗ اپنی مثنوی شریف میں تحریر فرماتے ہیں ؎

دید موسیٰ یک شبانی را براہ	کو همی گفت ای خدا و ای الٰہ	تو کجائی تا شوم من چاکرت
چارقت دوزم کنم شانہ سرت	ای خدائے من فدایت جانِ من	جملہ فرزندان و خان و مانِ من
تو کجائی تا سرت شانہ کنم	چارقت را دوزم و بخیہ زنم	جامہ ات دوزم سپس شپشہایت کشم
شیر پیشت آورم ای محتشم	ور ترا بیماری آید پیش پیش	من ترا غمخوار باشم همچو خویش
دستکت بوسم بمالم پائکت	وقت خواب آید بروبم جائکت	گر بمینم جامہ ات را پر زام
روغن و شیرت بیارم صبح و شام	هم پنیر و نان ہائے روغنین	همر ہا جز ا تہائے نازنین
میزنم و آرم پیشت صبح و شام	ارمن آوردن ز تو خوردن طعام	ای فدائے تو همہ بزہائے من
ای بیادت هیہا هی و بیهاشکن	این نمط بیهوده میگفت آن شبان	گفت موسیٰ با کیستی ای فلان

Marfat.com

گفت با آنکس که مارا آفرید | این زمین و چرخ زو آمد پدید | گفت موسیٰ ہائے خیرہ سرشدی
خود مسلماں ناشدہ کافر شدی | این چہ زار است این چہ کفر است و فشار | پنبہ اندر دہانِ خود فشار
چارق و پاتابہ لائق مر ترا است | آفتابی را چنینہا کی رواست | گر نہ بندی زیں سخن تو حلق را
آتشے آید بسوزد حلق را | شیر او نوشد کہ در شود و نماست | چارق او پوشد کہ او محتاج پاست
گفت با آنکس کہ مارا آفرید | این زمین و چرخ زو آمد پدید | گفت موسیٰ ہائے خیرہ سرشدی
خود مسلماں ناشدہ کافر شدی | این چہ زار است این چہ کفر است و فشار | پنبہ اندر دہانِ خود فشار
چارق و پاتابہ لائق مر ترا است | آفتابی را چنینہا کی رواست | گر نہ بندی زیں سخن تو حلق را
آتشے آید بسوزد حلق را | شیر او نوشد کہ در شود و نماست | چارق او پوشد کہ او محتاج پاست
دست و پا در حق ما آسائش است | در حق پاکی حق آلائش است | گفت ای موسیٰ دہانم دوختی
در بیابانی تو جانم سوختی | جامہ را بدریدہ آہے کرد و گفت | سر بنہاد اندر بیابانے و رفت
وحی آمد سوئے موسیٰ از خدا | بندۂ ما را چرا کردی جدا | تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی | تا توانی پا منہ اندر فراق | ابغض الاشیاء عندی الطلاق
ہر کسے را اصطلاحے دادہ ایم | ہر کسے را سیرتے بنہادہ ایم | در حق او مدح و در حق تو ذم
در حق او شہد و در حق تو سم | در حق او نور و در حق تو نار | در حق او ورد و در حق تو خار
در حق او نیک و در حق تو بد | در حق او خوب و در حق تو رد | ما بری از پاک و ناپاکی ہمہ
از گراں جانی و چالاکی ہمہ | من نکردم خلق تا سودے کنم | بلکہ تا بر بندگاں جودے کنم
ہندیاں را اصطلاح ہند مدح | سندیاں را اصطلاح سند ملح | من نگردم پاک از تسبیح شاں
پاک ہم ایشاں شوند و در فشاں | ما بروں را ننگریم و قال را | ما دروں را بنگریم و حال را
چونکہ موسیٰ این عتاب از حق شنید | در بیاباں در پئے چوپاں دوید | بر نشان پائے آں سرگشتہ راند
گرد از پردہ بیاباں بر فشاند | عاقبت دریافت او را و بدید | گفت مژدہ دہ کہ دستوری رسید
ہیچ آداب و ترتیبے مجو | ہر چہ میخواہد دل تنگت بگو | کفر تو دین ست و دینت نور جاں

Marfat.com

ایمنی وز تو جہانی دراماں	گفت ای موسیٰ ازاں بگذشتہ ام	من کنوں در خونِ دل آغشتہ ام
من ز صد رہ منتے بگذشتہ ام	صد ہزاراں سالہ را نسوختہ ام	تا زیانہ بر زدی اسپم گشتہ
گنبدی کرد و نگردد دل برگشت		

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا مزہ چکھا اُس نے خلق سے نفور اور دنیا سے اعراض کیا حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے خدا کو پہچانا اُس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے دنیا کو پہچانا اُس نے خدا کو دشمن رکھا تو گویا خدا کی محبت کا کچھ پتا نہ خلق سے نفور اور دنیا سے اعراض کرنا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ایک دن ایک قوم پر گزرے کہ جو بہت ضعیف ہو گئی تھی پوچھا تمھیں کیا ہوا ہے عرض کیا ہم خدا کے خوف سے گھل گئے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ پر حق ہے کہ تمھیں عذاب سے بے خوف کرے پھر وہ دوسری قوم پر گزرے کہ جو قوم اول سے بھی زیادہ ضعیف و لاغر ہو گئی تھی پوچھا تمھیں کیا ہوا کیا مصیبت تم پر نازل ہوئی ہے تمھیں گداختہ کر دیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ تمھیں تمھاری آرزو پر پہنچانے سے پھر تیسری قوم پر گزرے کہ جو دونوں سے زیادہ ضعیف و نحیف ہو گئی تھی مگر چہرہ ان کا مثل آئینہ کے چمکتا تھا پوچھا تمھیں کیا سختی پہنچی۔ عرض کیا ہم کو اللہ کی دوستی سے اس حال کو پہنچا دیا ہے پس آپ اُن کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا تم مقربان خدا ہو اس لیے لوگوں کے پاس مجھے بیٹھنے کو حکم کیا گیا ہے۔

اور اللہ کو بندے سے محبت رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام ملائکہ و مخلوقات میں اسکی تعریف کرے اور اُس سے راضی و خوشنود ہو اور اُس کے گناہوں کو بخش دے اسی واسطے بعد یحببکم اللہ ارشاد فرمایا گیا ہے وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اُس

Marfat.com

دوست رکھتے ہیں جبرئیل علیہ السلام اُسے دوست رکھتے ہیں اور تمام اہل آسمان میں ندا کرتے ہیں کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے تم بھی اُسے دوست رکھو چنانچہ سب اُس کو دوست رکھتے ہیں پھر زمین میں اُس کے واسطے مقبولیت و محبوبیت پیدا ہوتی ہے اور اُس کو سب خلق مقبول سمجھتی ہے محبوب رکھتی ہے یوں ہی جسے اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے اُس کے ساتھ کرتا ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں اپنی محبت کو معلول و مشروط بامر جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا ہے اور وجود مشروط بوجود شرط [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم شرطِ محبت بھی ہوا اور علتِ محبت بھی ہوا۔ اور یہ امر [illegible] مستلزم انتفاء مشروط ہوتا ہے اور وجود شرط و علتِ مستلزم [illegible] تو ضرور ہوا کہ جو کوئی اللہ سے محبت و دوستی رکھنا چاہے اُسکی [illegible] حاصل کیا چاہے تو پہلے اتباع جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] اختیار کرے کہ اسی پر موقوف ہے اور فرمانبردار بنے تب اُس کو اللہ سے محبت اور دوستی حاصل ہو [illegible] اگر تمام عمر اطاعت کرے مجاہدہ اور نفس کشی کرے کبھی ولی اللہ نہیں ہو سکتا [illegible] محبوب ہونا اور تمام عمر کی محنت و مشقت برباد ہو جاتی ہے۔

خلاف [illegible] رہ گزد	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

[illegible] دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحصیلِ حدیث سے فارغ ہو کر [illegible] مصر و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے بعد چند روز ایک رات خواب میں زیارت نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے مشرف ہوئے [illegible] اسحٰق نواب بہاولپور ستان میں جا کر علم حدیث کو جاری اور لوگوں کو ہدایت کرو فقیر اس خدمت کے لئے رہا فرض کیا یا رسول آستانۂ عالیہ چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ہے حضوری زندگی ممکن ہے حکم ہوا تم رات کو مراقبہ میں ہماری گود میں لگایا کرو

Marfat.com

ہمارے حضور میں حاضر ہوا کرو گے جب بیدار ہوئے ہندوستان روانہ ہوئے جہاں
کسی فقیر کو دیکھتے سُنتے اُس سے بموجب ارشاد عالی ملاقات کرتے ایک مدت کے
ایک فقیر کی ملاقات کو گئے دیکھا وہ شراب پیتا ہے جب اُس نے آپ کو دیکھا تو
کہنے لگا لے مولوی تو بھی پی لے آپ نے لاحول پڑھکر فرمایا اس ناپاک چیز کو اگر تو
تو خود پیتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کو پلاتا ہے تب وہ فقیر کہنے لگا بچہ یہ نصیحت
اگر نہیں پیے گا تو حضور کے دربار میں نہ جانے پائے گا۔ آپ نے فرمایا اس کو کوئی
منع فرمایا اس کو کوئی مسلمان کیونکر پیے گا۔ یہ فرمایا اور ناراض ہو کر پہلے آگے
جو مراقبہ ہوئے دیکھا کہ وہی فقیر آستانۂ تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سونا لیے کھڑا ہے آپ کو دیکھکر کہنے لگا کہ جب تک تو میرے ہاتھ سے ایک پیالہ
دربار حضور میں نہ چلے دو گے اسی طرح تین روز رکھے آخر سے آپ کو پیتا
رکھا اور دربار میں نہ جانے دیا چوتھے روز مولوی صاحب نے پکار کر فرمایا کہ
یہ فقیر حضور میں حاضر نہیں ہونے دیتا تو فوراً حضور سے حضار سے فرمایا دیکھو دروازہ پر
عبدالحق ہے بلا لو چنانچہ آپ حاضر کیے گئے اور حضرت سے پوچھا تم نے اس
سے آپ نے تمام قصہ اُس فقیر کا سُنایا حضور نے فرمایا اس ملعون کو ہاتھ کرو
حاضر کیا گیا حضور نے نہایت غیظ و غضب میں فرمایا اخرج یا کلب
دربار سے نکل جا فوراً وہ دربار سے نکالا گیا اور مولوی صاحب نہایت خوش ہوئے
اُس کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ اُس کے تمام مرید حاضر ہیں مگر اُس کا پتا نہیں جب
لوگوں سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ اُن کا لوگوں کو بہت دیر سے انتظار ہے مگر وہ ناپید
ہیں تب مولوی صاحب نے پوچھا تم نے اس کے حجرے سے کسی شے کو نکلتا دیکھا سب نے
عرض کیا کہ اُس کے حجرے سے کتا نکل کر گیا ہے اور تو کوئی نہیں نکلا۔ فرمایا اب تم
سب جاؤ وہ شراب پیتا تھا اُسے حضور نے خفا ہو کر کتا کہہ کر نکل جانے کا حکم فرمایا

Marfat.com

وہ کتا ہو کر نکل گیا تب اُس کے تمام مریدوں نے شراب سے توبہ کی۔

روایت ہے کہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں ایک جوگی نے حاضر ہو کر زمین ادب چومی آپ نے فرمایا تو نے اپنا کام کہاں تک پہنچایا ہے اُس نے عرض کیا کہ جوگیوں کے یہاں کمال یہ ہے کہ جب چاہیں ہوا میں اُڑ جائیں اور یہ کہکر ہوا میں بلند ہوا۔ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی نعلین مبارک کو اشارہ کیا کہ وہ ہوا میں جاکر جوگی کے سر پر پڑنے لگیں اور اُس کو مار کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو گرا دیا۔ جوگی آپ کی کرامت کا معترف ہوا اور کہا کہ جس شخص کی جوتیوں میں یہ رتبہ ہے وہ کسقدر عالی مرتبہ ہوگا اور یہ کہکر مشرف باسلام ہوا اور حضور کا تابعدار و فرمانبردار ہو کر چند روز میں ولی کامل ہو گیا۔

روایت ہے کہ ایک ولی اللہ کے مرید نے چار برس نفس کشی کی ریاضت و مجاہدہ کیا نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ جب ان بزرگ کو خبر ہوئی نہایت رنج و ملال کیا اور فرمایا افسوس ترقی سے رہ گیا۔ بعض مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت اُس میں تو صفات ملکی پیدا ہو گئے اور کیا ترقی کریگا۔ فرمایا صفات محمدی پیدا ہونا چاہیے تھے کہ جنکے آگے صفاتِ ملکی ہیچ ہیں اور صفاتِ محمدی نہیں حاصل ہوتی ہیں مگر اتباع افعال و اقوال محمدی اور قدم بقدم چلنے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ تو معلوم ہوا کہ بغیر اتباع و اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ریاضت و طاعت باطل و بیکار ہے اور تمام طاعات کی اصل اور سب ریاضات کی جڑ طاعت و فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے اطاعت کی رسول کی پس تحقیق اُس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اور جب اس کا رفع کیا گیا تو وہی نتیجہ بالا نکلا کہ جس نے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کی اگرچہ تمام عمر ریاضت و طاعت میں بسر کی کہ تمام طاعات کی اصل اور تمام ریاضات کی جڑ طاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم ہے دیکھو جب جنگ خیبر کی واپسی میں منزل صہبا پر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرما کر مولا علی کرم اللہ وجہہ کے زانوئے مبارک پر سر اقدس رکھکر آرام فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی آنکھ سے دیکھتے رہے کہ وقت نماز عصر جو سب نمازوں میں اہم و افضل ہے اور جس کی تاکید قرآن عظیم میں بتکرار عطف فرمائی گئی حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اور یوم خندق جس کے فوت ہو جانے پر خود حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کے واسطے بددعا فرمائی ہے کہ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا جا رہا ہے مگر صرف اس خیال سے کہ اگر زانو سر کاؤں تو شاید سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں خلل آئے حضور کی طاعت میں فرق آئے ذرا جنبش نہ فرمائی یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا وقت عصر جاتا رہا جب چشم اقدس کھلی مولا علی کرم اللہ وجہہ نے نماز فوت ہو جانے کا حال عرض کیا حضور نے آفتاب کو اشارہ فرمایا آفتاب ڈوبا ہوا پلٹ آیا عصر کا وقت ہو گیا مولا علی نے نماز عصر ادا کی آفتاب ڈوب گیا تو ؎

صلوٰۃ الوسطیٰ

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں	اصل الاصول بندگی اس تاجدار کی ہے

پس **اے عزیز** خوب یاد رکھو کہ اطاعت و فرمانبرداری سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر امر میں تم پر واجب و لازم ہے جس نے تصدیق رسالت کی مگر اتباع و اطاعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ کی وہ بالتزام شریعت گمراہ ہے اگرچہ اصل ایمان رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا

۱؎ یعنی حفاظت کرو اور نگاہ رکھو تم نمازوں کو اور نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر کو ۱۲ منہ ۲؎ یعنی رسول کا ہم کو ان کفار نے نماز وسطیٰ نماز عصر سے پھیر دے اللہ تعالیٰ انکی قبروں اور گھروں کو آگ سے ۱۲ منہ ۳؎ تیرے رب کی قسم اے محمد جب تک یہ لوگ بچھے اپنے جھگڑوں میں حکم نہ بنائیں گے اور تیرے حکم کو بے شبہ و شک صاف دل سے قبول نہ کریں گے مومن نہ ہونگے ۱۲ منہ

Marfat.com

شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
بلکہ رسول بھیجا ہی اسلیے گیا ہے کہ اُس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جاوے اور اُسکے
قدم بقدم چلا جاوے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ
نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول کو مگر اس لیے کہ اُسکی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے اسی بنا
قرآن شریف میں جابجا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کا حکم ہوتا ہے اور اپنے
حبیب کی طاعت کو اپنی طاعت کے مقترن کیا جاتا ہے بلکہ اپنے محبوب کی طاعت و
فرمانبرداری کو بعینہ اپنی طاعت و فرمانبرداری فرمایا جاتا ہے اور اپنی محبت کو اپنے
حبیب کے اتباع پر موقوف و منحصر کیا جاتا ہے ارشاد ہوتا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ جس نے
اطاعت کی رسول کی پس تحقیق اُس نے اطاعت کی اللہ کی۔ اور اگر محبت رکھتے ہو تم مجھ سے
پس اتباع کرو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تمھیں دوست رکھے گا۔
اتباع کا اطلاق عادت و سیرت پر آتا ہے اور اطاعت کا اوامر و نواہی فرائض و واجبات پر
پس آیۂ کریمہ کے یہ معنی ہوئے کہ پیروی کرو تم محمد کی سیرت، خصلت و ادب عادت میں
اور اطاعت کرو تم ان کے اوامر و نواہی فرائض و واجبات میں جیسا کہ دوسری آیت
میں ارشاد فرماتا ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
جو تمھیں رسول دے اور تعلیم فرمائے اُسے اختیار کرو اور اُس پر عمل کرو اور جس سے
تمھیں رسول منع کرے اُس سے بچو اور باز رہو۔
پس اے عزیز و تم پر لازم و واجب ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی سیرت و عادت کو
اختیار کرو اور حضور کے سنن کی پیروی کرو اور جو حضور فرمائیں اُس پر عمل کرو اور جس سے
منع کریں اُس سے باز رہو کہ حضور کی تابعداری و فرمانبرداری میں سراسر تمھارا نفع و
بہبودی ہے اور نافرمانی میں کھلا نقصان و ٹوٹا جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت

Marfat.com

فرمانبرداری کرتے ہیں انھیں اللہ تبارک وتعالیٰ چار خوشخبریاں سناتا ہے اول دخول
جنت کی دوسرے فوز عظیم کی کما قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ یعنی جس نے اطاعت کی اللہ اور
اس کے رسول کی داخل کریگا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں کہ جاری ہیں ان کے نیچے
نہریں اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ فوز عظیم ہے تیسرے قیامت کے دن
انھیں درجات علیا عطا فرمائیگا اور زمرۂ انبیاء اولیاء وشہداء وصالحین میں اٹھائیگا۔
قال اللہ تعالیٰ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِيْقًا یعنی جس نے اطاعت وفرمانبرداری کی خدا ورسول کی پس یہ لوگ قیامت کے
دن ان لوگوں کے ساتھ ہونگے کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا نبیوں اور صدیقوں
وشہیدوں اور صالحین سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق ہوتے اللہ تعالیٰ انھیں اپنے
سحاب رحمت ومغفرت میں چھپائیگا اور تمام گناہ ان کے عفو فرمائیگا کما قال اللہ تعالیٰ
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اطاعت کرو تم اللہ اور رسول کی بیشک تم رحم کیے جاؤگے اور
اللہ تمہارے گناہوں کو بخشے گا۔ اور جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری
نہیں کرتے نافرمانی کرتے ہیں انھیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ دوزخ میں رکھے گا اور عذاب الیم
میں مبتلا کریگا قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ
نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ یعنی جس نے نافرمانی کی اللہ اور اللہ
کے رسول کی اور تجاوز کیا اللہ کی حدود سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں
کہ ہمیشہ رہیگا وہ اس میں اور اس کے واسطے عذاب اہانت والا ہے کہ جس کے باعث وہ

Marfat.com

تصنیفیں کر چکے لکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی اگر دل میں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے پھر جبتک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو عمر بھر کی طاعت و عبادت بیکار و مردود ہے بہتیرے جوگی اور راہب ترک دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر از انجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلا قابلِ قبول بارگاہ الٰہی نہیں۔

دیکھو اللہ عزوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ○ جو کچھ اعمال انھوں نے کیے ہم نے سب برباد کر ڈالے۔ ایسوں ہی کو فرماتا ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ○ عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں جھلیں گے۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو بعد ایمان اپنے پیارے حبیب کی تعظیم و توقیر اور رعایت ادب اپنی عبادت سے زیادہ محبوب و منظور ہے اور ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی اور بے ادبی مبغوض و ناپسند ہے جب تو اس آیہ کریمہ میں ایمان کے بعد ہی اپنے حبیب کی تعظیم و توقیر و حفظِ ادب کا حکم فرمایا اور دیگر آیات میں حضور کے ساتھ بے ادبی و گستاخی کرنے کو منع فرمایا اور اول یعنی تعظیم و رعایت ادب کو مغفرت و اجر عظیم کا وعدہ فرمایا اور ثانی یعنی بے ادبی پر ذم شدید و وعید جحیم نازل فرمائی کما قال تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اے ایمان والو اللہ اور اللہ کے رسول کے سامنے کسی امر میں سبقت اور پیشقدمی نہ کرو یعنی کوئی بات کوئی کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہ کرو بلکہ آپ کے قول و فعل کے بعد کرو کلا و قد بین شانِ رسالت کی بے ادبی اور ثانی میں تعظیم و تبجیل ہے چونکہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض لوگ حضور سے پہلے قربانیاں کر لیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ

Marfat.com

عنہ سے مروی ہے اور بعض یوم شک حضور سے پہلے روزہ رکھ لیا کرتے جیسا کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی اور انھیں حضور پر سبقت کرنے سے منع فرمایا کہ اے ایمان والو قربانی نہ کرو تم قبل قربانی کرنے نبی اپنے کے اور نہ روزہ رکھو تم قبل روزہ رکھنے نبی اپنے کے (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی طرح حضور کی آواز پر آواز بلند کرنے حضور کے اوپر جلا کر بولنے سے ممانعت فرمائی گئی کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ یعنی اے ایمان والو بلند کرو تم اپنی آوازیں آواز نبی پر اور جلا کر بات نہ کرو تم ان سے جیسا کہ جلا کر بات کرتے ہیں بعض تمہارے بعض سے ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل اکارت ہو جائیں یعنی اپنے کلام کو نبی کے کلام پر بات چیت کرتے وقت بلند و مرتفع نہ کرو اور ان سے جلا کر نہ بولو کہ جلا کر ہوتے ہیں ترک ادب احترام نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایسا نہ ہو کہ نبی کے حضور میں جلا کر بولنے اور ان کے کلام پر کلام کو بلند و مرتفع کرنے اور ان کا ادب احترام لحاظ نہ رکھنے سے تمہارے سب عمل ضائع ہو جائیں۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیہ کریمہ **ثابت ابن قیس** خطیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی کہ ان کے کانوں میں بہرا پن تھا اور بلند آواز تھے جب وہ کلام کرتے جلا کر کرتے اور اکثر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کیا کرتے تھے **حضرت انس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **روایت ہے** کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو ثابت ابن قیس اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور خدمت حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں آنا بند کر لیا اور کہا میں اہل نار سے ہوں پس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ

Marfat.com

حضرت ابن قیس کا کیا حال ہے کیا وہ بیمار ہو گیا ہے اُنھوں نے عرض کیا مجھے تو اُنکی
کوئی خبر نہیں ہے پس حضرت سعد اُن کے پاس آئے اور اُن سے کہا کہ تمھیں نبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو دریافت فرماتے تھے پس حضرت ثابت ابن قیس نے اُن سے کہا کہ
یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تم سب سے
بلند آواز رہتا ہوں پس میں اہل نار سے ہوں پس حضرت سعد نے خدمت اقدس میں
حاضر ہو کر تمام قصہ اُن کا عرض کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَلْ هُوَ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وہ اہل نار سے نہیں بلکہ وہ اہل جنت سے ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو ثابت ابن قیس راستہ
میں بیٹھ رہے تھے پس اُن پر حضرت عاصم ابن عدی رضی اللہ عنہ گزرے اور روئے
کا سبب دریافت کیا کہا میرے رونے کا باعث یہ آیت ہے میں خوف کرتا ہوں کہ وہ
نازل ہوئی ہو کہ میں نبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں بلند آواز تھا میں خوف
کرتا ہوں کہ کہیں میرے اعمال اس بے ادبی کے باعث حبط نہ فرما لئے جائیں اور
میں اہل نار سے ہو جاؤں پس عاصم ابن عدی خدمت حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے اور ثابت ابن قیس کی بی بی اُن کے پاس آئیں تو
انھوں نے اُن سے کہا کہ جب میں اپنے منزل میں جاؤں تو تم اُسکی کُنڈی لگا دینا
تاکہ تم اُس میں بند کر دیا پس جب وہ منزل میں داخل ہوئے تو اُن کی بی بی نے
منزل کی کُنڈی لگا کر اُنھیں اس میں بند کر دیا اور اُنھوں نے کہا کہ میں اب یہاں سے
نکلونگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے موت نہ دیگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے
ناراض ہو گئے پس حضرت عاصم نے خدمت حضور میں حاضر ہو کر اُن کے حال کی خبر دی
پس فرمایا جاؤ اور اُنھیں بلا لاؤ پس جب وہ حاضر ہوئے تو اُنھیں اپنے پاس بیٹھے ہوئے
پایا پس اُنھیں وہاں بھیجا اُن کے گھر میں آئے تو اُنھیں صحیح سالم پایا اور کہا کہ

Marfat.com

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماد فرماتے ہیں پس آپ نے حضرت عاصم سے فرمایا کہ گنڈی کھولو جب انھوں نے گنڈی کھولی تو دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے پس حضور نے اُن سے سبب پوچھنے کا ارشاد فرمایا عرض کیا میں نہایت بلند آواز ہوں خوف کرتا ہوں کہ یہ آیت بھی میں نازل ہوئی ہو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اما ترضی ان تعیش حمیدا وتقتل شہیدا وتدخل الجنۃ کیا تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ زندگی گزارے تو حمید اور مرے تو شہید اور داخل ہو جنت میں پس انھوں نے عرض کیا بلی یا اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی ہے زیادہ ہونی نہ چاہیئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کبھی آواز پس اللہ تبارک تعالیٰ کو ان کا یہ فعل اور اپنے حبیب کا ادب پسند آیا اور ان کی تعریف میں یہ آیت نازل فرمائی ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم بیشک جو لوگ پست کرتے ہیں آواز اپنی نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے آزما لیا ہے واسطے پرہیزگاری کے واسطے ان کے مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے حق میں نازل فرمائی گئی کہ ان میں ایک دن سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختلاف و جھگڑا واقع ہوا اور انکی آوازیں حضرت کے روبرو بلند ہوئیں تب آیت کریمہ نازل فرمائی گئی اور انھیں ممانعت فرمائی گئی کہ میرے نبی کے حضور میں بلند آواز سے کلام نہ کرو اُن کا ادب و تعظیم ملحوظ خاطر رکھو پس اس روز سے کسی نے حضور کے روبرو بلند آواز سے چلا کر گفتگو نہ کی طارق ابن شہاب سے مروی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ فرمایا ان کے اخلاق تعالیٰ عنہ ما کی خیر البشر ابو اللہ و نصر حتی

Marfat.com

جیسے کوئی اپنے بھائی سے بھید کی باتیں کرتا ہے یعنی بہت آہستہ حضرت ابوہریرہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سے نہایت پست آواز کے ساتھ کلام کیا کرتے یہاں تک کہ بعض اوقات حضور کو دوبارہ استفہام کی ضرورت پڑتی پس اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے حبیب کریم کی تعظیم و توقیر پسند آئی اور اُن کی تعریف میں آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ الخ نازل فرمائی۔

پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے یہاں تشریف لائے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آواز بلند کرتے سنا پس آپ نے انھیں کپڑا اور تھپڑ مارنے کو اُٹھایا اور کہا لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور پر حضور کے روبرو آواز بلند کرتے نہ دیکھوں کہ اتنے میں حضور بھی تشریف لائے پس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور کو دیکھکر اسی غصہ کی حالت میں چلے گئے (مرقاۃ و اشعۃ باعث ناراضگی رخصہ عائشہ پاس نہ گئے کذا فی المشکوٰۃ باب المزاح)

اسی طرح دوسری آیت میں حضور کو نام لیکر پکارنے کو منع فرمایا گیا اور جو لوگ حضور کو نام لیکر پکارتے تھے اُن کی مذمت بیان کی گئی کہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ نہ کرو تم رسول کی پکار کو درمیان اپنے مثل پکارنے بعض اپنے کے بعض کو یعنی تم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نام لیکر نہ پکارو جیسے کہ بعض تم کو بعض کو نام لیکر پکارتا ہے بلکہ اُن کو تعظیم و توقیر کے ساتھ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہکر پکارو جیسے اُن کا رب عزوجل اُن کو پیارے سارے خطاب سے یاد فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ وَاِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ اور بے شک جو لوگ ندا دیتے ہیں

Marfat.com

آپ کو حجرات کے پیچھے سے اکثر اُن کے بے عقل اور جاہل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہانتک کہ آپ نکلتے اُنکی جانب تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اُن کے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی تمیم خدمتِ حضور میں حاضر ہوا اور آستانہ عالیہ پر کھڑے ہوکر حضور کو آواز دی کہ اُخْرُجْ اِلَیْنَا یَا مُحَمَّدُ تشریف لائیے ہماری طرف اے محمد ہم قبیلہ بنی تمیم سے ہیں اپنے شعرا و خطبا کو حضور کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ کی شان میں اشعار پڑھیں اور مفاخرت کریں پس اللہ تبارک و تعالیٰ کو اس بے تہذیبی سے اپنے حبیب کا پکارنا اور ندا دینا ناگوار ہوا اور یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی اور انھیں تنبیہ فرمائی کہ میرے حبیب کو نام لیکر نہ پکارو اگر وہ باہر تشریف نہ رکھتے ہوں تو اُن کا انتظار کرو یہانتک کہ وہ خود تمھاری جانب تشریف فرما ہوں یہ طریقہ تمھارے لیے بہتر ہے اُس نالی طریقہ یعنی نام لیکر پکارنے اور انتظار نہ کرنے سے

تنبیہ ان آیات سے اللہ رب العزۃ کو اولاً و بالذات تو اپنے حبیب کی تعظیم و توقیر اور ثانیاً و بالعرض ہم گنہگاروں کو تہذیب و ادب سکھانا مقصود ہے کہ جب تم اپنے کسی محترم و بزرگ کسی ذی وجاہت مثل علمائے کرام و مشائخ عظام و بارگاہ اولیائے کرام میں حاضر ہو تو اُن کا بھی ایسے ہی ادب ملحوظ خاطر رکھو اور اُن کے حضور میں یا کر کے نہ کرو اُن کا نام لیکر نہ پکارو اُن پر سبقت نہ کرو۔ اسی طرح بعض لوگ حضور کو یا محمد پکارتے ان کے رب جل و علا کو اپنے حبیب کی شان میں ان کا یہ لفظ بولنا برا معلوم ہوا اور آیہ کریمہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا نازل فرمائی کہ اے ایمان والو تم میرے حبیب کی مجلس میں راعنا کا لفظ استعمال نہ کرو انظرنا بولو۔

مسلمانو غور کرنے کا مقام ہے کہ تمھارے رب جل و علا کو اپنے حبیب کی تعظیم و رعایت ادب کسقدر منظور ہے اور اُن کی شان میں ادنیٰ بے ادبی کو کس قدر ناپسند فرماتا ہے

Marfat.com

ناگوار و ناپسند ہی کہ راعنا کے لفظ میں صرف ابہام گستاخی تھا صراحۃً گستاخی کے معنی اس کے محافظ و نگہبان کے ہیں مگر چونکہ یہود عناداً اُسے حضور کی شان میں بولا کرتے تھے اور اس سے مراد رعونت و حماقت لیا کرتے تھے لہذا اُن کے رب عزوجل کو اُن کی شان میں یہ ابہام گستاخی بھی ناگوار و ناپسند ہوا اور فرمایا اے ایمان والو تم میرے حبیب کی شان میں راعنا کا لفظ استعمال نہ کرو کہ وہ موہم گستاخی ہے بلکہ بجائے اس کے انظرنا کہو۔ اسی طرح حضور پر قول و فعل میں سبقت و پیشقدمی کرنے کو منع فرمایا حضور کا نام نامی لیکر پکارنے کو منع فرمایا اگر گھر میں حضور تشریف فرما ہوں تو آواز دینے کی ممانعت فرمائی اور تا تشریف آوری از خود انتظار کا حکم فرمایا حضور کے سامنے بلند آواز سے باتیں کرنے سے ممانعت فرمائی حضور سے کلام کرتے وقت حضور کی آواز سے زیادہ آواز بلند کرنے کو منع فرمایا اور اس پر وعید حبط اعمال سنائی یہ سب امور سبب ادبی و گستاخی شان حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھی اور ان کے عکس میں احترام و احترام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلوب تھا لہذا اس کا حکم کیا اور اس پر وعدۂ مغفرت و اجر عظیم فرمایا۔

منقول ہی کہ زمانۂ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک شخص نام مبارک سے ادبی سے لیتا اور از راہ تمسخر محمد مذمم کہکر کے پکارتا اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب کی شان میں اس کی یہ گستاخی ناپسند آئی اور اس کا یہ تمسخر اڑانا جس کو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی میں لکھتے ہیں ؎

آں دہن کژ کرد از تسخر بخواند	نام احمد را دہانش کژ بماند	باز آمد کانے محمد عفو کن
ای ترا الطاف علم من لدن	من ترا افسوس میکردم زبُن	من بودم افسوس را منسوب و اہل
چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد	میلش اندر طعنہ پاکاں زند	

روایت ہی کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت فاجر و بدکار تھا دو سو برس تک فسق و فجور میں مبتلا رہا لوگ اس کے

Marfat.com

فسق و فجور سے عاجز تھے جب وہ مُرا تو اس کو ایک مزبلہ پول و ہراز پر پھینک دیا اسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ آج ہمارے دوست نے دنیا سے انتقال کیا لوگوں نے اُس کا لاشہ پول و ہراز میں پھینک دیا ہے ابھی جاؤ اور اُس کی تجہیز و تکفین کرو اور بنی اسرائیل سے کہدو کہ اگر اپنی مغفرت چاہتے ہو تو اُس کے جنازے کی نماز پڑھو حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلاۃ و السلام نے اُس کی مغفرت کا سبب پوچھا حکم ہوا کہ اُس نے دو سو برس کی مدت میں جسقدر گناہ کیے اُن کو خدا خوب جانتا ہے کبھی وہ لائق بخشش نہ تھا مگر یہ شخص ایک دن توراۃ دیکھتا تھا جس وقت اُس نے نام پاک ہمارے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لکھا ہوا دیکھا فوراً بوسہ دیکر اُس ورق کو آنکھوں سے لگایا ہم کو تعظیم و توقیر اپنے حبیب کی پسند آئی اور ایک تعظیم کی برکت سے دو سو برس کے گناہ عفو کیے مولانا جلال الملۃ والدین رومی قدس سرہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

بود در انجیل نام مصطفے	آں سمر چیرا ں بحمد صفا	بود ذکر طیبہ و شکل او
بود ذکر غزوہ و صوم و اکل او	طائفہ نصرانیاں بحمد تواب	چوں رسید ہ بر ہماں نام و خطاب
بوسہ را دندے بداں نام شریف	رو نہادندے بر اں صف لطیف	اندریں فکر کہ گفتم آں کردہ
ایمن از فتنہ بودند از شکوہ	ایمن از شر امیراں و وزیر	در پناہ نام احمد بے نظیر
نسل ایشاں نیز ہم بسیار شد	نور احمد ناصر آمد یار شد	وا لگروہ دیگر از نصرانیاں
نام احمد داشتندے مستماں	مستماں و خوار گشتند از فتن	از وزیر شوم و رائے شوم فن
مستماں و خوار گشتند آں فریق	گشتہ محروم از خود و شر طریق	ہم مخطط ایں شاں و حکم شاں
انپئے طومار ہائے کژ بیاں	نام احمد چوں چنیں یاری کند	تا کہ نو مسلماں چوں مدد کاری کند
نام احمد چوں حصارے بد حصیں	تا چہ باشد ذات آں روح الامیں	فعلی ہذا القیاس ای عزیزو

اگر تم بھی اپنے نبی کی تعظیم و توقیر بجا لاؤ گے اور اُن کا ادب و احترام ہر امر میں نگاہ رکھو گے

Marfat.com

تو ایسے ہی مورد افضال واکرام الٰہی ہوگے اور مولا تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کی تعظیم و توقیر کے باعث تمہارے گناہ بخشدیگا اور ہمیشہ تمہارے دشمنوں پر تمھیں مظفر ومنصور فرمائیگا ورنہ وعید شدید ان تحبط اعمالکم کے مستحق اور غضب وعذاب الٰہی کے سزاوار ہوگے کہ تعظیم وتوقیر حبیب رب قدیر احتشام واحترام محبوب باکرام علیہ الصلوٰۃ والسلام تم پر ہر وقت وہر امر میں لازم وواجب ہے جیسا کہ شفا شریف میں ہے

وَاعْلَمْ اَنَّ حُرْمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَتَعْظِيْمَهٗ وَتَوْقِيْرَهٗ لَازِمٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ كَمَا كَانَ حَالَ حَيَاتِهٖ وَذٰلِكَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَذِكْرِ حَدِيْثِهٖ وَسُنَنِهٖ وَسَمَاعِ اِسْمِهٖ وَسِيْرَتِهٖ

یعنی جان تو تحقیق حرمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تعظیم وتوقیر آپ کی بعد وفات آپ کے ہر مسلمان پر لازم ہے جیسا کہ آپ کی زندگی میں تھی اور یہ تعظیم وتوقیر آپ کی آپ کی وفات کے بعد مسلمانوں پر کہاں کہاں واجب ہے ایک تو حضور کے ذکر کے وقت دوسرے حضور کی حدیث وکلام ذکر ہوتے وقت تیسرے حضور کے سنن وطریقے ذکر ہوتے وقت چوتھے حضور کا نام مبارک سنتے وقت پانچویں آپ کی سیرتوں اور خصلتوں کے سنتے وقت آپ کی تعظیم وتوقیر ہر مسلمان پر لازم ہے جیسا کہ آپکی زندگی میں تھی دیکھو حیات حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابہ کرام کے قلوب میں حضور کی تعظیم وتوقیر کسقدر جاگزیں تھی کہ حضور کے روبرو بات نہ کرسکتے تھے اگر کچھ دریافت کرنا ہوتا تو برسوں ڈال رکھتے یا کسی بدوی کی فکر میں رہتے کہ وہ آکر حضور سے کچھ پوچھے اور ہم استفادہ کریں حضور کی تعظیم واجلال کے باعث خود دریافت نہ کرسکتے اور جب مجلس شریف میں آکر بیٹھتے تو بالکل بے حس وحرکت نیچا سر کیے بیٹھے رہتے کبھی نگاہ اٹھا کر حضور کی طرف نہ دیکھتے اور حضور کے روبرو کبھی بلند آواز سے گفتگو نہ کرتے جب سال حدیبیہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واسطے دعوتِ اسلام وترتیب قواعد صلح قریش کی طرف بھیجا تو
قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو طواف کی اجازت دی آپ نے طواف سے
انکار کیا اور اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے حکم یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا
بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور اپنے آقائے نامدار حبیب پروردگار کا ادب وتعظیم
مدنظر رکھکر فرمایا مَا کُنْتُ لِاَفْعَلَ حَتّٰی یَطُوْفَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں طواف نہ کرونگا جب تک کہ میرے مولا محمد رسول اللہ طواف نہ فرمائیں گے۔
اسی طرح حضور کی وفات کے بعد صحابہ کرام وتابعین عظام حضور کے ذکر حضور کی
حدیث وکلام کے ذکر کے وقت حضور کی تعظیم وتوقیر فرمایا کرتے اور حضور کا ادب لحاظ
رکھتے ابن حمید سے مروی ہے کہ ایکبار ابو جعفر نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے
مسجد نبوی میں مباحثہ کیا پس امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے کہا لَا تَرْفَعْ
صَوْتَكَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اپنی آواز کو اس مسجد میں بلند نہ کرو کہ اللہ تبارک و
تعالیٰ نے حضور کی آواز پر آواز بلند کرنے کو منع فرمایا ہے اور حضور کے احترام نگاہ
رکھنے والوں کی تعریف اور بے ادبوں کی مذمت فرمائی ہے اور حضور کی حرمت بعد
وفات مثل حیات لازم ہے پس ابو جعفر نے خضوع وخشوع اختیار کیا اور امام مالک رحمۃ
اللہ علیہ سے استفسار فرمایا اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَاَدْعُوْا اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کیا میں قبلہ کی جانب منہ کرکے دعا مانگوں یا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب پس امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا
لِمَ تَصْرِفُ وَجْهَكَ عَنْهُ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کیوں اپنا
منہ پھیرتے ہو وہ تو تمہارے اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کے قیامت تک
اللہ کی جناب میں وسیلہ ہیں بَلْ اِسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفِعْ بِهٖ فَیَشْفَعَكَ اللّٰهُ
بلکہ انھیں کی جناب میں توجہ کرو اور انھیں سے اپنی ہر حاجت ومراد میں شفاعت چاہو

Marfat.com

اور وسیلہ بنا واپس قبول کریگا اللہ تعالیٰ شفاعت تمہاری کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

مصعب ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مالک رحمۃ اللہ علیہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے یا اُن کے پاس حضور کا ذکر کیا جاتا تو اُن کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جھک جاتے بوجہ تعظیم وتجلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ اُن کے ہمنشینوں پر گراں گزرتا پس آپ سے ایک دن اس کا باعث دریافت کیا گیا تو فرمایا لَوْ رَاَيْتُمُوْنِيْ وَرَاَيْتُمْ مَا اَنْكَرْتُمْ عَلٰى مَا تَرَوْنَ جو حضور کی رفعت شان عظمت مکان میں جانتا ہوں اگر تم اسے جانتے تو ہرگز تم اپنی دیکھی ہوئی پر انکار نہ کرتے۔

اور فرماتے ہیں مصعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ میں نے حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نہایت ہی نیک مرد تھے مگر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اُنکے نزدیک کیا جاتا تو ان کا رنگ متغیر ہو جاتا اور میں نے اُنھیں کبھی بلا وضو حدیث بیان کرتے نہیں دیکھا اور عبدالرحمن ابن قاسم اور عامر بن عبداللہ اور محمد ابن شہاب زہری اور صفوان ابن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روبرو جب ذکر حضور ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلال واحترام کے باعث رنگ چہرے کا متغیر ہو جاتا حال بدل جاتا زبانیں خشک ہو جاتیں اور انا روتے کہ لوگ اُنھیں چھوڑ کر چلے جاتے اور جب ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو احادیث حضور اقدس تلاوت کی جاتیں تو نہایت خشوع وخضوع فرماتے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک سال برابر آتا جاتا رہا مگر میں نے ان کو کبھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے نہ سنا یعنی کبھی حضور کا نام مبارک بوجہ کمال عظمت ورعایت ادب لیکر حدیث بیان نہ کرتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

ایکدن حدیث بیان کرتے

Marfat.com

علیہ وسلم زبان پر جاری ہوگیا تو حضور کی ہیبت و اجلال کے باعث پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا اور رنگ چہرے کا متغیر ہوگیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

مصعب ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ مالک ابن انس رضی اللہ عنہ جب حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے تو پہلے وضو فرماتے اور کپڑے وغیرہ پہنکر آراستہ ہوتے پھر حدیث بیان کرتے اور جب کوئی شخص دروازے پر آتا تو لونڈی کو بھیجکر دریافت فرماتے کہ تم کیوں آئے ہو کوئی حدیث پوچھنے آئے ہو یا مسائل فقہ اگر وہ کہتا کہ مسائل فقہ تو آپ اسی حالت پر باہر آکر اسے مسئلہ بتاتے اور اگر وہ کہتا کہ حدیث پوچھنے آیا ہوں تو آپ غسل خانہ میں جاکر غسل فرماتے اور نئے کپڑے پہنتے خوشبو لگاتے عمامہ باندھتے سبز چادر اوڑھتے اور ان کے واسطے خاص اسوقت کے لیے ایک کرسی بچھائی جاتی پس آپ آکر اس پر بیٹھتے اور نہایت خضوع اور خشوع کے ساتھ حدیث بیان کرتے اور جب تک حدیث بیان کرتے خوشبو سلگتی رہتی۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں کہ میں ایک دن مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ حدیث بیان فرما رہے تھے کہ آپ کو بچھو نے سولہ بار کاٹا اور آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہوگیا مگر اپنے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی حدیث کا قطع نہ فرمائی جب آپ حدیث ختم فرما چکے اور لوگ چلے گئے تو میں نے حال دریافت کیا کیا فرمایا آج میرے حدیث بیان کرنے میں بچھو نے سولہ بار کاٹا اور میں نے صرف حدیث کی عظمت و اجلال کے باعث صبر کیا سبحان اللہ کیا عظمت اور محبت ان بزرگوں کے قلوب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جاگزیں تھا کہ سولہ مرتبہ بچھو کاٹے اور ان کو خبر نہ جان جائے کہ رہے مگر نبی کریم کی تعظیم و توقیر میں خلل نہ آئے۔

پس اے پیارے مسلمان بھائیو! اپنے نبی کے شیدائیو تم بھی اسی طرح اپنے آقائے نامدار مولائے غمگسار حبیب کردگار صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کی سچی تعظیم و توقیر

Marfat.com

سچا احترام و احتشام اپنے قلوب میں بھرو اور ہر امر میں حضور کا ادب لحاظ رکھو جس وقت حضور کا ذکر ہو یا نام مبارک لیا جائے یا حضور کا کلام پڑھا جائے یا حضور کے فضائل و سنن بیان کیے جائیں تو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ متوجہ ہو کر سنا کرو اور جب تک ایسے مقام پر رہا کرو درود شریف کی کثرت کیا کرو کہ اس میں تمہارے رب کی رضا اور خوشنودی اور سراسر تمہارا نفع اور بہبودی ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے تمہارے سب مسلمانوں کے قلوب میں سچی عظمت و محبت اپنے حبیب کی پیدا کرے اور حضور کا سچا تابعدار و فرمانبردار بنا کر دنیا میں نیکنام اور عقبیٰ میں خیر انجام اور قیامت میں معیتِ حضور سے شاد کام فرمائے۔ آمین آمین آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

وعظ چہارم

بیان محبت و الفت نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ اللہ رب العزۃ جل جلالہ وعم نوالہ اس آیہ کریمہ میں اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے اے نبی فرما دیجیے کہ اے لوگو اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہارے پسند کے مکان اُن میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اسکی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہانتک کہ اللہ اپنا عذاب لے آئے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔

Marfat.com

مسلمانو! یہ آیۂ کریمہ صاف صاف بتا رہی ہے کہ محبت حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر لازم اور واجب ہے اور جسے تم میں سے دنیا میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ اور اللہ کے رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی طرف راہ نہ دیگا اُسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ تمہارے پیارے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اور ایک روایت میں مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ اور ایک میں مِنْ نَفْسِہٖ بھی آیا ہے یعنی کوئی تم میں کا مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے باپ اُس کے بیٹے اُس کے اہل و عیال اُس کے مال اُس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ جو کوئی حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کو زیادہ محبوب رکھے وہ مسلمان نہیں حلاوتِ ایمان سے خبردار نہیں کہ اصل ایمان تو محبت اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا تین خصلتیں جس میں ہونگی وہ حلاوتِ ایمان پائیگا ایک اُن میں کی یہ ہے کہ اللہ اور اللہ کا رسول ان کے ماسوا ان کے غیر سے محبوب تر ہو۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے نزدیک تمام اشیاء سے زیادہ محبوب ہیں مگر میرے نفس سے پس آپ نے فرمایا تم میں کا کوئی مومن نہیں ہوتا ہے جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ پر کتاب اُتاری آپ مجھے

Marfat.com

اپنے نفس سے زیادہ محبوب ہیں پس آپ نے فرمایا الآن یا عمر الآن اب تو نے حق حال کو جانا اور ایمان لایا اور مومن کامل ہوا۔

صاحب مواہب لدنیہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پہلی مرتبہ ٹھہرانا اپنے نفس کو استثنا کرنا اسوجہ سے تھا کہ انسان کو اپنے نفس کے ساتھ محبت طبعی ہوتی ہے لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب بھی بحکم طبع دیا بعدہ جب تامل کیا اور بدلائل عقلی پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے نزدیک اُنکے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہونا چاہئیں کیونکہ حضور مہلکات دنیا و آخرت سے اُن کی نجات کا باعث ہیں لہذا بعد تامل و غور آپ نے فوراً عرض کیا کہ آپ میرے نزدیک میرے نفس سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو معلوم ہوا کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کے لوگوں تمام دنیا کی چیزوں سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدارِ نجات ہے بلکہ حضور سے محبت رکھنا عین ایمان بلکہ ایمان کی بھی جان کہی جائے تو بجا ہے کہ ابھی آیات و احادیث سے معلوم ہو چکا کہ جسے جہان بھر میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ اور اللہ کے رسول سے زیادہ محبوب ہے وہ مسلمان صاحبِ ایمان نہیں اُسے اللہ تعالیٰ اپنی طرف راہ نہ دیگا اُسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے۔ اب تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی کہہ اُٹھیں گے کہ ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا جہان باپ دادا اہل و عیال جان و مال سب سے زیادہ عزیز و محبوب ہیں مگر جب وہ میدانِ امتحان میں بلائے جائیں گے اور وہاں ہیں علامات و شواہد محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے جائیں گے تو اکثر میدانِ امتحان میں کامیاب نہ ہونگے بہت سے شخصوں میں علامات و شواہد محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ پائے جائیں گے کہ ہر شی کی شناخت کے لیے شواہد و علامات ہوا کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے وہ شی پہچانی جاتی ہے۔ مثلاً انسان کے فربہ ہونے کی علامت

Marfat.com

رطوبت ہے اور دبلا ہونے کی پوست بالوں کا غلیظ کثیر اسود ہونا علامت حرارت و یبوست ہے قلیل و رقیق و کم سیاہ ہونا علامت برودت و رطوبت ہے گورا اور سفید رنگ ہونا برودت و بلغمیت کی نشانی ہے سرخ رنگ ہونا غلبۂ خون و حرارت کی نشانی ہے کثرتِ نوم علامت برودت و رطوبت ہے کثرتِ بیداری علامت حرارت و یبوست کی پس اسی طرح محبتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت کے لیے بھی شواہد و علامات ہیں جن کے ذریعہ سے محبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہچانی جاتی ہے اور ان سب میں پہلی علامت محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطاعت و اتباع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو ہر مسلمان پر واجب لازم ہے کما مر فی بیان ادلۃ ان کا اطلاق سیرت خصلت اوامر و نواہی فرائض واجبات پر آتا ہے یعنی حضور کی سنت کی پیروی کرنا حضور کی سیرت و عادت اختیار کرنا جس سے آپ نے منع کیا ہو اس سے باز رہنا جس کام کو کہا ہو یا خود کیا ہو اسے کرنا اطاعت و اتباع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا ہے کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وقال تعالیٰ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ اگر تم اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھنا چاہتے ہو تو میرا اتباع کرو تم کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لیگا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کریمہ میں اتباع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی محبت کی علامت و موقوف علیہ گردانا اور رسول کی طاعت کو اپنی طاعت فرمایا اور اس کا حکم فرمایا اور محبت خدا اور رسولِ خدا بایں مگر لازم و ملزوم ہیں۔ ابو سعید حرار فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت نے مجھے آپ کی محبت سے [illegible] یعنی مجھکو آپ کے ساتھ ایسی محبت ہے کہ بغیر آپ کے مشغول نہیں ہوتا ہوں اور سوائے آپ کی یاد کے اور آپ کے ذکر کے دوسرے کی یاد و ذکر میں مشغول نہیں ہوتا ہوں مگر جو

Marfat.com

محبت جل وعلا اصل و مقدم ہے اور آپ نے بھی فرمایا ہے اس سبب سے مجھکو فرصت و گنجائش محبت دوسرے کی نہ رہی اور محبت آپ کی جیسا کہ میں چاہتا ہوں وجود میں نہیں آتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ اور دوسری حدیث میں فرماتے ہیں مَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ یعنی جس کسی نے دوست رکھا اللہ کو تحقیق دوست رکھا اُس نے مجھکو اور جس نے دوست رکھا مجھکو پس تحقیق اُس نے دوست رکھا اللہ تعالیٰ کو یعنی دوستی خدا کی اور میری ایک ہے اور ایک دوسرے کو لازم ہے تو معلوم ہوا کہ متابعت حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دلیل و علامت محبت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے جو شخص اتباع محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کامل طور سے بجا لائیگا وہ محب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمجھا جائیگا۔

دوسری علامت آپ کی محبت کی آپکی سنت کا احیا ہے کہ حدیث میں ہے مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اُس نے مجھے محبوب رکھا اور جس نے مجھے محبوب رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا

تیسری علامت آپ کی محبت کی آپ کی تعظیم و توقیر ہے وقت آپ کے ذکر کے اور اظہار خشوع و خضوع وقت سُننے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رعایت ادب ہر امر میں جیسا کہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے وتعزروہ و توقروہ یعنی تمہارے پاس رسول اسلیے بھیجے گئے ہیں کہ تم اُنکی تعظیم و توقیر کرو اور تعظیم و توقیر کسی کی بروجہ اتم اُسی وقت ہوتی ہے کہ جب اُس کے دل میں اُس شخص کی محبت جاگزیں ہو جیسا کہ صحابہ کرام و تابعین عظام کے قلوب میں حضور کی تعظیم و توقیر جاگزیں تھی کہ جسوقت آپ کا ذکر سنتے یا کرتے تو گریہ و خشوع و خضوع کرتے تھے اور ان کے بدن پر بسبب تعظیم اور ہیبت و جلالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے کما مر فی بیانہ۔

Marfat.com

چوتھی علامت محبت کثرتِ شوق زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ہر محب اپنے محبوب کا دیدار و زیارت و لقا بدل و جان محبوب مرغوب اور پسند رکھتا ہے جیسا عشاق نے کہا ہے اَلْمَحَبَّةُ هِيَ الشَّوْقُ اِلَى الْحَبِيْبِ لہذا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر جب شوقِ لقا سخت ہوتا اور سوزشِ محبت زیادہ ہوتی ملازمت کا قصد کرتے آپ کے مشاہدۂ جمال جہاں آرا سے شفا ڈھونڈھتے اور آپ کی ہمنشینی سے لذت پذیر ہوتے حدیث اشعرین میں آیا ہے کہ بروقت قدوم مدینہ منورہ رجز پڑھتے تھے اور کہتے تھے غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَّصَحْبَهٗ۔

پانچویں علامت محبت حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کثرتِ ذکر حضور ہے کہ حدیث شریف میں ہے مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ جو شخص جس شے کو زیادہ محبوب رکھے گا اُس کا ذکر زیادہ کریگا اور اسی ذکر میں سے حضور پر کثرت سے درود بھیجنا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مَنْ اَحَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھے گا بکثرت اُن پر درود پڑھے گا۔

چھٹی علامت محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محبت رکھنا اُس سے جس کو حضور سے تعلق ہو اور جس کو حضور محبوب رکھتے ہوں جیسے آل و اصحاب و اہل بیت اطہار اور عداوت رکھنا اُن سے جو اُن سے عداوت رکھے اور اُنھیں بُرا کہے اور گالیاں دے کہ حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا اے اللہ میرے میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں پس تو بھی ان دونوں کو محبوب رکھ۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَنِيْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ جس نے محبوب رکھا ان دونوں کو

Marfat.com

پس تحقیق محبوب رکھا اُس نے مجھے اور جس نے محبوب رکھا مجھے پس تحقیق اُس نے محبوب رکھا اللہ کو اور جس نے بغض رکھا اُن دونوں سے پس تحقیق بغض رکھا اُس نے مجھ سے اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی شان میں اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ یعنی اللہ سے خوف کرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں بنا تم اُنھیں نشانۂ طعن بعد میرے پس جس نے محبت رکھی اُن سے پس بوجہ محبوب رکھنے میرے کے محبت رکھی اُن سے اور جس نے بغض رکھا اُن سے پس بسبب بغض رکھنے کے مجھ سے بغض رکھا اُن سے اور جس نے اذیت دی اُنھیں پس تحقیق اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی قریب ہے کہ اُسے عذاب الٰہی پکڑے۔ اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے شان فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا میں اِنَّھَا بُضْعَۃٌ مِّنِّیْ یَغْضِبُنِیْ مَا اَغْضَبَھَا۔

دوسری حدیث شریف میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا ھِیَ بُضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَبْغَضَھَا اَبْغَضَنِیْ بیشک فاطمہ میری پارۂ جگر ہے جس نے اُس سے بغض و عداوت رکھی اُس نے مجھ سے بغض و عداوت رکھی۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب مہاجرین والانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنَ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُھُمَا کُفْرٌ۔ وَحُبُّ الْاَنْصَارِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُھُمْ کُفْرٌ۔ وَحُبُّ الْعَرَبِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُھُمْ کُفْرٌ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ مَنْ حَفِظَنِیْ فِیْھِمْ فَاَنَا اَحْفَظُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ابوبکر و عمر سے دوستی

Marfat.com

رکھنا ایمان ہے اور اُن سے بغض وعداوت رکھنا کفر ہے اور انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور اُن سے بغض رکھنا کفر کی نشانی ہے اور اہل عرب سے محبت رکھنا ایمان سے ہے اور اُن سے بغض رکھنا کفر ہے اور جس نے گالیاں دیں اور بُرا کہا میرے اصحاب کو پس اُس پر اللہ کی لعنت ہو اور جس نے نگاہ رکھا اُن میں مجھے پس میں اُسکی دن قیامت کے حفاظت کرونگا۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحَبَّ الْعَرَبَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ الْعَرَبَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ غرضکہ احادیث کثیرہ اس باب میں وارد ہیں کہ محبت آل واصحاب محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کیوں نہ ہو کہ آپ اُنھیں محبوب دوست رکھتے تھے اور محبوب کا محبوب اپنا محبوب ہوا کرتا ہے پس محبوب کے محبوب کی محبت اور محبوب کے دشمن کی دشمنی علامت ہوئی محبت محبوب کی۔

ساتویں علامت حضور کی محبت کی دوست رکھنا حضور کے محبین علما وصلحا ومتبعین شریعت کو اور بغض وعداوت رکھنا ہے اُس سے کہ جو اللہ واللہ کے رسول سے بغض وعداوت رکھے اور رسول کو گالیاں دے توہین وتنقیص شان کرے اور رسول کا مخالف ونافرمان شرع رسول ہو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ یعنی تو نہ پائیگا اُنھیں جو ایمان لائے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ اُن کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنھوں نے خدا ورسول کی مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔

آٹھویں علامت آپ کی اُمت پر شفقت ورحمت کرنا اُن کو پند ونصائح اُن کے نفع پہنچانے کی کوشش اور مضرت کو اُن سے دفع کرنا کہ حضور اپنی اُمت پر نہایت

Marfat.com

شفیق و رحیم تھے ہر وقت انھیں اپنی امت کی بہبودی مدنظر رہتی اور مضرتوں اور سختیوں میں اُن کا پڑنا ناگوار خاطر ہوتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ اور محب کو اپنے محبوب کی تمام اشیاء محبوبہ و مرغوبہ کو محبوب و مرغوب رکھنا چاہیے جیسے کہ سیرت سلف صالحین تھی کہ جس شے کو حضور محبوب و مرغوب رکھتے اُسے وہ بھی محبوب و مرغوب رکھتے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضور کو نعال سبتیہ پہنتے اور ریش مبارک میں مہندی لگاتے دیکھا پس آپ بھی اُسی روز سے نعال سبتیہ پہنے اور مہندی لگانے لگے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضور کو کدو مرغوب دیکھا پس اُسی روز سے وہ بھی اُسے محبوب پسند فرمانے لگے۔ ایکدن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ذکر کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو محبوب رکھتے تھے تو ایک شخص نے کہا کہ میں تو اُسے محبوب نہیں رکھتا۔ پس فوراً امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اُس پر تلوار کھینچی اور فرمایا کہ ابھی تجدید اسلام کر ورنہ تجھے قتل کر ڈالونگا۔

نویں علامت محبت قرآن عظیم ہے یعنی اُسکی تلاوت کرنا اُس کے معنی میں تدبر کرنا اُس کے اوامر و نواہی پر عمل کرنا اُس کے حلال و حرام پر کاربند ہونا کہ جو اللہ تعالیٰ کی جناب سے آپ پر نازل ہوا اور جس کے باعث آپ ہادی و مہدی و متخلق ہوئے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن۔

حضرت سہل ابن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ علامت خدا کی محبت کی محبت قرآن عظیم ہے اور علامت محبت قرآن کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور علامت محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رکھنا آپ کی سنت کا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لَا یُسْئَلُ اَحَدٌ عَنْ نَفْسِہٖ اِلَّا الْقُرْاٰن فَاِنْ کَانَ یُحِبُّ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

Marfat.com

دسویں علامت حضور کی محبت کی فقر کو محبوب رکھنا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا اِنِّیْ اُحِبُّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ اپنے قول میں فکر و نظر کر پس اُس نے تین مرتبہ یہی کہا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ اللہ کی قسم البتہ میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ تب آپ نے فرمایا اِنْ کُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا اگر تو مجھے محبوب رکھتا ہے تو فقر کے واسطے تجفاف یعنی عدہ و وقایہ مہیا کر پس جس میں یہ علامات حُبِّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائی جائیں گی وہ بیشک اپنے دعوے میں صادق اور سچا محبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ورنہ وہ اپنے دعوے میں جھوٹا اور امتحان میں ناکامیاب ہے پس اے عزیز واب ذرا انصاف کی نظر سے دیکھو کہ آجکل تم میں کتنے ایسے نظر آتے ہیں جن میں یہ علامات پائی جائیں اور وہ محب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہے جانے کے مستحق و سزاوار ہوں اگر اطاعت و اتباع کو دیکھا جاتا ہے تو وہ تم میں مفقود ہے کہ تمہارے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم تمہیں نماز پڑھنے روزہ رکھنے زکوٰۃ دینے حج کرنے زنا چوری شراب حرام خوری جھوٹ بہتان فریب غیبت غازی بغض و عداوت وغیرہ وغیرہ منہیات شرعیہ سے بچنے پرہیز کرنے کو فرماتے ہیں اور تم علاوہ بچنے کے دن رات اسی میں مشغول رہتے ہو علی الاعلان اوامر کو ترک اور نواہی کو کرتے ہو پھر عمل بالسنت کا تو کچھ ذکر ہی نہیں کہ جب اوامر و نواہی ندارد تو سنت سے کیا تعلق کیا اسی کا نام اطاعت و اتباع ہے کیا اسی کا نام احیائے سنت و پیروی سنت ہے کہ جس کو حضور خود کریں اور دوسروں کو اس کے کرنے کا حکم فرمائیں اُس کو تو نہ کرو اور جس سے وہ منع فرمائیں اُس کو کرو اور پھر اُس پر دعویِ محبت حیف تمہاری اس طرز و روش پر۔ دیکھو اتباع و احیائے سنت کا نام ہے کہ جیسے سلف صالحین کیا کرتے اور ہر کام میں حضور کے اقوال و افعال کو نگاہ رکھتے۔

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ اے ابا عبدالرحمن اِنَّا نَجِدُ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ وَصَلٰوۃَ الْحَضَرِ فِی الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوۃَ السَّفَرِ ہم نمازِ خوف وحضر کو قرآن شریف میں پاتے ہیں اور نمازِ سفر یعنی قصر کو نہیں پاتے ہیں پس آپ نے جواب دیا اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ اِلَیْنَا مُحَمَّدًا عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَلَا نَعْلَمُ شَیْئًا وَاِنَّمَا نَفْعَلُ کَمَا رَاَیْنَاہُ یَفْعَلُ ہم کچھ نہیں جانتے ہیں ہماری جانب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا پس جیسا ہم نے حضور کو کرتے دیکھا ویسا ہم کرتے ہیں اور آپ کا اتباع کرتے ہیں۔

روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے طواف تشریف لائے تو آپ نے حجرِ اسود کی طرف دیکھکر فرمایا اِنَّکَ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ ثُمَّ قَبَّلَہٗ یعنی تو نفع دے سکتا ہے اور نہ ضرر اور اگر نہ دیکھتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے تجھے نہ چومتا میں تجھے پھر آپ نے اُسے بوسہ دیا اسی طرح اگر تعظیم و توقیر حضور دیکھی جاتی ہے تو وہ تم میں نظر نہیں آتی جو اوقات کہ آپ کی تعظیم کے ہیں اُس میں تعظیم و خشوع و خضوع تو درکنار اُن کے بجائے بات چیت کا تار باندھتے ہو تمام دنیا کے جھگڑے اسی وقت نکالتے ہو اور ذرا بھی توجہ تعظیم حبیب کی طرف نہیں کرتے اگلے بزرگوں کو دیکھو کہ وہ آپ کے ذکر کے وقت کیسا خضوع و خشوع کرتے اشکوں سے آنکھوں کو تر کرتے اور چپکے اپنے حبیب کا ذکر سنکر اپنے قلوب کو تسکین دیتے اگر کثرت ذکر کو تم میں دیکھا جائے تو وہ نابود بذات خود کرنا تو ایک طرف اگر کہیں حضور کا ذکر ہوتا بھی ہے مجلس میلاد یا جلسہ وعظ کوئی محبِ نبی کرتا بھی ہے تو تم وہاں جاکر جھانکتے بھی نہیں اگر وہاں جانے کو تم سے کہا جاتا ہے تو صاف جواب دیتے ہو کہ میاں کون رات میں اپنی نیند خراب کرے آرام چھوڑے بارہ ایک بجے تک بیٹھا رہے اور جو صاحب کبھی ایسے مواضع میں قدم رنجہ فرماتے بھی ہیں

Marfat.com

واعظ و ملا یا اس سے بھی کم بیٹھکر چل دیتے ہیں اور پوچھو تو کہتے ہیں کہ بیٹھکر کیا کریں
اُس واعظ یا اُس میلاد خواں کے پڑھنے میں لطف نہیں آتا جس سے صاف ظاہر ہے کہ
وہاں بطور مشغلے کے آئے تھے اگر اپنے نبی کا ذکر سُننے کو آتے اور اُنکی محبت تمھارے
دل میں جوش زن ہوتی تو خواہ کوئی واعظ کوئی میلاد خواں بُرے سے بُرا پڑھتا ہوتا
جب بھی تم اُٹھکر نہ جاتے کہ آخر وہ ذکر حبیب ہی تو کر رہا ہے اور ذکر حبیب راحت روح
و آرام جان محب ہوتا ہے ہاں اگر کہیں ناچ گانا تھیٹر کا تماشا ہوتا ہے تو فوراً پہنچتے ہو
ایک رات نہیں دس رات مزے سے بھاگتے ہو ایسی جگہوں میں آرام جانے میں حرام ہوئے
رات بھر بیٹھے رہنے لطف نہ آنے کی ذرا بھی شکایت زبان پر نہیں لاتے۔ ہائے کیا عقل
ہے کہ جہاں کے بیٹھنے میں گناہ سر پر ہو مستحق دوزخ بنو وہاں تو خوب بیٹھا جائے جب
دل لگے اور جہاں رحمت الٰہی کھچ رہی ہو سکینہ نازل ہو وہاں بیٹھنے سے دل گھبرائے ع
ہیں عقل و دانش بباید گریست۔ اسی طرح اگر تم میں شوقِ زیارت نبی صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کو دیکھا جاتا ہے تو وہ ناپید ہے مفلس بیچارے تو مجبور ہیں جن کے پاس مال و
متاع ہے اُن کے دلوں میں بھی زیارت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا شوق اور
طیبہ کی حاضری کا ذوق نہیں کہ فضول روپیہ خرچ ہو جائیگا اگر روپیہ ہو بھی تو کسی کام آنیکی
اگر بعض حضرات حج کو جاتے بھی ہیں تو محض تفریح کی غرض سے واپسی میں حاضری
و زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترک کرتے اور ایک نا ایک بہانا کر دیتے ہیں بلکہ
بعض خبث باطن تو زیارت حضور کو حرام سمجھتے ہیں کہا اسی کا نام عشق ہے
بلکہ محبت اس کا نام ہے کہ اپنے محبوب کا شہر اپنے حبیب کی جائے قیام علی اگر
کیسی ہی خراب و خستہ ہو کیسے ہی اُس میں مصائب و اذیتی کا سامنا ہو تمام بلاؤں مصیبتوں
سے محبوب تر ہونا چاہیے دیکھو ایک عاشق صادق سے جب اُس کے معشوق نے پوچھا
کہ تیرے نزدیک کونسا شہر محبوب و پسندیدہ ہے تو اُس نے کیا جواب دیا جس کو مولانا رومی

Marfat.com

میں تحریر فرماتے ہیں ؎

گفت معشوقی بعاشق کای فتی	تو بغربت دیدۂ بس شہرہا
گفت آں شہری کہ دروے دلبرست	ہر کجا باشد شہ ما را بسلا
ہر کجا یوسف رخی باشد چو ماہ	جنت ست آں گرچہ باشد قعرِ چاہ
با تو زنداں گلشن ست ای دلربا	شد جہنم با تو زندانِ نعیم
ہر کجا تو با منے من خوش دلم	در بود ار قعرِ گورے منزلم
کہ مرا با تو سر و سودا بود	خوشتر از ہر دو جہاں آنجا بود

نہ کہ جسکی تربت کی زیارت باعثِ شفاعت اُس سے محروم

رہیں کہ حدیث میں ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ؎

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ	اُن پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے

لگے لوگوں کو دیکھو کہ شوقِ زیارت ہی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں سفر دور و دراز کرکے
آتے اور حضور کی زیارت سے مشرف ہوتے بلکہ بہت سے تو بعد وفات حضور اقدس بوجہ
شاق ہونے جدائی اور نہ دیکھنے صورت زیبا کے دعا کرتے کہ ہمیں اللہ ہمارے نبی اور
اُن کے اصحاب سے ملا دے حضرت عبدہ بنت خالد بن معدان یا صفوان سے روایت ہے
کہ جب خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں سونے کو آتے تو شوق ملاقات و دیدار حضور و اصحاب
حضور کو ظاہر کرتے اور ہر ایک کو نام بنام یاد کرتے اور کہتے ھم اصلی وفصلی یہ لوگ
میری اصل و فرع ہیں یعنی بڑے اُن میں کے مثل میرے باپ کے ہیں اور چھوٹے مثل اولاد
کے ہیں انھیں کی جانب میرا دل میل و آرزو کرتا ہے اور دراز ہو گیا ہے زمانہ شوق ملاقات کا
پس اے اللہ جلدی سے قبض روح فرما تاکہ میں اُن سے جا کر ملوں اور روتے تھے اور
بار بار یہی فرماتے تھے یہانتک کہ سو جاتے روایت ہے کہ ایک رات حضرت عمر رضی
اللہ عنہ برائے حفاظت اُمت محمدی تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک گھر میں چراغ جلتا ہے
اور ایک بڑھیا بیٹھی روئی تو ہتی ہے اور نہایت ذوق و شوق میں حضور کو یاد فرماتی ہے

Marfat.com

صلاۃ وسلام عرض کرتی اور رو رو کر اظہار شوق ملاقات کرتی ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کے پاس بیٹھ گئے اور اُس سے کہا کہ اپنے قول کا اعادہ کر پس اُس نے آپ کے فرمانے سے پھر دوبارہ انھیں الفاظ کو بآواز غمگین اعادہ کیا اور روئی۔

روایت ہی ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے واسطے حضور کی قبر شریف کو کھولو پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس کے کہنے سے حضور کی قبر شریف کھولی پس وہ عورت حضور کی قبر شریف کو دیکھکر بے اختیار روئی اور مر گئی۔ **روایت ہی** کہ جب وقت وفات حضرت بلال رضی اللہ عنہ قریب ہوا اُنکی بی بی نے کہا واحزنا آپ نے سنکر فرمایا وَاطَرَبَا اُلْقِیْ غَدًا اَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَصَحْبَہٗ جیسا مولانا روم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

چوں بلال از ضعف شد ہمچو ہلال	رنگ مرگ افتاد بر روئے بلال	خفت او دیدش بگفتا واطرب
پس بالینش بگفت زنی واطرب	تا کنی اندر حریب او دمے ریست	تو چہ دانی مرگ چیش ست چیست
اینہمی گفت و خمش در عین گفت	نرگس و گل برگ دالالہ ش شگفت	تاب روئے چشم پر انوار او
مے گواہی داد بر گفت اراو	گفت حقش الفراق ای خوشخصال	گفت زنی الوصال ست و وصال
خفت گفت امشب غریبی میروی	در تبا و خویش غائب میشوی	گفت نی بلکہ امشب جان من
میروی خوش از غریبے در وطن	گفت ای جان و دلم واحسرتا	گفت زنی جان من داد و مرا
گفت آں روئیت کجا بینیم ما	گفت اندر خلوت خاص خدا	گفت ویراں گشت ایں خانہ دریغ
گفت اندر مہ نگر مہ نگر بمیغ		

اگر محبت اہل بیت و اصحاب اور اُنکے دشمنوں سے دشمنی دیکھی جائے تو ذرا دہی صراحۃً لوگ آپ کے آل و اصحاب کو گالیاں دے رہے ہیں اُن کے حق میں کہہ رہے ہیں مگر سُنیوں کے کان پر جُوں نہیں رینگتی اور اُن سے بخندہ پیشانی میل جول کلام و سلام کیا جاتا ہے جیسے فرقہ رافضیہ خارجیہ مرزائیہ وغیرہ کہ یہ ملاحضور کے اہل و عیال و صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں بُرا کہتے ہیں مگر پھر بھی اُن سے شیر و شکر کی طرح ملا جاتا ہے

Marfat.com

یہ نہیں ہوتا کہ ان کو دور سے مکھی کی طرح ہٹا کر پھینکدیں میل جول کلام سلام سب ترک کردیں آل و اصحاب تو درکنار بعض خبیث تو خود حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں طرح طرح کی گستاخیاں کر رہے ہیں توہین تنقیص کر رہے ہیں گالیاں لکھ لکھکر چھاپ رہے ہیں اور کچھ خیال نہیں اگر کوئی کہتا ہے کہ ایسوں سے میل جول سلام کلام مت کرو یہ بدمذہب گمراہ ہیں تو اُس کو جواب دیا جاتا ہے کہ میاں وہ مولوی ہیں مدرس ہیں بھلا وہ ایسا کریں گے اگر علما و صلحا سے دوستی اور بدمذہب گمراہوں فساق سے بغض و عداوت دیکھی جائے تو وہ اصلا نہیں علما و صلحا سے بجائے دوستی کے بغض و عداوت رکھی جاتی ہے اُنکی توہین کی جاتی ہے کہ میاں فلاں مولوی آپس میں جھگڑا فساد کرتا رہتا ہے ہر ایک پر کفر کا الزام رکھتا ہے دنیا بھر کے خلاف فتویٰ دیتا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ کیا علمائے کرام اپنے گھر سے کسی کو کافر بنا دیتے ہیں یا اُنکے گھر کی شرع ہے کہ اپنے موافق اور تمہارے مخالف فتویٰ دیدیتے ہیں وہ تو تمہارے نبی کی شرع میں جو حکم ہوتا ہے تم کو سُنا دیتے ہیں وہ خواہ تمہارے موافق ہو یا مخالف جب تم کلمات کفر اپنی زبان سے نکالتے ہو کافروں کو مسلمان جانتے ہو تو اُسپر کہا جاتا ہے کہ جو ایسے کلمات اللہ اور اللہ کے رسول کی شان میں کہے یا کافر کے کفر میں شک کرے اُس کو مسلمان سمجھے تو وہ کافر ہے بدمذہبوں گمراہوں سے بغض، عداوت کے بدلے میں دوستی و اتحاد رکھا جاتا ہے شیر و شکر کی طرح اُن سے ملا جاتا ہے حالانکہ خود رب تبارک و تعالیٰ ایسوں سے میل جول کرنے اُنکے پاس بیٹھنے کو منع فرماتا ہے کہ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ اسی طرح اگر آپ کی اُمت سے شفقت و محبت دیکھی جائے تو ذرا بھی نہیں اُنھیں نفع پہنچانے کے بدلے ضرر پہنچایا جاتا ہے محبت و شفقت کی بجائے اتفاق و اتحاد کے اختلاف و نااتفاقی عمل میں لائی جاتی ہے اگر قرآن عظیم کی محبت آپ لوگوں میں دیکھی جائے تو وہ بالکل نظر نہیں آتی بہت کم مسلمان ایسے نکلیں گے جو قرآن

Marfat.com

پڑھتے ہوں اور اُسکی تلاوت صبح و مسا کرتے ہوں ورنہ آجکل تو علی الجملہ یہ نظر آتا ہے کہ آپ تو درکنار اپنے بچوں کو بھی اُس کے پڑھانے کی طرف توجہ نہیں کرتے جہاں کچھ بول چال آئی اسے بی۔ سی۔ ڈی پڑھائی مدارس انگریزیہ میں داخل کرا دیا اپنے دین کے احکام سکھلانے قرآن پڑھانے کو بالائے طاق رکھا کبھی دیکھا قصہ کہانیوں کی کتابوں کے اخبار ناولوں کے طومار سامنے آگئے پر قرآن عظیم مسائل کا ورق بھی نظر نہیں آتا اگر تمہارے دلوں میں خدا و رسول کی محبت ہوتی تمہارے گھر قرآن عظیم و کلام نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے گونجتے ہوتے کہ ہے اپنے محبوب کا کلام بھی محبوب ہوا کرتا ہے تو معلوم ہوتا کہ تم اپنے دعوے میں جھوٹے ہو تمہارے دلوں میں اللہ اور اُس کے رسول کی ذرا محبت نہیں اگر ہوتی تو یہ سب علامتیں تم میں پائی جاتیں اور تم میدانِ امتحان و آزمائش میں ناکام نہ ہوتے کہ اگر کامیاب ہوتے تو اُسکی حقیقی واقعی باتیں تم میں پائی جاتیں کہ ہر شخص کو آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس میں حقیقی واقعی ہونی چاہئیں وہ اس میں ہیں یا نہیں اور ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی واقعی ہونے کو یہ بات ضرور ہے کہ حضور کی محبت تمام عالم والد اولاد اہل و عیال مال منال عزیز و اقارب سے زیادہ ہو اور رسول کی محبت پر غالب ہو اور اسکی اطاعت کا طریقہ یہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کتنی ہی خدمت کتنی ہی وہ تمہارے اگرچہ وہ تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے کنبے والے تمہارے چچا ماموں وغیرہ وغیرہ کیسے باشد جب وہ حضور کی شان میں گستاخی کریں تو ہمیں ان کی تعظیم کرنی احکام کی مخالفت کریں تو اصلا تمہارے قلوب میں اُنکی عظمت و محبت کا اثر شان باقی نہ رہے اُن سے علیحدہ ہو جاؤ اُنکی صورت اُن کے نام سے نفرت کرو مگر یہ تم میں بالکل نظر نہیں آتا برابر تم کو دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ توہین و تنقیص شان حضور

Marfat.com

اُن سے خندہ پیشانی شیر و شکر کی طرح میل جول سلام کلام کرتے ہو جو لوگ حضور کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں اُنکے یہاں تم بیاہ و شادی میں بوجہ قرابت جاتے ہو بلکہ انکی دل شکنی کی وجہ سے خود مرتکب جرائم ہوتے ہو مثلاً اگر تمھارے کنبے میں کہیں شادی [illegible] شرعیہ ناچ گانا وغیرہ ہوں تو تم بوجہ اپنی قرابت کے شریک [illegible] ہوتے ہو۔ نظر میں اگر شادی وغیرہ ہو تو بیوی صاحبہ کی رضا اور خوشی کے لیے ناچ گانا دھول وغیرہ سب مہیا کر دیتے ہو بیٹے کی شادی میں اگر کوئی عزیز یا خود بیٹا کہتا ہے [illegible] جسکے برات میں شریک ہونگے تو اُسکی خوشی کرنے کو سب کچھ کرتے ہو اور [illegible] اُسکے موقعہ پر کچھ بھی لحاظ و پاس علاوہ اس امر کے کہ ان امور کے کرنے میں [illegible] نہیں کرتے تو اب بتلاؤ کہ تم امتحان میں کامیاب ہوئے یا ناکامیاب اپنے دعوی محبت میں جھوٹے ہوئے یا سچے۔ بارگاہ الٰہی سے مردود ہوئے یا [illegible] ارشاد الٰہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کے مستحق ہوئے یا نہیں۔

[illegible] اگر تم مسلمان صاحب ایمان بننا اور اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت اپنے قلب میں جاگزیں کرلو کہ ماسوائے محبت حضور تمام دنیا [illegible] والد اہل و عیال جان و مال عزیز و اقارب سب کی محبت معدوم و لاشے ہو جائے [illegible] محبت پر حضور کی محبت غالب آئے کہ محبت کے معنی ہی یہ ہیں کہ [illegible] ہو جائے تمام دنیا کی چیزیں دل سے محو ہو جائیں اور اُنکی محبت کے [illegible] کوئی اصل حقیقت نہ رہے جیسا کہ اگلے زمانہ کے لوگوں کو حضور کے ساتھ محبت تھی کہ آپ کی محبت کے آگے اپنی اہل و عیال اپنی جان و مال کی کچھ حقیقت نہ رکھتے [illegible] مخالفوں نا گرچہ اُنکے ماں باپ اہل و عیال ہی کیوں نہ ہوں ہمیشہ اُنہوں نے [illegible] رہتے اور سب کی محبت و الفت حضور کی محبت و الفت کے مقابلے میں بالکل طاق رکھ دیتے تھے بہتیروں نے حضور کی محبت میں اپنے ماں باپ اہل و عیال کے سر تن سے

Marfat.com

خدا کرے حضور کے قدموں پر نثار کر دیے **روایت ہی** حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سے کہ جو محب جاں نثار حضور تھے اور باپ اُن کا عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین تھا ایک دن خدمت اقدس میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ فرمائیں تو اپنے باپ کا سر اُتار لاؤں اور جب اُس منافق نے کہا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ اور اعز سے اپنے آپ کو مراد لیا اور اذل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو پس جب اُس منافق نے مدینہ طیبہ کی طرف رجعت کی تو حضرت عبداللہ اُس کے بیٹے تلوار ہاتھ میں لیکر مدینہ منورہ کے دروازے پر آکھڑے ہوئے اور اُس منافق سے کہا کہ اپنی زبان سے اُن کلمات کے بدلے یہ کہ انا اذل الناس واصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعز الناس ورنہ ابھی تیرا سر گردن سے جدا کر دونگا اُس نے کہا کیا سچ کہتا ہے کہ ایسا ہی کرے گا فرمایا ہاں میں سچ کہتا ہوں اور اُس منافق کی زبان سے یہ الفاظ کہلوا چھوڑا **روایت ہی** کہ خولیصہ اور محیصہ دو بھائی تھے چھوٹا ایمان لے آیا تھا اور بڑا ابھی تک کافر تھا اُس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے قتل کا حکم فرمایا تھا اُس نے کہا کیا تو ایسے شخص کو قتل کیا چاہتا ہے کہ میرے شکم کی چربی اُس کے انعام سے ہے پس چھوٹے بھائی نے جواب دیا جو کچھ بھی ہو اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تیرے قتل کا حکم فرمائیں تو بھی ذرا دیر نہ کروں فوراً قتل کر ڈالوں پس اُس نے جواب دیا کہ تیرا عجب دین و عجب محبت ہے اور مسلمان ہو گیا۔

روایت ہی کہ جنگ احد میں جب حضور کے دشمنوں کے قتل کی خبر مشہور ہوئی عورتیں مدینہ حضور کی محبت میں گریہ وزاری اور فریاد و فغاں کر رہی تھیں کہ ایک عورت انصار کی فریاد و فغاں کرتی ہوئی باہر آئی ناگاہ چادر لاشے اُسکی نظر پڑے ہر ایک کو لوگوں سے دریافت کرتی جاتی کہ یہ کس کا لاشہ ہے یہ کس کا ہے بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ یہ لاشے

Marfat.com

تیرے باپ بھائی شوہر بیٹے کے ہیں جو جنگِ احد میں شہید ہوئے ہیں اُس عورت نے اِدھر اُدھر ذرا بھی التفات نہ کیا اور ہر ایک سے پوچھتی تھی کہ میرے آقا میرے پیارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں وہ تو زندہ ہیں یہانتک کہ دریافت کرتے کرتے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور دامنِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکڑ کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے حضور کو صحیح و سالم پایا میرا باپ بھائی شوہر بیٹا کے مارے جانے کا غم و الم نہیں رکھتی کہ حضور کو سلامت دیکھ لیا۔

روایت ہے کہ جب کفار مکہ زید ابن دثنہ کو برائے قتل حرم سے باہر لائے تو ابوسفیان نے کہا تجھکو قسم ہے اس زید کی کیا تو دوست رکھتا ہے اس امر کو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس جگہ ہوتے اور قتل کیے جاتے اور تو اپنے اہل میں ہوتا پس اُس نے فرمایا قسم ہے تجھکو کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر ہیں اور میں یہ گوارا نہیں کرتا ہوں کہ حضور کے قدم اقدس میں کانٹا چبھے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ میں نے کسی شخص کو نہ دیکھا کہ دوست رکھتا ہو کسی کو ایسا جیسا کہ دوست رکھتے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

اللہ اکبر کفر کے لوگوں کے قلب میں کیا عظمت و محبت نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی تھی کہ اپنے اہل و عیال و جان و مال وغیرہ کی حضور کے آگے کچھ اصل و حقیقت نہ سمجھتے تھے وہ تو بیزبان تھے حضور کے زمانہ کے بے زبان بلکہ بے جان بھی حضور کے ساتھ ایسی محبت و الفت رکھتے کہ ذرا دیر کی جدائی شاق گزرتی اور آپکی مفارقت کی تابنہ لاتے دھاڑیں مار مار کر روتے تھے۔

ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ حضور کے زمانہ میں ایک گدھا تھا حضور نے اُس سے اُس کا نام پوچھا عرض کیا یزید بن شہاب خدا تعالیٰ نے میرے نسب میں سات کر دیئے

Marfat.com

پہلے اسیلئے ان پر ہمیشہ سوار ہوتے رہے اب اُس نسل سے سوائے میرے اور میرے بیٹوں میں سوائے آپ کے کوئی باقی نہیں ہے امیدوار ہوں کہ آپکی سواری میں رہوں آخر تک میں ایک یہود کے پاس تھا جب وہ سوار ہوتا تو میں اُسے قصداً گرا دیتا وہ مجھے مارتا اور بھوکا رکھتا آپ نے اُسکا نام یعفور رکھا جب حضور کسی کو بلانا چاہتے اُسے بھیجدیتے وہ جا کر دروازے پر اپنا سر رگڑتا جب صاحبِ خانہ باہر آتا اشارہ کرتا کہ سب سے بہتر ہادی و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلب فرماتے ہیں جس روز حضور نے رحلت فرمائی اُسے یہ مفارقت نہ آئی کنویں میں گر کر مر گیا۔

بطریق متواتر روایت ہے کہ جب مسجد نبوی میں جماعت کی کثرت ہونے لگی منبر خطبہ کے واسطے تیار کیا گیا اور حضور نے اُسپر قدم رکھا ستونِ مسجد شریف جس پر منبر تیار ہونے سے پہلے حضور تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے تاب جدائی نہ لا کر بے اختیار دھاڑیں مار مار کر رونے لگا جس کو مولانا روم علیہ الرحمۃ اپنی مثنوی میں تحریر فرماتے ہیں۔

اُستنِ حنانہ از ہجر رسول	نالہ میزد ہمچو ارباب عقول	در میان مجلس و غوغا آں
کز وی آگہ گشت ہم پیر و جواں	در تحیر ماندہ اصحاب رسول	کز چہ ایں استن چنیں فریاد کرد
گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون	گفت جانم از فراقت گشت خون	از فراق تو ہوا تاریک شد
چونکہ عالم بے تو ایجانِ جہاں	مسندت من بودم فخر زمن	ہر خسی بر من ہمی بالید سخت
پس رسولش گفت کای حنانہ بخت	وی شدہ با سر تو ہمراز درخت	تا ترا بنہند در باغ بہشت
شمرتی و غربی ز تو میوہ چنند	یا ز ان عالم حقت صرفی کنند	تا ترا بخشند ہمسایانِ ما
گفت آنخواہم کہ دائم شد ز غافل	بشنوای غافل کم از چ	

ایک روایت یہ ہے

اپنے سینہ سے لگا لیا آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں اُسے سر
رُوتا رہتا دارمی کی روایت میں ہے کہ پھر آپ نے اُ

Marfat.com

تیرے باغ میں لگادوں کہ پھر تجھ میں برگ وبار آئیں اور جو کہے تو تجھے بہشت میں پیوند
نادوستانِ خدا تجھ سے میوہ کھائیں۔ اُس نے بہشت پسند کی آپ نے فرمایا تو دار
دارالبقا علی دارالفنا۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے اُسے
منبر کے نیچے دفن کیا جسے مولانا فرمارہے ہیں۔ جب خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں مسجد
کشادہ ہوئی ابی ابن کعب سے اُکھیڑ کر اپنے گھر لیگئے سمطرانی کی روایت میں آیا ہے
کہ جب وہ رونے لگا آپ نے اپنے پاس بلایا وہ زمین چیرتا ہوا آپ کے حضور میں حاضر
ہوا حضور نے اپنے بدن مقدس سے اُسے چمٹایا پھر حکم فرمایا اپنی جگہ چلا جا وہ فوراً
چلا گیا۔ پس اے عزیز تم بھی اسی طرح اپنے پیارے نبی کی سچی محبت اپنے دل وجان
ورگ وریشے میں جاگزیں کرلو اور جب تم کو محبتِ قلبی اُس تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ
وسلم سے ہوجائیگی تو قطعاً یقیناً تم قیامت کے دن اُن کے ساتھ جنت میں ہوگے کہ حدیث میں
ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ جو جس کے ساتھ محبت رکھے گا اُس کے ساتھ ہوگا۔ رواہ الترمذی
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور کے روئے مبارک
کو دیکھا جاتا تھا آپ نے دریافت فرمایا کہ تیرا کیا حال ہے اُس نے عرض کی میرے ماں
باپ آپ پر قربان آپکی طرف دنیا میں نظر کرکے تمتع وبرخورداری اُٹھاتا ہوں جب دن
قیامت کا ہوگا تو اللہ تعالیٰ آپ کو منزل رفیع ودرجۂ عالی عطا فرمائیگا میں آپ کے
رخ روشن کی زیارت نہ کرسکونگا پس آپ نے فرمایا مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ
جو مجھے محبوب رکھے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

دوسری روایت میں اُنھیں سے ہے کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر
استفسار کیا کہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے وہاں کے لیے کیا توشہ تیار کیا ہے
عرض کیا میرے پاس وہاں کے واسطے نہ نماز ہے نہ روزہ اور نہ صدقہ لیکن میں اللہ اور
اللہ کے رسول کو محبوب رکھتا ہوں آپ نے فرمایا انت مع من احببت۔

Marfat.com

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو بعد اسلام کے کسی شی سے اتنا خوش ہوتے نہ دیکھا جتنا اس کلمہ کو سنکر خوش ہوئے۔ رواہ البخاری و مسلم۔

تیسری روایت میں اُنھیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور کو نہایت محبوب رکھتے تھے

اگر ذرا دیر حضور کو نہ دیکھتے بے صبر و بیقرار ہو جاتے ایکدن حضور کی خدمت میں غمگین و متغیر رنگ حاضر ہوئے حضور نے اُنھیں اس حال میں دیکھکر دریافت فرمایا کہ تمھارے چہرے کا رنگ آج کیوں متغیر ہو رہا ہے عرض کیا نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ کوئی درد ہے سوائے اس کے کہ جب میں حضور کو نہیں دیکھتا ہوں تو نہایت متوحش و پریشان ہوتا ہوں یہانتک کہ حضور کو دیکھتا ہوں پھر جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو خوف کرتا ہوں کہ آپ کو وہاں نہ دیکھنے پاؤں کیونکہ آپ اعلیٰ علیین میں ہونگے اور میں اگر جنت میں داخل ہوا تو ادنیٰ درجے میں ہونگا اور اگر نہ داخل ہوا تو بالکل حضور کو نہ دیکھ سکونگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُنکی تسلی و تشفی کے واسطے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

پس اے پیارے مسلمانو تم محبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قلوب میں اسطرح بھر لو کہ اُنکی محبت کے روبرو تمام دنیا و ما فیھا کی محبت تمھارے دلوں سے محو ہو جائے اور اللہ و رسول کے سوا کسی کا خیال تمھارے دل میں نہ آئے تاکہ تم لوگ قیامت میں دخول جنت کے سزاوار اور مستحق معیت حبیب کردگار ہو۔ اللہ تعالیٰ میرے تمھارے اور جملہ مسلمانوں کے قلوب میں سچی محبت اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کی پیدا کرے اور قیامت کے روز اُن کے غلاموں میں اُٹھائے۔ آمین یارب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

Marfat.com

وعظ ہفتم

بیان حسن و جمال ظاہری و باطنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ اللہ تبارک و تعالیٰ اس آیہ شریفہ میں اپنے پیارے محبوب طالب و مطلوب دانائے کل غیوب جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی تعریف و توصیف کرتا ہے اور اس آفتاب برج عجم کے چہرۂ انور کو روشن چراغ یا چمکتے آفتاب سے تشبیہ دیکر فرماتا ہے کہ اے نبی بیشک بھیجا ہم نے تم کو شاہد یعنی گواہی دینے والا تمام انبیا اور امم پر جیسا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن تمام انبیا علیہم السلام اور جمیع امم پر گواہ ہونگے بلکہ خود اللہ تبارک تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ۝ اور لائیں گے ہم تم کو اے محمد قیامت کے دن ان سب پر گواہ اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کو شاہد بنایا تو شاہد کے واسطے مشاہدہ درکار ورنہ اسکی شہادت شرعاً ناجائز و نامعتبر تمام فقہائے کرام و علمائے عظام تصریحیں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی شئی نامعلوم بلا دیکھی پر گواہی دے تو اسکی گواہی عند الشرع مردود و نامعتبر بلکہ خود طبری کی حدیث میں وارد ہے کہ آیت اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا جب نازل ہوئی تو حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری میں عرض کی کہ اے رب تو نے تو میرے واسطے یہ شروع فرمایا ہے کہ شاہد شہادت دے مگر دیکھی ہوئی شئی پہ پھر میں بغیر مشاہدہ بغیر دیکھے کیسے گواہی دے سکونگا فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝ پس اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی کہ اے سردار ہم آپ کو اپنی طرف بلائیں گے تاکہ تمام ملکوت اعلیٰ کا مشاہدہ کرادیں چنانچہ

Marfat.com

ایسا ہی ہوا جیسا کہ ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہ شب معراج عرش عظیم سے میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکا فَعَلِمْتُ بِهَا مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ پس میں نے اُس کے باعث جو کچھ کہ ہوا اور جو کچھ کہ ہوگا سب جان لیا تو معلوم ہوا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو ملکوت السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا علم اولین و آخرین عطا فرمایا ازل سے ابد تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اور ہو رہا ہے سب آپ پر ظاہر ہے کوئی ذرہ زمین پر ایسا نہیں کہ جسکی آپ کو خبر نہ ہو کوئی پتا ایسا نہیں کہ جو آپ پر ظاہر نہ ہو ہمارے تمہارے سب کے تمام اقوال و افعال و احوال و اعمال حضور کے پیش نظر ہیں اور آپ اُن کو ایسا دیکھ رہے ہیں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی۔

طبرانی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيْ دُنْيَا وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے میرے واسطے دنیا اُٹھالی میں اُسکی طرف اور اُس میں قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہے ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہاتھ کی ہتھیلی کو۔ دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں جس کو ترمذی وغیرہ اکابر محدثین حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اَتٰنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي الْاَرْضِ وَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ میں نے رب عزوجل کو اس حال میں دیکھا کہ اُس نے اپنا ہاتھ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان میں رکھا جس سے میں نے اُس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے دونوں چھاتیوں کے درمیان میں محسوس فرمائی پس مجھ پر ہر شے روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی بخاری کی حدیث میں بجائے عَرَفْتُ کے تَعَلَّمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے یعنی میں نے جو کچھ کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے جان لیا پھر بخاری میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے فرماتے ہیں فَقَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ یعنی ایک مقام پر ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پس آپ نے ہم کو ابتدائے خلق سے جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کی خبر دی۔

مسلم شریف میں عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا ہے میں سوائے نماز ظہر و عصر کے اور کچھ نہ کیا فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ پس اس میں ہم سے جو کچھ کہ قیامت تک ہونے والا تھا سب بیان کر دیا صحیحین میں حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَتَرَكَ شَیْئًا یَكُوْنُ فِیْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں ایک مقام پر کھڑے ہو کر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان کر دیا کوئی چیز چھوڑ نہ دی۔ امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لَقَدْ تَرَكَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یُحَرِّكُ طَائِرٌ جَنَاحَیْهِ فِی السَّمَآءِ اِلَّا ذَكَرَ مِنْهُ عِلْمًا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہم سے نہ فرمایا ہو اللہ رب العزۃ جل جلالہ فرماتا ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ۝ یعنی سکھا دیا ہم نے تم کو اے حبیب جو کچھ کہ تم نہیں جانتے تھے اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے رب جل و علا عالم الغیب لَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔ پس ان آیات و احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ سبب العز

Marfat.com

جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان و ما یکون عطا فرمایا ملک السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا جس کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بیدین کھلا منافق دیکھو علامہ بیضوی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فرمایا میری امت مجھپر اپنی اپنی صورتوں میں پیش کی گئی اور میں آگاہ کر دیا گیا کہ کون مجھپر ایمان لائیگا اور کون ایمان نہ لائیگا جب یہ خبر منافقین کو پہنچی تو وہ استہزاءً کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ گمان کرتا ہے کہ مجھپر ایمان لائیں گے اور جو مجھپر ایمان نہ لائیں گے اُن سب کا علم مجھکو ہے اور وہ ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں باوجودیکہ ہم اُس کے ہمراہ ہیں اور وہ ہم کو نہیں پہچانتا جب اسکی خبر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے منبر شریف پر رونق افروز ہوکر حمد و ثنائے الٰہی بیان فرمائی اور فرمایا کہ اس قوم کو کیا ہوا ہے کہ میرے علم میں طعنہ زنی کرتے ہیں لَا تَسْئَلُونِی عَنْ شَیْءٍ فِیمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَةِ اِلَّا اَنْبَأْتُکُمْ بِهٖ نہیں سوال کروگے تم مجھ سے کسی شئے کا کہ درمیان تمہارے اور درمیان قیامت کے ہے مگر میں تم کو اسکی خبر دونگا لہذا آجکل کے وہابیہ نے بھی اُنھیں منافقین منکر علم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا اور نفی علم غیب پر کمر کسی اس کے مثبت پر کفر و شرک کے فتوے لگائے اپنی تحریروں اور تقریروں میں استدلالات واہیہ ثابت کیا کہ علم غیب خاصۂ خدا ہے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مانا جائیگا تو مساوات لازم آئیگی اور وہ شرک۔ اور شیخ کی عبارت میں قطع و برید کی اپنے مطلب کے موافق بنا کر لکھدیا کہ شیخ مدارج میں فرماتے ہیں رسول اللہ فرمودہ کہ مرا علم پس دیوار نیست حالانکہ یہاں پر شیخ اُس حدیث کو بے اصل قرار دے رہے ہیں کہ جس سے منکرین علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مدعا پر استدلال لایا کرتے تھے۔

اور فرماتے ہیں وجہ ایں سخن آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد پھر مساوات تو اسوقت لازم آتی کہ جب ہم حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم خدا جیسا مانتے ہم تو علم باعتبار

Marfat.com

اور علم حضور میں فرق بیّن بیان کرتے ہیں کہ خدا کا علم ذاتی اور حضور کا علم عطائی اور خدا
وتعالیٰ کا علم حقیقی۔ حضور کا علم اضافی خدا کا علم قدیم حضور کا علم حادث خدا کا علم منبع العلم
حضور کا علم ممکن التغیر۔ اللہ تعالیٰ کا علم تفصیلی فعلی فردانی ہر فرد کو محیط آپ کا علم اجمالی پھر ان
تمام فروق کثیرہ کے دعوئ مساوات کرنا اور حضور سے علم کو سلب کلی ماننا مشبتین پر شرک و
کفر کے فتوے لگانا اور نصوص حصر سے اپنے مدعا پر استدلال لانا محض جہالت عنادی
وعداوت شیطانی بلکہ خود مستلزم شرک و کفر ہے کہ صریح آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے
انکار لازم آتا ہے قرآن مسلمان کا دین وایمان اُس کے ایک ایک حرف پر ایمان لانا واجب
جو نصوص حصر ہیں اُن میں وہی علم ذاتی مراد ہے نہ علم عطائی ورنہ تطبیق ناممکن بلکہ بعض
علمائے کرام نے تو یہاں تک تصریحیں فرمادیں کہ علوم خمسہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیت
إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ میں اپنے ہی ساتھ مخصوص فرمائے ہیں اُن کو بھی اپنے
حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو عطا فرمایا اور علم قیام ساعت اور روح کا بھی آپ کو عطا
فرمایا مگر ان دونوں کے پوشیدہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
خصائص کبریٰ شریف میں لکھتے ہیں ذَهَبَ بَعْضُهُمْ اِلٰى اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُوْتِيَ عِلْمَ الْخَمْسِ اٰيَةً وَعِلْمَ وَقْتِ السَّاعَةِ وَالرُّوْحِ وَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُمِرَ بِكَتْمِ ذٰلِكَ یعنی بعض علما اس طرف گئے ہیں کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کو علوم خمسہ بھی عطا فرمائے گئے اور علم قیام قیامت اور روح کا بھی دیا گیا مگر ان دونوں
کی پوشیدگی کے واسطے حکم فرمایا گیا۔ علامہ عبد العزیز قدس سرہ ابریز میں تحریر فرماتے ہیں
لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ مِّنَ الْخَمْسَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي الْاٰيَةِ
الشَّرِيْفَةِ آگے فرماتے ہیں وَكَيْفَ يَخْفٰى اَمْرُ مُخْبِرٍ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْوَاحِدُ مِنْ اَهْلِ التَّصَرُّفِ مِنْ اُمَّتِهِ الشَّرِيْفَةِ لَا يُمْكِنُهٗ التَّصَرُّفُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ
هٰذِهِ الْخَمْسِ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شے علوم خمسہ سے جو

Marfat.com

جو آیت شریفہ میں ذکر کیے گئے ہیں پوشیدہ نہیں اور کیسے علوم خمسہ حضور پر پوشیدہ ہوں کہ آپ کی امت کے اہل تصرف سے ایک شخص کو بھی تصرف بدون معرفت علوم خمسہ کے ممکن نہیں بلکہ حضور نے علوم خمسہ میں سے بعض کو ظاہر بھی فرمایا مثلاً خطیب و ابو نعیم دلائل میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ مجھ سے ام الفضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک حامل بغلام فاذا ولدته فائتنی یعنی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزری پس آپ نے فرمایا تیرے حمل میں لڑکا ہے جب وہ پیدا ہو تو میرے پاس لانا آگے حدیث میں فرماتے ہیں فلما ولدته اتیته فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری والبهاه بریقه پس جب میں نے اُس کو جنا تو آپ کی خدمت اقدس میں لیکر حاضر ہوئی پس آپ نے اُس کے دہنے کان میں اذان کہی اور بائیں میں اقامت اور اپنا لب مبارک اُس کو چٹایا یہ علم مافی الارحام انھیں علوم خمسہ مخصوصہ باللہ تعالیٰ سے ہے مگر دیکھو باعطائے الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا اور آپ نے اُس کو ظاہر فرمایا کہ تیرے پیٹ میں لڑکا ہے بلکہ آگے حدیث میں اُن کے اصلاب کی بھی خبر دیدی کہ اُس کے صلب سے فلاں و فلاں ہوگا۔

صحیحین میں سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث خیبر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَعْطَاهَا عَلِيًّا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ البتہ دونگا میں اس جھنڈے کو کل ایسے شخص کو جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دیگا اور وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا۔ پس آپ نے وہ جھنڈا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا یہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مافی غد ہے جس کو باعطائے الٰہی ظاہر فرما رہے ہیں اور جو آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

جنگِ بدر کے میدان میں لوگوں کو جمع فرمایا جب وہ جمع ہو گئے تب آپ نے اپنا دستِ
مبارک رکھ کر فرمایا کہ یہ فلاں کا مصرع ہے یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہے فما عادا
وما تجاوز احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس نہ زائل ہوا
اور نہ تجاوز کیا کسی نے موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاں جہاں آپ نے
اپنا دستِ مبارک رکھکر فرمایا تھا کہ فلاں اس جگہ مریگا فلاں اس جگہ قتل ہوگا پس
ہر ایک قتل ہوا تو یہ علم بای ارض تموت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو باعطائے الٰہی ظاہر
فرمایا اور ویسا ہی ہوا حضور کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے حضور کے صدقے حضور کے
طفیل میں تو غلامانِ حضور تو اُن کے رب عزوجل نے وہ علوم عطا فرمائے کہ یارانِ مقرب
سے باہر ہیں اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے ما فی السموت وما فی الارض کو مشاہدہ کر رہے
ہیں تمام اشیائے عالم کو دیکھ رہے ہیں۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ
عنہ جمعہ کے روز مسجد نبوی میں منبر پر خطبہ فرما رہے ہیں تمام لوگ جمع ہیں یکایک آپ
خطبہ میں فرمانے لگے یا ساریۃ الجبل الجبل ای ساریہ پہاڑ کی پناہ پکڑ تمام
حاضرین حیران ہو گئے کہ یہ کیا معاملہ تھا دن تاریخ یاد رکھا وہاں پر حضرت ساریہ لڑائی
میں مشغول تھے کہ یکایک خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کان میں آئی فوراً
پہچان لیا کہ یہ میرے آقا کی آواز ہے اور اس پر عمل کیا فتح پائی سیکڑوں کوس سے معاملہ
جنگ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی پیش نظر ہونا اور آواز دینا اور حضرت ساریہ
کا سننا اور اس پر عمل کرنا اور فتح پانا یہ کیا ہے وہ طاقت ہے کہ اللہ رب العزۃ نے اپنے
حبیب کے خلیفہ کو عطا فرمائی جب وہ لشکر فتح پاکر واپس آیا لوگوں نے دریافت کیا
کہ فلاں تاریخ فلاں دن فلاں وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیوں آواز دی تھی
کیا واقعہ تھا معلوم ہوا کہ کچھ کفار پہاڑ کے درہ میں کمینگاہ میں پوشیدہ تھے چاہتے
تھے کہ مسلمانوں کو غافل پاکر حملہ آور ہوں میدانِ کارزار گرم تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ

Marfat.com

معرکہ آواز سنائی دی موافق آواز عمل کیا فتح پائی اسی طرح ایک دن ایک شخص آپ سے ملنے آیا آپ نے اُس سے اُس کا پتا پوچھکر فرمایا تو جلد اپنے گھر کو واپس جا کہ تیرے گھر میں آگ لگی ہے اور گھر کے لوگ جل رہے ہیں جب وہ گھر کو واپس آیا تو جب ارشاد تمام گھر و گھر والوں کو جلا پایا حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اگر چاہوں تو ایک سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دوں۔ اور فرماتے ہیں لوح محفوظ سے نیچے کا تمام حال مجھ سے دریافت کر لو۔

حضرت پیران پیر دستگیر سید نا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عینی فی اللوح المحفوظ میری آنکھیں لوح محفوظ میں ہیں مسلمانو مقام غور ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں کو ان کے رب تبارک و تعالیٰ نے اُن کے صدقے میں جب یہ علوم عطا فرمائے کہ صرف ایک سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دینے کا دعویٰ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہماری آنکھیں لوح محفوظ میں لگی ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کے آقائے نامدار حبیب پروردگار کو اُن کے مولا نے کیا کیا علوم عطا فرمائے ہونگے حضرت زید رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے عرض فرما رہے ہیں کہ مجھکو تمام آسمان و زمین والے سب کے والوں کا اور جنت و دوزخ اور اُن میں داخل ہونے والوں کا علم ہے اگر فرمائیے تو بیان کروں جس کو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

گفت پیغمبر صباحی زید را	کیف اصبحت ای رفیق باصفا	گفت عبدا مومنا باز آں گفت
کو نشاں از باغ ایماں گر شگفت	گفت تشنہ بودہ ام من روزہا	شب نخفتستم ز عشق و سوزہا
تا ز در وشب جدا گشتم چناں	کز اسپر بگذرد و نوک سناں	کہ ازاں سو جملہ ملت کی ست
صد ہزاراں سال و یک ساعت یکی ست	ہست از ل تا ابد را اتحاد	عقل را رہ نیست سوے او قتا
گفت ازیں رہ کورہ آوردی بیا	در خور و فہم و عقول اینجا بیار	گفت خلقاں
من بہ بینم عرش را با عرشیاں	ہشت جنت ہفت دوزخ پیش من	ہست پیدا

Marfat.com

یک بیک را می شناسم خلق را
همچو گندم من ز جو در آسیا
گر بهشتی که دبیگاه وی ست

پیش من پیدا چو مار و ماهی ست
جمله را چون روز رستاخیز من
فاش می بینم عیان از مرد و زن

ہیں بگویم یا فرو بندم نفس
لب گزیدش مصطفیٰ یعنی بس بس
یا رسول اللہ بگویم سر حشر

در جہاں پیدا کنم امروز نشر
دل مرا تا پرده ها را بردرم
تا چو خورشیدی بتابد گوهرم

تا کسوف آید بر من خورشید را
تا نمایم نخل را و بیدرا
وانمایم روز رستاخیز را

تا قدر را و نقد قلب آمیز را
دستها بریده اصحاب شمال
وانمایم رنگ کفر و رنگ آل

وا کشایم هفت سوراخ نفاق
در ضیای ماه بی خسف و محاق
وانمایم من پلاس اشقیا

بشنوانم طبل و کوس انبیا
دوزخ و جنات و برزخ در میان
پیش چشم کافران آرم عیان

وانمایم حوض کوثر را بجوش
کاب بر روشان زند با نگش بگوش
وانکسان که تشنه گردش می زنند

یک بیک را وانمایم تا کیند
می بساید دوش شان بر دوش من
نعره ها شان میرسد در گوش من

اہل جنت پیش چشمم زانقیا
در کشیده یک بیک او در کنار
دست یکدیگر زیارت میکنند

وز لبان هم بوسه غارت میکنند
گر شدا ایں گوشم ز بانگ آه آه
از حنین و نعره و واحسرتا

ایں اشارتهاست گویم از قلیل
لبیک می ترسم ز آزار رسول

اس روایت نے تو جانِ منکرین پر اور بھی آفت ڈھائی کہ ایک صحابی حضور کے روبرو دعوی علم غیب کر رہا ہے تمام دنیا زمین آسمان جنت و دوزخ و مافیہم کی اشیا بتلانے کو تیار ہے مگر حضور نہ اُسے کافر بتاتے ہیں نہ مشرک کہتے ہیں اگر کہتے ہیں تو اتنا کہ بس چپ رہ تو یہ علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ جو اُن کو بعطائے الٰہی حاصل ہوئے اور اُنھوں نے اپنی امت کے سامنے ظاہر فرمائے تو ٹھیک بھیجا ہم نے تم کو اے نبی خلق پر گواہی دینے والا و مبشرا و نذیرا اور خوشی سنانے والا واسطے اولیا کے اور ڈر سنانے والا واسطے اعدا کے یا بھیجا ہم نے تجھ کو اے نبی خوشخبری سنانے والا جنت کا واسطے مومنین کے اور ڈرانے والا دوزخ سے واسطے کافرین کے یا یہ معنی ہیں کہ اے نبی بھیجا ہم نے تم کو مبشر واسطے گنہگاروں کے

Marfat.com

تاکہ وہ ہماری رحمت اور مغفرت سے ناامید نہ ہوں اور نذیر واسطے صدیقین کے
تاکہ وہ اپنی عبادت اور ریاضت پر نازاں نہ ہوں۔
مروی ہے کہ حضرت داود علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام پر وحی اتری کہ اے داود
بشر المذنبین وانذر الصدیقین اے داود گنہگاروں کو خوشخبری سنا کہ
میں غفور رحیم ہوں میری رحمت ومغفرت سے ناامید نہ ہوں اور صدیقوں کو ڈرا
کہ میں غیور ہوں گویا اس آیہ کریمہ میں گنہگاران اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو
خوشخبری سنائی جارہی ہے کہ وہ باعث اپنے گناہوں کے میری رحمت ومغفرت
سے ناامید وبے آس نہ ہوں بلکہ میرے رحم وکرم کی آس لگائے رہیں میں ایکدم میں اُن سب کے
گناہ معفو کردونگا اور اپنے دامنِ رحمت میں اُنھیں چھپا لونگا۔ جیسا دوسری آیت
میں ارشاد ہوتا ہے لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا
اور اپنی عبادت پر نازاں نہ ہوں کہ میں جبار وقہار ہوں آیہ معنی ہیں کہ اے نبی بھیجا
ہم نے تم کو خوشخبری سنانے والا واسطے اُن لوگوں کے کہ جو تم پر ایمان لائے اور
تمھاری اطاعت وفرمانبرداری اور تعظیم وتوقیر کرتے ہیں اُن کو ہمارے فضل عظیم
یعنی شفاعت جنت ورویت کی بشارت دیدو اور جو لوگ کہ ایمان نہیں لائے یا ایمان
لائے مگر تمھاری اطاعت وفرمانبرداری تعظیم وتوقیر نہیں کرتے اُنھیں ہمارے عذاب
الیم یعنی دوزخ اور اُس کے عقوبات کا ڈر سنا دو وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ اور بھیجا
ہم نے تم کو بلانے والا واسطے اتقیا کے یا بلانے والا واسطے کافرین کے یا بلانیوالا
تمام مخلوق کو اللہ کے دین اور اُس کی عبادت کی طرف اُس کے حکم سے وَسِرَاجًا
مُّنِيْرًا اور بھیجا ہم نے تم کو اے نبی چراغ چمکتا۔
ارباب تفاسیر فرماتے ہیں کہ مراد سراجًا منیرًا سے اس جگہ یا تو آفتاب ہے
جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو سراج سے تعبیر فرمایا ہے۔

Marfat.com

تَبَارَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا برتر ہے وہ ذات جس نے بنائے آسمان میں برج اور چاند اور سورج چمکتے ہوئے یا مراد روشن چراغ ہے برتقدیر اول یعنی جب سراج منیر کو آفتاب سے تعبیر کیا جائے تو وجہ مناسبت و مشابہت یہ ہوگی کہ جیسے آفتاب بروقت طلوع اپنے نور سے تمام زوایائے عالم کو روشن و منور کر دیتا ہے اسی طرح جب آفتاب جود و جود محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فلک رسالت پر طلوع اجلال فرمایا تو اپنے انوار ظاہری و باطنی سے تمام اطراف و اکناف عالم کو روشن و منور کر دیا اور ہر جڑی بوٹی میں حضوری کا جلوہ نظر آنے لگا لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر فرمایا یا یہ کہ جیسے آفتاب تمام دنیا کی ظلمتوں کو اپنی شعاع سے مندفع کر دیتا ہے اسی طرح آفتاب وجود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شعاع سے تمام جہان کی ظلمتیں کافور ہو گئیں لہذا اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر فرمایا یا یہ کہ جیسے آفتاب کے طلوع ہونے سے رات دن سے جدا و ممتاز ہو جاتا ہے اسی طرح آفتاب فلک رسالت کے چمکنے سے کفر و ایمان میں تمائز حاصل اور ہر ایک دوسرے سے جدا و ممتاز ہو گیا لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر فرمایا یا یہ کہ طلوع آفتاب کے وقت اسکی شعاعیں تمام جہان کی چیزوں بحر و بر سہل و جبل پاک و نجس غنی و مفلس وغیرہ پر پڑتی ہیں اور انکو اپنے نور سے روشن و منور کر دیتی ہیں اسی طرح حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کا نور تمام خلائق پر پڑا اور سب کو روشن و منور کر دیا اور قیامت کے روز تمام امت مطیع و عاصی ولی و قاصی مرد و زن پر آفتاب شفاعت چمکے گا اور اپنی شعاع سے ہر ایک کو روشن و منور کر دیگا کما قال اللہ تعالیٰ انا ارسلناك الی الخلق کافۃ بیشک بھیجا ہم نے تم کو اے محمد تمام خلق کی طرف۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت الی الخلق کافۃ بھیجا گیا میں جمیع خلق کی طرف لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر

الحزب الاول

الحزب الثانی

الحزب الثالث

الحزب الرابع

Marfat.com

فرمایا یہ وجہ ہے کہ جب آفتاب آسمان پر طلوع ہوتا ہے تو اُس کے نور سے تمام ستارے
اور چاند چھپ جاتے ہیں اور چادر کہر میں پنہاں و مستور ہو جاتے ہیں اسی طرح جب آفتاب
وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم فلک رسالت پر چمکا تو اُس کے نور کے روبرو انوار تمام انبیا
و مرسلین کہ ہر ایک کوکب فلک عز و تمکین ہے ماند و مستور و محجوب ہو گئے لہذا اللہ تبارک و
تعالیٰ نے حضور کو سراج منیر فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔
بشارت جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب کو اس خاکدان عالم میں آفتاب
درخشاں و ماہتاب نور افشاں بنا کر بھیجا اور آفتاب کی خاصیت ہے کہ جب ولایت یمن
اور حوالی بدخشاں پر طلوع کرتا ہے اور اپنا پرتو سنگ اصلی پر ڈالتا ہے تو وہ سنگ لعل
و عقیق ہو جاتا ہے تو اے عزیزو ہم گنہگاران امت کو بھی اُس آفتاب فلک رسالت و ماہتاب
سپہر نبوت سے قوی امید ہے کہ جب وہ ولایت گنہگاراں و بلاد سیاہ کاراں پر طلوع فرمائیگا
اور ہمارے سنگ سیات پر پرتو جمال جہاں آرا ڈالیگا تو وہ سنگ سیات لعل و عقیق حسنات
ہو کر رہ جائیں گے اور بر تقدیر ثانی یعنی جب سراج منیر کے معنی روشن چراغ لیے جائیں تو
وجہ مناسبت و مشابہت درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم و درمیان چراغ یہ ہوگی کہ جس طرح
چراغ سے تاریکی دور ہوتی ہے اور جہاں وہ جلتا ہے وہ جگہ اسکی روشنی و نور سے
روشن و منور ہو جاتی ہے اسی طرح جب چراغ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پردۂ دنیا پر
روشن ہوا تو اُس کے نور سے تاریکی کفر و شرک دور ہوئی اور تمام عالم نور ایمان و عرفان
سے روشن و منور ہو گیا لہذا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیرا فرمایا یا یہ وجہ ہے کہ جس
گھر میں چراغ روشن ہوتا ہے چور نہیں آتا اسی طرح جس کے خانۂ دل میں چراغ محبت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روشن ہوگا وہ متاع ایمان یعنی شیطان علیہ اللعن اُس پر
قابو نہ پائیگا یا یہ وجہ ہے کہ چراغ کی روشنی خانۂ تیرہ کو روشن کر دیتی ہے اسی طرح آپ کی
محبت کا چراغ دل تیرہ کو روشن و منور کر دیتا ہے۔ یا یہ وجہ ہے کہ جس گھر میں چراغ روشن

Marfat.com

ہوتا ہے وہاں بیٹھنے سے دل نہیں گھبراتا اسی طرح جس کے خانۂ دل میں حضور کی یاد و
محبت کا چراغ روشن ہوگا اُس کا دل کبھی نہ گھبرائیگا اور اُس کے پاس رنج و غم
درد و الم نہ آئیگا ؎

اُنکے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو	جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

غرضکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کو سراج منیر فرمایا کہ جس سے مراد آفتاب ہو بعینہ آفتاب نہ فرمایا اس میں چند حکمتیں ہیں **اول** یہ کہ آفتاب کے واسطے منزل رفیع ہو اور دستِ تصرف اُس سے کوتاہ اگر آفتاب کہتا تو ضعفائے امت آپ کے نا امید ہوتے اور آپ کی دوستی سے دست بردار ہوتے لہذا سراج منیر فرمایا شمسا منیرا نہ فرمایا تاکہ امیر فقیر اعلیٰ و ادنیٰ سب کا دست تصرف اُس پر پہنچ سکے اور آپ کے نور کامل السرور سے کوئی محروم نہ رہے سب فیضیاب ہوں **دوسری** یہ کہ چراغ کے واسطے چند خاصیتیں ہیں جو آفتاب کیلیے نہیں مثلاً ایک چراغ سے سیکڑوں بلکہ لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور ایک چراغ جہان بھر کے خس و خاشاک جلا سکتا ہے اسی طرح چراغ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزارہا چراغ ایمان و عرفان طاعت و عبادت کے روشن ہو گئے اور قیامت کے دن سیکڑوں خرمن خس و خاشاک عصیاں آپ کے پرتو شفاعت اور فروغ رحمت سے سوختہ ہونگے لہذا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر فرمایا شمس منیرا نہ فرمایا۔

منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ اے بارالٰہ تو مجھ کو اپنے خزائن رحمت سے ایک نشانی دکھا تاکہ میں دیکھوں کہ تیرے خزائن بے انتہا کی دنیا میں کوئی نظیر ہے حکم ہوا اے موسیٰ ایک چراغ روشن کر اور اپنے تمام گروہ کو حکم دے کہ وہ اس چراغ سے ایک ایک چراغ جلائیں جب انھوں نے چراغ روشن کیے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ دیکھ جو تو نے چراغ روشن کیا تھا اسکی

Marfat.com

روشنی میں کچھ کمی ہوئی عرض کیا کچھ نہیں تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے خزائن رحمت وجود و کرم کو اسی پر قیاس کر کہ سیکڑوں کو اپنی عطا و بخشش سے سرفراز کرتا ہوں اور ایک ذرہ بھر میرے خزائن رحمت وجود و کرم سے کم نہیں ہوتا لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس حکمت کی وجہ سے اپنے حبیب کریم کو شمس منیر نہ فرمایا سراج منیر فرمایا کہ جیسے ایک چراغ سے ہزارہا چراغ روشن ہو جاتے ہیں اور اسکی روشنی میں کچھ کمی نہیں ہوتی اسی طرح میرے محبوب رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین کے دریائے رحمت و شفاعت و خزائن جود و کرم میں کچھ کمی نہیں ہوتی روز بروز ترقی و جوش پہ ہے وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ ؎

معلوم ہو رہا ہے وللآخرہ سے صاف		رتبہ مرے نبی کا سوا دمبدم ہوا

تیسری یہ کہ آفتاب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا اور چراغ منتقل ہوتا ہے پس اگر آپ کو آفتاب فرمایا جاتا تو آپ کا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمانا اور مسجد اقصیٰ سے تا بقاب قوسین پہنچنا مناسب نہ ہوتا لہذا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر فرمایا شمس منیر نہ فرمایا۔ **چوتھی** یہ کہ بقول حکما جب چراغ میں پھونک ماری جاتی ہے اور اسے گل کیا جاتا ہے تو اس کا نور کہ در اصل نار ہے کرۂ ناری کی طرف صعود اور اپنے چیر طبعی کی طرف کہ فوق ہے میل کرتا ہے لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو سراج فرمایا تاکہ جب آپ کا نور کالبد خاکی کو خالی کرے تو اپنے کرۂ اصلی و چیر طبعی اللہ نور السمٰوٰت و الارض کی طرف صعود و میل کرے اور معدن و مطلع حقیقی باری عزوجل میں جا کر مل جائے کہ منہ البدایۃ و الیہ النہایۃ۔

نکتہ پھر اللہ عزوجل نے یہاں پر اپنے حبیب کریم کو چراغ ہی فرمایا شمع یا مشعل نہ فرمایا اسلیے کہ شمع ارباب سلطنت اصحاب مملکت اور مشعل اغنیا و ارباب کمنت کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے اگر آپ کو مشعل یا شمع فرماتا تو آپ کی امت کے غربا و فقرا بے آس و ناامید ہوتے

Marfat.com

لہذا آپ کو سراج منیر فرمایا تاکہ آپ کی اُمت کا کوئی غریب فقیر مسکین بے آس و نا امید نہ ہو ہر ایک آپ کی رحمت و شفاعت و جود و نوال سے مستفیض و بہرہ مند ہو کہ انما لمتنال من قال لا الاٰلہ الا اللہ۔ نکتہ ثانیہ پھر صرف سراج ہی پر اکتفا نہ کی بلکہ اُسے مقید بانارت فرمایا تاکہ اشارہ ہو جائے اس امر کی طرف کہ چراغ دو قسم کا ایک فاتر دوسرا منیر فاتر مشوش خاطر اور منیر منور ضمیر ہوتا ہی ہم نے اپنے حبیب کو چراغ منیر اور منور ضمیر بنا کر بھیجا ہی نہ فاطر اور مشوش خاطر نکتہ ثالثہ یا سراج کو اسلئے مقید بہ منیر فرمایا کہ کوئی چراغ بغیر دھوئیں کے نہیں ہوتا چراغ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم وہ چراغ ہے کہ جس میں سوائے نور کے دھوئیں کا نام نہیں نکتہ رابعہ یا اسلئے مقید فرمایا کہ تمام دنیا کے چراغ باد مخالف سے گل و مغلوب و مقہور ہو جاتے ہیں چراغ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا روشن چراغ ہی کہ کسی باد مخالف سے گل و مقہور نہیں ہوتا کسی کے صائقۂ مخالفت سے مغلوب نہیں ہوتا قیام قیامت تک منور و روشن رہیگا اگرچہ دشمنانِ دین کتنے ہی اُس کے گل کرنے کی فکریں کریں کوشش کریں جلنیں لڑائیں یریدون لیطفوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون واللہ یعصمک من الناس غرضکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو دنیا میں آفتاب درخشاں و ماہتاب نور افشاں بنا کر مبعوث فرمایا جس کے انوار باطنی نے تمام دنیا کو روشن و منور فرمایا اور حسن و جمال ظاہری نے تمام دنیا والوں کو متحیر اور اپنا شیفتہ و متوالا بنایا اور سیکڑوں بلکہ ہزاروں کو اپنا جمال جہاں آرا دکھا کر جان سے بے جان بنا دیا ؎

پیش یوسف ہاتھ کاٹے ہیں زنانِ مصر نے	تیری خاطر سر کٹا بیٹھے فدایانِ جمال
حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں	سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ جبرئیل نے مجھ سے آکر کہا کہ ای محمد اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کسوت حسن یوسف من نور الکرسی وکسوت نور وجهك من نور عرشی میں نے یوسف کو نور کرسی سے لباسِ حسن پہنایا اور آپ کے چہرۂ انور کو اپنے عرش کے نور سے منور کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ما رأیت شیأ احسن من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجهه میں نے کسی شے کو زیادہ حسین و خوبصورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ دیکھا گویا کہ حضور کے چہرۂ انور میں آفتاب سیر کر رہا ہے۔

نکتہ اثر مذکور میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مَا رَأَیتُ شَیئًا فرمایا مَا رَأَیتُ رَجُلًا یا اِنسَانًا نہ فرمایا کہ غایت حسن و جمال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہو جائے کہ حضور کا حسن و جمال تمام دنیا کی چیزوں پر فائق تھا تمام اشیا اُن کے جمال کے روبرو ہیچ تھیں حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے آکر پوچھا اکان وجهه مثل السیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل السیف کیا حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک چمک دمک روشنی و صفالت میں مثل تلوار کے تھا قال لا بل مثل القمر فرمایا نہیں بلکہ مثل ماہتاب کے چمکتا و دمکتا روشن و منور تھا۔

نکتہ چونکہ حضور کے روئے انور کو سیف سے تشبیہ دینے میں معنی تدویر فوت ہوتے تھے لہذا حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ نے اُس سے عدول کر کے قمر سے تشبیہ دی کہ وہ تدویر دلمعان دونوں کا مستجمع ہے حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روشن راتوں میں سرخ حلہ پہنے دیکھا فجعلت انظر الیه والی القمر فهو عندی احسن من القمر پس میں نے حضور کے چہرۂ انور اور چاند کی جانب دیکھنا شروع کیا پس البتہ حضور کا رُخ روشن میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین اور روشن و منور تھا۔

Marfat.com

برخ تابانِ مصطفٰے کے حضور		رنگ فق ہے مہرِ منور کا	

بیہقی ابی اسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے مجھ پر گزر کیا اور کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا ہے پس میں نے اُس سے کہا کہ حضور کے نور کی تعریف کر اُس نے کہا کالقمر لیلۃ البدر لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ حضور کا روئے مبارک مثل چودھویں رات کے چاند کے تھا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو قبل آپ کے نہ بعد آپ کے مثل آپ کے (صلی اللہ علیہ وسلم)

روایت ہے کہ جب شب معراج حضور کی سواری قریب بطحا پہنچی مشیار قدسی شمع کافور مشعل نوری اپنے اپنے ہاتھوں میں لیے حضور کی جلو میں تھے کہ حضرت احدیت سے خطاب آیا کہ ای جبریل میرے حبیب کے روئے درخشاں پر جو ستر حجاب پڑے ہیں اُن میں سے ایک اُٹھا دے چنانچہ جبریل نے بموجب فرمان خالق انس وجاں حضور کے رخ روشن سے ایک حجاب دُور فرمایا کہ ناگاہ تمام حوالی بطحا چہرۂ انور کی روشنی سے روشن و منور ہو گیا اور سب شمعوں اور مشعلوں کی روشنی حضور کے رخ تاباں کی تابشوں کے آگے ماند ہو گئی۔ اسی طرح حضور کے دندان مبارک نور کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تو مثل برق چمکتے اور اُن سے نور ظاہر ہوتا اور در و دیوار اُس سے روشن ہو جاتے۔

روایت ہے کہ ایک رات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کچھ سی رہی تھیں کہ چراغ گل ہو گیا اور سوئی گر گئی آپ اُسی حالت میں سوئی ڈھونڈھنے لگیں کہ اتنے میں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف فرما ہوئے اور پوچھا کہ ای عائشہ (رضی اللہ عنہا) کیا ڈھونڈھتی ہو عرض کیا یا رسول اللہ سوئی گر گئی ہے پس آپ نے تبسم فرمایا کہ اُسی روشنی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوئی پالی ؎

الماس جیسے شب میں چمکتے دمکتے ہیں		دنداں تمہیں ہیں موجہ میں جواہر کی کان ہے

Marfat.com

تو معلوم ہوا کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حسن وجمال میں کیتا شکل وشمائل میں بے ہمتا بلکہ ہمہ تن نور اور نور باری عزوجل کے مظہر تھے لہذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اس آیۂ کریمہ میں سراج منیر فرمایا اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور اور روشن کتاب اور آپ ہمہ تن نور کیوں نہ ہوتے کہ اول تو نور باری عز اسمہ سے مخلوق دوسرے ہمیشہ بعد نماز اپنے رب عزوجل سے دعا فرماتے کہ اے اللہ میرے کر تو میرے قلب میں اور بصر میں نور اور سماعت میں نور اور پٹھوں میں نور اور گوشت میں نور اور خون میں نور اور بالوں میں نور اور جلد میں نور اور زبان میں نور اور نفس میں نور اور آگے پیچھے اور داہنے بائیں نور اور مجھے ہمہ تن نور فرما دے۔ رواہ الشیخان واصحاب السنن الاربعۃ اور دعا انبیا علیہم السلام مستجاب تو آپ سر سے پا تک ہمہ تن نور ہوئے یہی باعث ہے کہ حضور کے تن اطہر کے سایہ نہ تھا کہ آپ ہمہ تن نور تھے اور نور کے سایہ نہیں ہوتا جیسے چراغ کہ اگرچہ حقیقۃً نور نہیں مگر اس کی لمعان کے باعث اس کا سایہ نظر نہیں آتا بخلاف سائر اشیائے دنیوی کے کہ سب کا عکس وسایہ نظر آتا ہے ؎

گو سایہ جسم نہ ہونے سے ہوا صاف عیاں	تن میں حضرت کے کوئی چیز بجز نور نہیں

بہر حال حضور کا حسن وجمال بے نظیر وبے مثال نہ کسی کی آنکھوں نے ایسا دیکھا نہ کانوں نے سنا جس کا بیان احادیث کثیرہ میں وارد یہاں پر بعض مذکور ہوئیں اور باقی بخوف طویل حوالۂ کتب مبسوطہ کی گئیں۔

وعظ ششم

بیان حوض کوثر وشفاعت وکثرت رفعت ذکر وجود وسخا وخلق عظیم وغیرہ اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرْ الله جل جلالہ وعم نوالہ اس سورۂ پاک میں اپنے پیارے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو اپنی نعمتیں اپنی رحمتیں اپنا فضل وکرم جو اُس تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں روز ازل سے آخر تک مبذول فرمایا ہے یاد دلا کر اُنکی تسلی وتشفی فرماتا ہے اور حضور کے اعدائے لعیں کی جو حضور کی شان میں الفاظ گستاخانہ وبے ادبانہ بکا کرتے تھے توہین وتنقیص فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس سورۂ پاک کی تفسیر میں مروی ہے کہ ایکدن حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد شریف سے تشریف لا رہے تھے اور عاص ابن وائل مسجد کو جا رہا تھا کہ باب بنی سہم کے نزدیک باہم ملاقات ہوئی اور کچھ دیر تک باتیں ہوتی رہیں جب حضور تشریف لے آئے اور وہ مسجد میں گیا تو ایک جماعت قریش نے جو وہاں بیٹھی تھی اُس سے پوچھا تو کس سے باتیں کرتا تھا اُس نے کہا میں اُس ابتر سے باتیں کر رہا تھا اور مراد اپنے سے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لیا کہ اہل عرب موافق اپنی عادت کے منقطع النسل کو ابتر کہا کرتے تھے اور اسی ہنگام میں حضور کے صاحبزادے ابراہیم[1] نے

نزول سورۂ کوثر

[1] تذییل۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک قاسم جو قبل نبوت پیدا ہوئے اور سوا سترہ روز کے بعد انتقال فرمایا دوسرے عبداللہ جو بعد نبوت مکہ میں پیدا ہوئے اور حالت صغر میں انتقال کیا تیسرے ابراہیم علی ابینا وعلیہم الصلاۃ والسلام جنھوں نے حالت رضاع میں چھ سات روز زندہ رہکر انتقال فرمایا اور حکمت حضور کے لڑکے زندہ نہ رہنے میں یہ تھی کہ اگر وہ زندہ رہتے تو یا مرتبۂ نبوت پر فائز ہوتے یا نہ ہوتے اگر زندہ رہکر مرتبۂ نبوت پر فائز ہوتے تو حضور خاتم الانبیاء نہ ہوتے حالانکہ مرتبۂ خاتمیت حضور کی ذات والاصفات کے ساتھ مخصوص ہو چکا تھا اور حق تعالیٰ آپ کو خاتم النبیین فرما چکا تھا کما قال اللہ تعالیٰ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور اگر مرتبۂ نبوت پر فائز نہ ہوتے تو اس میں حضور کے لیے کوئی شرف نہ ہوتا کہ اکثر انبیائے کرام کی اولاد تو نبی ہوا اور حضور کی جو بالاجماع افضل الانبیاء وسید المرسلین ہیں اولاد نبی نہ ہوا اور چاہے کہاں تولد ہوئیں

Marfat.com

جو بطن خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھے وفات پائی تھی لہذا اُس نے حضور کو ابتر کہا جب یہ خبر حضور کو ہوئی تو آپ کی خاطر عاطر ملول و محزوں ہوئی لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کی تشفی خاطر اور حضور کو ابتر کہنے والے کی توہین و تنقیص کے واسطے یہ سورۂ پاک بھیجکر فرمادیا کہ انا اعطینک الکوثر بیشک ہم نے عطا کیا تم کو اے حبیب پاک کوثر یعنی خیر کثیر جو قیامت تک آپ کے نام و نشان قائم رکھنے کے واسطے کافی و وافی ہے آپ بوجہ لڑکا نہ ہونے اور نسل منقطع ہونے اور قریش کے ابتر کہنے سے کیوں ملول و محزوں ہوتے ہیں لڑکے سے یہی تو ہوتا ہے کہ بعد مُردن نام روشن ہوتا ہے نشان باقی رہتا ہے نسل قائم رہتی ہے ہم نے تو تمھیں وہ وہ مراتب وہ وہ کمالات وہ وہ فضائل و معجزات وغیرہ اشیائے کثیرہ عطا فرمائی ہیں کہ جن سے تا بقیام قیامت تمھارا نام روشن اور نشان باقی رہیگا بلکہ قیامت کے دن بھی تمھارے ہی نام کا شور ہوگا تمھاری ہی حمد و ثنا کا غلغلہ بلند ہوگا تمام اولین و آخرین اُس دن تمھارے ہی دست نگر ہونگے تمھاری ہی طرف رجوع کریں گے پھر آپ گفتاران کفار ناہنجار دشمنان دین و ایمان سے کیوں رنجیدہ و کبیدہ خاطر ہوتے ہیں۔ **اشعار مثنوی شریف**

باش کشتیباں دریں بحر صعب	کہ تو نوحِ ثانیِ ای مصطفےٰ	پس بکش تو زیں جہان بیقرار
جوق کوراں را قطار اندر قطار	کاو ہادی ایں بود تو ہادیٔ	ہاتم آخر زماں را اشادی
ہیں مرداں کن ای امام متقیں	ایں خیال اندیشہا را ہا تیں	ہر کہ در مکرِ تو دارد دل گرو
کز دلش را میزنم تو شاد رو	ہر سر کو ریش کو ریہا نہیم	او شکر پندارد و زہرش دہیم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۶) ایک رقیہ دوسری زینب تیسری ام کلثوم چوتھی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور یہ سب اولاد حضور کی بطن خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئی تھی سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تولد ہوئے تھے اور سوائے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سب نے حضور کے روبرو وفات پائی اور حضرت سیدہ نے حضور کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا اور سب اولاد میں افضل و اعلیٰ ہوئیں ۱۲

Marfat.com

منبر و محراب سازم بہر تو	وز محبت قہر من شد قہر تو	بر رفعت را روز و شب آوازہ
نام تو بر زر و بر نقدہ زنم	چاکرانت شہرہا گیرند جاہ	دین تو با سفد نہاں تا ہند و چاہ
در کشاد ختہا تو حاجتے	در جہانِ روح بخشان جاتے	

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوم خفیف فرمائی پھر تبسم فرماتے ہوئے سر اقدس اُٹھایا پس حضور سے سبب تبسم دریافت کیا گیا فرمایا ابھی ابھی سورۂ انا اعطینٰک الکوثر نازل ہوئی اور آخر تک پڑھکر سُنائی۔

ارباب تفاسیر تحریر فرماتے ہیں کہ کوثر بروزن فوعل کثرت سے ہے کہ اہل عرب ہر شی کثیر العدد والقدر کو کوثر بولتے ہیں پس یہاں پر بھی کوثر سے مراد خیر کثیر و اشیائے کثیرہ ہیں یعنی عطا کیں ہم نے تم کو اے پیارے حبیب خیر کثیر و اشیائے کثیرہ جن سے قیامت تک تمہارا نام رہ سخن و نشان باقی رہیگا علما فرماتے ہیں کہ مراد اُس سے یا تو نہر جنت و حوض کوثر ہے کہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمائی اور اُس کا مالک و مختار بنایا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی الکوثر نہر فی الجنۃ یعنی کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جسکی درازی ایک ماہ کی راہ ہے پانی اُس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے کنارے اُس پر مثل ستاروں کے روشن اور تعداد میں اُن سے زیادہ ہیں جو شخص اُس سے ایک مرتبہ پانی پیے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا آپ اپنی اُمت کے تشنہ کاموں کو قیامت کے دن اُس سے سیراب فرمائیں گے صحابہ کرام نے عرض کی کیا حضور اُس روز ہمیں پہچانیں گے فرمایا میں تمہیں پہچانوں گا تمہارے واسطے ایک خاص علامت ہوگی کہ کسی اُمت کے واسطے وہ علامت نہ ہوگی تم مجھ پر اُس حال میں پیش کیے جاؤ گے کہ تمہاری پیشانیاں بسبب اثر وضو کے سفید اور چمکدار ہونگی

Marfat.com

تشریح اور ترجمہ اس حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جو لوگ وضو کرتے اور نماز پڑھتے ہیں انہیں کے واسطے یہ علامت ہوگی جس کے باعث حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کو پہچانیں گے بے نمازی اس سے محروم رہیں گے کہ جب وہ نماز نہیں پڑھتے تو وضو کس واسطے کریں گے اور جب اثر وضو موجود نہ ہوا تو روشنی و چمک کہاں سے آئیگی کہ جس کے باعث وہ دوسری اُمتوں سے جدا و متمائز ہوں تو افسوس اور پر حال بے نمازوں کے کہ وہ اپنی سستی و کاہلی و تغافل شعاری کے باعث قیامت کے دن ایسی نعمتِ عظمیٰ سے محروم رہیں گے پس اے پیارے مسلمان بھائیو اگر تم قیامت کے دن اپنی پیشانیاں مثل آفتاب کے چمکدار کرنا اور حوض کوثر سے سیراب ہونا چاہتے ہو تو پنجوقتہ وضو کر کے نماز ادا کیا کرو تاکہ اس نعمت اور اسکے علاوہ اپنے رب کی دیگر نعمتوں کے مستحق و سزاوار ہو اور جہنم کی بھڑکتی آگ سے محفوظ رہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حوض کے چار رکن ہیں اول ہاتھ میں ابو بکر صدیق کے اور ثانی عمر فاروق کے اور ثالث عثمان ذی النورین کے رابع علی مرتضیٰ کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ پس جو کوئی ابو بکر و علی سے محبت اور عمر و عثمان سے بغض و عداوت رکھیگا اُسے ابو بکر و علی آب کوثر سے سیراب نہ فرمائیں گے کذا نقل فی المواہب مگر مشہور یہ ہے کہ ساقی کوثر قیامت کے دن حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ہونگے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں ابو بکر کی محبت نہ ہوگی اور جو اُن سے بغض و عداوت رکھتا ہوگا میں اُسے قیامت کے دن آب کوثر سے سیراب نہ کرونگا۔ کما ذکرہ الشیخ۔ توجیف صد حیف اُن لوگوں کی کج فہمی پر کہ جو حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی محبت کا تو دم بھرتے ہیں اپنا امام و مقتدا جانتے ہیں مگر ان کے اس قول کو پس پشت ڈال کر اُنکے دوستوں یعنی حضرت

Marfat.com

صدیق اکبر و عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بغض و عداوت رکھیں اُن کو بُرا کہیں گالیاں دیں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنَ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُھُمَا کُفْرٌ وَّمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ محبت ابوبکر و عمر کا ایمان ہے اور بغض و عداوت اُنکی کفر ہے اور جس نے بُرا کہا اور گالیاں دیں میرے اصحاب کو اُس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہو یا مراد کوثر سے مقام محمود ہے یعنی عطا کیا ہم نے تمکو ای نبی مقام محمود یعنی شفاعت کبریٰ جہاں تمام اولین و آخرین تمھارے دست نگر ہونگے اور تم ہی سب کی شفاعت کروگے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ قریب ہے نزدیک ہے کہ تیرا رب تجھکو پہنچائیگا تعریف کے مقام یعنی مقامِ شفاعت میں۔

صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقامِ محمود سے سوال کیے گئے آپ نے ارشاد فرمایا ھو الشفاعۃ یعنی مقام محمود شفاعت ہے۔

امام احمد و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۂ کریمہ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ سے سوال کیے گئے آپ نے ارشاد فرمایا ھی الشفاعۃ یعنی مقام محمود شفاعت ہے پس حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیامت کے دن گنہگاران امت کی شفاعت فرمانا انکو بخشوا کر جنت میں لیجانا قطعاً و یقیناً حق۔ اُس دن حضرت آدم صفی اللہ سے حضرت آدم کلمۃ اللہ تک سب انبیائے کرام و رسل عظام نفسی نفسی فرمائیں گے اور بندے آقائے نامدار مولائے غمگسار حبیب کردگار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اُمتی اُمتی ہوگا سب شفاعت سے اعراض کریں گے آپ اقرار و آنا لہا انا لہ

Marfat.com

فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے واسطے میں ہوں شفاعت کے واسطے تمام انبیائے
کرام و ملئکہ مقربین ساکت ہونگے اور حضور متکلم سب سرنگوں و پشیماں و ساجد و قائم
سب محل خوف و رجا میں وہ آمن و ناعم سب اپنی اپنی فکر میں ہونگے انھیں سارے
جہان کی فکر ہوگی سب پر حکومت وہ مالک و حاکم بارگاہ الٰہی میں سجدہ فرمائیں گے
تب اُن کا رب اُن سے فرمائیگا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور عرض کرو تمھاری عرض سُنی جائیگی اور مانگو کہ
تمھیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت مقبول ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
احادیث متواترہ میں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفاعت فرمانا
باقی تمام انبیا اولوالعزم کا انکار شفاعت زبان پر لانا نفسی نفسی اذھبوا الی غیری
فرمانا مذکور اور بحمد اللہ ہر مسلمان صاحبِ ایمان کو حضور کا شافع محشر ہونا معلوم مگر بعض
کجرووں عقل کے دشمنوں کو اُس سے بھی انکار ہے ابھی چند روز ہوئے ایک صاحب نے
ایک مضمون دہلی گزٹ میں شائع کرایا تھا جس میں علاوہ اور لغویات کے حضور پُرنور
شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بھی انکار کیا تھا اور اس پر آیۂ
وما انت علیھم بوکیل[1] سے استدلال کئے تھے کہ جب آپ وکیل نہ ہوئے تو شفیع کیونکر
ہونگے مجرموں کا چھڑانا تو وکیل کا کام ہے جس کا رد اہل ایمان نے قرار واقعی کر دیا تھا
کہ بیشک حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفیع مجرماں و عاصیاں ہیں قیامت
کے دن آپ کا گنہگاروں کی شفاعت فرمانا اور اس مرتبہ پر فائز ہونا احادیث متواترہ
سے ثابت ہے جس کا انکار نہ کریگا مگر بیدین و گمراہ۔

امام بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجہ و احمد و طبرانی و ابو یعلی و ابن خزیمہ وغیرہ اکابر محدثین
بسند صحیح حضرت ابوہریرہ و انس ابن مالک و ابو سعید خدری و سلمان فارسی و عبداللہ
ابن عباس و حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ

[1] یہ جملہ احادیث شفاعت کا مجموعہ ہے جو بطرق و الفاظ مختلفہ مروی ہیں ۱۲

Marfat.com

علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک میدان وسیع وہموار میں جمع کریگا کہ سب دیکھنے والے کے پہنچ نظر ہیں اور پکارنے والے کی آواز سنیں قیامت کا روز بہت بڑا ہوگا آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دی جائیگی پھر لوگوں کے سروں کے نزدیک کیا جاویگا یہانتک کہ بقدر دو کمانوں کے فاصلہ رہ جائیگا پسینہ آنا شروع ہوگا قدِ آدم پسینہ تو زمین میں جذب ہو جائیگا پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہانتک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے غٹ پ غٹ پ کریں گے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہو قرب آفتاب سے غم و کرب اس درجہ ہوگا کہ طاقت طاق ہوگی تاب تحمل نہ رہیگی رہ رہ کر لوگوں کو گھبراہٹیں اٹھیں گی آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں مبتلا ہو کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو رب کے پاس شفاعت کرے تاکہ ہمیں اس مکان سے نجات دے پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام ہمارے باپ ہیں اُن کے پاس چلنا چاہیے پس آدم علیہ السلام کے پاس جاکر عرض کریں گے کہ اے آدم آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا جنت میں رہنے کو جگہ دی تمام اشیا کے نام سکھائے اپنا صفی کیا آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ اس مکان سے ہمیں نجات دے آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس بلا میں مبتلا ہیں تب حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا اور نہ آئندہ کبھی کرے نفسی نفسی اذھبوا الیٰ غیری مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا خوف ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ سب عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے کہ تم اپنے جد ثانی نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے

Marfat.com

نبی ہیں جنہیں خدا نے زمین پر بھیجا وہ خدا کے شاکر بندے ہیں پس تمام لوگ نوح علیہ السلام
کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کریں گے کہ ای نوح آپ نبی اللہ ہیں آپ اہل زمین
کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبداً شکوراً فرمایا اور آپ کو برگزیدہ
کیا آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نام و نشان نہ رکھا آپ دیکھتے ہیں
کہ ہم کس بلا میں کس حال میں ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے
کہ ہمارا فیصلہ کر دے نوح علیہ السلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے
نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں میرے رب نے آج وہ غضب
فرمایا ہے جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے نفسی نفسی اذہبوا الی غیری
آج مجھے اپنی جان کا خوف ہی اپنی جان کی فکر ہے اپنی جان کا ڈر ہی تم اور کسی کے
پاس جاؤ پس سب عرض کریں گے کہ پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے
تم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا دوست فرمایا ہی تمام لوگ
ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے ای خلیل الرحمن آپ اللہ
کے نبی ہیں اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت
کیجیے کہ ہمارا فیصلہ کر دے آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں ابراہیم
علیہ السلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں یہ کام میرے کرنے کا نہیں آج مجھے اپنی
جان کا خوف ہی میرے رب نے آج ایسا غضب کیا ہی کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا
نہ اس کے بعد کرے مجھے اپنی جان کا خوف ہی مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے مجھے
اپنی جان کا تردد ہی تم اور کے پاس جاؤ عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس
بھیجتے ہیں فرمائیں گے موسیٰ کے پاس جاؤ وہ بندے ہیں جن سے خدا نے کلام کیا انہیں
تورات نازل فرمائی اپنا رازدار بنا کر قرب بخشا اور اپنی رسالت دیکر برگزیدہ کیا لوگ
موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے ای موسیٰ آپ اللہ کے

Marfat.com

رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی ہے آپ
رب کے پاس ہماری شفاعت کیجیے آپ کہتے ہیں ہم کس صدمہ میں ہیں کس حال کو پہنچے
ہیں موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ ہوگا مجھے آج
اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے کہ ایسا کبھی کیا تھا
اور نہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کا خیال ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے تم اور کسی کے
پاس جاؤ سب عرض کریں گے پھر ہیں آپ کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم
عیسٰے کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اُس کے رسول اُس کے کلمہ اُسکی روح
ہیں ماں زاد کوڑھی اور اندھے کو اچھا کرتے مُردے کو جلاتے ہیں لوگ مسیح علیہ السلام
کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے اے عیسٰے آپ اللہ کے رسول اور اُس کے وہ کلمہ
ہیں کہ اُس نے مریم کی طرف القا کیا اور اُسکی طرف کی روح ہیں آپ نے گہوارے
میں لوگوں سے کلام کیا آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہمارا
فیصلہ کر دے آپ کہتے ہیں کہ ہم کس اندوہ و غم میں مبتلا ہیں مسیح علیہ السلام فرمائیں
گے میں اس لائق نہیں یہ کام میرے کرنے کا نہیں آج میرے رب نے وہ غضب
فرمایا ہے کہ نہ ایسا کبھی کیا اور نہ کبھی کرے مجھ پر اپنی جان کا ڈر ہے اپنی جان کا خوف
ہے مجھ پر اپنی جان کا غم ہے تم اور کے پاس جاؤ سب عرض کریں گے پھر آپ ہیں کس کے
پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم اُس بندے کے پاس جاؤ جس کے اگلے پچھلے
گناہ بخش دیے ہیں اور وہ آج کے دن بے خوف و مطمئن ہیں تم اُسکی طرف جاؤ جو تمام
بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے تم محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اب وہ وقت ہے کہ لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے ہاتھ
پاؤں چھوڑے چار طرف سے اُمیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ بکس پناہ جناب
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں باہزاراں ہزار نالہائے زار و دلِ بیقرار و

Marfat.com

حضور اشکبار حاضر ہو کر عرض کریں گے ای محمد ای اللہ کے نبی آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالے نے آپ سے فتح باب کیا اور آج آپ آمن و مطمئن ہیں اللہ کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجیے کہ ہمارا فیصلہ فرما دے حضور دیکھیں کہ ہم کس درد میں ہیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے انا لھا انا صاحبکم میں شفاعت کے لیے ہوں میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تم ڈھونڈتے پھرتے تھے ؎

کہیں گے اور نبی اذھبوا الی غیری		مرے حضور کے لب پر انا لھا ہوگا

نکتہ حق جل وعلا کا اہل محشر کے قلوب میں ترتیب وار انبیا علیہم السلام کے پاس جانا اور سب کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہونا الخ فرمانا اور اُن کے قلوب سے جن میں صحابہ و تابعین و ائمہ محدثین و اولیا کاملین و علمائے عاملین رضی اللہ عنہم اجمعین سبھی موجود ہونگے حدیث شفاعت بھلانا اسلیے تھا کہ تا اولین و آخرین موافقین و مخالفین خلق اللہ اجمعین پر اُس کے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ منصب جلیل عیاں ہو جائے اور سب پر حضور کا فضل و شرف اُس روز بھی کھل جائے کہ یہ منصب رفیع یعنی شفاعت اُسی تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص حصہ ہے جس کا دامن رفیع تمام انبیائے مرسلین سے بلند و بالا ہے ؎

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی		سب سے بالا و بالا ہمارا نبی
اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی		دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی

پھر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے اذن شفاعت چاہیں گے اور آپ کو اذن ملیگا اور کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے محامد الہام ہونگے پس آپ اُن محامد سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائیں گے اور سجدے میں تشریف لیجائیں گے پس آپ کا رب عزوجل آپ سے ارشاد فرمائیگا یا محمد

Marfat.com

ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع پس آپ عرض کریں گے یارب اُمتی اُمتی پس حکم ہوگا جائیے اور جس کے دل میں جَو برابر بھی ایمان ہو اُس کو دوزخ سے بچا لیجیے پس آپ ایسا ہی عمل کریں گے بعدہ پھر سجدہ کر کے عرض کریں گے یارب اُمتی اُمتی اور وہی حکم ہوگا غرضکہ کئی مرتبہ اسی طرح جناب باری میں سجدہ کریں گے اور جس نے صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہوگا اُسکی بھی اللہ تعالیٰ سے آپ شفاعت فرمائیں گے اور دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل فرمائیں گے اللھم ارزقنا شفاعته یوم القیمة وصلی اللہ علیه وعلیٰ آله و صحبه وبارك وسلم لمؤلفه ؎

حشر کی صبح کا جب چاک گریباں ہوگا
اور سوا نیزے پہ خورشید درخشاں ہوگا

ساری خلقت کا عجب حال پریشاں ہوگا
ہولِ محشر سے ہر اک خائف و ترساں ہوگا

رنج و غم درد و مصیبت میں ہر انساں ہوگا
کوئی مضطر کوئی نالاں کوئی گریاں ہوگا

غرق در بحرِ عرق میں تپ حدت کے سبب
تا کمر کوئی کوئی تا بہ گریباں ہوگا

جان کے لالے پڑے ہونگے ہر اک کو اُس دن
حال کا بھی نہ کسی کے کوئی پرساں ہوگا

اونچے اونچے ہیں وہاں اور ہے نفسی نفسی
کون پرسندۂ احوالِ غریباں ہوگا

حشر کے روز یہ مخلوق کی حالت ہوگی
اک نقطہ حفظ و اماں میں وہی ذیشان ہوگا

اور تو کیا کہوں میں حشر کے دن کا منظر
جلوہ گاہ شہ دیں حشر کا میداں ہوگا

ملۂ نور بھی اور تاجِ شفاعت بھی شہا
حشر کے دن تمہیں زیبا تمہیں شایاں ہوگا

سب تماشہ کی چاہیں گے رضا روز جزا
اور اللہ رضا کا تری خواہاں ہوگا

سنکے قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ کی ندا
مصطفےٰ پیارے کا دل خرم و شاداں ہوگا

جب شفاعت کے لیے جائیں گے وہ پیش خدا
ہر بشر آپکا اُسوقت ثنا خواں ہوگا

لب جاں بخش ہلاتے ہی تمہارے مولیٰ
عفو ہم عاصیوں کا دفتر عصیاں ہوگا

Marfat.com

جلوہ فرمائیں گے یوں عرصۂ محشر میں حضور
فضل خالق سے وہ دیدار نبی ہم کو ملا
خلد میں پہلے وہی جائیں گے پھر اور نبی
خلد میں گرد غلامانِ نبی ہر دم
صدقے میں سرورِ کونین کے انشاء اللہ
حشر کی دھوپ ذرا بھی نہ ستائیگی ہمیں
ہو چکے ختم سب اوصاف و مراتب آخر
دیکھیے کب نظر آئیگی وہ پیاری صورت
روح مرقد میں اکیلی نہیں گھبرانے کی
دیکھکر حشر کے دن حسن و جمالِ مولا
اُنکے متوالوں کو پھولوں سے زیادہ پیارا
پھر اشارہ تو ذرا کیجیے اُنگلی سے حضور
ٹوٹتے ہی مہرِ شفاعت کی شعاعیں فائقؔ

رہ نگینے رو نگٹے سے۔ نور درخشاں ہوگا
بیٹھنا عرشِ بریں پر سبھی شاہاں ہوگا
منتظر اُن کا درِ خلد پہ رضواں ہوگا
جھمگٹا حوروں کا اور مجمعِ غلماں ہوگا
ہم گنہگاروں کو دوزخ بھی گلستاں ہوگا
ہمپہ سایہ کیے محبوب کا داماں ہوگا
اب کوئی اُنسا زمانے میں نہ ذیشاں ہوگا
کب دلِ آئینہ عکسِ رخِ تاباں ہوگا
دل کے آئینہ میں عکسِ رخِ جاناں ہوگا
ماہ کنعاں بھی تو سو جاں سے قرباں ہوگا
دشتِ طیبہ کا ہر اک خارِ مغیلاں ہوگا
ابھی وہ ٹکڑے فلک پر سرِ تاباں ہوگا
سنگِ عصیاں کا ترے لعلِ بدخشاں ہوگا

یا مراد کرتے ہے خلقِ عظیم ہو کہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کو عطا فرمایا اور اُس کے ساتھ آپ کی ثنا فرمائی کہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ علما فرماتے ہیں کہ خلق کے معنی یا تو وجود بالکونین والتوجہ الی خالقہما ہیں یا اس میں صلہ رحمی کرنا اور ظالم کے ظلم کو عفو کرنا اور برائی کرنے والے سے نیکی کرنا جس کی جانب اس حدیث میں اشارہ فرمایا گیا ہے صَلِ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ

لہ یعنی بیشک آپ بہت بڑے خلق پر ہیں ۱۲ سنہ یعنی دونوں جہان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اللہ کی مخلوق کی طرف توجہ کرنا ۱۲ سنہ یعنی صلہ رحمی کر تو اُس سے جو تجھ سے قطع رحمی کرے اور عفو کر تو اُسے جو تجھ پر ظلم کرے اور نیکی کر تو اُس سے جو برائی کرے تیرے ساتھ ۱۲ سنہ

Marfat.com

وَاَحْسَنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْكَ یا اُس کے معنی اللہ اور اللہ کی مخلوق کو راضی وخوشنود رکھنا اور وہ کام کرنا جس سے وہ راضی وخوشنود ہوں ؎

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق سے شاغل	خواص اس برزخ کبریٰ میں ہو حرف مشدد

بہرحال جو معنی بھی لیے جائیں وہ ہمارے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علی وجہ الکمال موجود کہ آپ تمام مکارم اخلاق ومحاسن افعال کے مخزن ومنبع ہیں اور جمیع خصائل حسنہ آپکی ذات والاصفات میں جمع تھے جس پر آیہ انک لعلی خلق عظیم شاہد عدل ہو بلکہ آپ مبعوث ہی اسیواسطے فرمائے گئے تھے کہ مکارم اخلاق ومحاسن افعال کی تکمیل فرمائیں جیساکہ ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَاُکَمِّلَ مَحَاسِنَ الْاَفْعَالِ یعنی میں مبعوث ہی اسلیے کیا گیا ہوں کہ مکارم اخلاق کو تمام اور محاسن افعال کو کامل کروں اگر معنی اول پر نظر کی جاتی ہے تو وہ آپ میں علی وجہ الکمال پائے جاتے تھے کہ کونین کے ساتھ آپ کی جود وسخا کا یہ حال تھا کہ ؎

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز	مگر در اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

یعنی کلمہ شہادت کے سوا کبھی لا آپ کی زبان مبارک سے نہ نکلا جو شخص جس شے کو آپ سے طلب کرتا فوراً عطا فرماتے کبھی نہیں نہ فرماتے منع نہ کرتے اگر کوئی شے موجود نہ ہوتی اور کوئی سائل آکر مانگتا سکوت فرماتے کلام شیریں سے اسکی دلجوئی کرتے عذر فرماتے مگر صراحۃً انکار نہ کرتے بلکہ بسا اوقات سائل سے فرمادیتے کہ میرے واسطے سے قرض لیلے جب میرے پاس یہ شے آجائیگی ادا کردونگا غزل

واہ کیا جود وکرم ہے شہ بطحا تیرا	نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا	تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا	آب پیاسوں کے تبسم میں ہو صدقہ تیرا

Marfat.com

اغنیا پلتے ہیں درسے وہ ہے باڑا تیرا	اصفیا چلتے ہیں سرسے وہ ہے رستہ تیرا
فرش والے تری رفعت کا علو کیا جانیں	خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

ایکدن کا واقعہ ہے کہ ایک سائل نے آکر کچھ حضور سے طلب کیا آپ نے فرمایا تم یہ شئ کسی اور سے قرض لیلو میں ادا کردونگا جب آپ فرما چکے تو امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ جو شئ آپ کے قدرت میں آپ کے پاس نہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تکلیف نہیں دی ہے پس حضور کو یہ قول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ناگوار معلوم ہوا کہ ایک انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ جو کچھ آپ چاہیں عطا فرمائیں اور خداوند عالم سے اس بات کا آپ خوف نہ فرمائیں کہ وہ آپ کو نہ دیگا بلکہ بے شک آپ کا رب عزوجل آپ کو عطا فرمائیگا پس حضور نے تبسم فرمایا اور آپ کے چہرۂ مبارک میں تازگی و خوشحالی پائی گئی اور فرمایا میں اسی پر مامور ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے مال کثیر آیا آپ نے فرمایا مسجد میں ڈالدو اور اس مال کی طرف ذرا بھی توجہ نہ فرمائی جب نماز سے فارغ ہوئے مال پر تشریف لائے اور جس فرد بشر کو دیکھا بقدر حاجت اس کو اس مال سے عطا فرمایا حضرت عباس آپ کے چچا نے آکر عرض کی یارسول اللہ مجھکو بھی کچھ اس مال سے عطا فرمائیے کہ میں نے اپنے نفس و عقیل کو فدیہ دیا ہے پس حضور نے ان کے جامہ میں اتنا مال بھردیا کہ اٹھا نہ سکے عرض کی یارسول اللہ کسی کو حکم کیجیے کہ میرے واسطے اس مال کو اٹھادے فرمایا لا یا عم نہیں اے چچا جتنا اٹھا سکو اٹھاؤ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے کاندھے پر جتنا اٹھ سکا اٹھا کر روانہ ہوئے اور حضور اُنکی جانب دیکھتے تھے اور اُنکی حرص پر تعجب کرتے تھے یہانتک کہ اٹھ کھڑے ہوئے

Marfat.com

اور اس مال سے ایک حبہ باقی نہ رہا۔ روایت ابن ابی شیبہ میں آیا ہے کہ وہ مال ایک لاکھ درم تھا۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نوے ہزار درہم آئے اور چٹائی پر رکھے گئے آپ نے سب تقسیم فرما دیئے کسی سائل کو رد نہ کیا یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہا۔

جب جنگ حنین فتح فرمائی مال کثیر ہاتھ آیا آپ نے ایک ایک بدوی کو سو سو اونٹ اور ہزار ہزار بکریاں عطا فرمائیں اسی دن صفوان بن امیہ نامی ایک شخص کو حضور نے سو بکریاں عطا فرمائیں پھر سو اور عطا فرمائیں پھر سو اور عطا فرمائیں۔

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ روز حنین آپ نے صفوان کو ایک وادی عطا فرمایا کہ اونٹ اور بکریوں سے بھرا ہوا تھا پس صفوان نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس امر پر کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی سخی نہیں پس ابی سفیان یہ سنکر حضور کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ آج کے روز قریش میں سب سے زیادہ مالدار آپ ہی ہیں مجھکو بھی اس مال سے کچھ عطا فرمایئے آپ نے تبسم فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم کیا کہ چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ اس کو دو پھر سفیان نے کہا کہ میرے لڑکے یزید کا بھی حصہ دیجئے حضور نے چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ اس کو بھی عطا فرمائے پھر سفیان نے عرض کی میرے لڑکے معاویہ کا بھی حصہ دیجیے حکم فرمایا کہ اس کو بھی چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ دیے جائیں پس ابی سفیان نے عرض کی خدا کی قسم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زمانہ جنگ و زمانہ سخا دونوں میں کریم ہیں خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔

صاحب مواہب لدنیہ تحریر فرماتے ہیں کہ فتح حنین کے دن جو مال آپ نے لوگوں کو عطا فرمایا وہ حساب سے پانچسو ہزار تھا۔ محقق علی الاطلاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ جو تو پانچسو ہزار تھا اگر ہزار ہوتا تو بھی آپ اس کو اسی طرح لوگوں کو عطا فرما دیتے اور کسی کو محروم نہ فرماتے کہ آپ کا جود و نوال حصر و اندازہ سے باہر تھا۔

فَاقَدَ مَزْجُوْرَكَ الدُّنْيَا وَضَرَّعَا		وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ	

اور جب حضور کسی کو محتاج دیکھتے تو اپنا کھانا پینا کپڑا باوجود خود حاجتمند ہونے کے اُسے عطا فرماتے اور اُسے محروم نہ کرتے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکبار حضور کی خدمت میں ایک بچے نے حاضر ہو کر کہا میری ماں نے پیراہن مبارک مانگا ہے آپ نے فرمایا تھوڑی دیر بعد لیجانا وہ پھر تھوڑی دیر بعد حاضر ہوا اور کہا میری ماں نے پیراہن شریف مانگا ہے آپ فوراً گھر میں تشریف لائے اور بدن اقدس سے پیراہن باوجودیکہ اُس کے سوا دوسرا نہ تھا اُتار کر اُس بچے کو حوالے کیا اور آپ برہنہ گھر میں بیٹھ رہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی لوگوں نے کچھ دیر حضور کا انتظار کیا جب آپ تشریف نہ لائے تو اصحاب بیقرار ہو کر گھر میں داخل ہوئے دیکھا کہ آپ برہنہ تشریف فرما ہیں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا اے حبیب آپ اپنے ہاتھ کو اپنی گردن میں بندھا ہوا نہ رکھیے یعنی راہ حق میں خرچ کرنے سے نہ تو بالکل ہاتھ بند فرمائیے اور نہ اُسے بہت کشادہ فرمائیے یعنی نہ اتنا دیجئے کہ خود محتاج اور ملوم (ملامت کردہ شدہ) ہو کر بیٹھ رہو بلکہ متوسط درجہ بذل فرمائیے اگر آپ کا قرض کسی پر آتا ہوتا اُسے معاف فرما دیتے بسا اوقات آپ اشیا خریدتے اور قیمت دینے کے بعد ہی اُس چیز کو بھی اُسے عنایت فرماتے اور کبھی قیمت میں زیادتی فرما کر دیتے کبھی قرض لیتے تو اُس سے زیادہ صاحب قرض کو عطا فرماتے کبھی ہدیہ قبول فرماتے اور اُس سے وہ چند اُسے عنایت فرماتے غرضکہ جس طرح ممکن ہوتا آپ صدقات خیرات ہبات عطیات فرماتے اور خود اس طرح گزر فرماتے کہ دو دو ماہ

Marfat.com

گزر جاتے مگر حضور کے گھر میں آگ نہ جلتی اور بوجہ شدت بھوک کے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیا کرتے تو یہ حال آپ کے جود و نوال کا خلق کے ساتھ تھا کہ دشمن کا آجنک ہوا اور نہ ہو بعد خدائے ذوالجلال جود و سخا آپ ہی کا حصہ تھا جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَا اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ اللہ تعالیٰ تمام سخیوں سے سخی تر ہو پھر میں تمام بنی آدم سے سخی تر ہوں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

یہی حال آپ کی توجہ کا خالق کونین کی طرف تھا کہ دن و رات ہر دم ہر لحظہ خداوند عالم کی طرف لو لگائے رہتے اور ہمیشہ اُس کے خوف سے ترساں و ہراساں اور اُسکی طاعت وعبادت حمد و ثنا ذکر و یاد میں مشغول رہتے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رات قیام فرماتے نماز میں کھڑے رہتے حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ یہاں تک کہ پائے مبارک ورم فرما گئے پس صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اتنی تکلیف اتنی مشقت حضور کے واسطے فرماتے ہیں آپ کے رب عزوجل نے تو آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ پس آپ نے فرمایا اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا کیا میں بندہ شاکر نہ ہوں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا نہ کروں

حضرت عوف ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک شب حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ بیدار ہوئے اور مسواک و وضو فرما کر نماز کو کھڑے ہوئے پس میں بھی حضور کے ہمراہ نماز کو کھڑا ہو گیا آپ نے سورہ بقر شروع فرمائی جب آیت رحمت پر گزرتے توقف فرماتے اور خدا تعالیٰ سے سوال کرتے رحمت چاہتے اور جب آیت عذاب پر گزرتے ٹھہرتے اور عذاب الٰہی سے پناہ مانگتے پھر رکوع فرماتے اور مثل قیام اس میں ٹھہرتے اور سُبْحٰنَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْعَظَمَةِ

Marfat.com

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فرماتے پھر قومہ فرماتے اور مثل رکوع اُس میں ٹھہرتے پھر سجدے میں جاتے اور تسبیح مذکور پڑھتے اور مثل رکوع ٹھہرتے پھر قیام و جلسے میں السجدتین فرماتے اور اُس میں بھی مثل رکوع و سجود توقف فرماتے اور سورۂ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ ایک ایک رکعت میں تلاوت فرماتے اور کبھی آپ تمام رات ایک ہی آیت پر قیام فرماتے اور نماز میں حضور کا سینۂ مبارک خوفِ خدا سے مثل ہانڈی جوش مارتا اور اُس سے ایسی آواز نکلتی جیسی کھولتی ہوئی ہانڈی سے آواز نکلتی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور کے اعمال حضور کی عبادت ہمیشہ دیرپا تھے تم میں کونسا ایسا ہے جو حضور کی سی طاقت رکھتا ہو یعنی ہر عمل پر حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشگی مداومت فرماتے اور دوسروں کو مداومت و ہمیشگی کرنے کا حکم دیتے اور فرماتے اَحَبُّ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰہِ اَدْوَمُھَا محبوب ترین اعمال نزدیک اللہ کے وہ عمل ہے جس پر مداومت کی جائے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی قسم اگر تم لسے جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور بہت روتے اور تمھیں عورتوں کے ساتھ بستر پر لذت نہ آتی اور تم زمین اور ستون اور بلندیوں پر نالہ فریاد کرتے اور خدا کی طرف اپنی آوازیں دعا کے لیے بلند کرتے میں اپنی قوت صبر و تحمل سے اُس کو اٹھا لیتا ہوں اگر تم اُس سے آگاہ ہو تو ہرگز اُس کا بار نہ اُٹھا سکو۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُس روز سے یہ دوست رکھتا تھا کہ درخت ہوتا اور کاٹا جاتا تو یہ آپ کی توجہ کا خالق کونین کی طرف حال تھا جو کسی میں بھی نہ ہوگا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

اِسی طرح خلق یعنی ثانی حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں نہایت درجہ موجود تھا آپ اپنے خویش و اقارب دوست احباب اور اُنکے ملنے والوں سے ہمیشہ

Marfat.com

سلہ رحمی فرماتے اُن کے ساتھ احسان
ساتھ بدی برائی سے پیش آتے آپ اُن
معاف فرماتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ
اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِہٖ
مَحَارِمَ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مبارک سے نہ مارا مگر جہاد فی سبیل اللہ میں اور کبھی انتقام دہ
پہنچانے والے سے مگر ہتک محارم اللہ میں۔
دوسری حدیث میں انہیں سے ہے وَلَا یُجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ
یعنی آپ بُرائی کرنے والوں کے ساتھ بُرائی سے پیش نہ آتے اُن سے
اور معاف فرماتے۔
روایت ہے کہ ایکبار حضور قیلولہ فرما رہے تھے ایک اعرابی بادیہ
آپ کے پاس آیا آپ بیدار ہوئے تو اس نے کہا اب کون آپ کو مجھ سے
فرمایا اللہ یہ کہتے ہی تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے تلوار اُٹھا
پکڑا اور پوچھا کہ اب تجھے کون قتل سے بچائیگا وہ سنکر خوف سے کانپ اٹھا
آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور اُسکی اس حرکت سے خود ہی گزر فرمایا اس
قوم میں آکر کہا میں تمہارے پاس بہترین لوگوں سے آیا ہوں۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا اور آپ کی گردن
اعرابی نے حضور کی وہ چادر پکڑ کر اس زور سے جھٹکا دیا کہ اس
کے گلوئے مبارک میں بن گیا پھر اس اعرابی نے کہا کہ اے محمد

Marfat.com

تیرے پاس ہوئے پس آپ نے اُسے دیکھکر تبسم فرمایا اور اُسے مال دینے کا حکم فرمایا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

اِسی طرح اگر معنی ثالث کو دیکھا جائے تو وہ بھی آپ میں بدرجۂ کمال پائے جاتے تھے ہر امر میں اپنے رب کی رضا وخوشنودی مدنظر رکھتے تمام بندگانِ خدا کی بھلائی فرماتے اور اُنھیں راضی وخوشنود رکھتے کبھی اُنکی دلشکنی ودل آزاری نہ فرماتے کبھی زجر وتوبیخ نہ کرتے زبان سے اُن کے حق میں اُف نہ نکالتے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خَدِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَلَا لِمَ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی پس مجھ سے حضور نے کبھی اُف نہ فرمایا اور نہ یہ کہا کہ یہ کام کیوں کیا۔ اُنھیں سے ہے کہ کَانَتْ اَمَۃٌ مِنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ اہل مدینہ کی باندیوں میں سے ایک باندی تھی حضور کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لیجاتی۔ اُنھیں سے ہے حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے جسکی عقل میں کچھ فتور تھا حضور سے آکر کہا کہ مجھے آپ سے کچھ حاجت ہے آپ نے فرمایا جونسے کوچہ میں تو اپنی حاجت بتانے میں پورا کروں پس آپ اُسکے ہمراہ ہوئے یہانتک کہ اُس نے اپنی حاجت پوری کرلی۔ اُنھیں سے چوتھی حدیث میں ہے کہ جب کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اُس سے اپنا ہاتھ علیحدہ نہ فرماتے جب تک کہ وہ اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے جدا نہ کرتا اور آپ اُسکی جانب سے مونھ نہ موڑتے جب تک کہ وہ اپنا مونھ آپ سے نہ پھیرتا۔ روایت ہے کہ ایکدن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خچر پر بلا پالان سوار ہوئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تجھے بھی سوار کرلوں عرض کی جو رضائے حضور ہو فرمایا سوار ہو جا پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

چڑھنے کے واسطے آپ کو پکڑ کر کودے مگر سوار نہ ہو سکے دونوں گر پڑے اسی طرح دو مرتبہ چڑھنے کا قصد کیا مگر نہ چڑھ سکے اور مع حضور گر گر پڑے تیسری مرتبہ پھر سوار ہونے کو فرمایا عرض کی خدا کی قسم اب سوار ہونا نہیں چاہتا ہوں کہ تیسری مرتبہ بھی آپ کو گراؤں سبحٰن اللہ کیا خلق عظیم سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور کا خلق دریافت کیا گیا فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ آپ کا خلق قرآن عظیم تھا یعنی جو کچھ قرآن عظیم میں مکارم اخلاق و محامد صفات سے مذکور ہے اُس سب کے ساتھ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف تھے۔

صاحب عوارف المعارف فرماتے ہیں کہ مراد عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس مقولہ سے یہ ہے کہ قرآن عظیم آپ کے اخلاق کا مہذب تھا یعنی اللہ رب العزۃ جل جلالہ آپ کی تہذیب و تادیب فرماتا خصائل مذمومہ سے باز رکھتا اخلاق پسندیدہ و حسنہ تعلیم فرماتا جیسا کہ ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ مجھکو میرے رب نے ادب سکھایا پس اچھا ادب سکھایا۔ تو اب ظاہر ہے کہ جس کا خود اللہ تعالیٰ مودب مہذب ہو وہ کیونکر تمام مکارم اخلاق و محاسن افعال کا جامع نہ ہوگا۔ و نیز صاحب عوارف لکھتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول کان خلقہ القرآن میں ایک رمض غامض ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنا چاہتی تھیں کہ خلق آپ کا بعینہ خلق الٰہی تھا مگر بوجہ ادب و لحاظ متخلق باخلاق اللہ کو کان خلقہ القرآن سے تعبیر فرمایا۔ بعض علما فرماتے ہیں کہ کان خلقہ القرآن کا یہ مطلب ہے کہ جیسے قرآن عظیم کے معنی غیر متناہی ہیں اسی طرح خلق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی غیر متناہی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ کان خلقہ

Marfat.com

القرآن کا یہ مطلب ہے کہ جیسا قرآن عظیم حقائق و دقائق نکات و حکم متشابہات
وغیر متشابہات وغیرہ پر مشتمل ہے اور اُس کے ادراک سے عقل کوتاہ اور اُن کا
احاطہ محال و ناممکن اسی طرح اخلاقِ حسنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درک محال و
احاطہ ناممکن بلکہ خود آیۂ کریمہ ہی ان دونوں توجیہ کی طرف اشارہ فرما رہی ہے
کہ اس آیہ میں لفظ عظیم وارد ہے اور عظیم وہ کہلاتا ہے جو حیطۂ ادراک سے باہر
ہو اگر محسوس ہو تو حیطۂ ادراک باصرہ سے باہر ہو جیسے بیچ عظیم کہ حیطۂ ادراک
میں اُس کا آنا ناممکن ہے جہانتک نگاہ کام کریگی آدمی ہی آدمی نظر آئیں گے
اور اگر معقول ہو تو حیطۂ ادراک عقل سے باہر ہو اُس کا عقل احاطہ کر سکے جیسے
ذات و صفات باریتعالیٰ کہ عقل بشر اُن کے ادراک سے قاصر اُن کا احاطہ محال
و ناممکن پس گویا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آیہ انك لعلی خلق عظیم میں اشارہ
فرمایا ہے اس طرف کہ ہمارے پیارے حبیب کے اخلاق حمیدہ و فضائل حسنہ
لاتعد و لاتحصی ہیں کسی کے حیطۂ ادراک میں نہیں آسکتے کوئی اُن کا احاطہ نہیں کر سکتا
ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

**یا مراد کو شے کثرت و رفعت ذکر حضور ہے یعنی عطا کیا ہم نے تم کو ای حبیب
کثرت و رفعت ذکر دنیا و آخرت میں جس سے تمہارا نام دونوں جہان میں
روشن رہیگا جیسا دوسری آیت میں ارشاد فرمایا گیا ورفعنا لك ذكرك اور
بلند کیا ہم نے آپ کا نام و آوازہ دنیا و آخرت میں یا یہ کہ آپ کے نام کو
اپنے نام سے ملایا آپ کی طاعت کو اپنی طاعت سے مقرون کیا بلکہ آپ کی طاعت
و ذکر کو بعینہ اپنی طاعت قرار دیا جیسے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جہاں
کہیں ہمارا ذکر ہوگا جو ہماری ربوبیت و الوہیت کا قائل ہوگا وہاں رسالت و
نبوت کا قائل ہوگا بلکہ آپ کے ذکر کو ہم نے جزو موقوف علیہ ایمان ٹھہرایا کہ تک**

Marfat.com

آپ کا ذکر نہ ہو آپ کا نام نامی نہ لیا جائے ہزار بار لا الہ الا اللہ کہا جائے ہمارا نام لیا جائے ہرگز مسلمان صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ آپ کا نام نہ ملائے اور آپ کی رسالت کا صدق دل سے اقرار نہ کرے اور پورے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو زبان پر جاری نہ کرے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جب آیہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ نازل ہوئی آپ نے اسکی بابتہ جبرئیل سے دریافت کیا عرض کی آپ کا رب جل وعلا ارشاد فرماتا ہے ہم نے آپ کے ذکر کو اس طرح بلند فرمایا کہ اذا ذکرت ذکرت معی جب ہم ذکر کیے جائیں گے ہمارے ساتھ آپ بھی ذکر کیے جائیں گے۔ دوسری حدیث میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ جبریل نے آکر عرض کی کہ رب جل وعلا فرماتا ہے قرنت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی یعنی ہم نے آپ کے نام نامی کو اپنے نام سے ملایا پس نہ ذکر کیے جائیں گے ہم کسی جگہ یہاں تک کہ آپ ہمارے ساتھ ذکر کیے جائیں چنانچہ یہی دونوں جہان میں معمول فرمایا گیا کہ جہاں اللہ کا نام ہے وہاں اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے وہاں اس کے پیارے حبیب کا ذکر ہوتا ہے کوئی کلمہ گو کوئی مصلی کوئی متشہد کوئی مؤذن وخطیب ایسا نہیں جو اللہ کے نام اور اللہ کے ذکر کے ساتھ اس کے پیارے حبیب کا ذکر نہ کرتا ہو پنجوقتہ اذان اقامت ونماز وکلمہ طیبہ وکلمہ شہادت وخطبہ وغیرہ میں سوائے تین مقام عطسہ ذبیحہ وآخر اذان کے سب جگہ برابر اللہ کے نام کے ساتھ حضور کا نام پکارا جاتا ہے اور اللہ کے ذکر کے ہمراہ حضور کا ذکر کیا جاتا ہے ؎

خطبوں میں، نمازوں میں اقامت میں اذاں میں	ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد

تمام آسمان حتی کہ عرش معلی اور تمام جنتیں اور انکی اشیاء حور وغلمان الغرض تمام

Marfat.com

در و دیوار سب پر حضور کا نام نامی و اسم گرامی منقوش و کندہ ہے گویا یہ دلیل اس امر کی ہے کہ یہ سب اشیا ملک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور حضور سب کے مالک و مختار ہیں۔

بزار ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب میں آسمان پر بلایا گیا تو میں کسی آسمان پر نہ گزرا مگر اس پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منقوش پایا۔ طبرانی وغیرہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کی کہ میری خطا کو صدقے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بخشدے فرمایا تو نے محمد کو کیسے پہچانا عرض کی کہ جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی تو میں نے سر اٹھایا تو رایت علی قوائم العرش وفی روایۃ فی کل موضع من الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انہ اکرم خلقک علیک تو عرش کے پایوں پر اور جنت کے ہر گوشے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا پس پہچان لیا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

یا مراد کوثر سے کثرت معجزات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے یعنی عطا کیا ہم نے تم کو ای پیارے حبیب معجزات کثیرہ جن کے چرچے قیامت تک ہوتے رہیں گے اور ان کے تذکرے زبان زد ہر خاص و عام ہونگے۔

تنبیہ چونکہ معجزات حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کثیر ہیں اور اکثر ان کے اردو کی کتابوں میں مسطور ہیں لہذا ان کا ضبط یہاں پر مناسب نہ جانا اور وہ چند معجزے جو مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ میں مذکور ہیں یہاں پر تحریر کیے گئے کہ اکثر سامعین مثنوی سے زیادہ ذوق و شوق رکھتے ہیں اور بیان میں اس کے

Marfat.com

پڑھنے سے دلچسپی آتی ہے۔

روایت ہے کہ بوجہل لعین کچھ کنکریاں اپنی مٹھی میں دابکر خدمت حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اگر آپ رسول ہیں اور آسمان وزمین سے خبردار ہیں تو فرمائیے کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے حضور نے فرمایا میں بتاؤں یا وہ خود سیری رسالت حقہ کی گواہی دیں اُس نے کہا کہ یہ بات تو اُس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے پس آپ نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ میں چھ کنکریاں ہیں اور ان سب کنکریوں نے حضور کا کلمہ پڑھا اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی ؎

سنگریزوں کو ترے ہاتھ میں سب نے مولیٰ		کلمہ گو تیرا سُنا تیرا ثنا خواں دیکھا

تب تو بوجہل نے جل کر اُن کنکریوں کو زمین پر پھینکدیا اور حضور کو معاذ اللہ ساحر بتایا جس کو مولانا روم علیہ الرحمۃ مثنوی میں تحریر فرماتے ہیں ؎

سنگہا اندر کفِ بوجہل بود	گفت ای احمد بگو ایں چیست زود	گر رسولی چیست در دستم نہاں
چوں خبرداری ز رازِ آسماں	گفت چوں خم ای کہ گویم کانچہ ہست	یا بگوید آنکہ ما حیّیم و راست
گفت بوجہل آں دو من نادرست	گفت حق آری ازاں قادر نرست	گفت شش پارہ حجر در دستِ تست
بشنو از ہر یک تو تسبیحے درست	از میانِ مشت او ہر پارہ سنگ	در شہادت گفتن آمد بیدرنگ
لا الٰہ گفت و الا اللہ گفت	گوہر احمد رسول اللہ سفت	چوں شنید از سنگہا بوجہل ایں
زد زخشم آں سنگہارا بر زمیں	گفت نبود مثل تو ساحر مگر	ساحراں را سر تو ئی تاجِ سر
چوں بدیداں معجزہ بوجہل لعنت	گشت در خشم و بسوئے خانہ رفت	رہ گرفت و رفت از پیشِ رسول
او خیالے دید اندر راہ آں	معجزہ او دید و شد بدبخت رفت	سوئے کفر و زندقہ سرتیز رفت

روایت ہے کہ ایک دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں چند مہمان آئے جب آپ نے دسترخوان بچھانے کو منگوایا تو وہ نہایت میلا آیا آپ نے خادمہ کو حکم دیا کہ اسے تنور میں ڈالدے اُس نے بموجب حکم فوراً تنور میں ڈالدیا بعد

Marfat.com

تھوڑی دیر کے اُسے نکالا تو وہ نہایت صاف و شفاف نکلا لوگوں نے اُس کے آگ میں نہ جلنے اور صاف و خشبتہ ہو جانے سے نہایت تعجب کیا اور انس رضی اللہ عنہ سے اُس کے پاک و صاف ہو جانے اور نہ جلنے کا سبب دریافت کیا فرمایا اس دسترخوان سے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک و چہرۂ اقدس صاف فرمایا تھا لہذا یہ دسترخوان اُسکی برکت سے جلنے سے محفوظ رہا اور پاک صاف ہو گیا جس کو مولانا مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

ادنس فرزند مالک آمدہ است	کہ بمہمانی او شخصے شدہ است	او حکایت کرد کز بعد طعام
دید انس دستارخوان را زرد فام	چرکن و آلودہ گفت ای خادمہ	اندر افگن در تنورش یکدمہ
در تنور پر ز آتش در فگند	آن زماں دستارخوانرا ہوشمند	جملہ مہماناں دراں حیراں شدند
انتظار دود و کندوری بدند	بعد یک ساعت برآورد از تنور	پاک و اسپید و ازاں دود و سیاہ رُو
قوم گفتند ای صحابی عزیز	چوں نسوزید و منقی گشت نیز	گفت زانکہ مصطفےٰ دست و دہاں

روایت ہے کہ ایک ریگستان میں ایک گروہ مسافران عرب کا پھنسا تھا اور بوجہ شدت تشنگی زبانیں باہر نکل آئی تھیں اور قریب المرگ ہو گئے تھے کہ اُنکی خبر فریادرس بیکساں ہادیِ گمرہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی آپ تشریف فرما ہوئے اور ایک مشک پانی سے جو ایک غلام حبشی نہایت زور سے اپنے مالک کے واسطے لیے جا رہا تھا لیکر تمام کاروان پر اور اُن کے سواری کے جانوروں کو سیراب فرمایا اور پھر بھری مشک اُس غلام کو واپس کر دی اُس میں سے ایک قطرہ کم نہ ہوا حضور کا یہ معجزہ دیکھکر تمام قافلہ والے اور وہ غلام حبشی حیران رہ گئے اور غلام مشرف باسلام ہوا پھر حضور نے اُس کے چہرے پر اپنا دست اقدس پھیرا فوراً اُس کا چہرہ مثل آفتاب چمکنے لگا جس کو مولانا مثنوی شریف میں تحریر فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

کاروانی مرگ بر خود خواندہ
دید کآنجا کاروانی بس بزرگ
خلق اندر ریگ ہر سو ریختہ
کہ سیاہی بر شتر مشک آورد
سوئے من آرید با قربانِ مُر
بندہ می شد سیہ با اشتر ے
ایں طرف فخر البشر خیر الوریٰ
سید و سرور محمد نور جان
گفت ما را او مگر آن ساحر ست
کشکشانش آوریدند آنطرف
گفت نوشید آب و بردارید نیز
راویہ پر کرد و مشک از مشک او
یا محمد چیست ایں ای بحر جو
ای غلام اکنون تو پر بیں مشک خود
سید مید از لامکاں ایماں او
مصطفےٰ دست مبارک بر رخش
ہمچو بدر در روز روشن شد شبش
او ہمیشہ بے سر و بے پا ز دست
سوئے خواجہ از نواح کارواں

خشک شد از قحط باران شما
ناگہانی آں مغیث ہر دو کون
بر تفِ ریگ در مہ صعب و سترگ
رحمش آمد گفت ہیں او تر روید
سوئے میر خود بزودی میرود
سوئے کیشاں آمدند اں طالباں
جملہ را زاں مشک او سیراب کرد
ابر گردوں خیرہ ماند اندر شکوہ
کردہ تر او پوشش مشک خود را
تا نگوئی در شکایت نیک و بد
دستمالے مصطفےٰ بر رو نہاد
آں نشاں مالید و کرد او فرخش
یوسفی شد در جمال و در دلاں
پلۂ می نشناخت در فقر زوست

در میانِ آں بیاباں ماندہ
مصطفےٰ پیدا شد از رہ بہر عون
اشتراں شاں را زباں آویختہ
چند باری سوئے آں کیشاں دوید
آں شتربانِ سیہ را اشتر
بعد کمساعت بدیدند آں چناں
پس بدو گفتند ے خواندی ترا
گفت او آں ماہ روئے قند خو
نوعہا تعریف کردندش کہ ہست
من نیایم جانب او نیم شیر
چوں کشیدندش بپیش آں عزیز
اشتراں و ہر کسے زاں آب خورد
قافلہ حیراں شدند از کار او
آں سیہ حیراں شد از ہیبت او
بوسہائے عاشقانہ پس بداد
شد سپیداں زنگی زادہ حبش
گفتش اکنوں دیدہ واگوئی حال
بس بیامد باد و مشک بر رواں

روایت ہے کہ ایک کافرہ دو ماہا بچہ لیکر حضور کی آزمائش کے واسطے آئی جسوقت حضور کے روبرو پہنچی فوراً اُس بچے نے بزبانِ فصیح حضور پر

Marfat.com

ت نے اُس کی آن یہ ماجرا دیکھکر نہایت
مولانا معنوی مثنوی شریف میں تحریر فرماتے ہیں ؎

	پیشِ پیغمبر بیامد با حمار	
	یا رسول اللہ قد جئنا الیک	
	ایں کیست آموخت ای طفل صغیر	
	در بیان با جبرئیلم من رسیل	
	ایستاده بر سرِ تو جبرئیل	
	بر عرش تاباں چو خورشید کامل	
	پس رسولش گفت ای طفل رضیع	
	عہد عزی پیش ایں پیغمبر	
	کودک دو ماہہ چوں با او بگفت	
	تا دماغ طفل دہ سالہ شگفت	
	روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ	

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پانی برسا اور اتنا اہلا آیا کہ تمام جنگل بھر گیا اور
آیا تمام اہلِ شہر میں دہشت سے شور و فغاں مچنے لگا پس حضور نے اس وقت
فرمایا کہ اب وقتِ امتحاں ہے ہر امیر اپنا اپنا نیزہ اُس میں ڈالے اور
اپنے زعم میں نیزے ڈالے وہ اہلا اُن کے نیزوں کو ایسا بہا کر لیگیا جیسے
تنکے کو بعد ازاں حضور نے اپنے دست مبارک کی لکڑی اُس میں ڈالی پس
لکڑی محافظ و نگہبان کی طرح اُس میں کھڑی ہوگئی اور باعث اس کے وہ اہلا چلا گیا
سب نے سوائے بوجہل و بولعب و ابوسفیان کے حضور کے معجزے کا اقرار کیا
مولانا مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

در زماں ابرے بر آمد زامرمر	سیل آمد گشت آں اطراف پر	رو بشہر آورد سیلے بس مہیب
اہل شہر افغاں کناں جملہ رعیب	گفت پیغمبر کہ وقت امتحاں	آمد اکنوں تا تہاں گردد عیاں
ہر امیرے نیزۂ خود در فگند	تا شود در امتحاں آں سیل بند	نیزہ ہا را ہیچ خاشاکے ربود
آب تیز و سیل پر جوش عنود	پس قضیب انداخت بر وے مصطفےٰ	آں قضیب معجز فرماں روا
نیزہ ہا گم گشت جملہ واں قضیب	بر سر آب ایستادہ چوں رقیب	زاہتمام آں قضیب آں سیل تفت
رو بگردانید و سوئے شہر رفت	چوں بدیدند از وی آں امر عظیم	پس مقر گشتند آں میراں بیم
جز سے کس کہ حقد ایشاں چیرہ بود	ساحرش گفتند و کاہن از جحود	بود بر جہل لعین و بولہب
واں سوم ہم بود بوسفیاں حرب		

غرضکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب کو ایسے ایسے ہزارہا معجزے عطا فرمائے کہ جن کو دیکھ دیکھ کر کفارِ عرب مبہوت ومتحیر ہو ہو گئے مگر بوجہ حقد وکینہ اس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہت سے ایمان نہ لائے۔

بیان کثرت علوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یا مراد کوثر سے کثرتِ علم ہے۔ یعنی عطا کیا ہم نے تم کو اے حبیب علم کثیر باوجود اس کے کہ آپ اُمی تھے نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا ؎

ہیچ کہ ناکردہ قرآں درست	کتخدائے چند ملت بشست

کما قال اللہ تعالیٰ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور سکھایا آپ کو جو کچھ کہ آپ نہ جانتے تھے معارف وعلوم واسرار مکتوم سے اور مطلع کیا آپ کو اوپر جمیع مصالح دینی ودنیوی کے اور امور شرائع وقوانین دین وسیاست عباد ومصالح امت وقصص امم ماضیہ واحکام شرائع سابقہ کے اور عطا کیا آپ کو علم اولین وآخرین اور علم ہر شے کا ابتدا خلق سے آخر تک کما مر فی تفسیر آیۂ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا الخ۔

بیان کثرت فضل نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یا مراد کوثر سے فضل کثیر ہے۔ یعنی عطا کیا ہم نے آپ کو اے نبی فضل کثیر کما قال اللہ تعالیٰ فی الآیۃ الثانیۃ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ جس کا درک محال احاطہ ناممکن نہ کسی نبی پر ایسا ہوا اور نہ کسی رسول کو ایسا ملا۔

Marfat.com

اسی کے باعث آپ تمام انبیائے کرام و رسل عظام پر افضل اعلیٰ اور تمام خلق پر بلند و بالا سید کل ادی سبل فرمائے گئے جس کی قدرے تفصیل بیان فضائل حصہ سوم میں کی جائے گی۔

یا مراد کوثر سے قرآن عظیم ہے یعنی عطا کیا ہم نے آپ کو قرآن عظیم جو کہ اسرار و حکم سے پُر اور ہر چیز کا روشن بیان تبیانا لکل شئ اور تا بقیام قیامت دائم و قائم رہے گا اور تمہارا نام و نشان روشن کریگا کوئی اس میں تغیر و تبدل اور اس کو تلف نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ خود اس کا محافظ و نگہبان ہے وانا لہ لحافظون مولانا روم علیہ الرحمۃ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

مصطفےٰ را وعدہ کرد الطاف حق	گر بمیری تو نمیرد این سبق	من کتاب و معجزات را راجم
پیش و کم کن راز قرآں دافعم	من ترا اندر دو عالم حافظم	طاعناں را از حدیثے راقمم
کس نیارد پیش و کم کردن در و	توبہ از من حافظے دیگر مجو	یا مراد کوثر سے دین اسلام

ہے یعنی عطا کیا ہم نے آپ کو دین اسلام جو ہمارے نزدیک تمام دینوں سے افضل اور تمام ملتوں سے بہتر ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ اور جس میں قیامت تک لوگ ہر چہار طرف سے جوق جوق و فوج فوج داخل ہوتے رہیں گے وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا اور وہ تمام ادیان و ملل کا ناسخ اور قیامت تک قائم و باقی رہے گا جس سے ہمیشہ آپ کا نام و نشان چلے گا اور کوئی اسے میٹ نہ سکے گا مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

از پئے اس ترس آثار لعیں	دیں پنہاں کی شود زیر زمیں	چاکراں شہرہا گیرند چو شاہ
دیں تو گیرد زمانہی تا بماہ	تا قیامت باقیش داریم ما	تو مترس از نسخ دیں مصطفےٰ

یا مراد کوثر سے فتوحات کثیرہ ہیں جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور ان کے خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو عطا فرمائیں سلما

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ جن کے چرچے تا قیامت باقی رہیں گے اور اُن کے تذکرے کتب تواریخ وسیر میں موجود رہیں گے جیسے صلح حدیبیہ وفتح مکہ وخیبر واحد وبدر وتبوک وغیرہ جن کے تذکرے کتب تواریخ وسیر میں موجود ہیں یا مراد کوثر سے کثرتِ اتباع واصحاب امت ہے یعنی عطا کیا ہم نے تم کو اتباع واصحاب کثیر وامت کثیرہ کہ جس سے تا بقیام قیامت آپ کا نام ونشان باقی رہیگا اور وہ ہر چہار اطراف عالم میں تمہارے نام کا ڈنکا بجاتے اور جا بجا تمہارے چرچے اور تذکرے کرتے رہیں گے وہ سب مثل تمہارے آل واولاد کے ہیں اور تم اُن کے حق میں مثل باپ کے بلکہ حقیقۃً اُس سے بھی زیادہ ہو جیسا وہ تا بدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں من سلك على طريقي فهو الي جو میرے طریقے پر چلا پس وہ میری آل واولاد ہے لہذا تمام امت مرحومہ حضور کی آل واولاد ہوئی۔

سبحٰن اللہ کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو آل کثیر واولاد وافر عطا فرمائی کہ جس سے قیامت تک نسل قائم اور حضور کا نام ونشان باقی رہیگا کسی کے دو چار دس پانچ صد کمال میں پچیس اولادیں ہوتی ہیں یہاں کروڑہا حضور کے نام لیوا موجود ہیں اور تا قیامت باقی رہیں گے بلکہ قیامت کے دن بھی کثرت میں تمام انبیا علیہم السلام کی اُمتوں پر فوق لیجائیں گے اور حضور اُن کو وہاں دیکھ دیکھ کر تمام اُمم پر مفاخرت ومکاثرت فرمائیں گے لہذا حدیث میں حکم ہوتا ہے تزوجوا الولود الودود فانی مکاثر بکم الامم تم بہت بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو۔ (تاکہ اولاد زیادہ ہو) کہ میں قیامت کے دن تمام اُمتوں پر تمہارے ساتھ کثرت جانیوالا ہونگا۔ دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون من هذه الامة واربعون من سائر الامم اہل جنت کی

ایک سو بیس صفیں ہونگی اسّی اس اُمت کی اور چالیس باقی امم کی تو ہم تمام امم سے دوگنے ہونگے ۔

بشارت اے عزیز و خوشی و مسرت و حمد الٰہی بجا لانے کا مقام ہے کہ اُس پروردگار عالم نے ہمارے نبی کو اپنا محبوب بنایا اور تمام خلق سے بہتر و اشرف اور تمام انبیا و مرسلین سے افضل و اعلیٰ فرمایا اور ہمیں اُن کے صدقے میں بہترین اُمم کیا اور تمام امم پر کثرت و فضیلت میں زیادہ اور طرح طرح کے فضائل و خصائص سے سرفراز فرمایا اور اپنے کلام پاک میں ہماری مدح و ثنا فرمائی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ان فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی اے حبیب پاک جب ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی اور طرح بطرح تم پر انعام و اکرام کیا اور تمام جہان پر تمہیں فضیلت بخشی تو تم اس کے شکریہ میں اپنے رب کی عبادت کرو نماز پڑھو اس کے واسطے قربانی کرو اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ بیشک آپ سے بغض و عداوت رکھنے والا آپ کو ابتر کہنے والا ہی مقطوع النسل دو دم بریدہ اور بے نام و نشان ہوگا آپ کی آپ کی نسل قیامت تک قائم رہیگی اور بخوبی آپ کے نام کے ڈنکے بجتے رہیں گے اور تمام آسمانوں اور زمینوں میں آپ کے چرچے آپ کے تذکرے صبح و مسا ہوتے رہیں گے پھر آپ اُن جاہلوں و دشمنان دین و ایمان کے کہنے سے کیوں ذلیل و خوار ہوتے ہیں فصلے اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و افضل رسلہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔

وعظ ہفتم

بیان درود و سلام بر سید انام علیہ التحیۃ والسلام

Marfat.com

اول ثنا، و حمد خداوند کی کروں
مقدور جسقدر ہے نہ اُس میں کمی کروں

تعریف اُس کی جس نے دیا جان بھی کروں
بعد اس کے اس عمل کو ادا لازمی کروں

وصفِ شہ محمد رب غنی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی یعنی ذلیل و حقیر ہو وہ شخص کہ جس کے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے لہٰذا اے مسلمانو ذلیل و حقیر مت بنو اور ذکرِ نبی سُنکر درود پڑھو۔

القاب کیسے کیسے خدا نے کیے عطا
یٰسین کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا

حضرت رسولِ پاک کو قرآں میں جابجا
حٰمٓ دن اور کہیں والشمس والضحیٰ

کیا میرا علم و عقل صفت آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

سید المرسلین حبیب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین فرماتے ہیں بڑا بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے لہٰذا اے عزیز خطاب بخل سنت حاصل کرو اور ذکرِ نبی سنکر درود پڑھو۔

خود ہی خدا ہمارے پیمبر کا مدح خواں
الحمد سے الف سے ہو والناس تک عیاں

قرآں ہے سارا آپ کے اوصاف کا بیاں
نعتِ جناب جن و بشر ختمِ مرسلاں

میں کیا بھلا ثنائے شہِ ہاشمی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنْ ذُکِرْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ دَخَلَ النَّارَ جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر

Marfat.com

درود نہ پڑھے دوزخ میں داخل ہوگا لہٰذا اے عزیز دوزخ سے بچو اور تم حضور کے ذکر کے وقت درود پڑھو۔

حضرت کی ذات پاک بشیر و نذیر ہے
وہ نائب خدا ہے سمیع و بصیر ہے
داعی الی القدیر سراجاً منیر ہے
بے مثل ہے جہان میں اور بے نظیر ہے

پھر کیوں نہ اُنکے ذکر سے دلبستگی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکر نبی کروں

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لَا یَرَانِی وَ یَرَانِی مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وہ شخص میری زیارت نہ کرسکے گا جس کے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے پس اے مسلمانو اس نعمتِ عظمیٰ یعنی زیارت نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو مت ترک کرو اور حضور کے ذکر کے وقت درود پڑھو۔

ہو کس زباں سے شکر ادا تیرا اے خدا
اب آخری ہے تجھ سے یہ اسرار کی دعا
اپنے حبیب کی ہمیں امت بنا دیا
قائم ہمیں تو شرع محمد پہ رکھ سدا

حضرت کے اتباع سے میں ایمان قوی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکر نبی کروں

قال عز ذکرہ وجل جلالہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اللہ رب العزۃ جل جلالہ وعم نوالہ اس آیۂ کریمہ میں اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی عظمت شان و رفعتِ مکان اپنے بندوں پر ظاہر فرماتا ہے کہ میرے حبیب کی میرے ہی جناب میں یہ قدر و منزلت ہے کہ میں اور میرے فرشتے اُس ذات مقدس پر درود بھیجتے ہیں۔

صلاۃ کے معنی لغت میں دعا اور رحمت و استغفار اور حسن ثنا کے ہیں اللہ کی جانب سے رسول پر اور کبھی اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ صلاۃ اگر منسوب الی اللہ ہو تو اُس سے

Marfat.com

مراد رحمت اور اگر منسوب الی الملئکہ ہو تو اُس سے مراد استغفار اور اگر منسوب الی العباد ہو تو اُس سے مراد دعا ہوتی ہے اور نبی کے معنی یا تو بلند کیے گئے کے ہیں اگر اُس کو فعیل بمعنے مفعول ماخوذ از نبوۃ بروزن مروت کہا جائے یا خبر دینے والے کے ہیں اگر اُس کو اسم فاعل مشتق از نبا کہا جائے اور سلام کے معنی لغت میں براۃ عن العیوب والنقائص کے ہیں پس معنی آیۂ کریمہ کے اسوقت یہ ہونگے کہ بیشک اللہ اور اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اُس پر اور سلام بھیجو سلام کہکر۔

یا یہ معنی ہونگے کہ بتحقیق اللہ رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے اُس کے طلب رحمت کرتے ہیں اوپر اُس ذات کے کہ جس کا مرتبہ تمام خلق پر ارفع و اعلیٰ بلند و بالا کیا ہے۔ اے ایمان والو تم بھی دعا کرو واسطے اُس کے باینطور کہ اے اللہ معظم کر تو اُسے دنیا میں اور اُس کے ذکر کو بلند فرما اور اُس کے دین کو تا بقیام قیامت باقی رکھ اور آخرت میں اُس کی شفاعت قبول فرما اور اُس کے درجے بلند فرما اور اُسے مقام محمود عطا فرما جیسا کہ ایک حدیث میں خود سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں تعلیم فرماتے ہیں کہ بعد اذان آپ کے واسطے اس طرح دعا کیا کریں۔

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ اعطہ محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودا ان الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ یوم القیمۃ۔

یا یہ معنی ہیں کہ بیشک اللہ اور اللہ کے فرشتے حمد و ثنا کرتے ہیں اُس ذات کی جو احکام الٰہی سے خبر دینے والا ہے۔ اے ایمان والو تم بھی اُسکی تعریف و توصیف بیان کرو اور اُس کے ذکر سے اپنی مجالس و محافل کو روشن و منور کرو اور براۃ چاہو تم اُس کی عیوب و نقائص سے براۃ چاہنا یا سلامتی چاہو تم اُسکی آفات و

Marfat.com

بلیات سے سلامتی چاہنا۔ نکتہ۔ اور لانا جملہ اسمیہ کا پھر اُسے مصدر بان کرنا جو واسطے تاکید و تقریر مضمون جملہ کے بمقابلہ مخاطب منکر یا متردد فی الحکم کے لایا جاتا ہے محض اہتمام شان اس حکم کے ہی یعنی درود پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا مہتم بالشان امر ہے کہ میں اور میرے فرشتے اُسپر درود پڑھتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اُس نبی پر درود و سلام پڑھو۔ نکتہ اور لانا جملہ فعلیہ کا واسطے افادہ تجدد کے ہی یعنی رحمت و عنایت پروردگار عالم کی اپنے حبیب پر روز بروز زیادہ ہے اور آپ کے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى نکتہ پھر اللہ تعالیٰ کا حضور کو اس آیہ میں نبی فرمانا اور درود ایسے مہتم بالشان امر کو آپ کے مرتبۂ نبوت کے مقابلہ میں ظاہر حالانکہ مرتبۂ رسالت بھی قطعاً یقیناً آپ ہی کے واسطے ثابت ہی اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ جب ایسی نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ آپ کی نبوت کے مقابل ہی تو کمالات مرتبہ رسالت کے کہ نبوت سے بہت بلند و بالا ہیں کس درجہ اشرف و اعلیٰ ہونگے

قیاس کن ز گلستانِ من بہار مرا

نکتہ۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کا اس آیۂ کریمہ میں پہلے اپنی اور اپنے فرشتوں کی درود خوانی سے خبر دینا اور پھر مومنین کو درود پڑھنے کا حکم کرنا صرف اس فائدے کے واسطے ہی کہ اگر بادشاہ اپنی رعایا و لشکر کو کسی کام کا حکم کرتا ہے اور لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ فقط ایکبار تعمیل اس حکم کی ہمپر واجب ہی پھر ہم مختار ہیں تو اکثر لوگ اُس میں دوسری بار کاہلی و سستی کرتے ہیں اور جب جانتے ہیں کہ تمام مقربان شاہی اکثر اس کام میں مشغول رہتے ہیں اور اسے بادشاہ کی خوشنودی کا باعث سمجھتے ہیں بلکہ خود بادشاہ بنفس نفیس اُسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو شوق و رغبت اور بڑائی و عظمت اُس کی سب کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور اُسے عزت سعادت

Marfat.com

جلتے ہیں۔
فقیہ ابو لیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ تقدیم اس جملہ یعنی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی امر یعنی صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر درود کی فضیلت عظمت پر صاف وصریح دلالت کرتی ہے کہ ہر عبادت میں ابتدا امر ہی مگر اس امر میں پہلے اپنے اور اپنے فرشتوں کے فعل سے خبر دی گئی کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اور پھر مسلمانوں کو اسکا حکم فرمایا گیا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اے ایمان والو تم بھی صلوٰۃ وسلام عرض کرو اس ذات مقدس پر۔ بشارت اے عزیز لفظ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے تین امر مستفاد ہوئے اول یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا نہایت عظمت وشان والا امر ہے کہ خود رب تبارک وتعالیٰ درود پڑھتا ہے اور درود پڑھنے والوں کے ایمان کی گواہی دیتا اور انھیں ایمان والا کہتا ہے دوسرے یہ کہ حضور پر درود پڑھنا مقتضائے ایمان ہے اس لیے کہ جب کسی سے کوئی بات طلب کی جاتی ہے تو اسے مناسب ومقتضی مطلوب کے ساتھ متصف کر کے خطاب کرتے ہیں جیسے معرکہ جنگ وجدل میں سپاہیوں سے کہتے ہیں کہ اے بہادرو یہی وقت جانبازی وجرأت کا ہے اور سخی سے وقت تحریص سخاوت کہتے ہیں کہ اے کریم یہی موقع دینے کا ہے تیسرے یہ لفظ حضور کی اُمت مرحومہ کی فضل وبزرگی پر دلالت کرتا ہے مسلمانو بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ہم سے گنہگاروں کو ہمارا رب عزوجل ایمان والا کہکر پکارے ایسے پیارے خطاب سے یاد فرمائے یہ سب اسی تاجدار دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا صدقہ ہے کہ پروردگار عالم ہم سے نافرمانوں کو ایسے پیارے خطاب سے ممتاز وسرفراز فرماتا ہے بخلاف سائر امم ماضیہ کے کہ ہر جگہ ان کو ان کا نام ہی لیکر پکارا گیا جیسا کہ اُن کے انبیا علیہم السلام کو نام بنام پکارا گیا اور ہمارے نبی کریم

Marfat.com

علیہ الصلاۃ والتسلیم کو کبھی نام لیکر یاد نہ فرمایا ہر جگہ ہر مقام پر پیارے خطاب نرالے القاب ہی کے ساتھ یاد فرمایا کہیں یاایہا النبی کہا کہیں یاایہا الرسول فرمایا کہیں یاایہا المزمل کہیں یاایہا المدثر کہیں طہ کہیں یس کے خطاب سے سرفراز فرمایا ؎

یا آدم ست یا پدر انبیا خطاب	یاایہا النبی ست خطاب محمدی

اور کیوں نہ ہو کہ ہم اپنے نبی کے پیارے اور اُن کی گلی کے کتے ہیں اور قاعدہ ہے کہ محب اپنے محبوب کے محبوب کو محبوب رکھتا اور اُس کی گلی کے کتوں کو بھی طرح طرح سے نوازتا ہے دیکھو جب لیلیٰ کی گلی کا کتا مجنوں کو نظر پڑا تو اُس نے کس کس طرح اُسے نوازا اور اُسکی عزت کی چنانچہ مولانا مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

ہمچو مجنوں کو سگی را می نواخت	بوسہ اش میداد و پیشش میگداخت	آنرا و میگشت حاضع در طواف
ہمچو حاجی گرد کعبہ بے گزاف	ہم سرو پایش ہمی بوسید و تاف	ہم جلاب شکر اش میداد و صاف
بو الفضولی گفت کاے مجنونِ خام	این چہ شیدستت اینکہ می آری مدام	پوز سگ دائم طیدی میخورد
مقعدِ خود را بلب می استرد	علیہا سگ سیر شکر	نے جمال استخوان بو میبرد
گفت مجنوں تو ہمہ حفشی و تن	اندر ایں گر تو نہ بینی حسن من	یا سمع سمع میدانی
پاسبانِ کوچہ لیلیٰ ست ایں	ہفت شہر از دل و جان و خانمت	تو کجا گنبد و سگ کجا
او سگِ فرخ رخ کہف نست	بلکہ او ہمدم و ہم لیف منست	آں سگی کو گشت مرکوب مقیم
خاک پایش بہ ز شیرانِ عظیم	آں سگے کو با سگِ اندر کوشاد	من نمیدانم کز و ہم بوئی داد

بلکہ مسند الیہ کا اسم موصول لانا خود اس امر پر شاہد عدل ہے کہ اللہ رب العزت کو ہمیں نام لیکر پکارنا یا امت محمدی کہنا اچھا نہ معلوم ہوا کہ اسم موصول مسند الیہ اسی جگہ لایا جاتا ہے جہاں استہجان بالتصریح ہو تا علم پر لیکن تصریح بالعلم کیسے شرم آتی ہو تا ہے مدام ہوتا ہو خواہ وہ بوجہ عظمت و بزرگی ہو یا بسبب پیار و محبت جو کہ اس آیہ کریمہ کا ہر حرف ہمارے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی عظمت شان و رفعت مکان اور درود کی

Marfat.com

عظمت و بزرگی اور درود خوانوں کے فضل پر دلالت کرتا ہے۔
حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیہ کی تفسیر دریافت کی گئی آپ نے ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِیْ مَلَکَیْنِ فَلَا اُذْکَرُ عِنْدَ مُسْلِمٍ فَیُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا قَالَ ذٰلِکَ الْمَلَکَانِ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَتَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ جَوَابًا لَھُمَا اٰمِیْن یعنی اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر فرمائے ہیں کہ جب میں کسی مسلمان پاس ذکر کیا جاتا ہوں اور مجھ پر درود پڑھتا ہے تو یہ فرشتے کہتے ہیں اللہ تجھے بخشدے اور باقی فرشتے آمین کہتے ہیں۔

دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے اُس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں پس خوشا نصیب و زہے بخت اُس شخص کے جس کے درود درود ملئکہ یا صلاۃ خدا سے موافق ہو جائے تو

خموش بیٹھے ہو کیا مومنو درود پڑھو		شفیع روزِ جزا پر پڑھو درود پڑھو	

ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُمِرْنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْکَ (وفی روایۃ) تَذْعَرُ فَنَا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ یعنی آپ پر درود پڑھنے کا ہمیں حکم فرمایا گیا ہے اور آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو ہم نے جان لیا درود کس طرح پڑھیں فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یہ آیہ کریمہ صاف وصریح اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام بھیجنا واجب ہے اس لیے کہ صلوا اور سلموا دونوں امر کے صیغے ہیں اور موجب امر مطلقاً وجوب ہے مگر جبکہ کوئی قرینہ صارفہ عن الوجوب موجود ہو یہی مذہب ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و دیگر احناف کرام کا ہے اگرچہ امام شافعی وغیرہ کا اس میں خلاف ہے مگر اس آیہ میں امر بالاجماع وجوب کے لیے ہے ہاں اختلاف

Marfat.com

اس میں ہے کہ تمام عمر میں ایکبار درود وسلام آپ پر بھیجنا فرض ہے یا جتنی مرتبہ نام نامی واسم گرامی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سُنے اُتنی مرتبہ درود پڑھنا فرض ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ مسلک ہی کہ تمام عمر میں ایک مرتبہ فرض اور زیادہ اس سے مندوب ومستحب ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہی کہ نماز کے قعدۂ اخیرہ اور ہر وقت سماعت اسم مبارک حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم واجب ہی اور ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام عمر میں ایکبار صلوٰۃ وسلام حضور پر پڑھنا فرض ہے اور ہر وقت سماعت نام مبارک واجب ہی ہاں اگر ایک مجلس میں متواتر نام مبارک حضور کا ذکر کیا جائے تو اوّل مرتبہ درود پڑھنا واجب اور باقی مستحب جیسا کہ ایک مجلس میں تکرار آیت سجدہ سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہی۔ مگر مذہب مختار یہ ہے کہ ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے جیسا کہ طحاوی اور والوالجیہ میں ہے اور جمہور اسی پر ہیں لیکن ہر وقت قرأت قرآن وخطبہ درود بالجہر پڑھنا مکروہ ہے اولیٰ یہ ہی کہ اپنے دل میں پڑھے اسی طرح خطبہ ہوتے وقت جب نام نامی واسم گرامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لیا جائے یا آیۂ مذکورہ تلاوت کی جائے تو قوم کو درود پڑھنا مکروہ ہے احوط انصاف یہ ہے چاہے کہ اپنے دل میں پڑھے[1]۔ اسی طرح سوائے انبیا علیہم السلام کے دوسرے بالاستقلال درود پڑھنا بھی مکروہ ہے ہاں متبعت جائز ہی مثلاً کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَصْحَابِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَحْزَابِہٖ۔

پس اگرچہ یہ نعمت عظمیٰ اور انبیا کے لیے بالاستقلال اور غیر کے لیے تبعاً حاصل ہے مگر باعتبار کمیت وکیفیت کے اُس جناب ہی کے ساتھ ایک طرح کی خصوصیت رکھتی ہے کہ نہ ایسا اوروں کو حاصل اور نہ اس طرح کی رحمت کاملہ دوسروں پر نازل اور

[1] کمافی البحر وغیرہ ۱۲ منہ

Marfat.com

نسبی کے : رو و پر مصلی کے واسطے اسقدر فوائد مترتب اور نہ جناب احدیت کو
کسی کے درود کا ایسا اہتمام منظور روز ازل سے ابتک اُن کے رب عزوجل نے
اپنے محبوب پر بے نہایت رحمت نازل فرمائی حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم
پیغمبر کو حکم ہوا گیا کہ اگر تمھیں میری قربت منظور ہی تو میرے حبیب لبیب پر درود
بکثرت بھیجا کرو۔

روایت ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا دل بہشت میں تنہائی سے گھبرایا
تو جناب باری میں عرض کی کہ میرا جوڑا پیدا کر کہ جس سے میرا دل بہلے چنانچہ اُنکی
بائیں پسلی سے حضرت حوا پیدا کی گئیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے جب
ارادہ قربت کا کیا حکم ہوا کہ آدم پہلے اُن کا مہر ادا کرو تب ہاتھ لگانا عرض کیا
یارب مہر حوا کا کیا ہی حکم ہوا کہ ہمارے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر دس بار درود پڑھو یہی مہر حوا کا ہے اور ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک
اور ستر ہزار شام سے صبح تک اس امر پر مقرر فرمائے گئے ہیں کہ آپ کے روضہ منورہ
پر حاضر ہو کر درود پڑھتے رہا کریں اور تمام ملئکہ بلکہ خود رب العزۃ اُس تاجدار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہی اور جملہ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ تم بھی اُس محبوب پر
درود پڑھو تاکہ تم اس نعمتِ عظمیٰ و دولتِ کبریٰ سے محروم نہ رہ جاؤ چنانچہ اکثر مسلمان
بحکم الٰہی اپنی اپنی مجالس و محافل اور عبادتگاہوں میں بلکہ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے
رات دن اس کا ورد رکھتے ہیں یہانتک کہ عمدہ طاعات و افضل عبادات یعنی نماز
پنجگانہ میں پڑھی جاتی ہے۔

ای عزیز و غور کرنے کا مقام ہی کہ اُس معبود حقیقی کا اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے حال پر کسقدر نوازش و اکرام ہی کہ کسی پر بھی ایسا نہ ہوگا تو ؎

ایسے نبی پہ بس مدام بھیجو درود اور سلام	آئیگا یہ تمھارے کام بھیجو درود اور سلام

Marfat.com

بھولو نہ اس کو میرے جان دل سے کھو دیں ہاں سُنکے رسول حق کا نام بھیجو درود اور سلام

درود شریف کے فضائل و فوائد لاتعد و لاتحصی ہیں جن کا ضبط ناممکن اور بیان یا رائے تقریر سے باہر۔ درود پڑھنے والوں کو دونوں عالم میں فوائد جلیلہ حاصل ہوتے ہیں بلکہ عالم برزخ میں بھی یہ اپنے قاری کی دستگیری کرتی ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار درود پڑھنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر اور افضل ہے اور دنیا و آخرت دونوں کے واسطے کافی و وافی ہے اور ثواب اُس کا ہزار برس کی طاعت اور اکثر عبادت مالیہ و بدنیہ و قولیہ سے افضل و اعلیٰ ہے یہ فضل و عنایت ہم گنہگارانِ امت پر اسی تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہے ورنہ ہم کب اس عنایت کے لائق اور اس کرامت کے مستحق تھے سب سے پہلا فائدہ درود خواں کو یہ ہوتا ہے کہ وہ بباعث درود شریف آتش دوزخ سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ اُس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ رب العزت اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائیگا وہ کبھی دوزخ میں نہ جائیگا۔

امام مسلم و ترمذی و ابوداؤد و طبرانی و احمد وغیرہم اکابر محدثین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلے علی واحدۃ صلے اللہ تعالیٰ علیہ عشرا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے یعنی اپنی رحمت نازل فرماتا ہے بلکہ امام احمد و حاکم کی ایک روایت میں وارد ہے کہ جو شخص حضور پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر ستر مرتبہ پڑھتا ہے تو ؎

خموش بیٹھے ہو کیا مومنو درود پڑھو	شفیع روز جزا پر پڑھو درود پڑھو

Marfat.com

فائدہ ۲۵ دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ نظر عنایت فرماتا ہی اور اُس کے دس گناہ معاف فرماتا ہی اور دس درجے بلند فرماتا ہے اور دس نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں درج فرماتا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلے علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ تعالےٰ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیات ورفعت لہ عشر درجات بلکہ حلیہ وغیرہ کی ایک روایت میں وکتب لہ عشر حسنات بھی وارد ہوا ہے۔
اے عزیزو یہ تو بڑی نعمت ہی کہ پروردگار عالم اس بندۂ ناچیز آلودۂ معصیت پر اکیا درود پڑھنے کے باعث دس بلکہ ستر بار نظر رحمت فرمائے اور دس نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے اور دس برائیاں اُس کی محو فرمائے اور دس درجے بلند فرمائے ایک نگاہِ کرم اُسکی تمام دنیا کی مہمات کو کافی اور ادنیٰ عنایت اُسکی کل مطالب و مقاصد کے واسطے وافی ہی مگر اپنے پیارے محبوب کی پیاری اُمت کے ساتھ جو کچھ کرے وہ تھوڑا ہی **اگر غور کرو** تو کیسے نفع کی یہ تجارت ہی جو دنیا بھر کی تجارت سے انفع ہی کہ بے محنت و مشقت بغیر کچھ خرچ کیے ہوئے ایسا نفع کثیر ہاتھ آئے جو کسی تجارت میں دیکھا نہ سُنا مگر باوجود اس کے پھر بھی تم اس تجارت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اگر ابھی کوئی تم سے اتنا کہدے کہ فلاں جگہ پر ایک چیز میں دس گنا نفع ہوتا ہے یا ایک روپیہ کے بدلے دس روپیہ ملتے ہیں تو ابھی ایک دوسرے سبقت کروگے کہ کہیں یہ نفع ہاتھ سے نہ نکل جائے اور طرح طرح کی محنت و مشقت اٹھاؤگے سفر کروگے اور وہاں پہنچوگے مگر بڑے افسوس کی بات ہی کہ بلا محنت و مشقت بلا کچھ خرچ کیے ہوئے تم کو ایسا نفع کثیر حاصل ہوتا ہی اور تم اُسکی طرف متوجہ بھی نہیں ہوتے اور بطور کہانی و خواب و خیال کے سمجھتے ہو واہ کیا عقل ہے
ع ببیں عقل و ہمت ببا ید گریست ۔ تم کو چاہیے کہ دن رات چلتے پھرتے اس

Marfat.com

نفع کے حاصل کرنے میں کوشش کرو کہ اس میں سراسر نفع و بہبودی ہی ہے نوٹ

خموش بیٹھے ہو کیا مومنو درود پڑھو		شفیع روز جزا پر پڑھو درود پڑھو	
ادھر اُدھر کی نہ باتیں کرو درود پڑھو		شفیع حشر کی مدحت سنو درود پڑھو	

(۴۳) یہ ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر کھڑے ہو کر درود پڑھے قبل کھڑے ہونے کے بخشا جائے اور جو سوتے میں پڑھے قبل جاگنے کے بخشا جائے۔ بعض صوفیائے کرام سے منقول ہے کہ ہمارے پڑوس میں ایک شخص نہایت شرابخوار تھا دن رات نشۂ شراب میں سرشار رہتا ہم اُس کو اکثر نصیحت کرتے رہتے تھے مگر وہ کچھ نہ سنتا تھا جب وہ مرا میں نے اُس کو خواب میں دیکھا کہ وہ مکان میں جنت کے اچھے بیٹھا ہے میں نے اُس سے سبب پوچھا اُس نے کہا ایک دن مجلس وعظ میں حاضر تھا ایک واعظ کو کہتے سُنا کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آواز بلند درود پڑھے جنت اُس کے واسطے واجب ہو جائے گی پھر اُس واعظ نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا میں نے اور میرے حاضرین مجلس نے بڑا کر اُس کے ہمراہ درود پڑھا پس ہم سب کے سب اُسی دن بخشے گئے

حوض درود کے مرتے ہی ملے پاؤ گے		عزیز و مصیبت کا سرو سامنا ہو درود پڑھو

(۴۴) درود شریف سے یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے قاری کی تمام حاجتیں رفع کرتا ہے مشکلیں آسان کرتا ہے رنج و غم و درد و الم دور کرتا ہے اور ہر قسم کے رزق میں زیادتی کرتا ہے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

نوٹ بعض حضرات کے روبرو جب فوائد درود کا ذکر کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنا درود پڑھا کچھ بھی فائدہ نہ ہوا ایسوں کی یہ اعتقادی ہے اور خیال نہیں کرتے کہ ہم نے کتنا کچھ کھایا پیا مگر اس کے بہاں سے نکالنے والا کرنا جانے کہ کیا کچھ نفع ہوتا ہے ہر ایک کے حواس ایک مقدار پر دوا ہو گی ہے اسی طرح درود کو سمجھنا چاہیے اس کے فوائد کامل نہ کی جائے اس کی جنس سے حواس کمیت و کیفیت بتلانے ہر کہ فائدہ نہ ہوا ہو نفع ہر حال میں ہو گا اور اس کا ثواب انہیں اللہ کے یہاں سے ملے گا ہو انہیں معلوم نہ ہو گا ۱۲

Marfat.com

علیہ حاجتہ فلیکثر من الصلوٰۃ علی فانما تکشف الھموم والغموم والکروب وتکثر الارزاق والحوائج ۵

جو چاہتے ہو کہ کچھ رزق کی کشائش ہو	تو اُس جناب پہ اے مفلسو درود پڑھو

(۵) درود سے یہ ہوتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو مجھ پر تعلیما درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کلمات سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی جس کے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور پاؤں اُس کے زمین کے تلے اور سر اُس کا عرش بریں سے ملا ہوا ہوتا ہی پس اللہ تعالیٰ اُس سے فرماتا ہی میرے بندے پر درود پڑھو جس نے کہ اُس نے میرے نبی پر درود پڑھا پس وہ قیامت تک اُس شخص پر درود پڑھتا رہیگا۔

(۶) درود پڑھنے سے یہ ہوتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تحت عرش ایک دریا نور کا اور ایک فرشتہ پیدا کیا ہی جس کے دو پر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں سر اُس کا تحت عرش پاؤں اُس کے ساتوں زمین کے تلے جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُس فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ مارحیات میں غوطہ مار جب وہ فرشتہ غوطہ مار کر نکلتا ہی تو اپنے پر جھاڑتا ہی اور اُس کے پر سے جملہ قطرے نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ اُس قاری درود کے واسطے قیامت تک استغفار کرتے ہیں۔

(۷) یہ ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان میرے درود پڑھتا ہے تو اُس درود کو ملک الموت باذن اللہ قبض کر کے میری قبر پر پہنچاتا ہی اور کہتا ہے اے محمد فلاں ابن فلاں نے آپ کی امت سے آپ پر درود پڑھا ہے میں کہتا ہوں میری جانب سے بھی اُس کو دس درود پہنچاؤ اور کہدو کہ میری شفاعت تیرے واسطے حلال ہوئی پھر وہ فرشتہ آسمان پر صعود کرتا ہے اور عرش عظیم کے

Marfat.com

پاس پہنچکر عرض کرتا ہی کہ ای رب فلاں ابن فلاں نے تیرے حبیب پر درود بھیجا ہی
پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری جانب سے بھی اُس پر دس درود بھیجا پھر اللہ
تبارک وتعالیٰ اُس درود کے ہر حرف کے بدلے میں ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی جس کے
تین سو ساٹھ سر ہوتے ہیں اور ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہوتے ہیں اور ہر چہرے
میں تین سو ساٹھ مونہ ہوتے ہیں اور ہر مونہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں اور
وہ ہر ہر زبان سے کلام کرتا ہی اور تین سو ساٹھ طرح سے خدا کی حمد و ثنا بیان کرتا ہی
اور اُس سب کا ثواب اُس درود پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہی۔
(۸) یہ ہی کہ درود پڑھنے والے کا قیامت کے دن جبرئیل ہاتھ پکڑ کر پل صراط
پار لگائیں گے اور میکائیل اُسے حوضِ کوثر سے سیراب فرمائیں گے اور اسرافیل
جناب باری میں سر بسجدہ ہو کر اُسکی مغفرت چاہیں گے اور جب تک وہ بخشا نہ جائیگا
سر نہ اُٹھائیں گے اور عزرائیل وقتِ جاں کنی مثل انبیا علیہم السلام کے آسانی
سے اُسکی روح قبض فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں
کہ میرے پاس جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام آئے پس جبرئیل
نے کہا یا رسول اللہ من صلی علیک عشر مرۃ انا اخذ بیدہ و امرہ علی الصراط
وقال میکائیل انا اسقیہ من حوضک وقال اسرافیل انا اسجد اللہ تعالیٰ
ما ارفع راسی حتی یغفر اللہ لہ وقال عزرائیل انا اقبض روحہ کما قبضت
ارواح الانبیاء علیہم الصلاۃ۔
(۹) درود کے پڑھنے سے یہ ہی کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح کو دس مرتبہ اور
شام کو دس مرتبہ درود پڑھے گا قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے مامون اور محفوظ
رہیگا اور انبیا علیہم السلام اور صدیقان عظام کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔ حدیث
شریف میں آیا ہی من صلی علی عشرا اذا اصبح وعشرا اذا امسی ادرکتہ شفاعتی

Marfat.com

من نوع الاکبر یوم القیمۃ وکان مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین دوسری حدیث میں یوں ہے ان انجاکم یوم القیمۃ من احوالھا ومواطنھا اکثرکم علی صلوٰۃ۔

(۱۰) درود کے پڑھنے سے یہ ہوتا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھیگا حضور پر اُسکی شفاعت واجب ہوگی۔ زید ابن حباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا من قال اللھم صل علی محمد وانزلہ منزل المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی

(۱۱) یہ ہے کہ حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک نہر بنائی ہے جس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا دودھ سے زیادہ سفید مشک سے زیادہ خوشبودار برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے وہ اُس سے قیامت کے دن سیراب ہونگے مگر مخصوص برجب ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں رأیت لیلۃ المعراج نھرا مائہ احلی من العسل وابرد من الثلج واطیب من المسک فقلت لجبریل لمن ھذا قال لمن صلی علیک فی رجب۔

(۱۲) یہ ہے کہ درود مغفرت گناہ گاران ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا علی الصلوٰۃ فان صلوتکم مغفرۃ لذنوبکم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الصلوٰۃ علی النبی امحق للذنوب من ماء البارد للظمآن

(۱۳) یہ ہے کہ جو شخص حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر روز پچسو مرتبہ درود پڑھے گا کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے من صلی علی کل یوم خمس مائۃ مرۃ لم یفتقر ابدا۔

(۱۴) یہ ہے کہ جو شخص حضور پر ہر روز سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ سو حاجتیں اُسکی

Marfat.com

رکوا فرماتا ہے مشر آخرت میں اور ۳۰ دنیا میں۔ حدیث شریف میں ہے اذا صلی علی احدمن امتی فی الیوم مائۃ مرۃ قضی اللہ تعالیٰ لہ مائۃ حاجۃ سبعون منھا فی الاٰخرۃ وثلاثون فی الدنیا۔

(۱۵) یہ ہے درود مصلی کے واسطے قیامت کے دن نور ہوگی۔ انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوروا مجالسکم بالصلوٰۃ علی فان صلوتکم علی نور لکم یوم القیمۃ۔

(۱۶) یہ ہے کہ جو شخص حضور پر کثرت سے درود بھیجے گا وہ قیامت کے دن سوران کثرہ کا مالک ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثرکم علی الصلوٰۃ اکثرکم ازواجا فی الجنۃ۔

(۱۷) یہ ہے کہ درود مصلی کو پل صراط پر دستگیری کرے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آج کی شب میں نے عجیب معاملہ دیکھا کہ ایک شخص میری امت کا کبھی چوتڑوں کے بل گھسٹتا ہے کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے کبھی صراط سے چپکا جاتا ہے کہ ناگاہ اس کے درود نے دستگیری کی کہ صراط سے پار اتر گیا۔

(۱۸) یہ ہے کہ جو شخص حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے حضور اسکی تعظیم و تکریم فرماتے ہیں اور تمام دنیا سے زیادہ اس کو عزیز رکھتے ہیں حدیث شریف میں وارد ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک جوان خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے اسکی تعظیم کی اور اسکو اپنے پہلو میں فوق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بٹھایا پھر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اور کہا کہ اے ابی بکر میں نے اس کو تم سے اعلیٰ بٹھایا کہ دنیا میں اسکی برابر کوئی مجھ پر درود نہیں بھیجتا

(۱۹) یہ ہے کہ قاری درود پر ستر ہزار فرشتے درود پڑھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ تمام فرشتے پڑھتے ہیں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاءنی جبریل وقال یا محمد لا یصلی علیک احد الا یصلی علیہ سبعون الف ملک ومن صلت علیہ الملئکۃ کان من اھل الجنۃ وعن عامر بن ربیعۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی علی صلوٰۃ صلت علیہ الملئکۃ کما صلی علیّ۔

(۲۰) یہ ہے کہ درود پڑھنے والے کے لیے قیامت کے روز پل صراط پر نور ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں المصلی علی نور علی الصراط ومن کان علی الصراط من اھل النور لم یکن من اھل النار۔

(۲۱) یہ ہے کہ قاریِ درود کے تمام گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من صلی علی مرۃ صار کلا ذنب لہ ؎

اگر یہ چاہتے ہو تم گناہ بخشے جائیں	شفیعِ حشر پر اے عاصیو درود پڑھو

(۲۲) بلکہ تمام فوائد سے اجل واعظم فائدہ یہ ہے کہ کثرتِ درود سے حضور کی زیارت نصیب ہوتی ہے جو شایانِ بخت ورسا ہے نصیب اُس شخص کے جو حضور کے جمال جہاں آرا سے مشرف ہو حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور اللھم بلغ روح محمد منی تحیۃ وسلاما پڑھے ۷۰ خواب میں دیکھے۔ شیخ الشیوخ مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب میں فرماتے ہیں جو شخص اس درود کی مداومت باطہارت کرے حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اللھم صل علی محمد وآلہ کما تحب وترضیٰ یہ عمل مجرب وآزمودہ ہے اکثر کتب میں اس کے بارے میں حکایات منقول ہیں۔ محمد بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے وقتاً فوقتاً چند بار درود شریف پڑھا کرتا تھا ایک روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں اپنا مونہ آگے لاؤ میں اُسے بوسہ

Marfat.com

دوں اس لیے کہ تو اُس سے مجھ پر درود پڑھتا ہی میں نے اپنا مونھ اس قابل نہیں سمجھا
مگر بامتثال حکم عالی اپنا رخسارہ حضرت کے روبرو پیش کیا آپ نے میرے رخسارے پر
بوسہ دیا جب میں بیدار ہوا تمام گھر مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور آٹھ روز تک میری
عورت کو اُس رخسارے سے مشک کی خوشبو آتی رہی ۵

اگر حضور کی نظر حضوری ہے	حضورِ قلب سے اے دوست درود پڑھو
جو اُس حبیب کا نظارہ ہے	پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

اگرچہ ہر وقت چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے ہر حالت میں حتی کہ غسل کی حالت میں بھی
درود مندوب مستحب ہی مگر جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرنا افضل و بہتر ہی
جس کی بابت خود حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اکثروا
علی الصلوٰۃ یوم الجمعۃ فان صلوتکم معروضۃ علی۔
اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء یوم القیمۃ
معہ نور لو قسم ذالک النور بین الخلائق لوسعھم اور فرماتے ہیں صلی اللہ
علیہ وسلم جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اسی مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے اسی
برس کے گناہ معاف فرمائے اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جمعہ کے روز نماز عصر
پڑھکر گھٹنے سے پہلے کہے اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیما۔
اسی برس کے گناہ اُس کے معاف کیے جائیں۔ اور فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے
دن یا رات میں مجھ پر درود بھیجتا ہے خدا تعالیٰ اُس کی ستر حاجتیں روا فرماتا ہی
ستر آخرت میں اور تیس دنیا میں اور فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز مجھ پر درود بکثرت
بھیجو کہ وہ دن مشہود ہے ملائکہ اُس روز آتے ہیں اور جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہی
اُس کا درود مجھکو پہنچاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات میں
مجھ پر بہت درود بھیجو بیشک تمھارے درود مجھے پہنچتے ہیں اور میں تمھارے حق میں

Marfat.com

دعا اور استغفار کرتا ہوں صحابہ کرام نے دریافت کیا اور بعد وفات یارسول اللہ آپ نے فرمایا بعد وفات بھی پہنچتا ہے کہ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہ جمعہ سید الایام ہے اسی روز حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی روز انکی روح قبض کی گئی اور اسی دن نفخہ اور صعقہ ہے پس اس دن مجھ پر کثرت درود بھیجو کہ تمہارے درود میرے حضور میں پیش کیے جاتے ہیں آن احادیث سے دو امر اور بھی ثابت ہوئے ایک تو یہ کہ ایام متبرکہ میں اہتمام حسنات زیادہ چاہیے دوسرے یہ کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ تشریف فرما ہیں اور ہمارے درود آپ کے حضور میں پیش کیے جاتے ہیں آپ خوش ہوتے ہیں اور ہمارے واسطے دعائے مغفرت فرماتے ہیں تو رتبہ بلند نصیب اس شخص کا کہ جسے یہ نعمت عظمیٰ یعنی آپ کا اس کے واسطے استغفار کرنا میسر ہو کہ یہ دولت ہفت کشور کی سلطنت سے افضل ہے اگر تمام عمر میں ایک ہی بار نصیب ہو جائے تو گویا دونوں جہان کی خوبیاں مل گئیں اور آخرت کی تمام آفات سے نجات پائی میسرے احادیث اخیرہ سے اس خبیث مردک کا قول بھی رد ہو گیا کہ جو حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ لکھکر لقمہ حشرات الارض و نوالۂ حیات نار ہوا کہ حضور نعوذ باللہ مر کر مٹی میں مل گئے خاک بدہان گستاخ بلکہ ایک حدیث میں ارشاد فرمائے ہیں ان اللہ وعدنی اذمت ان یسمعنی صلوۃ من صلی علی وانا فی المدینۃ وامتی فی مشارق الارض ومغاربھا وقال ان اللہ تعالیٰ جعل الدنیا کلھا فی قبری وجمیع ما خلق اللہ اسمعہ وانظر الیہ وقیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت صلوۃ المصلین علیک ممن غاب عنک ومن یاتی بعدک ما حالھما عندک قال اسمع صلوۃ اھل محبتی واعرفھم یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جب میں وفات پاؤں تو مجھے مجھ پر درود پڑھنے والے کا درود

Marfat.com

پوچھی ہے گو میں مدینہ میں ہوں اور میری اُمتی مشرق و مغرب میں ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے تمام دنیا میری نظر میں رکھدی ہے اور جو کچھ خدا نے پیدا فرمایا ہے میں اُسے دیکھتا ہوں اور اُسکا کلام سنتا ہوں آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ سے جو لوگ غائب ہیں اور جو آپکے بعد پیدا ہونگے اُنکے درود کا آپکے نزدیک کیا حال ہے فرمایا میں اپنے اہل محبت کا درود سنتا ہوں اور انھیں پہچانتا ہوں

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں درود
شافع روزِ جزا تم پہ کروروں درود
جان و دلِ اصفیا تم پہ کروروں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے خدا کا ظہور اُس سے تمھارا ظہور
خلق تمھاری جمیل خلق تمھارا جمیل
طٰہٰ کے ماہ تم جملہ رسل سے تمام
تم سے جہان کا نظام تم پہ کروروں سلام
تم ہو جوادِ کریم تم ہو رؤف رحیم
خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم
مظہرِ حق ہو تمھیں مظہرِ حق ہو تمھیں
برسے کرم کی بھرن پھولیں تمھ سے چمن

طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود
آپ وکیلِ انبیا تم پہ کروروں درود
نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروروں درود
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں درود
تم سے ہے سب کا بنا تم پہ کروروں درود
لمعہ ہے یہ وہ ضیا تم پہ کروروں درود
خلق تمھاری گدا تم پہ کروروں درود
توشۂ تاک خدا تم پہ کروروں درود
تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں درود
کھیپ ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود
تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروروں درود
تم میں ہر اظہر خدا تم پہ کروروں درود
ایسی جلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

Marfat.com

گرچہ ہین بیحد قصور تم ہو عفو و غفور — بخشدو جرم و خطا تم پہ کرورون درود
آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمھاری ہی آس — بس ہے یہی آسرا تم پہ کرورون درود
دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا — سینہ پہ رکھدو ذرا تم پہ کرورون درود
جائین نہ جبتک غلام خلد ہی سب پر حرام — ملک تو ہے آپ کا تم پہ کرورون درود
اپنے خطاوارون کو اپنے ہی دامن مین لو — کون کرے یہ بھلا تم پہ کرورون درود
کرکے تمھارے گناہ مانگین تمھاری پناہ — تم کہو دامن مین آ تم پہ کرورون درود
ہم نے خطا مین نہ کی تم نے عطا مین نہ کی — کوئی کمی سرورآ تم پہ کرورون درود
کام غضب کے کیے اوسپہ ہے سرکار سے — بند دن کو چشم رضا تم پہ کرورون درود
آنکھ عطا کیجیے اوس مین ضیا دیجیے — جلوہ قبر دکھا تم پہ کرورون درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے — ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کرورون درود

واخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

لقمۂ روح قیمت ۱۲ر
خمخانۂ حجاز " ۱۲ر
آئینۂ پیغمبر " ۸ر
بیاض نعت " ۸ر
نغمۂ جگر دوز " ۸ر
لذت درد " ۸ر
دبدبۂ سکندری " ۸ر
نعت مقبول خدا " ۱۲ر
یہ سب نعتیہ دیوان ہین ملنے کا پتہ
جناب قاضی حاجی حافظ خلیل الدین حسن
صاحب حافظ و کیل منصفی پیلی بھیت

طریق النجاۃ
یہ تبرہ اولیائے کرام پر
پر روشنی کرنیکے جواز و ثواب
ثواب مین ہی قیمت ۲ر

لمعۃ الضحیٰ
اس مین داڑھی منڈوانے کترانے
کا حکم اور اسکی وعید ہی قیمت ۲ر

المہی الاکید
غیر مقلدون کے پیچھے نماز ناجائز ہونیکے
حکم مین ہے قیمت ۲ر سے کا پتہ
مولوی حکیم حشمت علی محلہ گڑھیا بریلی

Marfat.com

مسلمانوں کے مفید کارآمد کتابیں

نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین

اس کتاب کا حصہ دوم و سوم بھی طیار ہے جسکے مضامین و بیانات نہایت دلچسپ و پُراثر اور قابل دید ہیں۔ قیمت ہر حصہ ۸ر آٹھ آنہ ہے

تذکرہ حسنین

اس کتاب میں جناب امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حالات صحیح واقعات شہادت و بعد شہادت و مناقب فضائل بالتفصیل درج کیے گئے ہیں صحیح و معتبر روایات کے جمع کرنے میں بید کوشش کی گئی ہے۔ غیر معتبر و موضوع روایات پر تنبیہ کی گئی ہے۔ آخر میں ذکر ائمہ اہل بیت و مبحث امامت اور یزید پلید وغیرہ کے بارے میں حکم شرعی تحریر کیا گیا ہے صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے بارے میں حضور کے ارشادات نقل کر کے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ کہ ان حضرات کے ساتھ کیا کیا برتاؤ کرنا کیسی عقیدت رکھنا چاہیئے جو بحمد اللہ مسلمانوں کے لیے مفید و کارآمد اور اغوائے شیاطین سے بچنے کا بہتر ذریعہ ہے میرے نزدیک یہ کتاب باین طرز و روش و بحیثیت مجموعی اپنا مثل نہیں رکھتی لہذا مسلمانوں کو اسے ضرور ملحظ کرنا چاہیئے۔ قیمت فی جلد ۹ر نو آنہ

القول المجزل فی حکم الغزل مع شہاب ثاقب علے جواب راغب

اس میں مردوں کو شغل چرخہ کاتنے کی ممانعت اور عورتوں کو اجازت اور مولوی عبدالباری صاحب لکھنوی و مولوی عبداللہ صاحب بنارسی و مولوی یعقوب بخش صاحب راغب بدایونی کی تحریرات کا جو چرخہ کے جواز میں ہمدم میں شائع ہوئی تھیں معقول رد ہے قیمت ۱ر

ملنے کا پتا مولوی حکیم حشمت علی نگر گڈھیا باسن پور

Marfat.com

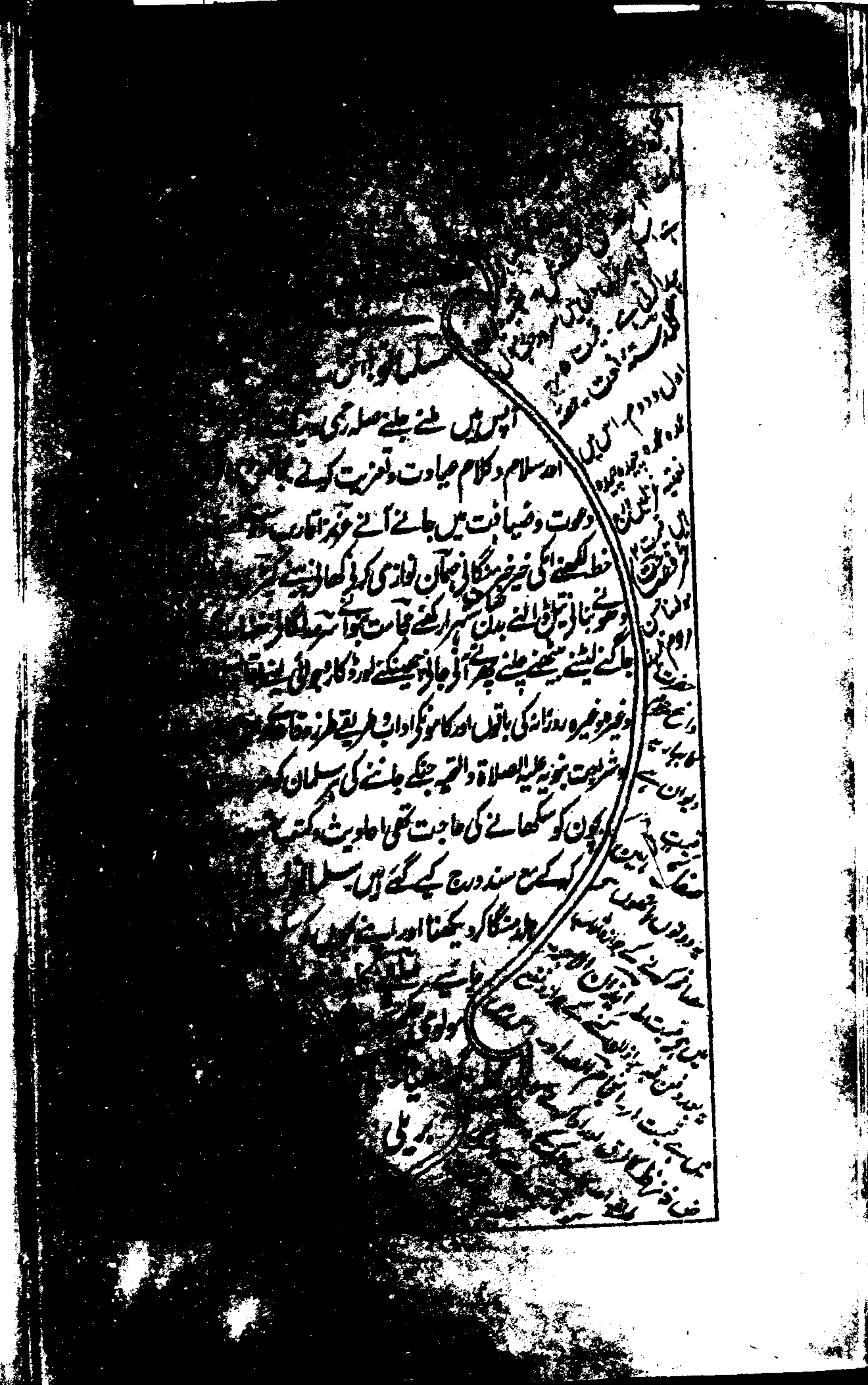

Marfat.com

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

الحمد کہ دریں ایام برکت التیام کتاب مستطاب گنجینۂ اوصاف
وفضائل محمدیہ وخزینہ خصائل وشمائل احمدیہ مسمّٰی بہ

نصرۃ الواعظین

حصۂ دوم باوصافِ

سیّد المرسلین

وصحبہ اجمعین

از تالیف لطیف ترصیف منیف جناب مولانا مولوی
حکیم محمد حشمت علی صاحب فائق سنی حنفی بریلوی

در مطبع حسنی بہ اہتمام مولوی رضا حسنین صاحب طبع شد

۵۰۰ جلد طبع شد ۱۳۳۸ھ

ت ۸

Marfat.com

حصۂ دوم

وعظ نہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بیان خلقتِ نور و پیدائش حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم

قال اللہ تعالیٰ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ مسلمانو تمہارا رب تبارک وتعالیٰ اس آیۂ کریمہ میں تمھیں ایک نور کرامت ظہور کے آنے کی خبر فرحت اثر سناتا ہے کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ تحقیق آیا تمہارے پاس (اے لوگو) اللہ کی جانب سے نور (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم) اور روشن کتاب (یعنی قرآن عظیم) کہ دکھاتا ہے اللہ بذریعہ اُس نور کے راہیں سلامتی کی عذابِ الٰہی سے یا راستے دینِ اسلام یا دار السلام بہشت کے اُن لوگوں کو کہ جنھوں نے اتباع و پیروی کی اللہ کی رضا و خوشنودی کی اور نکالتا ہے انھیں تاریکیوں کفر اور ضلالت شرک و جہالت سے طرف نور اسلام کے۔

ارباب تفاسیر لکھتے ہیں کہ اس آیۂ کریمہ میں نور سے ذات پاک حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے جن کے نور فیض گنجور سے زمین آسمان عرش و کرسی لوح و قلم ملائکہ انبیا اولیا جن و انس وحوش و طیور چرند و پرند جمادات نباتات معدنیات وغیرہ

Marfat.com

تمام مخلوقات پیدا ہوئی اور تمام عالم اُن کے نور سے روشن و منوّر ہو گیا اور سمک سے سماک تک تمام ظلمت کفر و ضلالت باقی نہ رہا جس جا بتخانے تھے وہاں مسجدیں بن گئیں جہاں گھڑیال و ناقوس بجتے تھے وہاں اللہ اکبر کی صدائیں آنے لگیں ؎

آنجا کہ بود نعرۂ فریاد مشرکاں	اکنوں خروش نغمۂ اللہ اکبرست

اگر اللہ تعالیٰ اُس آفتابِ عرب و عجم کے نور کو پیدا اور اُس تاجدار دو عالم کو عالمِ ظہور میں ہویدا نہ فرماتا کوئی ذرّہ اس عالم کا وجود میں نہ لاتا تمام موجودات حضور ہی کے طفیل عالمِ وجود میں لائی گئی اور جنت و نار اُس جناب ہی کے باعث خلق فرمائی گئی جیسا کہ ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا بے شک میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس واسطے پیدا فرمایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے اُن پر ظاہر کروں اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

دیلمی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہو کر کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دوزخ کو پیدا نہ فرماتا۔

نزہۃ المجالس میں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کس سے مخلوق فرمائے گئے فرمایا جب مجھ پر وحی نازل ہوئی میں نے عرض کی ای رب تو نے مجھے کس سے پیدا فرمایا ارشاد ہوا اپنے عزت و جلال کی قسم لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی زمین و آسمان کو پیدا نہ فرماتا پھر میں نے یہی عرض کیا پھر خطاب ہوا وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ جَنَّتِیْ وَلَا نَارِیْ

Marfat.com

قسم ہے اپنی عزت وجلال کی اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی جنت ودوزخ نہ بناتا الخ۔
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تحتِ تفسیر آیہ کریمہ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا هُ تحریر فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو جناب احدیت سے الواح عنایت ہوئیں آپ بہت خوش ہوئے اور جناب باری میں عرض کی الٰہی تو نے مجھے ایسی کرامت کے ساتھ سرفراز فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی کو اُس کے ساتھ مکرم نہ کیا فرمان آیا اے موسیٰ چونکہ ہم نے تیرے قلب کو اپنے سب نبیوں سے زیادہ متواضع پایا لہٰذا کلام ورسالت سے مکرم فرمایا فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ومت علی التوحید وحب محمد عرض کی خدایا محمد کون ہے جسکی محبت تیری توحید سے مقرون ہے ارشاد ہوا محمد وہ ہے کہ جس کا نام نامی دو ہزار برس پہلے آسمان وزمین پیدا کرنے سے ساقِ عرش پر لکھا اگر تو مجھ سے تقرب ونزدیکی حاصل کیا چاہتا ہے تو اُنپر کثرت درود بھیجا کر موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کی الٰہی مجھے محمد سے آگاہ کر دے کہ وہ کون ہیں جنکے بجز تجھ سے نزدیکی ہو نہیں سکتی۔ خطاب آیا کولا محمد وامتہ لما خلقت الجنۃ ولا النار ولا الشمس ولا القمر ولا اللیل ولا النہار ولا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا ایاک یعنی اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کی اُمت نہ ہوتی تو میں بہشت ودوزخ چاند وسورج رات ودن ملائکہ انبیا کسی کو پیدا نہ کرتا اور بنا بر تجھے بتاتا روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک روز جناب باری میں عرض کی الٰہی زبور پڑھتے وقت ایک ایسا نور ظاہر ہوتا ہے جس سے میرے دل کو چین جان کو آرام حاصل ہوتا ہے اور میرا تمام عبادت خانہ اُس سے روشن ومنور ہو جاتا ہے اور محراب ودر جنبش میں آتے ہیں۔ ارشاد ہوا یہ نور ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لاجلہ خلقت الدنیا والاخرۃ وآدم وحوا والجنۃ والنار اُسی کے باعث میں نے دنیا اور آخرت وآدم وحوا اور جنت ودوزخ پیدا فرمائے کنت انی المعارج تمام دنیا ومافیہا اور جملہ انبیا ومرسلین وملائکہ مقربین وخلق اللہ اجمعین حضور ہی کے

Marfat.com

صدقے میں خلق فرمائے گئے اور حضور ہی کے طفیل عالمِ ظہور میں لائے گئے ؎

مقصود ذاتِ اوست دگر جملگی طفیل		منظور نورِ اوست دگر جملگی ظلام

اور سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس نبی مکرم شفیع معظم باعث ایجادِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا اور پھر اُس نور سے تمام عالم کو خلعت وجود پہنایا جیسا کہ صحیح حدیث میں اُس تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا وَکُلُّ خَلَائِقَ مِنْ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تمام خلائق میرے نور سے ہے اور میں اللہ کے نور سے ہوں ؎

تو کی کہ مطلعِ احسان و مظہرِ جودی	اگر کن فکاں ز تو دارند نام موجودی
دریں ضیافتِ ہستی بخوانِ جود و کرم	ہمہ طفیلِ تو اند و تو کی کہ مقصودی
ہنوز آدم و عالم نبود نام و نشاں	کہ در سرائچہ وحدت جلیس حق بودی

تاج المذکرین میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل نے مجھ سے آکر کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعتِ وجود عنایت فرمایا ایک ہزار برس زیرِ عرش رکھکر خطاب فرمایا مَنْ خَلَقَكَ کس نے تجھے پیدا کیا میں نے عرض کی اَنْتَ الْخَالِقُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمَعْبُوْدُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ الْخَاضِعُ الْمُنْقَادُ پھر بعد اٹھارہ ہزار برس کے دریافت فرمایا مَنْ خَلَقَكَ وَمَنْ اَنَا کس نے تجھے پیدا کیا اور میں کون ہوں میں نے عرض کیا اَنْتَ خَالِقِیْ وَرَازِقِیْ وَمُحْیِیْ وَمُمِیْتِیْ وَبَاعِثِیْ تو ہی میرا پیدا کرنے والا اور رزق دینے والا اور جلانے والا اور مارنے والا اور اُٹھانے والا ہے پھر اٹھارہ ہزار برس بعد ارشاد ہوا مَنْ اَنَا وَمَنْ اَنْتَ میں کون ہوں اور تو کون ہے میں نے عرض کی اَنْتَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِیُٔ وَاَنَا الْعَبْدُ الْعَابِدُ الْخَاضِعُ تو اللہ خالق و باری ہے اور میں بندہ عابد و خاضع ہوں ارشاد ہوا صَدَقْتَ یَا جِبْرَئِیْلُ صحیح کہا تو نے اے جبرئیل پس میں نے

Marfat.com

یہ خطاب باصواب سنکر اور اپنے حال پر اکرام خداوندی دیکھکر عرض کی ای پروردگار تو نے مجھسے پہلے بھی کسی کو پیدا فرمایا ہی حکم ہوا نگاہ اُٹھاکر دیکھ میں نے بموجب حکم نظر اُٹھائی تو ایک نور جمال صوری وکمال معنوی سے آراستہ وپیراستہ تاباں و درخشاں دیکھا جس کے دیکھنے سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں عرض کی خداوندا یہ کس کا نور ہے جس کے نور سے آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں ارشاد ہوا یہ نور اُس کا ہی جس کے باعث میں نے تجھے برگزیدہ کیا اور تمام ملائکہ اور جملہ مخلوقات کو اُس کے سبب عالم وجود میں لایا اور عرش وکرسی لوح وقلم کو اُسی کے طفیل خلق فرمایا هُوَ حَبِیْبِیْ وَصَفِیِّیْ وَنَبِیِّیْ وَسِیْرَتِیْ وَخَلْقِیْ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی (صلے اللہ علیہ وسلم) نظم

چشم کشا نورِ محمدؐ ببیں	قاعدۂ دولتِ سرمد ببیں	ہر دو جہاں پرتوِ نور دیست
کونِ مکاں بحرِ ظہور دیست	نورِ نبی لمعۂ نورِ خدا ست	لمعۂ ہر نور ازو کے جدا ست

پس اُسی نور کے آنے کی اللہ تعالیٰ اس آیۂ کریمہ میں ہمیں خوشخبری سناتا ہی اور فرماتا ہی قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ تحقیق آیا تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جب خلاقِ عالم کو ظہور ذات مستجمع صفات و آفرینش مخلوقات منظور ہوا تو تمام موجودات کے وجود سے پہلے نور فیض گنجور اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کا پیدا فرماکر خطاب فرمایا کُنْ یَا مُحَمَّدُ ہو جا محمد جب اُس نور نے یہ خطاب باریاب سنا فوراً بصورت ایک ستون[1] کے بلند ہوا اور حجاب عظمت تک پہنچکر سجدہ کیا اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ارشاد ہوا لِاَجْلِ ذَالِكَ خَلَقْتُكَ وَسَمَّيْتُكَ مُحَمَّدًا اسی لیے میں نے تجھے پیدا فرمایا اور تیرا نام محمد رکھا پھر اُس نور کو قسم قسم نوع بہ نوع فرماکر اُس سے عرش وکرسی لوح وقلم آسمان وزمین چاند سورج بہشت ودوزخ رات دن دریا پہاڑ ارواح انبیا اولیا صلحا شہدا ملائکہ جن وانس وحوش وطیور جمادات نباتات معدنیات وغیرہ موجودات بنائے[2]

[1] وَفِیْ رِوَایَةٍ کُوْنِیْ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدًا ۱۲ منہ [2] وَفِیْ رِوَایَةٍ فَطَافَ حَوْلَ الْعَرْشِ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۱۲ منہ

Marfat.com

فصلّ اللّٰہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا	زمیں از حبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا
محمد حامد و محمود وی را خالقش بستود	کزو شد بود ہر موجود از و شد دیدہا بینا
از و در ہر تنے ذوقے و زو در ہر دلے شوقے	از و بر ہر زباں ذکے و زو در ہر سرے سودا
دو چشم نرگسینش را کرمنا زاغ البصر خوانند	و در زلفِ عنبر بیش را کہ وَاللَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی

مدارج و مواہب میں ہے کہ جب پروردگار عالم نے اپنے حبیب پاک کا نور پیدا اور اُس نور سے انوار سائر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ہویدا فرمایا اور ہمارے حضور کے نور کو اُنکے انوار کی جانب نظر کرنے کا حکم دیا پس اُس نور کرامت ظہور نے جب انوار انبیا پر بموجب حکم احکم الحاکمین نظر ڈالی تو اُسکی روشنی کے آگے تمام انبیا کے انوار کی روشنی مضمحل اور ماند ہوگئی اور وہ سب نبیوں کے نور پر غالب آیا انوار انبیا نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی الٰہی یہ کس کا نور ہے جسکی چمک دمک کے روبرو ہمارے انوار پھیکے پڑ گئے ارشاد ہوا یہ نور میرے پیارے حبیب محمد ابن عبد اللہ کا ہے اگر تم اُس پر ایمان لاؤ گے تو مرتبۂ نبوت پاؤ گے سب نے یکدل و یکزبان ہو کر عرض کی کہ ای رب ہم اُس پر اور اُسکی نبوت پر ایمان لائے مسلما تو خدا نے اپنے نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعت شان و عظمتِ مکاں ملاحظہ کرو اور اُس کے حال پر خداوند عالم کا نوازش و اکرام تو دیکھو کہ تمام انبیا کرام و رسل عظام کو اُن کے صدقے میں نبوت عطا فرمائی جا رہی ہے بلکہ اُن سب سے حضور پر ایمان لانے اور آپکی مدد کرنیکا عہد پیمان لیا جا رہا ہے اور قرآن شریف میں اس کا ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَ اَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَ اَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ ۝ فَمَنۡ تَوَلّٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ یعنی اور یاد فرمائیے اے محبوب جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تمھیں کتاب و حکمت دوں پھر تمھارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اُسکی جو تمھارے ساتھ ہو تو ضرور ہے اُس پر ایمان لانا اور بہت ضرور اُسکی

Marfat.com

مدد کرنا پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی کہ ہم اقرار
لائے فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں سو
جو اس کے بعد پھر گیا تو وہی لوگ بے حکم ہیں امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیۂ کریمہ
کی تفسیر میں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ لَمْ یَبْعَثِ اللّٰہُ مِنْ اٰدَمَ وَمَنْ
دُوْنَہٗ اِلَّا اَخَذَ عَلَیْہِ الْعَھْدَ فِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بُعِثَ وَھُوَ
حَیٌّ لَیُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَیَنْصُرُنَّہٗ وَیَاْخُذُ الْعَھْدَ بِذٰلِکَ عَلٰی قَوْمِہٖ یعنی اللہ تعالیٰ
نے آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیا بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائے اور
انکی مدد فرمائے اور اپنی امت سے اسی مضمون کا عہد لے چنانچہ اس عہد ربانی کے مطابق
ہمیشہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید
المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین سے رطب اللساں رہتے اور اپنی پاک
مجالس و محافل کو حضور کی یاد و مدح سے زیب و زینت دیتے اور اپنی امتوں سے حضور پُر نور پر
ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے یہانتک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں حضرت مسیح کلمۃ اللہ علیہ
صلوٰۃ اللہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کہتا تشریف لایا اور جب سب
ستارہ روشن و مہ پارے پسِ پردۂ غیب میں گئے تو اس آفتاب عالمتاب خاتمیت نے باہزار اں
جاہ و جلال طلوع و اجلال فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم تو اسی آفتاب
عالمتاب خاتمیت کی تشریف آوری کی اللہ تعالیٰ اس آیۂ کریمہ میں خبر فرحت اثر سناتا ہے اور
فرماتا ہے قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی جانب
جانب سے نور جسکی روشنی میں تم نے ہدایت پائی راہِ حق دیکھی اور نور ایمان و عرفان سے مالا مال
ہوئے پھر اس نور کرامت ظہور کو ستائیس ہزار سال سایۂ عرش اور پانچ ہزار برس لوح و کرسی
اپنی تسبیح و تہلیل میں مشغول رکھکر حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کو حکم فرمایا کہ زمین پر جاؤ

Marfat.com

اور وہاں سے تھوڑی خاک برائے ترکیب مادہ وجود اُس نور پاک کے لاؤ پس وہ سنتے ہی جب فرمان رب جلیل زمین پر آئے اور اسے فرمان والا شان خالق انس و جان سنایا زمین میں یہ سنکر ایک جوش آیا اور اُس سے خاک سفید مثل کافور ظاہر ہوئی پس جبرئیل نے ایک مثقال خاک اُس مقام سے کہ جہاں اب روضۂ پاک اُس صاحب لولاک کا ہے لی کہ حکم احکم الحاکمین آیا کہ ای جبرئیل بہشت میں جاؤ اور وہاں سے اس مقدار مشک و زعفران اور کافور و سنبل اور ماء معین و سلسبیل اور شراب تسنیم لیکر اس خاک میں ملاؤ جبرئیل نے جناب احدیت سے حکمت اسکی دریافت کی ارشاد ہوا مشک سے خون اُس جناب کا پیدا کرونگا اور زعفران سے رگ و پے اور کافور سے عظام اور سنبل سے بال اور ماء معین سے لب و دنداں اور سلسبیل سے دین اور شراب تسنیم سے گفتار اُس صاحب عزو وقار کی بناؤنگا اور اُسے سخنگو اور شفیع خلائق فرماؤنگا تنبیہ یہی باعث ہے کہ جو عرق حضور کے تن اقدس سے نکلتا مشک کی مانند خوشبو دیتا اور تمام بدن آپ کا مثل گل مہکتا جس گلی کوچہ سے گزر فرماتے بس جاتا ؎

اُنکی مہکے دل کے غنچے کھلا دیتے ہیں	جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا رہے ہیں

چنانچہ جبرئیل نے اُس خاک کو اشیائے مذکورہ میں آمیختہ فرما کر مادہ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیار کیا تب حکم باری عزوجل پہنچا کہ ای جبرئیل اس گوہر درج نبوت و جوہر دریای محبت کو تمام اکناف عالم و اطباق سموات و اطراف بہشت و اصناف ملائکہ میں پھرا کر مذاکر کرا کہ یہ حبیب رب العلمین و شفیع المذنبین مشہور فی الاولین والآخرین پھر لے بصورت ایک قندیل کے ساق عرش میں آویزاں اور دوسری روایت میں ہے کہ اُسے بشکل طاؤس ایک قندیل زمردین میں تا پیدائش آدم علیہ السلام صورکہ شجرۃ الیقین میں آویزاں اور محل نور حضور پر نور سید انس و جاں کیا اور جب وہ نور ظہور مطلع انوار قدسیہ سے مثل کوکب دری کے تاباں و درخشاں ہوا تو برائے ایداع اس

Marfat.com

کالبد آدم علیہ السلام تیار کیا گیا اور تمام ممالک ملکوت میں ندا فرمائی گئی کہ جو کوئی اس گوہر گرانبہا کی امانت رکھنے کی قابلیت رکھے اور اپنے کو اس کا خزینہ بنائے جب کسی نے اپنے میں اس گوہر بے بہا کے ودیعت رکھنے کی قابلیت نہ دیکھی اور سب نے سر عجز خم کر کے سکوت اختیار کیا تب ابوالبرکات اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام نے اسکی استدعا کی کہ ؎

بنشیں بر دل ویرانہ ام اے گنج مراد کہ من ایں خانہ بسودائے تو ویران کردم

اسکی جانب آیۂ کریمہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ مشیر ہے یعنی مشیت کی ہم نے امانت (نور محمد صلی اللہ علیہ) زمین و آسمان اور پہاڑوں پر پیش کیا سب نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور ڈر گئے وہ سب اس سے پس اٹھا لیا اس امانت کو (یعنی نور نبی آخر الزماں کو) انسان (یعنی آدم علیہ السلام) نے پس وہ نور موفور السرور حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا گیا کذا فی المعارج مدارج میں ہے کہ جب وہ نور محمدی پیشانی آدم میں جلوہ فرما ہوا اور آپ کے تمام اعضا میں ساری ہوا اللہ تعالیٰ نے اس نور کی برکت سے آدم علیہ السلام کو جملہ مخلوقات کے اسما تعلیم فرمائے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور انہیں مسجود ملائکہ بنا کر تمام فرشتوں کو سجدہ تعظیمی کرنے کا حکم فرمایا سب نے بموجب حکم احکم الحاکمین ظاہراً آدم کو اور حقیقۃً نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا مگر شیطان علیہ اللعن نے سجدے سے انکار واستکبار کیا کما قال اللہ تعالیٰ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور جب تمام ملائکہ سجدہ سے فارغ ہوئے تو انہیں اللہ نے نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ جلسائے بہشتی سے جن پر نام نامی و اسم گرامی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین کا منقوش تھا آراستہ و پیراستہ فرما کر تخت بہشتی پر بٹھا کر ہمراہ ملائکہ مقربین جانب بہشت عنبر سرشت روانہ کیا تمام فرشتوں میں غلغلہ تہنیت وصلوٰۃ وتحیۃ بلند ہوا رضوان خلد بریں وحوران ماہ جبیں نے انہیں باستقبال تمام لیا اور

Marfat.com

جب وہ نور خدا حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جاگزیں ہوا تو وہ اپنی پیشانی کے خطوط سے ایک برکت آواز سننے لگے لیکن جناب باری میں عرض کی الٰہی یہ کیسی آواز ہے ارشاد ہوا ای آدم یہ ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی تسبیح کی آواز ہے جو نور نگاہ مومنین و سرور قلب مسلمین اور تمہارا فرزند ارجمند ہوگا خوشا نصیب جناب کے جسے ایسا فرزند ملے تفسیر بحر العلوم نسفی میں ہے کہ جب وہ نور مبارک آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا گیا ملائکہ اعلیٰ میں انکی تعظیم و توقیر ہونے لگی جس طرف گزر فرماتے پرے کے پرے ملائکہ کے ان کے پیچھے برائے اکرام و احترام جاتے ایک روز جناب باری سے سبب اس کا دریافت کیا خطاب آیا ای آدم جو نور تمہاری پیشانی میں جلوہ گر ہے اس تعظیم و توقیر کا وہی سبب ہے عرض کی الٰہی مجھے بھی کسی ایسے وضو میں منتقل فرما کہ میں اسے دیکھوں اور اس کے دیدار فیض آثار سے اپنے قلب کو مسرور اور آنکھوں کو منور کروں چنانچہ باستدعائے آدم وہ نور انکی سبابہ دست راست میں منتقل فرمایا گیا جب آدم علیہ السلام نے اس کو دیکھا انگلی اٹھا کر کلمہ شہادت ادا کیا اور قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا مُحَمَّدُ کہکر صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور اسی انگلی کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگایا پس اسی نور کا اللہ تبارک تعالیٰ اس آیہ کریمہ میں تذکرہ فرماتا ہے کہ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روشن کتاب مدارج میں ہے کہ جب آدم علیہ السلام بہشت میں قیام پذیر ہوئے اللہ تعالیٰ سے برائے انسیت اپنا ہمجنس جوڑا طلب کیا پس اللہ تعالیٰ نے آپ پر خواب طاری فرما کر انکی بائیں پسلی سے حضرت حوا کو پیدا فرمایا جب آدم علیہ السلام خواب سے بیدار ہوئے حضرت حوا کو دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور انکی جانب دست [illegible] ملائکہ مقربین بحکم رب العلمین مانع ہوئے اور کہا کہ [illegible]

Marfat.com

حوّا کو ہاتھ نہ لگانا پوچھا مہر اُن کا کیا ہی کہا جناب محمد رسول اللہ حبیب کبریا پر میری طرف سے
بروایتی بیس مرتبہ درود پڑھنا اُن کا مہر ہے پس آدم علیہ السلام نے حضور پر درود پڑھا
اور حضرت عزت نے بکلام اقدس خطبہ پڑھکر حوّا کا آدم سے نکاح کیا اور اپنے حبیب کے
صدقے میں اُنھیں جوڑا عنایت فرمایا اور طرح بطرح اُن کا اعزاز و اکرام فرمایا بہشت
سب کو دیا تمام ملاء اعلیٰ میں معظم و محترم کیا سجودِ ملائکہ بنایا سب فرشتوں نے سجدہ کیا ابلیس
پر لعنتیں نے نہ کیا فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ مردود بارگاہ ہوا طوقِ لعنت گلے میں پڑا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ
وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ پس وہ آدم علیہ السلام کی دشمنی پر کمربستہ ہوا اور
اُنھیں بہکا کر گیہوں کا درخت کھلا کر حلہ بہشتی چھنوایا جنت سے نکلوایا فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ
عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ آدم علیہ السلام اپنی ذلت و خطا پر نادم و پشیمان ایک مدت تک
نالاں و گریاں اور بہزار آہ و زاری جناب باری میں عذر خواہی کرتے رہے مگر کچھ سود نہ ہوا
آخر کار جب اُس نور محمدی ہی کے دامنِ رحمت میں پناہ لی اور حضور ہی کی ذات بابرکات کو
وسیلۂ شفاعت و مغفرت بنایا تب اُنکی خطا معاف ہوئی حاکم و بیہقی و طبرانی حضرت
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی جناب باری میں عرض کی ای رب میرے صدقہ میں
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میری مغفرت فرما ارشاد ہوا تو نے محمد کو کیونکر پہچانا
عرض کی جب تو نے مجھے اپنے یدِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر
اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا جانا کہ تو نے اپنے
نام کے ساتھ اُسی کا نام ملایا ہی جو تجھے تمام جہان سے پیارا ہی پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا
صَدَقْتَ يٰٓاٰدَمُ اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ اَمَا اِذْ سَاَلْتَنِيْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ
وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَّا غَفَرْتُ وَمَا خَلَقْتُكَ تو نے سچ کہا ہی آدم بیشک وہ مجھے تمام جہان سے

Marfat.com

ہارا ہے اب کہ تو نے اُن کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا ہو تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تیری مغفرت نہ کرتا

نہ تنہا ہے

اگر نام محمد را نیاوردی شفیع آدم	نہ آدم یافتی توبہ نہ نوح از غرق خود نجات
نہ ایوب از شکیبائی نہ یوسف از دلارائی	نہ عیسے آں مسیحائی نہ موسیٰ آں کلیم آمد

تنبیہ۔ پس اے عزیز تم بھی اسی طرح اُس رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوط پکڑو اور اپنے ہر کام میں اُنھیں باری عزوجل کی جناب میں وسیلہ بنا کر اپنی لاؤ خطائیں بخشواؤ اُن کے ذریعہ اور توسل سے مرادیں مانگو مراد چاہو اللہ تعالیٰ اُن کے صدقے اور طفیل میں تمھیں سب کچھ عطا فرمائیگا اور تمھارے گناہ بخشنے کا وعدہ معاف کریگا کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں تمھارے شفیع تمھارے کفیل تمھارے حامی تمھارے معین و مددگار ہیں بغیر اُن کے وسیلہ کے اللہ تعالیٰ کی جناب سے کچھ پانے کی امید و توقع نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

الغرض جب آدم و حوّا علیہما السلام کی خطا حضور کے صدقے میں معاف ہوئی اور بہشت سے جانبِ زمین بھیجے گئے اور سلسلۂ توالد و تناسل کا جاری ہوا تو آدم علیہ السلام ایک مکان پاکیزہ میں تشریف فرما تھے کہ غیب سے ایک نہر ان کے روبرو جاری ہوئی اور اُس نہر کے پیچھے جبرئیل امیں مع دیگر ملائکہ مقربین میوہ بہشتی کا طبق ہاتھ میں لیے ہوئے ظاہر ہوئے اور السلام علیک یا ابا محمد کہکر وہ طبق میوے کا اُن کے سامنے رکھا اور کہا کہ انھیں تناول فرمائیے اور اس نہر میں غسل فرما کر حضرت حوّا سے قربت کیجیے کہ آج روز انتقال نور محمدی بجانب حوّا ہے آدم علیہ السلام نے بموجب کہنے جبرئیل کے وہ میوہ تناول فرما کر اُس نہر میں غسل کیا اور حضرت حوّا کے ساتھ

Marfat.com

صحبت کی پس وہ نور کرامت ظہور اُن سے حضرت حوّا کی جانب منتقل ہوا روایت ہے کہ آدم علیہ السلام وقت پیدائش سے اُسوقت تک تمام ملائکہ کی نگاہوں میں معزز و مکرم تھے اور سب اُنکی تعظیم و توقیر بجا لاتے تھے جب وہ نور محمدی حوّا کی طرف منتقل ہوا تو تمام فرشتے حضرت حوّا کی تعظیم و تکریم کرنے لگے آدم علیہ السلام نے جناب احدیت میں عرض کی الٰہی یہ سب فرشتے مجھ سے پھر کر حوّا کی تعظیم و توقیر کرنے لگے حکم ہوا اے آدم یہ سب تعظیم و توقیر تیری اُس نور کے باعث تھی جو تیری پشت میں جلوہ فرما تھا اب چونکہ وہ حوّا کی جانب منتقل ہوا لہذا ان سب کی توجہ بھی اُنھیں کی جانب ہوئی مدارج میں ہے کہ جب سلسلہ توالد و تناسل شروع ہوا حضرت حوّا کے ہر حمل سے دو بچے توام ایک لڑکی اور ایک لڑکا بقدرت و تقدیر الٰہی پیدا ہوتے یہانتک کہ شیث علیہ السلام جدامجد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا پیدا ہوئے اور وہ نور محمدی اُنکی پیشانی میں تاباں و درخشاں ہوا اور حکمت اُن کے اکیلے پیدا ہونے میں یہ تھی کہ تا نور محمدی اُن میں اور اُن کے غیر میں مشترک نہ ہو معارج میں منقول ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام تمام اولاد آدم سے زیادہ حسین و ماہ جبیں اور خوبصورت اور نیک سیرت اور مجمع خصائل و کمالات صوری و معنوی تھے اور نور محمدی اُنکی پیشانی سے تاباں و درخشاں تھا جب وہ حد بلوغ کو پہنچے تو اُن سے حفاظت نور حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عہد و پیماں لیا گیا اور ایک عہد نامہ اس مضمون کا تحریر کرایا گیا کہ وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا نگاہداشت کریں اور اُسے ارحام طاہرات و اصلاب طیبات میں جائز طور سے پہنچائیں اور اپنی اولاد کو اُس نور کی حفاظت کی تاکید بلیغ فرمائیں اور اُن سے وصیت فرمائیں کہ وہ بطنا بعد بطنا اس عہد نامہ کو ایک دوسرے تک پہنچائیں اور ہر ایک اُس پر عمل کرے چنانچہ وہ عہد نامہ مشتمل بموا ہیر ملائکہ بجہت تعریف شیث علیہ السلام اُنکی اولاد میں قرنا بعد قرنا زمانہ حضرت عبداللہ

اجمال تفصیل حضرت شیث علیہ السلام

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک کو یکی بعد دیگری موصول ہوتا رہا اور ہر ایک اجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے مضمون پر عمل اور اُس نور محمدی کی محافظت اور اُسے ارحام طیبات میں جائز طور سے پہنچانے میں کوشش کرتا رہا لہٰذا شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قرن و ہر زمانہ میں سفاح جاہلیت سے پاک و محفوظ رہا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس ذات ستودہ صفات کو سب سے بہتر زمانہ اور سب سے افضل قبیلہ اور بطن میں پاک ارحام و اصلاب سے ظاہر فرمایا جیسا کہ احادیث بخاری و مسلم و طبرانی و بیہقی وغیرہ محدثین میں وارد ہوا ہے روایت ہے کہ جب وہ نور مبارک شیث علیہ السلام کی جانب منتقل ہوا آدم علیہ السلام نے اُس کی حفاظت کی انھیں تاکید کی اور اُس کے بارے میں وصیت فرمائی اور انھیں حضور کے فضائل اور مناقب سُنائے تب شیث علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ کیا بیٹے کا مرتبہ باپ سے بھی زیادہ فزوں ہوگا فرمایا ہاں اُن کے مرتبہ کا تو کیا کہنا اُن کی اُمت کو حق تعالیٰ نے وہ فضیلت و بزرگی عطا فرمائی ہے کہ تجھ میں بھی نہیں کہ اول تو ہیں اولیٰ خطا پر جنت سے نکالا گیا اور اُنکی امت باوجود بڑے بڑے گناہ کرنے کے بھی جنت میں داخل فرمائی جائیگی دوسرے میں ایک خطا پر تمام آسمان و زمین میں نافرمان مشہور کیا گیا عَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی اُنکی امت ہزاروں خطائیں کرے گی لاکھوں گناہوں میں آلودہ ہوگی مگر سب کو چھپایا جائیگا ایک کا بھی اعلان نہ ہوگا تیسرے میں ایک بھول پر برہنہ کیا گیا حلہ بہشتی مجھ سے چھینا گیا اُنکی امت کے گنہگاروں سے کسی کو بھی برہنہ نہ کیا جائیگا کپڑے نہ اُتارے جائیں گے بلکہ حشر کے دن جب وہ اپنی اپنی قبروں سے برہنہ اُٹھیں گے تو انھیں حلہ بہشتی پہنائے جائیں گے چوتھے میرے اکلوتے گناہ کو مدت مدید تک باوجود ہزاروں آہ و زاری و تضرع و انکسار کے معاف نہ فرمایا توبہ قبول نہ فرمائی گئی جب اُس امت مرحومہ کے سب مکرم ہی کو شفیع بنانا منظور

Marfat.com

اور توبہ قبول کی گئی اور وہ سیکڑوں گناہ کریں گے اور جب خالص دل سے توبہ کریں گے
قبول ہوگی خطا معاف ہوگی گناہ بخشے جائیں گے پانچویں مجھے استغفار اور خطا کی
دعائی پانے کے واسطے گھر سے باہر جانا پڑا اور مکہ میں جاکر توبہ قبول ہوئی انکی امت
کے لوگوں کی کثرت ہے توبہ قبول ہوگی تمام گناہ معاف کیے جائیں گے چھٹے مجھے ایک
نافرمانی پر میری زوجہ سے علیحدہ کیا گیا اور مورد عتاب الٰہی ہوا انکی امت کتنی ہی نافرمانیاں
عمل میں لائے گی مگر اُن کی زوجہ اُن سے علیحدہ نہ کی جائے گی اور انھیں مورد رحم و کرم
بنایا جائیگا پس ای شیث جنکی امت کا یہ رتبہ ہو تو وہ کس درجہ عالی رتبہ و معالی مرتبہ ہونگے
میں کس طرح انکی برابری کرسکتا ہوں جب شیث علیہ السلام نے حضور کے یہ فضائل و مناقب
سُنے حیران و ششدر رہ گئے اور اُس روز سے نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہایت
تعظیم و حفاظت کرنے لگے پھر وہ نور فیض گنجور اُن سے درجہ بدرجہ منتقل ہوتا ہوا حضرت ہاشم
تک پہنچا علامہ زرقانی شرح مواہب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہاشم کی پیشانی میں نور نبی
آخر الزماں کی شعاعیں چمکتی اور ضیائیں دمکتی تھیں جو عالم یہود انھیں دیکھتا ہاتھ چومتا اور
جس شے پر گزر فرماتے وہ انھیں سجدہ کرتی قبائل عرب اور وفود علما اہل کتاب اپنی اپنی لڑکیاں
برائے نکاح ان کے روبرو پیش کرتے یہاں تک کہ ہرقل بادشاہ روم نے اُن کے پاس
پیغام بھیجا کہ میری ایک لڑکی ہے جس سے زیادہ حسین و جمیل اور درخشندہ رخ کوئی عورت
میسر نہ ہوسکے گی آپ میرے پاس تشریف لائیے تاکہ آپ کا نکاح میں اُس سے کردوں
مگر یہ کاشانہ وجود کا کرم مجھ تک پہنچا ہے مگر مقصود اُن کا وہ نور محمدی تھا جس کے اوصاف
کریمہ انجیل میں مسطور پائے تھے حضرت ہاشم نے کسی جانب میل و رجحان نہ کیا اور لفظ انکار

حاشیہ کہا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام و حوا جنت سے زمین کی جانب نکالے گئے حضرت آدم سراندیپ اور
حوا جدہ میں گریں دونوں اپنی ذلت و رسوائی اور مصیبت و فراق باہمی پر نالاں رہے چالیس روز تک نہ کچھ کھایا
نہ پیا اور نہ ہنسے اس تک ایک دوسرے سے جدا رہے ۱۲

Marfat.com

کل اُس سے حضرت عبدالمطلب کی طرف منتقل ہوا
نور پاک صاحب لولاک حضرت عبدالمطلب کو عطا ہوئی
مشک کی طرح خوشبو آتی تھی اور نورانی اُنکی پیشانی میں جلوہ گر تھا
ظاہر ہوتے تو اُن کا ہاتھ پکڑ کر جبل ثبیر پر لاتے اور انکے واسطے سے خدا
دعا کرتے پانی چاہتے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے نور کی برکت سے پانی برساتا
بہت کم ہوتا سالی دفع فرماتا روایت ہے کہ جب ابرہہ بقصد ہدم خانہ کعبہ مکہ معظمہ
میں آیا اور عبدالمطلب کو یہ خبر ہوئی قریش کو جمع کر کے کہا تم کوئی خوف نہ کرو اس گھر کا محافظ
و نگہبان ہے پروردگار عالم ہے وہی اُسے ابرہہ کے شر سے محفوظ و سلامت رکھیگا میں صرف
اس یتیم کا محافظ ہوں نہ خانہ کعبہ کا اور یہ کہکر سب کو ہمراہ لیکر جبل ثبیر پر تشریف لائے
پس اس کرامت نور کی شعاعیں مثل آفتاب کے تاباں و درخشاں ہوئیں اور خانہ کعبہ پر پڑیں عبدالمطلب
نے اُن شعاعوں کو دیکھکر قریش سے پکار کر کہا اے گروہ قریش اب پھر چلو تمہاری مہم سر ہوگی
اور ابرہہ تمہارا کچھ نہ کر سکے گا خدا کی قسم جب کسی مہم میں اس نور کی شعائیں اس طرح روشن
تاباں ہوتی ہیں تو ضرور فتحمندی حاصل ہوتی ہے پس سب لوگ عبدالمطلب کے کہنے سے اپنے
اپنے گھر واپس گئے اور ابرہہ نے ایک شخص سے کہا کہ تو جا کر اہل مکہ کو شکست دے اور خانہ کعبہ
جب وہ شخص مکہ میں داخل ہوا اور عبدالمطلب کی صورت اُسے نظر پڑی بے اختیار چیخا اور
بیہوش ہو کر گر پڑا جب ہوش میں آیا تو عبدالمطلب کے روبرو سجدہ کر کے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں
کہ تو ہی سردار قریش ہے دوسری روایت میں ہے کہ جب عبدالمطلب جماعت قریش کو لیکر
نیل سے مفید اعلیٰ جو ہے اندر حرم خانہ کعبہ لایا تو عبدالمطلب کیا جب فیل سامنے عبدالمطلب
کو دیکھا سجدہ کیا اور رو گیا ہوا آئی عبدالمطلب تیری بزرگی بخشت میں جو نور نبوت میں سے آپ کے
سلام ہو ابرہہ نے یہ دیکھکر بے انتہا غصے ہوا اور آگے بڑھانا چاہا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا آخر
مجبور ہو کر جانب یمن واپس چلا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابابیلوں کا لشکر بھیجکر ایک ہی تیر

Marfat.com

اُسے مع ہمرایان نیست و نابود کر دیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۂ فیل میں
المدارج روایت ہے کہ ایک روز حضرت عبد المطلب نے کعبہ کے
میں دیکھا کہ میری پشت سے ایک زنجیر چاندی کی جس کا ایک سرا آسمان میں اور ایک
میں اور ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ہے نکلی۔ پھر وہ ایک درخت عظیم الشان
ہو گئی جس کے اوپر کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہیں اور اس پاس کی وادیوں کو
و مغرب کو گھیر لیا اور اس کا نور آفتاب کے نور سے شدت درجہ زیادہ تھا میں نے کوئی
اُس سے زیادہ چمکدار نہ دیکھا اُس کا نور اور ارتفاع ہر ساعت زیادہ ہوتا جاتا تھا عرب
عجم کے لوگ اُسے سجدہ کرتے تھے اور ایک جماعت قریش کی اُسکی ڈالیاں پکڑے لٹک
رہی تھی اور ایک قوم قریش کی اُس کے کاٹنے کا ارادہ کرتی تھی جب پاس جاتی تھی تو
ایک جوان جس سے زیادہ حسین کوئی دیکھنے میں نہیں آیا اُس قوم کی پیٹھ توڑ ڈالتا اور آنکھیں
نکال ڈالتا تھا پس میں نے بھی اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس سے حصہ لینا چاہا مگر وہاں تک پہنچ سکا
اور محروم رہ گیا کہ ایک کہنے والے نے کہا یہ تیرے نصیب کا نہیں ہے میں نے کہا پھر وہ
کس کے نصیب کا ہے کہا جو اس میں تجھ سے پہلے مستحق ہو چکے ہیں حضرت عبد المطلب خواب
دیکھکر نہایت ترساں اور لرزاں ایک کاہنہ پاس آئے اور اپنا خواب بیان کیا اُس نے
سنکر جواب دیا کہ اگر تمہارا یہ خواب سچا ہے تو عنقریب تمہاری پشت سے ایسا فرزند ارجمند پیدا
ہوگا جو مشرق سے مغرب تک کا مالک مختار اور دو عالم کا تاجدار ہوگا اُسکی حمد و ثنا
فرش سے عرش تک بلند ہوگا تمام خلائق اُسکی غلام اور حلقہ بگوش ہوگی حضرت اُس پر ایمان لائیے
فصلے اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم تو اُسی فرزند ارجمند کے آنے کی اللہ رب العزت
کریمہ میں تمہیں بشارت دیتا ہے اور فرماتا ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ
بتحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور کہ جس نے اپنی چمک سے ظلمت کفر و ضلالت
کو جہان سے کھویا اور اپنی روشنی سے تمام عالم کو جگمگایا پھر وہ نور پاک صلب عبد المطلب سے

Marfat.com

حضرت عبداللہ سے تو عجب عجیب واقعات عالم ظہور میں آئے
[illegible] اور حضرت عبدالمطلب سے کہنے لگے کہ جب میں بطحا مکہ
[illegible] پشت سے وہ نور ظاہر ہو کر ایک مشرق اور دوسرا مغرب کو گھیر
[illegible] ہو کر آسمان کی طرف صعود کرتے ہیں اور ان کے واسطے
[illegible] ہو جاتے ہیں پھر وہ میری جانب واپس آتے ہیں اور جس جگہ میں
[illegible] اور آکر ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُسْتَوْدَعُ ظَهَرَهُ نُوْرُ مُحَمَّدٍ
[illegible] اور جس موضع یا درخت خشک کے پاس بیٹھتا ہوں وہ فوراً سرسبز
[illegible] اور مجھ پر سایہ کرتا ہی اور جب میں بتوں کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ بے اختیار
[illegible] اور کہتے ہیں کہ ای عبداللہ تو ہرگز ہمارے قریب مت آکہ تیرے صلب میں نور نبی
[illegible] جلوہ فرما ہی کہ جو تمام دنیا کے بتوں کی ہلاکی کا باعث ہوگا پس عبدالمطلب نے
[illegible] بری ہو تمہیں کہ تمہاری پشت میں نورِ محمدی جاگزیں ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ
[illegible] پشت سے ظاہر ہو روایت ہی کہ جب وہ نور محمدی پیشانی حضرت عبداللہ میں چمکا تمام
[illegible] میں اُن کے حسن و جمال کا شہرہ بلند ہوا جوق جوق یہود آتے اور دیکھکر کہتے کہ یہ نور عبداللہ
[illegible] ہے بلکہ محمد ابن عبداللہ خاتم الانبیا کا نور ہے جو اُن کی پشت سے پیدا ہونگے اب تمام
[illegible] کے سینہ میں آتشِ حسد شعلہ زن ہوئی اور حضرت عبداللہ کے قتل کی فکر کرنا شروع کی ایک
[illegible] حضرت عبداللہ کے شکار میں جانے کی خبر پاکر نوے شخص تلواریں زہر آلودہ ہاتھوں میں
[illegible] قتل عبداللہ نکلے اور ایک جگہ انھیں اکیلا پاکر گھیر لیا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کا
[illegible] حافظ و نگہبان تھا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور اُسے اپنے نور کو کامل کرنا منظور تھا
[illegible] اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ لہذا فوراً سوارانِ غیبی بھیجکر دم زدن میں اُن
[illegible] کو قتل کرایا اور اپنے پیارے حبیب کے نور کو ضائع ہونے سے بچایا الغرض
[illegible] حضرت عبداللہ بن مطلب کو پہنچے تو بڑی بڑی زنانِ عرب صاحبِ ثروت و جاہ رشکِ مہ

Marfat.com

وماہ آن کا حسن دلربا و جمال جہاں آرا دیکھکر عشق و شوق کی باتیں
کرنے لگیں یہانتک کہ بہت سی آن پر فریفتہ ہو کر بیسرا دل
نور مہ نور السرور کو دیکھکر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا اور قلب کو مسرور کرتیں اور اپنی دلی
خواہش دلی ظاہر کرتیں انھیں اپنی جانب بلاتیں مگر حضرت عبداللہ اپنی
آنکی جانب ذرا بھی میل نہ فرماتے نگاہ اٹھا کر دیکھتے جنکی بابتہ روایات کثیر
مسطورہ ہیں منجملہ آن کے روایت ہے کہ ایک عورت کاہنہ فاطمہ بنت مر
جمیل و نیک سیرت کتب سماویہ کی عالمہ تھی جب اُسے حسن و جمال عبداللہ نظر
پیشانی میں نور آفتاب فلک رسالت تاباں و درخشاں دیکھا باشتیاق تمام حضرت عبداللہ
کو اپنے پاس بلا کر استدعائے مواصلت کی اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا حضرت عبداللہ
نے انکار کیا اسی طرح لیلی عدویہ نامی عورت حضرت عبداللہ سے غالب قرحت ہوئی
آپ نے انکار کیا جب آپ کا نکاح حضرت آمنہ خاتون سے ہوا اور وہ نور کرامت نور آن
سے منتقل ہو کر بی بی آمنہ کے شکم اطہر میں جاگزیں ہوا تو سبح کو حضرت عبداللہ آن زوجہ
پاس گئے کسی نے آن کی جانب التفات بھی نہ کیا سبب پوچھا کہا رات تم کہاں تھے
فرمایا اپنی بی بی آمنہ پاس کہا اب ہمیں تمہاری حاجت نہیں ہم تو اُسی نور کے طالب تھے
جو تمہاری پیشانی میں مثل چودھویں رات کے چاند کے چمکتا تھا مگر وہ جس کے نصیب کا
تھا اُسے ملا اب تم جا کر اپنی بی بی کو خوشخبری سناؤ کہ آن کے حمل میں دونوں عالم کا
تاجدار اور تمام خلق کا سردار تشریف فرما ہوا اسی طرح فاطمہ بنت عاکم شام بھی
عبداللہ پر دل و جان سے عاشق ہو کر بارادہ نکاح مکہ میں آئی یہاں آکر آن کے نور جبین
حسن بانکپن و جمال محروم اپنے وطن کو واپس گئی غرضکہ اسی طرح بہت سی عورتیں حسن جمیل
اس نور اطہر کی طالب ہوئیں اور جب وہ انھیں میسر نہ ہوا تو با چشم گریاں دل
حتی کہ جس رات آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں دو عورتیں

Marfat.com

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ
پہنچ گیا تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور اور روشن
عبد المطلب پر یہ امر ظاہر ہوا کہ زنانِ عرب عبد اللہ پر مائل ہیں اور ہر ایک
اپنے لڑکے کے نکاح کی تمنا کرتی ہے اور ایسی لڑکی کی تلاش ہوئی کہ جو پاکدامن نیک
حسن و جمال میں یکتا حسب و نسب عقل و تمیز میں تمام خاندانِ مکہ سے افضل ہو کہ وہب ابن
نے اپنی دختر نیک اختر کا جو حسن و جمال میں یکتا صورت و سیرت میں مثل عقل و ہنر
وہب نے نسب میں تمام اہل مکہ سے اشرف و اعلیٰ تھے پیغامِ نکاح بذریعہ اپنے
لڑکے کے حضرت عبد المطلب پاس بھیجا حضرت عبد المطلب نے بطیب خاطر منظور کیا کہ وہ
بھی ایسی ہی لڑکی کی تلاش میں تھے اور بموجب تعین تاریخ حضرت عبد اللہ کو ساتھ لیا اپنے سب
ابن عبد مناف کے مکان پر لیکر پہنچے اور ماہ جمادی الآخر شب جمعہ میں حضرت عبد اللہ کا عقد
آمنہ خاتون سے کیا اور اسی رات زفاف واقع ہوا اور وہ کرامت ظہور نشست عبد اللہ
سے منتقل ہو کر رحم آمنہ میں جاگزیں ہوا مواہب وغیرہ کتب سیر میں مسطور ہے کہ قبل حمل
میں آنے اس نور پاک صاحب لولاک کے دہر میں قحط عظیم پڑا تھا زمین پر سبزہ کا نام
نہ رہا تھا تمام درخت سوکھ گئے تھے حیوان و انسان میں جان کے لالے پڑ گئے تھے کہ
اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کو بطن مادر میں خلق فرمایا اور انکی برکت سے پالنے
برسایا قحط دفع فرمایا زمین سرسبز و شاداب ہوئی سبزہ اگا غلہ پیدا ہوا اشجار پھولے پھلے
سے لدے مردہ تنوں میں جان آئی مشرق و مغرب کے تمام چرند و پرند اور قریش کے
چوپاؤں نے خوشی منائی اور آپس میں ایک نے دوسرے کو اس
عرب و عجم کے شکم مادر میں جلوہ فرما ہونے کی خوشخبری سنائی
کرشمہ الٰہی سے کہ ہر ایک بہشت کشادہ اور ابواب
ہیں فرماوے کہ آج وہ نور مخزون و گوہر مکنون شکم مادر میں

Marfat.com

سال لڑکی نہ جنی ہر ایک اس نور پاک کے صدقے میں لڑکے وضع کرے
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم
جلوہ فرما ہوئے ہر ماہ آسمان سے یہ آواز آتی تھی۔ اے لوگو خوشیاں مناؤ کہ بہت جلد یہ
نیک بخت و برکت والا نبی ابوالقاسم اس جہان میں ظہور اور اس عالم کو اپنے نور سے
فرمانے والا ہے آپکی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ ابتدائے حمل سے آخر تک مجھے کوئی علامت
وگرانی حمل جو اور عورتوں کو ایام حمل میں معلوم ہوتی ہے محسوس نہ ہوئی جب ایک رات خواب
میں مجھ سے کسی کہنے والے نے آکر کہا اے آمنہ کیا تم اس امر سے آگاہ و خبردار ہوئیں کہ تمہارے
حمل میں دو عالم کا سردار اور اس اُمت کا نبی ہے اُسوقت مجھے اپنے حاملہ ہونے کا یقین ہوا
پس اُسوقت سے آخر تک متواتر ہاتفِ غیبی کی ندائیں گوینده کی صدائیں آپکو سنائی دیتیں کہ
کہتا ہے اے آمنہ تجھے خوشی ہو کہ تیرے حمل میں سید العالمین خیر البریہ جلوہ فرما ہے جس کے
ظاہر ہوتے وقت تمام قصور بصرہ نور سے معمور ہو جائیں گے جب وہ ظاہر ہوں تو انکا نام
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھیو چنانچہ آمنہ خاتون سے روایت ہے کہ جب میں حاملہ ہوئی تو
اول ماہ میں رات کو ایک بزرگ نہایت حسین و جمیل نے مجھ سے آکر کہا اُمْرُ حَبِیْبَكَ یَا مُحَمَّدُ
میں نے پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں آدم ہوں اور تمہیں مژدہ جاں بخش سناتا ہوں کہ تمہارے
شکم میں دو عالم کا سردار ہے اسی طرح دوسرے ماہ میں حضرت شیث علیہ السلام نے آکر اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ کہا اور مجھے بشارت دی اور تیسرے میں حضرت ادریس نے آکر
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ کہا اور مجھے خوشخبری سنائی چوتھے میں حضرت نوح نے
آکر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرًا مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ اور مجھے مبارکباد دی پانچویں میں حضرت
ابراہیم چھٹے میں حضرت اسمٰعیل ساتویں میں حضرت موسیٰ آٹھویں میں حضرت عیسیٰ نے آکر
حضور پر سلام عرض کیا اور مجھے تہنیت و بشارت دی اور جس پتھر پر آپ گئے فرماتے
آپ کے تحتِ قدم نرم ہو جاتا اور جب آپ کوئیں سے پانی بھرنے کا قصد فرماتے تو ڈول بجوں

Marfat.com

آپ نہایت آسانی سے اُسے اُٹھا لیتیں اور دھوپ
سر پر آتی تو بادل سایہ فگن ہوتا پرندے ہوا سے اُتر اُتر کر آپ کی
رہے آپ کے قلب سے برکت حاصل کرتے غرضکہ یہ جو کچھ واقعات حضرت
ظہور آپ ہی کے نور کرامت ظہور کی برکت سے تھے جس کے آنے کی
خبر قرآن پاک کی آیہ کریمہ میں تم کو سنا رہا ہے کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ
مُّبِيْنٌ ○ بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور اور روشن کتاب وایں
سبب کہ جب زمانہ تولد حضور پُر نور شافع یوم النشور قریب آیا اور بشاراتِ غیبیہ پے در پے
ہونے لگیں حضرت آمنہ نے بہ تقاضائے بشریت خائف ہو کر قریش کی عورتوں سے
حال ظاہر کیا۔ اُن ناقصاتِ عقل نے آسیب و خلل تجویز کیا اور ایک طوقِ آہنی موافق
اعتقاد جاہلی اُنھیں بنوا کر پہنایا رات کو خواب میں نظر آیا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں آہ!
آمنہ تمہارے شکم میں سید الانبیا سند الاصفیا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا
تشریف فرما ہیں اور تم نے طوقِ آہنی گلے میں ڈالا ہے اور اس طوق کی طرف اُنگلی
سے اشارہ فرمایا کہ وہ فوراً اُنکے گلے سے کٹ کر گر پڑا پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں
ابراہیم (علیہ الصلاۃ والسلام) ہوں الغرض جب نو ماہ کامل مدت حمل کے پورے
ہوئے اور وقتِ ظہور نور موفور السرور قریب آیا عرش سے فرش تک بساطِ فرحت و سرور
بچھائی گئی عرش و کرسی کو لباسِ نور پہنایا گیا ملائکہ آسمان و حور و غلماں کو آراستہ و پیراستہ
ہونے کا حکم سنایا گیا۔ دریائے جناں و آسماں مفتوح ہوئے ابوابِ دوزخ بند کیے گئے
مطلع ہوئے مائل بہ زمیں ہوئے گویا فلکِ اخضر نے اُس شہنشاہ ذیجاہ پر اطباقِ زر و جواہر
نچھاور کیے چہارسُو قریش کے خوشی خوشی بجنے لگے مشرق و مغرب کے چرند و پرند
خوشیاں منانے فرحت و انبساط گانے اور آپس میں ایک دوسرے کو
مبارکباد دینے لگے تختِ سلاطین و شیاطین اوندھے اور بتانِ دیرینہ کے

Marfat.com

سرنگوں ہوئے بادشاہانِ روئے زمین ایک دن کامل [illegible]
رہے ابلیس پر تلبیس کو ایک فرشتہ چالیس شبانہ روز [illegible]

(حاشیہ صفحہ ۲۳) روایت ہے کہ ملک یمن میں عامر نامی ایک شخص اپنے تجارت میں حضور کی ولادت کی [illegible] تھا کہ یکایک اُسے مشرق سے مغرب تک تمام عالم نور سے معمور نظر آیا اور اُس نور کی روشنی میں [illegible] شجر و حجر کو سجدہ کرتے اور سر بلند آسمان کو کھلا اور فرشتوں کو قطار قطار اترتا پایا وہ اس معاملہ کو دیکھ رہا [illegible] میں ہوا کہ اس کا منہ اونٹ ہاز زمین پر گرا اور بزبانِ فصیح یہ کہا وُلِدَ النَّبِیُّ الْمُسْتَرُّ الَّذِیْ یُجَاءُ بِهٖ [illegible] وَالْحَجَرُ وَیَتَشَرَّفُ لَهٗ الْقَمَرُ یعنی جس نبی کا انتظار تھا اور جس سے شجر و حجر کلام کریں گے اور جو آسمان پر چاند کو پکڑ [illegible] اس کے وہ پیدا ہوئے عامر نے اپنی بی بی سے کہا کہ تم نے بھی اس بت کا کلام سنا اُس نے کہا ہاں تم اُس سے [illegible] کہ وہ نبی کہاں پیدا ہوئے اور اُن کا کیا نام ہے اُس نے پوچھا بت نے جواب دیا کہ اُن کا نام پاک محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے اور اُسکی لڑکی نے جو برسوں سے بیمار تھی اُس بت کو [illegible] کر دیکھا جناب باری میں عرض کی الٰہی اُس نور مبارک کے صدقے میں مجھے اچھا کر دے پس وہ یہ کہتے ہی صحیح و سالم [illegible] گئی عامر یہ واقعات دیکھکر فوراً کمربستہ ہو کر حضور کی زیارت کے واسطے مکہ معظمہ آیا اور تلاش کرتا ہوا در اقدس پر پہنچا [illegible] اور پکار کر کہا برائے خدا اس غریب الوطن کو بھی اپنے فرزند ارجمند کا جمال جہاں آرا دکھا دیجئے حضرت عبدالمطلب نے [illegible] کر حضور کو اپنے آغوش میں لاکر اُسے دکھایا وہ حضور کا چہرۂ زیبا و جمال جہاں آرا دیکھتے ہی راہی ملک بقا ہوا۔ [illegible] ابن عساکر و خرائطی حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس رات حضور پیدا ہوئے ایک جماعت قریش کی جس میں [illegible] بن نوفل اور زید ابن عمر بن نفیل بھی شامل تھے اپنے تجارت میں گئے دیکھا کہ بت سرنگوں زمین پر پڑا ہے خوش [illegible] کر اُسے سیدھا کیا وہ فوراً پھر گر پڑا اسی طرح تین مرتبہ کھڑا کیا اور وہ منہ کے بل گر گر پڑا تب حسن ابن عزیز سے [illegible] کہا کہ آج کوئی نئی بات ہوئی ہے جس کے سبب یہ گر گر پڑتا ہے اور اُسے ٹھوکر مار کر کہا کہ بت کے [illegible] نے بلا کر کہا تردی ملولود آثارت بنورہ ۔ جمیع فجاج الارض بالشرق والغرب ۔ و خرت لہ الاوثان طرا و اثر عدت ۔ قلوب ملوک الارض طرا من الرعب ۔ و نار جمیع الفرس باخت و الظلمت ۔ و قد بات شاہ الفرس فی اعظم الکرب ۔ رصدت عن الایمان بالغیب حتفہا ۔ فلا یخبرونہ بحق و لا کذب ۔ فیال قصی ارجعوا عن ضلالتکم ۔ و هبوا الی الاسلام و المنزل الرحب ۔ ارباب تواریخ لکھتے ہیں کہ بادشاہ کسریٰ نے ایک عمارت عالیشان نہایت مستحکم جملے کنگرے سے مشورہ [illegible] تھی اور تین سو ساٹھ ساحر و کاہن اپنے پاس ملازم رکھے تھے جب کوئی حادثہ پیش آتا تو اُن سے مشورہ [illegible] ایک رات وہ عمارت خود بخود بیٹھ کر دریا میں گر گئی۔ شاہ کسریٰ کو اُس کے گر جانے سے نہایت رنج و غم ہوا تمام [illegible] کاہنوں کو جمع کر کے حال بیان کیا۔ اُسی رات ایک نجومی سائب نامی نے خواب میں دیکھا کہ نہایت تاریک رات [illegible] ہے اور اُس میں ایک بجلی عجاز کی جانب سے چمکتی ہوئی مشرق سے مغرب تک گئی اور جس سے زمین پر لرزہ [illegible]

Marfat.com

ہے وہ سب ایوانِ کسریٰ کانپ کر پھٹ گیا اور اُس کے چودہ کنگرے کا
نقصان ہوا اور دریائے ساوہ خشک ہوا آگ فارس کی جو ہزار سال سے روشن تھی بجھ گئی
بحیرہ جو ایک مدت سے خشک تھی جاری ہوئی کعبہ معظمہ خوشی میں آکر جھوما اور مقام
ابراہیم میں سجدہ کیا اور بزبان فصیح یہ کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبِّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی اَلْاٰنَ
قَدْ طَهَّرَنِیْ رَبِّیْ مِنَ النَّجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اللہ بہت بڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہے پروردگار محمد مصطفےٰ اب بے شک پاک کیا مجھکو میرے رب نے بتوں
کی ناپاکی اور مشرکوں کی پلیدی سے تین علم ایک مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا ابراہیم کعبہ پر
نصب کیا گیا تمام عالم نور و سرور سے بھر گیا حضرت آمنہ کے گھر کی ہر شئی نور سے معمور ہوئی
درد و مصیبت اُن سے دُور ہوئی۔ ملئکہ آسمان و حورانِ جناں حضرت آمنہ کی خدمت اور
حضور کی حفاظت کے واسطے آئیں اور حضرت مریم و آسیہ بھی اُن کے ہمراہ تشریف لائیں

مبارک ہو مبارک ہو شہ ابرار آتے ہیں	حبیب کبریا کونین کے سردار آتے ہیں
درودوں کی سلاموں کی سجا کر ڈالیاں لاؤ	کہ اب صلِّ علیٰ کے مالک مختار آتے ہیں
بچیگا شش جہت میں جن کے نام پاک کا ڈنکا	وہ سلطانِ دو عالم خلق کے سردار آتے ہیں
پڑا تھا ایک مدت سے جو ویراں اور پژمردہ	اب اس باغِ جہاں کو کرنے وہ گلزار آتے ہیں
فرشتے جھاڑتے ہیں آستانہ جن کا پلکوں سے	وہ محبوبِ خدا کونین کے مختار آتے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴) اُس کی روشنی پڑتی ہے وہ ہری ہو جاتی ہے وہی بجلی ملک فارس تک گئی اور فارس
کی تمام زمین سبزہ شاداب کر دی جب سائب خواب سے بیدار ہوا تو اپنے سونے کی جگہ چاروں طرف سبز گھاس
اُسی رات کی اُگی ہوئی موجود پائی بولا کہ اگر میرا خواب سچا ہے تو بے شک حجاز سے ایسا ایک نبی پیدا ہوگا جو مشرق
سے مغرب تک پہنچے گا اور تمام عالم کو حیات جاودانی اور سرسبزی و تازگی بخشے گا مگر سائب نے خوف کے باعث
شاہ کسریٰ سے اصلی بات نہ کہی بلکہ یہ کہکر ٹال دیا کہ شاید یہ محل نیک ساعت میں نہ بنا ہوگا اس باعث گر گیا ہوگا
اب کسی نیک ساعت میں بنوانا چاہیے۔ چنانچہ تین مرتبہ وہ محل بنایا گیا اور تینوں مرتبہ گر گیا۔ کسریٰ نے بہت
کہا ان اسی باعث قتل کرائے آخر امر واقعی بتایا گیا کہ حجاز سے ایک بچہ پیدا ہوگا اس کے باعث تمہارا ملک برباد ہوگا

Marfat.com

وہ آتے ہیں وہ آتے ہیں وہ آتے ہیں
ہزاروں لاکھوں جن کے طالب دیکھے آتے ہیں

وہ آتے ہیں کہ جن پر ہر گھڑی ہر لحظہ ہر ساعت
نچھاور کرنے قدسی رحمتِ غفار آتے ہیں

کریں گے چاند کو ٹکڑے فلک پر جو اشارہ سے
وہی معجز نما وہادیِ کفار آتے ہیں

وہ آتے ہیں کہ جن کے دید کی مشتاق تھیں آنکھیں
وہ آتے ہیں خدا کو جنپہ لاکھوں پیار آتے ہیں

کریگا آسماں جنپر نچھاور چاند اور تارے
وہ دنیا کے دولارے احمد مختار آتے ہیں

فقیرو بینوا اوشاد ہو پھیلا لو دامن کو
کہ وہ ابرِ سخا ہر سمت گوہر بار آتے ہیں

مسلمانوں کو اس سے اور کیا بڑھکر خوشی ہوگی
کہ مہماں انکے ہو کر سیدِ ابرار آتے ہیں

لٹاؤ مال و زر اپنا خوشی میں ان کے آنیکی
مسلمانو تمہارے مونس و غمخوار آتے ہیں

پڑھو صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ احمد
کہ قدسی لیکے تم پر رحمتِ غفار آتے ہیں

کھڑے ہو کر ادب سے دست بستہ پڑھ سلام اٹھ کر
ارے فائق ترے آقا ترے سرکار آتے ہیں

حضور کی والدہ فرماتی ہیں کہ وقتِ ولادت ایک فرشتہ نورانی ایک پیالہ شربت کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سرد اور مشک و گلاب سے زیادہ خوشبودار لیکر میرے پاس آیا اور مجھکو دیکر اس طرح کہنے لگا ؎

اِشْرَبِیْ یَا اٰمِنَہ رَاحَ الْجِنَانَ
اَرْسَلَ الرِّضْوَانُ مِنْ رَوْضِ الْجِنَانَ

وَابْشِرِیْ بُشْرٰی لَکِ یَا اٰمِنَہ
بِالسَّکِیْنَۃِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاَمَانَ

میں نے اُسے پینا شروع کیا اور وہ فرشتہ نہایت شوق و ذوق میں آکر کہنے لگا اِظْہَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ ظاہر ہو جیے اے سردار رسولوں کے اِظْہَرْ یَا سَیِّدَ الْعٰلَمِیْنَ ظہور فرمائیے اے سردار تمام عالم کے اِظْہَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ظاہر ہو جیے اے ختم کرنے والے انبیا کے جب ظہور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم میں دیر ہوئی تو اُس فرشتہ نے اللہ کی قسم دیکر کہا بِسْمِ اللّٰہِ اِظْہَرْ یَا مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ کہ اُس آفتاب عالمتاب مہر عرب ماہِ عجم سید ولد آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت و تعظیم نام الٰہی بارھویں ربیع الاول شب

Marfat.com

دوشنبہ کو ہزاران جاہ وجلال اس گلشنِ دنیا میں طلوعِ اجلال فرمایا جسکی آمد آمد کا اس آیہ کریمہ میں تمہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مژدہ سنایا اور فرمایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور جس کی روشنی سے تمام عالم منور اور جس کی تابشوں سے گھر آمنہ کا روشن ومنور ہو گیا اور ہر چیز اُن پر منکشف ہوگئی اور اُس کی روشنی میں قصور شام وبصرہ انھیں نظر آنے لگے تو۔ نظم

وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهٗ لَا يُوْلَدُ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَجَدُّهٗ يَتَوَرَّدُ

وُلِدَ الْحَبِيْبُ مُكَحَّلًا وَّمُطَيَّبًا ۔۔۔ وَالنُّوْرُ مِنْ وَجَنَاتِهٖ يَتَوَقَّدُ

وُلِدَ الَّذِيْ لَوْلَاهُ مَا ذُكِرَ التُّقَا ۔۔۔ كَلَّا وَلَا ذُكِرَ الْحِمٰى وَالْمَعْهَدُ

هٰذَا الَّذِيْ لَوْلَاهُ مَا ظَهَرَ الْفَبَا ۔۔۔ كَلَّا وَلَا كَانَ الْحَصَبُ يُقْصَدُ

هٰذَا الَّذِيْ جَاءَتْ اِلَيْهِ الْمَزَالَةُ ۔۔۔ وَالْجِذْعُ حَقًّا قَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ

هٰذَا اِمَامُ الْمُرْسَلِيْنَ حَقِيْقَةً ۔۔۔ هٰذَا خِتَامُ الْاَنْبِيَاءِ وَسَيِّدُ

اِنْ كَانَ يُوْسُفُ قَدْ اَفَاقَ جَمَالَهٗ ۔۔۔ وَاللّٰهِ ذَا الْمَحْبُوْبُ مِنْهُ اَزْيَدُ

لَوْ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ اَعْطٰى رُشْدَهٗ ۔۔۔ بِاللّٰهِ ذَا الْمَوْلُوْدُ مِنْهُ اَرْشَدُ

اَوْ كَانَ قَدْ اَعْطَى الْمَسِيْحُ عِبَادَهٗ ۔۔۔ مُحَمَّدٌ مِّنْهُ اَجَلُّ وَاَعْبَدُ

هٰذَا الَّذِيْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ مَلَابِسُ ۔۔۔ وَنَفَائِسٌ فَنَظِيْرُهٗ لَا يُوْجَدُ

جِبْرِيْلُ نَادِمِنِيْ فِيْ مَنْصَّةٍ حُسْنٍ ۔۔۔ هٰذَا مَدِيْحُ الْكَوْنِ هٰذَا اَحْمَدُ

يَا عَاشِقِيْنَ تَوَلَّهُوْا فِيْ حُبِّهٖ ۔۔۔ هٰذَا هُوَ الْحُسْنُ الْجَمِيْلُ الْمُفْرَدُ

وَيَقُوْلُ يَا عُشَّاقُ هٰذَا الْمُصْطَفٰى ۔۔۔ وَيَقُوْلُ يَا مُشْتَاقُ هٰذَا اَحْمَدُ

لَمْ يَاْتِ فِيْ اَوْلَادِ اٰدَمَ مِثْلُهٗ ۔۔۔ فِيْمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُّسْنَدُ

قَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَآءِ بِاَسْرِهِمْ ۔۔۔ وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهٗ لَا يُوْلَدُ

صَلُّوْا عَلَيْهِ بِكُوْرَةٍ وَّعَشِيَّةً ۔۔۔ اَلْفُ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ وَزَيِّدُ

Marfat.com

دلائل النبوت میں عثمن ابی العاص کی والدہ سے روایت ہے کہ جس رات حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں حاضر تھی پس میں نے گھر میں کوئی شے سوائے نور کے نہ دیکھی اور تارے آسمان کے آپ کی ولادت کے وقت ایسے جھک آئے تھے کہ میں کہتی تھی کہ گر پڑیں گے ؎

شبِ میلاد محمد چہ شبے روشن بود
کز حرم تا بحدِ شام منور گردید

حرم و شام چہ از مشرق و مغرب نورش
ہمہ را گشت محیط و ہمہ جا در گردید

ہمہ آفاق ز انوار منور گشتہ
ہمہ اکناف ز اخلاق منور گردید

چونکہ گنجینہ اعطائے درش کوثر شد
دشمنش سوختہ داغ ہو الابتر گردید

ہرگز از ہیچ سموے نہ پذیرد خشکی
ہر گیاہے کہ ز ابر کرمش تر گردید

للہ الحمد کہ از دنیا و دیں خلقے را
ہمہ از دولتِ آں شاہ میسر گردید

عاقبت بر فلک عز و علا جا گیرد
ہر کہ از صدق و یقیں خاکِ درش گردید

مواہب میں حضور کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ جب حضور پیدا ہوئے تو آپ کے ہمراہ ایسا نور پیدا ہوا کہ مشرق سے مغرب تک روشن و منور ہو گیا اور میں نے اسکی روشنی میں بصرہ و شام کے مکانات دیکھے جب آپ پیدا ہوئے پہلے بارگاہ الٰہی میں سجدہ فرمایا اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ پھر ہم گنہگارانِ اُمت کی یاد آئی اور ان کے واسطے اس طرح دعائے مغفرت فرمائی یَارَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ اے رب میری گنہگار امت مجھے دے ڈال آہ عزیز و ایسے رحیم و شفیق نبی پر ہزار جان و دل سے قربان و نثار ہونا چاہیے کہ بعد ولادت و ادائے کلمۂ شہادت و ثنائے شانِ رسالت تمہاری ہی یاد آئی اور تمہاری رستگاری کی دعا فرمائی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب کی دعا قبول فرمائی اور اس طرح جواب عطا فرما کر حضور کی دلجوئی فرمائی کہ وَھَبْنٰکَ اُمَّتَکَ بِاَعْلٰی ھِمَّتِکَ ہم نے تمہاری اُمت تمہاری اعلیٰ ہمت و بلند

Marfat.com

مولد کے باعث تھیں بے والی پھر فرشتوں سے خطاب ہوا اشھدوا یا ملئکتی ان
حبیبی لا انسی امتہ عند الولادت فکیف ینساھا یوم القیمۃ اے میرے
فرشتو گواہ ہو جاؤ اس امر پر کہ میرا حبیب اپنی امت کو وقت ولادت نہ بھولا پس کیونکر انہیں
دن قیامت کے فراموش فرمائیگا۔ المؤلفہ

آئی یہ مژدہ جاں فزا آج کے دن
جلوہ فرما ہوئے محبوبِ خدا آج کے دن

بانٹوں سے رخِ پُرنور کی وقتِ مولد
خانۂ آمنہ معمور ہوا آج کے دن

دونوں ہاتھوں سے لٹائیں گے جو مال دو دولت
جلوہ فرما ہوئے وہ بحرِ سخا آج کے دن

جن کے دیدار کی مشتاق تھیں آنکھیں ہر دم
وہ ہی محبوب ہوا جلوہ نما آج کے دن

بولے آپس میں یہ خوش ہو کے چرند اور پرند
کوہ وہ پیدا ہوئے شاہ دوسرا آج کے دن

بول بالا ہوا اسلام کا پھیلی توحید
شرک دنیا سے اُڑا کفر مٹا آج کے دن

سرنگوں بت ہوئے ویران ہوئے بتخانے
بت پرستوں میں مچا تھا جو ملکہ سا آج کے دن

قصر کسریٰ کا پھٹا آگ بجھی فارس کی
اور ساوی بحذا خشک ہوا آج کے دن

خاک اُڑاتے ہوئے پھرتے تھے شیطاں کو ہوا
صدمہ سا صدمہ شیاطیں کو ہوا آج کے دن

پیارے محبوبِ خدا پر ہو درود اور سلام
در و دیوار سے آتی تھی صدا آج کے دن

بصرہ و شام کے گھر آگئے مکہ میں نظر
پھیلی اس چاند کی کچھ ایسی ضیا آج کے دن

صدقے ہونے کے لیے اپنے فلک سے ناگاہ
تارے جھک آئے زمیں پر بخدا آج کے دن

ہوئے پیدا تو یہ اعجاز دکھایا شہ نے
اپنے خالق کے لیے سجدہ کیا آج کے دن

سختیاں دور ہوئیں کلفتیں کافور ہوئیں
خلق پر چھا گئی رحمت کی گھٹا آج کے دن

کیسا دن ہے کہ جدھر کان لگا کر سنیے
تہنیت کی چلی آتی ہے صدا آج کے دن

کل کا مختار ہے جو خیلِ رسل کا سردار
وہ رسولِ عربی ہم کو ملا آج کے دن

گھر سے لوٹ کے پھرے ربیع الاول
عیدِ میلاد کریں اہلِ صفا آج کے دن

Marfat.com

اپنے محبوب کے صدقے میں خدا نے فائق	ساری مخلوق پر احسان کیا آج کے دن

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب آپ تولد ہوئے ایک پارہ نورانی بادل کا آسمان سے آیا اور حضور کو اپنے آغوشِ رحمت میں چھپا کر میری نظروں سے غائب ہو گیا یکایک ایک منادی نے ندا کی کہ اس مولود کو مشارق و مغارب میں پھراؤ تاکہ لوگ اس کے نام کو جانیں صفات کو پہچانیں اور صورت کو دیکھیں اور انھیں خلقِ آدم معنی شیث شجاعت نوح خلتِ ابراہیم لسانِ اسمٰعیل فصاحتِ صالح حکمتِ لوط بشریٰ یعقوب شدۃِ موسیٰ صبر ایوب طاقتِ یونس عصمت یحییٰ عطا کرو اور تمام انبیاء مرسلین کے اخلاق میں غوطہ دو پھر وہ ابر کھل گیا اور آپ کو میں نے مثل چودھویں رات کے چاند کی تاباں و درخشاں اور مثلِ مشک مکتا ایک کپڑے حریر سبز میں لپٹا پایا اسی طرح بہت سے واقعات عجیبہ و غریبہ وقتِ ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہور میں آئے منجملہ ان کے آپکی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے وقت وضع حمل بہت سی عورتیں نہایت حسین و جمیل مثل دخترانِ عبد مناف اپنے پاس دیکھیں جو کبھی مجھے نظر نہ آئی تھیں اور ایک چادر نہایت سفید زمین سے آسمان تک پھیلی دیکھی اور بہت سی آوازیں سنتی تھی مگر گوینده کو نہ دیکھتی تھی کہ کہتا ہے اس فرزند کو چشمِ خلائق سے نگاہ رکھو اور ایک جماعت مرغانِ خوش رنگ کی دیکھی جنکی منقاریں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے پھر ایک جماعت مردوں کی دیکھی کہ جو ہاتھوں میں چاندی کی چھاگلیں لیے کھڑے تھے اس وقت میرا بدن غیرت سے پسینہ پسینہ ہو گیا اور جو قطرہ اس سے ٹپکتا تھا مشک کی مانند خوشبو دیتا تھا پھر میری آنکھوں سے حجاب دور ہوا اور تمام مشرق و مغرب کی چیزیں مجھ پر منکشف ہو گئیں اور آس پاس میرے بہت عورتیں نظر آئیں جب حضور پیدا ہوئے سجدہ کیا اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی بعد ازاں تین شخص اور ظاہر ہوئے کہ جن کے چہرے مثل آفتاب کے درخشاں تھے ایک کے ہاتھ میں چھاگل نقرئی اور دوسرے کے ہاتھ میں طشتِ زمرد اور تیسرے کے ہاتھ میں حریر سبز تھا انھوں نے حضور کو اس طشت میں بٹھایا اور اس چھاگل کے

Marfat.com

پانی سے جس میں مشک کی مانند خوشبو آتی تھی سات مرتبہ نہلایا اور وہ حریر سبز آپ کو پہنایا
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رضوان بہشت خزازان
جنت سے پھرا تیں سے ایک نے حضور کو لیکر اپنے پروں میں کچھ دیر چھپایا اور سر و چشم پر
بوسہ دیا اور آپ کے کان میں کچھ کلمات کہے کہ میں جن کو نہ سمجھتی تھی پھر آواز بلند کہا اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) تجھے بشارت ہو کہ تمام انبیا کا علم تجھے عنایت ہوا اور لوائے حمد و مفاتیح
نصرت تجھے عطا کی گئیں اور تیری عظمت و ہیبت تمام خلائق کے دلوں میں ڈالی گئی نہ پتھر
تیرا ذکر سنے گا مگر اس کا دل تیرے خوف سے ترساں و لرزاں ہوگا بعد ازاں ایک اور
شخص دیکھا کہ اس نے اپنا مونہ حضور کے دہن پر رکھا اور مثل کبوتر کے بچے کے حضور کو بھرا یا
میں دیکھتی تھی کہ وہ حضور کو کچھ بھراتا تھا اور حضور اشارے سے طلب زیادتی فرماتے تھے
پھر اس شخص نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھے تمام اخلاق حسنہ مرحمت فرملے گئے
پھر حضور کے سر میں تیل ڈالا اور کنگھا کیا اور آنکھوں میں سرمہ لگایا اور آپ کو لیکر میری نظر
سے غائب ہو گیا اسوقت میرے دل پر نہایت اندوہ و غم طاری ہوا اور میں نے اپنے دل
میں کہا کہ آج میرے گھر والے کہاں ہیں کہ میں ان واقعات میں مبتلا ہوں اور کوئی میرے
پاس نہیں آتا اسی اثنا میں وہی شخص حضور کو لیکر حاضر ہوا اور آواز دیکر کہا کہ میں نے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام زمین میں طواف کرایا اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لیگیا
انھوں نے حضور کے واسطے دعائے برکت فرمائی اور کہا بشارت ہو تجھے اے محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) کہ تو میرے تمام فرزندان اولین و آخرین کا سردار ہوگا پھر وہ حضور کو میری گود
میں دیکر چلا گیا حضرت عبدالمطلب سے روایت ہے کہ جس رات حضور پیدا ہوئے میں خانہ
کعبہ میں مشغول بمناجات تھا کہ ناگاہ خانۂ کعبہ نے مقام ابراہیم میں سجدہ کیا اور پھر اپنی اصلی
حالت پر آکر بزبان فصیح کہا اللہ بہت بڑا ہے جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا فرمایا
اور مجھے بتوں کی پلیدی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک کیا اور ہبل نامی بت میرے سامنے

Marfat.com

موہ کے بل گر پڑا اور ایک گوینده نے باواز بلند یہ کہا کہ آج آمنہ کے فرزند
ہو گا اور لطف و کرم الٰہی ہو گا اور تمام خلق کی طرف مبعوث ہو کر سب کو ہدایت فرمائیگا اور
سے بچا لیگا اور دو جہان کا تاجدار تمام خزانوں کی کنجیوں کا مالک و مختار ہو گا اے لوگو تم اس کی
ولادت کے دن کو روز عید بناؤ اور قیامت تک اس سے تبرک ڈھونڈھو عبد المطلب کہتے
ہیں جب یہ واقعات دیکھے اور ایسے کلمات سنے تو حیرت نے مجھ پر غلبہ کیا اور
ہاں میری بند ہو گئی میں نے حالتِ خواب خیال کر کے ہاتھ اپنا مونہہ پر پھیرا اور اپنے آپکو
بیدار پایا پس باب بنی شیبہ سے بطحا کی جانب نکلا تو صفا کو دیکھا کہ کبھی جھکتا ہے کبھی
ہے اور مروہ اضطراب میں ہے یہ دیکھکر اور زیادہ مجھ پر حیرت طاری ہوئی کہ اتنے میں
صفا مروہ سے میرے کان میں آواز آئی اے قریش کے سردار آج تیرا کیا حال ہے
کیوں ترساں و لرزاں ہے اسوقت میں نے اپنے میں جواب دینے کی قدرت نہ پائی اور
طرف توجہ کی تاکہ اس فرزند کو دیکھوں جب دروازہ کے قریب پہنچا ایک سفید مرغ کو
دروازہ پر دں سے گھیرے ہوئے دیکھا اور گھر کے گرد ابر سفید کا حصار پایا اور ہر جگہ نور ہی
نور نظر آیا جس نے مجھے گھر میں جانے سے باز رکھا میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا اور دل میں کہتا
رہا یا الٰہی یہ خواب ہے یا بیداری بعد ازاں دروازہ پر آیا زنجیرِ در کو بجایا اور دروازہ کھلوایا
آمنہ نے خفیف آواز سے جواب دیا میں نے کہا جلد دروازہ کھول ورنہ میرا جگر شق ہو جائیگا
آمنہ نے جلدی سے دروازہ کھولا میں نے جو اس کی پیشانی پر نظر کی تو وہ نور کرامت ظہور
نہ دیکھا گھبرا کر استفسار کیا آمنہ نے جواب دیا کہ میں نے وضع حمل کیا عبد المطلب نے کہا اس
نور نظر کو جلد مجھے دکھا آمنہ نے کہا تم اسے ہرگز نہ دیکھ سکو گے کہ ایک شخص مجھ سے کہہ گیا ہے
کہ تین روز تک اسے کوئی نہ دیکھنے پائے عبد المطلب تلوار کھینچکر سر آمنہ پر آئے اور کہا کہ
فرزند مجھے دکھا ورنہ تجھے یا اپنے کو ہلاک کر دونگا آمنہ نے جب یہ حالتِ ذوق و شوق
عبد المطلب کی دیکھی کہا فلاں جگہ سفید کپڑے میں وہ نور نظر جلوہ فرما ہے جا کر دیکھ لو

Marfat.com

عبدالمطلب اُس جگہ آئے اور حضور کو دیکھنا چاہا کہ ایک شخص مہیب صورت تلوار کھینچے سامنے آیا اور کہا کہ اُن کے دیکھنے سے باز آ ورنہ قتل کیا جائیگا جبتک تمام ملائکہ اُنکی زیارت سے مشرف نہ ہونگے کسی کو مجال اُن کے دیکھنے کی نہ ہوگی یہ حال دیکھکر عبدالمطلب کے بدن پر لرزہ طاری ہوا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی اور باہر آکر چاہا کہ قریش کو اس حال سے آگاہ کریں کہ زبان تکلم سے بند ہوگئی اور سات روز تک یہی حال رہا صفیہ بنتِ عبدالمطلب فرماتی ہیں کہ جس رات حضور پیدا ہوئے میں نے چھ چیزیں عجیب و غریب دیکھیں اول یہ کہ حضور نے زمین پر تشریف لاتے ہی سجدہ کیا دوسرے سجدے سے سر اُٹھا کر بزبانِ فصیح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کہا تیسرے حضور کا نور نورِ چراغ پر غالب آیا اور تمام گھر اُس نور سے معمور ہوگیا چوتھے جب میں نے حضور کو غسل دینا چاہا تو ہاتفِ غیبی نے پکار کر کہا اے صفیہ تو تکلیف نہ کر ہم نے انھیں پاک و صاف بھیجا ہے پانچویں آپ ختنہ شدہ و ناف بریدہ پیدا ہوئے چھٹے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی جس پر کلمۂ طیبہ منقوش تھا ہذا مستنبط من المدارج والمعارج والمواہب فی الشفا وشرحہ لعلی القاری علیہ رحمۃ الباری **اے عزیزو** نہایت خوشی و مسرت اور حمد و ثنائے الٰہی بجالانے کا مقام ہے کہ اُس مالک حقیقی خداوند ازلی نے ہم غریبوں کو انبیٔ نعمتِ عظمیٰ و دولتِ کبریٰ یعنی جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نبی جمیع کمالات صوری و معنوی سے آراستہ و پیراستہ عطا فرمایا جس نے آکر ہماری ڈوبتی کشتیوں کو پار لگایا آتشِ دوزخ سے بچا کر جنت میں عیش مخلد کا مژدہ سُنایا اور وقتِ پیدائش سے ہمارے حال پر بے غایت رحم و کرم فرمایا اور قیامت تک فرماتے رہیں گے بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ اُس روز بھی ہم غربا کو وہی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دامنِ رحمت کے سایہ میں گرمیِ محشر سے بچائیں گے باریک تاریک راہ پل صراط طے کرائیں گے اور حوضِ کوثر سے ہم تشنہ کاموں کو سیراب فرما کر جنت میں لیجائیں گے پس اگر تمام

Marfat.com

مسلمان بموجب فرمان والاشان خالقِ انس و جان وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ وَيَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ آپس میں اس نعمتِ عظمیٰ کے ذکر و تحدیث فرمائیں تو روا ہے اور بموجب آیۂ کریمہ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا اگر پروردگارِ عالم کی اس نعمت و رحمت یعنی حضور کی پیدائش و بعثت کی خوشی میں اپنا جان و مال لٹائیں اور دن و رات مجالس و محافل خوشی منعقد کر کر اس شاہ ذیجاہ کا ذکر و ثنا کریں تو بھی تھوڑا ہے کہ اس نعمت و رحمت سے بڑھ کر دنیا بھر میں کوئی نعمت و رحمت مسلمانوں پر نازل نہ ہوئی جو نعمت ملی وہ اسی نعمتِ عظمیٰ کے طفیل ملی اور جو رحمت نازل ہوئی وہ اسی رحمتِ عالم کے صدقے میں نازل ہوئی۔ دیکھو اسی نعمت و رحمت کا اللہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ عظیم میں مسلمانوں پر احسان جتاتا ہے اور فرماتا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ الخ البتہ تحقیق احسان فرمایا اللہ نے مومنین پر جبکہ بھیجا اُن میں رسول اُن کے نفسوں سے کہ پڑھتا ہے اُن پر آیات اللہ کو اور پاک و صاف کرتا ہے اُنھیں اور سکھاتا ہے اُنھیں کتاب و حکمت اگرچہ تھے وہ قبل بعثت کھلی گمراہی میں بلکہ اگر دیکھا جائے تو حضور کی پیدائش کی خوشی کرنا اور اس کے ذکر کے واسطے مجالس منعقد کرنا بھی باعثِ برکت و وسیلۂ نجات اور مسلمانوں کے واسطے سراسر نفع اور بہبودی دارین ہے روایت ہے کہ ولادت باسعادت کی صبح کو ثویبہ لونڈی ابولہب نے ابولہب کو حضور کے تولد ہونے کی خبر فرحت اثر سنائی ابولہب نے اس مژدۂ جانفزا سنانے کی خوشی میں اُس لونڈی کو آزاد کیا جب وہ مرا تو اُسے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے کہا دوزخ میں پڑا ہوں مگر دوشنبہ کے روز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں لونڈی آزاد کرنے کے باعث تخفیفِ عذاب ہوتی ہے اور قدرے پانی نصیب ہوتا ہے۔ دیکھو جب اللہ تعالیٰ نے ابولہب سے کافر کے عذاب میں حضور کی ولادت کی خوشی

Marfat.com

منانے اور اس خوشی میں لونڈی آزاد کرنے کے باعث تخفیف فرمائی اگر مسلمان اس تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی منائیں گے اور اس خوشی میں شیرینی تقسیم کریں گے مجالس منعقد کر کر ذکر ولادت باسعادت کریں گے تو کیا اُس کے صلہ میں وہ ارحم الراحمین اُنپر رحمت و مغفرت نہ فرمائیگا ضرور فرمائیگا ؎

دوستاں را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمناں نظر داری

پس اے عزیزو تمھیں چاہیے کہ اس نعمتِ عظمیٰ کی گھر گھر خوشی مناؤ اور اُسکی خوشی میں اپنا جان و مال لٹاؤ شیرینی بانٹو مجالس منعقد کر کر اُن میں ذکرِ ولادت باسعادت اور حضور کی مدح و ثنا کرو آپ کے فضائل و محامد بیان کرو اور اُس کے باعث مورد رحم و کرم خداوند عالم ہو اللہ تعالیٰ مجھے اور جملہ مسلمانوں کو اپنے اور اپنے حبیب کے ذکر کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت کے دن اُس رحمتِ عالم کے دامنِ رحمت کے سایہ میں اُٹھائے آمین۔ آمین۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

وعظ دہم

بیان معراج سید الانبیا سند الاصفیا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اسرٰی

العزت جل جلالہ وعم نوالہ و اعظم شانہ و اتم برہانہ اس آیۂ کریمہ میں اپنے پیارے محبوب طالب و مطلوب منزہ عن النقائص والعیوب کو اپنے پاس بلانے وصل کا مزہ چکھانے اپنا دیدار دکھانے اور کلام فرمانے سیر ملکوت اعلیٰ کرانے ملکوت السموات والارض کا شاہد

Marfat.com

بنانے علوم اولین و آخرین عطا فرمانے اپنے خزائن رحمت و مفاتیح دوزخ و جنت کا مالک و مختار بنانے کی خبر فرحت اثر سناتا ہے اور حضور کو تمام ملائکہ مقربین و انبیاء و مرسلین کا امام و پیشوا بنا کر سب پر فضیلت مطلقہ عطا فرماتا ہے کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو تھوڑی رات میں مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کی طرف کہ جس کے حول (آس پاس) کو ہم نے برکت عطا فرمائی ہے (اور کس لیے لے گیا خود فرماتا ہے) لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا تاکہ مشاہدہ کرائیں اور دکھائیں ہم اُن کو (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو نشانیاں اپنی اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ بے شک وہ (یعنی اللہ) سننے والا ہے اقوال منکرین و مکذبین واقعہ معراج کو اور دیکھنے والا ہے احوال مصدقین معترفین کو یا یہ معنی ہیں کہ بیشک اللہ سننے والا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور حمد و ثنا کو و آپ نے وقت حضوری بارگاہ الٰہی فرمائی اور دیکھنے والا اور حفاظت کرنے والا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلمتِ لیل میں یا سمیع و بصیر یعنی مبصر و مستمع ہے تو یہ معنی ہونگے

لہ تذییل۔ خانہ کعبہ کو مسجد حرام اس واسطے کہتے ہیں کہ عظمت و بڑائی اُس کی سب مسجدوں سے زیادہ ہے حتیٰ کہ بیت میں دو رکعت پڑھنے والے کو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملتا ہے اور وہ سب مساجد سے پہلے بنائی گئی۔ حدیث میں ہے اول مسجد وضع فی الارض المسجد الحرام و بعدہ المسجد الاقصی الذی اسسہ یعقوب بن اسحٰق علیہما السلام بعد بناء ابراہیم علیہم السلام الکعبۃ بعامہ البخاری عن ابی ذر کما قال اللہ تعالیٰ ان اول بیت وضع للناس الذی ببکۃ مبارکا وھدی للعٰلمین ۝ یا اسے مسجد حرام اس واسطے کہتے ہیں کہ اُس میں اور اُس کے گرداگرد قتال و شکار حرام فرمایا گیا ہے اور بیت المقدس کو مسجد اقصیٰ اس واسطے کہا جاتا ہے کہ وہ مسجد حرام کے دوار اور اُس سے فاصلہ پر ہے الذی بارکنا حولہ جس کے اس پاس کو ہم نے برکت عطا فرمائی ساتھ انہار و اشجار و اثمار اور طرح طرح کے میوہ جات وغیرہ اشیاء سے یا برکت دی ہم نے اُسے سکونت انبیاء آمد و رفت ملائکہ و ہجرت گاہ ابراہیم خلیل اللہ سے کہ قرار اس میں انبیاء رہے ملائکہ آمد و رفت کرتے اُس کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے اور شیخ الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ہجرت گاہ بنا اور جب اللہ تعالیٰ نے اُس کے حول کو یہ برکت عطا فرمائی تو اُسے خدا جانے کس قدر برکت فرمایا ہوگا۔

Marfat.com

کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سنوایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام اپنا اور دکھائیں اُن کو آیاتِ قدرت اپنی کی اور بعض نے ضمیر انہ کی راجع ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے تو یہ معنی ہونگے کہ بیشک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سننے والے تھے کلام الٰہی کو جواب سے فرمایا گیا اور دیکھنے والے تھے عجائب غرائب قدرتِ الٰہی کو جو آپ کو جو آپ کو دکھلائے گئے کما فی نفحات الانس و بحقائق انہ ھو السمیع بسمعنا و البصیر ببصرنا **ارباب تفاسیر شان نزول** اس آیۂ کریمہ کی اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج سے واپس آکر لوگوں میں اس واقع کو بیان فرمایا تو ابوجہل وغیرہ بہت سے کفار نے آپ کو جھٹلایا اور نہیں بنائی لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ حضور کی تصدیق میں نازل فرمائی۔

برہان النسفی وغیرہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے شب معراج اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدارج عالیہ و مراتب رفیعہ عطا فرمائے تو حضور پر وحی بھیجی اور پوچھا کہ اے محمد کس شے کے ساتھ تجھے میں نے یہ شرف اور بزرگی عطا فرمائی عرض کی اے رب تو نے مجھے اپنے نفس کی طرف ساتھ عبودیت کے نسبت فرمایا لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ لطائف عجیبہ و نکات غریبہ پر مشتمل فرما کر نازل فرمائی **لطائف و نکات متعلقہ آیت**

نکتۂ اولیٰ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ کو مصدر بہ کلمۂ تعجب یعنی سبحان فرمایا کہ دلالت کرے اس امر پر کہ مابعد اس کا امر عجیب و خارقِ عادت ہے عقول بشری و نفوس قدسی اس کے ادراک سے قاصر ہیں اور وہ ذرا سی دیر میں حضور کا کعبہ سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے آسمان پر لیجانا اور عرش و کرسی جنت و دوزخ و ما فیہا کی سیر کرانا عجائب و غرائب سموات دکھانا اور پھر فوراً ہی وہاں سے واپس لانا ہے **نکتۂ ثانیہ** چونکہ اہل عرب ہر وقت سماعت امر عجیب تسبیح کرتے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی اُن سے واقع معراج کی تکذیب اور اپنے حبیب اس واقع پر تمسخر و استہزا کرنے کو دیکھکر اولاً تسبیح کی اور پھر اُس واقع کی تصدیق فرمائی

Marfat.com

نکتہ ثالثہ یا چونکہ قریش نے واقع معراج سُنکر حضور کی تکذیب کی تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے کاذب رسول بنانے سے اپنی پاکی ظاہر فرمائی اور پھر اپنے رسول کی تصدیق کی نکتہ رابعہ پھر بعد اُس کے اسم موصول لایا تاکہ واقع معراج کی کمال عظمت و بزرگی ظاہر ہو کہ وہ مقام مدحت میں ذکر کیا گیا اور تسبیح و تقدیس کی دلیل قرار دیا گیا ہے یعنی وہ ایسا قادر اور ایسا عیب سے پاک و منزہ ہے کہ اپنے بندے کو چند ساعت میں کہاں سے کہاں لے گیا کہ جس کے ادراک سے عقول قاصر ہیں نکتہ خامسہ پھر بعد اسریٰ لیلا فرمایا باوجود اس کے کہ اسریٰ خود متضمن معنی لیل ہے تاکہ دلالت کرے تاکید و قلتِ وقت پر یعنی بے شک میرا حبیب سچ کہتا ہے میں اُسے بہت تھوڑی رات میں مکہ سے ملک شام جو ایک ماہ دس روز کی راہ پر واقع ہے لے گیا اور پھر وہاں سے آسمانوں پر لیجا کر عجائب ملک و الملکوت و غرائب جبروت و لاہوت دکھائے لان تکریر اللفظ و تنکیرہ یدل علی التاکید و التقلیل ولذلک قری من اللیل ای بعضہ کقولہ تعالیٰ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نکتہ سادسہ پھر بعبدہ فرمایا تاکہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میرے حبیب کو معراج روحی و منامی ہوئی بلکہ جاگتے میں جسدی ہوئی کہ عبد روح مع الجسد کا نام ہے نہ صرف روح کا اور پھر کسی بندے کو ایک مکان سے دوسرے مکان لیجانے اور وہاں کی سیر کرانے میں نیند کا تحقق کب ممکن ہے نکتہ سابعہ پھر لنریہ من آیاتنا فرمایا تاکہ اشارہ ہو جائے اس امر کی جانب کہ ہمارا اپنے حبیب کو بلانا اور سیر کرانا ایسا نہیں کہ جیسے کوئی دوست اپنے دوست کو لیجا کر بازار یا باغ یا عجائب خانہ کی سیر کراتا ہے کہ سوائے تفریح طبع اور کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس بُلانے اور عجائبات قدرت کی سیر کرانے میں خاص خاص فائدے حاصل ہوئے (جو انشاء اللہ ضمن کلام میں ناظرین کو معلوم ہونگے) بعض اوہام میں اس مقام پر یہ خدشہ گزرتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے حق میں تو یہ فرمایا وکذلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض اور حضور کی شان میں من آیاتنا فرمایا جو مقتضی

Marfat.com

تبعیض ہے پس اس سے تفضیل ابراہیم علیہ السلام حضور پر ظاہر ہوتی ہے نہ تفضیل حضور
برابراہیم علیہ السلام حالانکہ آپ بالاجماع افضل الانبیا والمرسلین ہیں تو اس کا واقعہ یہ ہے
کہ حضور کے حق میں آیاتنا فرمایا اور ملکوت السمٰوٰت والارض بھی بعض آیات الٰہی
سے ہیں پس حضور نے اُسے اور اس کے ماسوا اور آیاتِ الٰہی بھی ملاحظہ فرمائیں اور ان سے
فضیلت میں سبقت لے گئے لطیفہ ارباب طریقت کے نزدیک سالک کو تین مقام پیش
آیا کرتے ہیں اول عروج دوم وقوف سوم رجوع لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں بھی
تین امر اختیار فرمائے اول غیبت کہ جو مناسب مقام اول ہے اختیار کی اور فرمایا سُبْحٰنَ
الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا پھر تکلم جو مناسب مقام ثانی ہے اختیار کیا اور فرمایا
بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا پھر تکلم سے رجوع بسوئے غیبت اختیار کیا اور فرمایا اِنَّہٗ
ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تا اشارہ ہو جائے اس جانب کہ میرا حبیب بھی شب معراج سالک
راہِ طریقت و شناور بحر معرفت تھا مگر اُس نے یہ تینوں مقام چند ساعت میں طے فرمائے جو
دوسروں کو برسوں کی ریاضت کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتے لطیفہ ثانیہ یا یہ تعبیرات ثلثہ
یعنی غیبت و تکلم و رجوع از تکلم بسوئے غیبت اشارہ ہے احوال ثلثہ حضور اقدس سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ آپ اول شب اس عالم میں تھے پھر چند لمحہ میں آسمانوں پر پہنچے
اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ اور سدرہ سے بارگاہِ الٰہی میں تشریف فرما ہوئے اور طرح طرح کی
کرامتوں سے مشرف ہو کر اپنی جگہ پر واپس آئے پھر حضور کو اس خاکدانِ عالم سے شب معراج
آسمان پر بلانے اور عجائب غرائب قدرت دکھانے میں یا تو یہ حکمت تھی کہ ایک رات حضور کی
اُمت گنہگار مع اعمال حضور پر پیش کی گئی آپ اُن کے جرم و گناہ حد سے زیادہ شمار سے باہر
دیکھکر نہایت ملول و محزوں ہوئے اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے حبیب کا غمگین و رنج آلودہ ہونا
اچھا نہ معلوم ہوا اور شب معراج حضور کو بلا کر اپنے دریاہائے رحمت و خزائن مغفرت دکھائے
تا کثرت گناہِ اُمت سے غمگین نہ ہوں اور دیکھیں کہ اُن کی اُمت کے جرم و گناہ زیادہ ہیں یا

Marfat.com

یا اُن کے رب عزوجل کے خزائنِ مغفرت و دریائے رحمت ؎

آفاق تیرگی چہ ز روئے سیاہ ماست		دریائے رحمتِ تو فزوں از گناہ ماست

یا یہ حکمت تھی کہ آج کی شب اپنے حبیب کو اپنے حضور میں بلا کر اپنا دیدار دکھائیں تمام آسمان و عرش و کرسی جنت و دوزخ و مافیہا کی سیر کرائیں تا رعب و داب خوف و خطر ان کے قلب سے زائل ہو جائے اور قیامت جیسے دہشت و ہولناک دن میں بخوف و خطر تاجِ شفاعت فرق انور پر رکھکر اپنے رب احکم الحاکمین کے حضور حاضر ہو کر حرف شفاعت زبان پر لائیں اور امت گنہگار کی شفاعت فرما کر جنت میں لیجائیں کہ قاعدہ ہے جب کوئی پہلی بار کسی حاکم ذی وجاہت کے حضور یا مقام ہولناک میں جاتا ہے تو اس کے رعب و داب کے باعث زبان سے بات نکلنا دشوار ہوتا ہے لرزہ بدن پر طاری ہوتا ہے اور اس مقام میں خوف کے باعث چلنا مشکل ہو جاتا ہے دل میں سو سو طرح خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے اور جب دوبارہ ایسی جگہ جانے کا اتفاق پڑتا ہے تو پہلے کی طرح دوبارہ جانے میں خوف و ہراس طاری نہیں ہوتا یا یہ حکمت تھی کہ اس بادشاہِ حقیقی نے حضور کو اپنا حبیب بنایا اور حبیب کو اپنے تمام خزائن و دفائن پر مطلع کرنا اور عجائب و غرائب مملکت کی سیر کرانا چاہیے جیسا کہ بادشاہانِ مجازی کا دستور ہوتا ہے کہ وہ جب کسی کو اپنی محبت کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں تو تمام خزائن و دفائن سے اسے مطلع کرتے ہیں اور عجائب و غرائب ملک کی سیر کراتے ہیں اور تمام اشیا کا اُسے مختار و مدار المہام بناتے ہیں لہذا اُس بادشاہ حقیقی نے پہلے تمام خزائن و دفائنِ زمین پر حضور کو مطلع فرمایا جیسا کہ حدیث میں آیا زویت لی الارض فاریت مشارقہا و مغاربہا میرے لیے زمین سمیٹی گئی اور اُس کے مشارق و مغارب مجھے دکھلائے گئے پھر شب معراج اپنے پاس بلا کر عجائب و غرائب سموات و دوزخ و جنات و مافیہا کی سیر کرائی اور ان کے مفاتیح حضور کو عطا فرمائیں اور سب کا مالک و مختار بنایا جسے جو چاہیں دیں جسے چاہیں نہ دیں ؎

کُل عالم و مافیہ کے سیاہ و سفید کا		خالق نے انھیں مالک و مختار کر دیا

Marfat.com

بایہ حکمت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا فرمائے تو ان دونوں نے آپس میں معاخرت و مباہات کی زمین نے کہا کہ میں تجھ سے بہتر ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیوت و بحار و اشجار و اثمار و انہار و پہاڑ و وحوش و طیور چرند و پرند جن و انس جمادات نباتات معدنیات وغیرہ سے زیب و زینت دی اور رنگ برنگ کے پھولوں پھلوں سبزیوں ترکاریوں سے آراستہ و پیراستہ فرمایا آسمان نے کہا میں تجھ سے بہتر ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے چاند و سورج ستاروں دیباوں سے مزین فرمایا اور مجھ میں عرش و کرسی لوح و قلم دوزخ و جنت اور اس کے اشجار انہار حور و غلمان ملائکہ پیدا فرمائے زمین نے کہا کہ مجھ میں اللہ تعالیٰ نے ایسا برکت والا گھر بنایا کہ جسکی زیارت و طواف کو انبیاء اولیاء اور تمام مسلمان راہ دور دراز سے آتے ہیں آسمان نے کہا مجھ میں بیت المعمور ہے کہ جس کے طواف کو فرشتے آتے ہیں اور مجھ میں جنت ہے کہ جہاں تمام انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کی روحیں آکر مسکن ہوتی ہیں اور بعد حشر ہمیشہ اس میں رہیں گی زمین نے کہا کہ میں تجھ سے بہتر ہوں کہ مجھ میں سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین باعث موجودات علیہ افضل الصلاۃ واکمل التحیات رونق افروز ہوئے اور احکام شریعت جاری کیے اللہ کے دین کو مجھ پر پھیلایا جب یہ آسمان نے سنا جواب سے عاجز و ساکت ہو کر جناب باری میں عرض کی کہ الٰہی تو ہی مضطر و پریشان کی دعا مقبول کرنے والا ہے میں زمین سے مناظرے میں ساکت اور جواب سے عاجز ہو گیا لہذا تجھ سے ملتجی ہوں کہ تو اپنے حبیب لبیب کو مجھ پر بلا تاکہ میں بھی زمین کی طرح اس کے قدوم میمنت لزوم کے باعث فخر کروں پس اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا مقبول فرمائی اور اپنے حبیب کو آسمان پر بلایا اور اسے خجلت و شرمندگی سے رہا کیا یہ **حکمت** تھی کہ اپنے حبیب کو آسمان پر بلا کر تمام ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین پر آپ کا فضل و شرف ظاہر فرمائے اور سب کا امام و پیشوا بنائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بیت المقدس میں حضور امام الانبیاء

Marfat.com

ہوئے اور ان پر حضور کا فضل و شرف ظاہر ہوا اور بیت المعمور میں امام الملک کے گئے تھے
اُن پر بھی آپ کا فضل و بزرگی عیاں ہو یا یہ حکمت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو رحمت
عالم فرمایا آپ کی رحمت سے زمین والے تو مستفیض ہوئے تھے آسمان والے رہے جاتے
تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے حضور کو آسمان پر بلایا اور اپنے حبیب کی رحمت سے آسمان والوں
کو بھی مستفیض فرمایا کوئی فرد عالم آپ کی رحمت سے محروم نہ رہے یا یہ حکمت تھی کہ جب
اللہ تعالیٰ نے حضور پر آیۃ الکرسی نازل فرمائی اور جبرئیل نے اُس کے فضائل و فوائد آپ
کے روبرو بیان کیے آپ کو اس کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا لہذا اللہ تعالیٰ نے حضور کو آسمان
پر بلا کر کرسی دکھائی آپ نے دیکھا کہ وہ زمرد سبز کی ہے اور ایک روایت میں سونے کی ہے
اور ایک روایت میں موتی کی اور اس کے پائے مروارید کے ہیں اور اسقدر بڑی ہے کہ تمام
آسمان و زمین اُس کے اوپر مثل ایک حلقہ کے ہیں اور اس پر بخط نور آیۃ الکرسی لکھی ہے اور
آس پاس اس کے چالیس ہزار کرسیاں اور رکھی ہیں اور ہر ایک پر ایک فرشتہ کھڑا ہوا
آیۃ الکرسی پڑھ رہا ہے اور ثواب اُن کا قاری آیۃ الکرسی کو امت محمدیہ سے بخشتا ہے یا یہ
حکمت تھی کہ جب بعد وفات ابو طالب کفار عرب نے حضور کو بیحد ایذا دینا شروع کی تو
حضور نے ایک دن نہایت حسرت و یاس سے فرمایا کاش اگر آج کوئی میرا دوست ہوتا تو
آتا رفیق ہوتا تو غمخواری کرتا یا رہوتا تو دلداری کرتا اب ان کافروں نے مجھ کو تنہا پا کر ایذا دینا
اور برا کہنا شروع کیا ہے یہ فرما کر شام کو احسانی کے گھر جا کر ایک حجرے میں مشغول
و منہمک عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو ملول و مغموم دیکھ کر
غمخواری فرمائی اور اسی رات جبرئیل کو بھیجکر اپنے محبوب کو اپنے پاس بلایا اور اپنے عجائب
و غرائب قدرت دکھا کر دیدار و کلام سے مشرف فرما کر حضور کی تسکین خاطر فرمائی پھر معراج
کے واسطے دن پر رات کو اختیار فرمانے میں یا تو یہ حکمت تھی کہ تا فرق درمیان مصدقین
و مکذبین واقع معراج عیاں ہو کہ اگر دن میں معراج ہوتی تو کافر و مومن مشاہدہ منافی مخالف

Marfat.com

دونوں میں سے کوئی انکار نہ کرسکتا پس ایک دوسرے میں تمائز حاصل نہ ہوتا
بایں حکمت بھی کہ رات پردہ دار اسرار و محرم و ہمدم یارانِ غمگسار ہوتی ہے ہر محب اپنے
محبوب سے رات ہی کو خلوت میں بھید و اسرار کی باتیں کہا کرتا ہے رازِ دل عیاں کرتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے محبوب کو اپنے حضور بلا کر مغیباتِ دو عالم پر مطلع کرنا اور راز و
اسرار فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی سے آگاہ کرنا مقصود تھا لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی
اپنے حبیب سے رازِ دل کہنے اسرار فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی پر مطلع کرنے کے واسطے
رات کو دن پر اختیار فرمایا یہ حکمت بھی کہ رات برائے مواصلت محبوب محب بنا صبیب
ہوتی ہے ہر دوست اپنے دوست سے ملنے شربتِ وصل پینے دیدار و کلام سے لذت
ہونے کو رات ہی میں جاتا اور شب ہی کو اختیار فرماتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے
محبوب کی مواصلت اور دیدار و کلام کے واسطے رات ہی اختیار فرمائی ؎

وقتِ وصالِ دوستاں در نیم شب دہم عیاں	اے جسم و جانِ عاشقاں با دا ندائے نیم شب

بایں حکمت بھی کہ رات وقتِ اجابت دعا و قبولیت توبہ و استغفار ہے جو شخص نصف
شب توبہ استغفار کرتا ہے یا جائز طریقے سے دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی دعا اور توبہ استغفار
قبول کرتا ہے بلکہ خود قریب نصف شب ندا فرماتا ہے کہ ہے کوئی اس وقت سے پہلے توبہ و استغفار کرنے والا دعا مانگنے والا تاکہ میں اسکی توبہ و استغفار قبول کروں مانگنے
والوں اور جو مانگے عطا کروں تو۔ غزل

خوانِ کرم نہادہ ہیں بہرِ صلائے نیم شب	دستِ کرم گشودہ ہیں بہرِ عطائے نیم شب
ہر نیم شب تیرِ دعا چیرہ گردوں می زدم	ہاں کارگر آید مگر تیرِ دعائے نیم شب
ہر نیم شب آید ندا از بارگاہِ کبریا	بکشائی گر مشکل دل بہرِ دعائے نیم شب
گویند کہ ہل من تائبِ خواند کہ ہل من مذنب	جویند کہ اہل مستغفر دارد ثنائے نیم شب
تا قلب بپذیرم ازو دیں جرم بگیرم ازو	او دادن من داد و من دادِ ثنائے نیم شب

Marfat.com

اور چونکہ اس امر سے خدائے تعالیٰ علیم و دانا تھا کہ میرے حبیب کو اپنی امت کا ہر وقت خیال دامنگیر رہتا ہے اُن کے بخشوانے آمرزش چاہنے میں ہمیشہ مستغرق رہتا ہے اور معراج میں بھی انھیں فراموش نہ فرمائے گا اُنکی آمرزش چاہے گا اُن کے بخشش کی دعا فرمائے گا لہذا معراج کے واسطے رات اختیار فرمائی کہ میرا حبیب اس رات جو مانگے عطا کروں۔ جس کی آمرزش چاہے اُسے بخشوں۔ غزل

خدا رخ سے پردہ اُٹھاتا ہے آج	محمد کو جلوہ دکھاتا ہے آج
دکھاتا ہے کیا مرتبہ قرب کا	کہ زانو بہ زانو بٹھاتا ہے آج
اُدھر بے نیازی اِدھر نیاز ہے	خدا اپنی چاہت دکھاتا ہے آج
حبیبِ خدا اشرفِ انبیا	مبارک ہو معراج پاتا ہے آج
وہ مطلوب طالب ہو جس کا خدا	عجب شان و شوکت سے جاتا ہے آج
نسیم صبا دم براقِ جناں	سواری کو حضرت کی آتا ہے آج
فلک از رہِ فخر زیرِ قدم	سرِ عجز اپنا جھکاتا ہے آج
نہ کیوں فخر ہو عرش کو فرش پر	قدم آپ کا اُس پہ جاتا ہے آج
خبر آمدِ مقدمِ پاک کی	فرشتوں کو خالق سُناتا ہے آج
کرو خلد جلدی سے آراستہ	کہ سردار جنت کا آتا ہے آج
خوشی سے وہ پھولا ہے باغِ ارم	نہیں اپنی جامیں سماتا ہے آج
مبارک ہو اے عاصیو پُر گناہ	شفاعت کا مژدہ سُناتا ہے آج

غرضکہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک جانا تو آیۂ متلوہ سے ظاہر ہوا اور منکر اُس کا کافر ہے اور بیت المقدس سے تا عرش عظیم اور مقام قاب قوسین پہنچنا احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اور واقعۂ معراج اُن میں اسطرح وارد ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نابکار نے از حد ایذا و تکلیف دینا

Marfat.com

شروع کی تو آپ ایک دن قریب شام نہایت ملول و مغموم بروایت مشہورہ حضرت امہانی کے گھر تشریف فرما ہوئے ؎

شبے خ تافتہ زیں دیر فانی		سوئے دولت سرائے امہانی	

اور فرمایا اے امہانی مہمان درکار ہے انھوں نے کہا صدقے جاؤں ایسے مہمان کے میرے نصیب ایسے کہاں کہ جو آپ جیسا مہمان میرے گھر کو قدم رنجہ فرما کر رشک گلزار پُر از برکت و انوار فرمائے اور مجھے اپنا دیدار فیض آثار دکھائے آپ نے اپنی تشریف آوری کی پہلے سے خبر کیوں نہ فرمائی تاکہ حتی المقدور مکان کو صاف و شستہ اور فرش و فروش سے آراستہ کر رکھتی طعام مہمانی پکا رکھتی فرمایا اے امہانی کفار نے مجھے ایسا تنگ کیا ہے کہ خیال کھانے پینے اور پہلے سے خبر کرنے کا نہ رہا اب گھر کو خالی کرا کے خاص بناؤں اور اپنے دوست کو حالِ دل سناؤں امہانی نے بموجب حکم خالی حجرہ خالی کیا حضور اس میں تشریف فرما ہو کر مناجات و عبادتِ خالقِ کائنات میں مشغول ہوئے اور امہانی اس خیال سے کہ حضور کے دشمن جان مکہ میں بہت ہیں ایسا نہ ہو میرے گھر وجود ہونے کی خبر پا کر ارادہ شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کریں ابوطالب کی تلوار برہنہ

تذییل مقام و تاریخ معراج میں روایات مختلفہ وارد ہیں سہیلی فرماتے ہیں کہ معراج ماہ شوال میں ہجرت سے ایک سال اور پانچ ماہ پہلے ہوئی اور بعض کے نزدیک نبوت سے پانچ برس بعد اور بقول سید جمال الدین محدث اکثر علما کے نزدیک ماہ ربیع الاول سال دوازدہم میں واقع ہوئی اور حافظ عبدالغنی مقدسی اور نووی نے بارھویں سال ماہ رجب کی ستائیسویں شب اختیار کی ہے اور یہی صحیح ہے اسی طرح ایک روایت میں شب سہ شنبہ وارد ہے اور بعض شب شنبہ کہتے ہیں اور وحیہ شب دوشنبہ اختیار کرتے ہیں اور یہی معتبر ہے اسی طرح مقام میں اختلاف روایات ہے حضرت انس کی روایت میں ہے کہ میرے گھر کی چھت پھٹی واقدی کی روایت میں ہے کہ معراج شعب ابی طالب سے ہوئی بخاری کی روایت میں ہے کہ حطیم یا حجر سے اور دوسری روایت میں خانہ کعبہ کے قریب سے واقع ہے۔

شفا شریف میں امہانی بنت ابی طالب سے منقول ہے کہ حضرت اس رات میرے گھر تشریف فرما تھے اور یہی صحیح ہے حافظ ابن حجر ان روایات میں اس طرح تطبیق دیتے ہیں کہ حضور اس رات امہانی کے گھر تشریف فرما تھے اور گھر شعب ابی طالب میں ہو اسکی چھت پھٹی اور فرشتے آئے اور [illegible] آپ کو مسجد حرام میں لے گئے پس آپ حطیم یا حجر کے قریب براق پر [illegible]

Marfat.com

ہاتھ میں لیکر گھر کے آس پاس پھرنا اور حضور کا پہرا دینا [illegible]
شہادت آنحضرت آئے تو پہلے میں حضور پہ جان قربان کروں کہ خواب کا [illegible]
کہ حکم احکم الحاکمین پہنچا کہ تمام عالم پر نیند طاری کر چنانچہ اس نے تمام دنیا پہ خواب
طاری کی پھر ارشاد ہوا کہ دیکھ کوئی جاگتا ہے عرض کی کہ تو علیم و دانا ہے سب
سو رہے ہیں صرف ایک بڑھیا جو تیرے حبیب کی نگہبانی و پاسبانی پر مشغول ہے
جاگتی ہے حکم ہوا اسے بھی سلا فرشتہ نے اہبانی کو بھی خواب پہنچائی کہ وہ دیوار
کے سہارے قدرے کھڑی ہوئیں اور سو گئیں اسوقت حضرت جبرئیل کو حکم ہوا
کہ اے جبرئیل آج کی رات طاعت و عبادت چھوڑ تسبیح و تہلیل سے منہ موڑ پرطاؤس
و زیور فردوسی سے آراستہ ہو پٹکا خدمتگاری کمر سے باندھ کلاہ فرمانبرداری سر پہ رکھ
اور میکائیل کو حکم سنا کہ پیمانۂ ارزاق ہاتھ سے رکھ تقسیم رزق موقوف کرے اسرافیل
صور نہ پھونکے عزرائیل ہاتھ قبض ارواح سے روکے فراشانِ نور و ضیا آسمانوں کو جا روبہ
نور جھاڑوئے عیش و سرور سے صاف کریں نوبت نوازان صدق و صفا نقارہ ہائے
جود و عطا تمام اطرافِ عالم میں بجائیں داروغۂ بہشتِ بریں جنت کی آئینہ بندی کرے
حورانِ خلد بریں آراستہ و پیراستہ ہو کر ہاتھوں میں طبق زر و جواہر لیکر غرفِ جنت میں
صف بستہ کھڑے ہوں مالکِ دوزخ درہائے دوزخ بند اور طبقاتِ جہنم ٹھنڈے
اور اہلِ دوزخ سے عذاب موقوف کرے دریا موجیں نہ مارے ہوا چلنے سے باز رہے
آسمان گردش سے ٹھہرے حاملانِ عرش فلکِ اطلس کو لباس مقدس پہنائیں کرسی
کے سر پہ تاجِ قدسی رکھیں بعد ازاں آدم و ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ اور تمامی انبیا علیہم السلام
کو خبر کر کہ وہ اپنی روحوں کو روائح قدس سے معطر و منور کریں پھر ستر ہزار فرشتے اپنے
ہمراہ لیکر بہشت عنبر سرشت میں جا اور وہاں سے ایک براق برق رفتار اپنے ہمراہ
لیکر زمین پر نزول کر اور مشرق سے مغرب تک کی مقابر سے عذاب اٹھا اور تمام عالم کو

Marfat.com

تجدید عیش و سرور سے معمور کر بعد ہمارے پیارے محبوب کی خدمت سراپا برکت میں باادب حاضر ہو کر عرض کر کہ آج کی رات آپ کے رب نے آپ کو یاد فرمایا ہے اور اپنا دیدار دکھانے کلام سنانے سیر ملکوت اعلیٰ کی کرانے بلایا ہے ابیات

امشب شب قدر ست بشتاب	قدرِ شب قدر خویش دریاب
آرائشِ سرمدی ست امشب	معراجِ محمدی ست امشب
ای دولتِ آں شبے کہ چوں روز	گشت از قدم تو عالم افروز

القصہ جبرئیل بموجب فرمان رب جلیل بہشت میں براق لینے آئے دیکھا کہ چالیس ہزار براق وہاں چر رہے ہیں اور سب کی پیشانی پر نام نامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہے اور اُن میں ایک براق نہایت مغموم و محزوں سر نیچے ڈالے ایک سمت کھڑا ہے دریائے اشک آنکھوں سے بہا رہا ہے جبرئیل نے اُس کے پاس جا کر باعث رنج و ملال دریافت کیا کہا ای جبرئیل چالیس ہزار برس سے آتشِ عشقِ محمدی دل میں شعلہ زن ہے جس کے باعث نہ رات کو آرام نہ دن کو چین ہے پس جبرئیل نے اُسی براق کو حضور کی سواری کے واسطے پسند کیا اور اپنے ہمراہ لیکر دولتسرائے سلطان انس و جان پر آئے ابیات

رسید جبرئیل از بہر معمور	براقِ برق سیر آوردہ از نور
نگاری پیکرش چوں صورتِ باغ	سرش کبرا ز لگام و رانش از داغ
نہ ابر از ابر نیساں خوش عناں تر	نہ باد از باد و آتش خوش عناں تر

روایت ہے کہ اُس رات حضور نماز سے فارغ ہو کر بستر استراحت پر آرام فرما ہوئے اور چشم اقدس خواب میں دل مولیٰ کی یاد میں زبان اُمت کے ذکر میں مشغول ہوئی ابیات

دلش بیدار و چشمش در شکر خواب	ندیدہ چشم بخت ایں خواب در خواب
بصر در خواب دل در استقامت	زبانش امتی گو تا قیامت

Marfat.com

کہ جبرئیل وہ راہوار برق رفتار درِ دولت حبیب پروردگار پر لیکر حاضر ہوئے حضور کو خواب میں پایا پاسِ ادب بیدار نہ کرسکے انتظار میں رہے کہ فرمانِ آمی پہنچا قبل اس کے میرے حبیب کے پائے مبارک کو چوم کہ تیرے لبوں کی سردی سے محبوب کی آنکھ کھلے اور تجھے اُس کے صلے میں خدمت اس در کی ملے اسی دن کے واسطے تجھے میں نے کافور سے پیدا کیا تھا چنانچہ جبرئیل نے اپنا مونہ حضور کے پائے مبارک پر ملا اور اس طرح عرض کیا۔ غزل

ہی یہ معراج کی شب اے مرے سرور جاگو	آیا جبریل ہے لینے کو پیمبر جاگو
شمع کافور لیے در پہ ہیں حاضر ملکوت	خلق کے راہنما ہادیٔ دیگر جاگو
منتظر دید کا ہے آج خداوند جہاں	چل کے دکھلاؤ ذرا روئے منور جاگو
حوریں جنت کی ہیں مشتاق لقائے احسن	اے شہِ حسن اٹھو ساقیٔ کوثر جاگو
خوابِ راحت ہے جگاتا ہی تمہیں یہ خادم	نرگسیں چشم کرو وا گلِ خوشتر جاگو
چل کے بخشش کرو امت کی بلا آخر ہے	یہ شبِ قدر ہے اے شافعِ محشر جاگو
لایا جنت سے ہوں راہوار سواری کے لیے	برجِ خوبی کے درخشندہ اختر جاگو

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کی آواز سنکر اور لبوں کی سردی محسوس فرما کر بیدار ہوئے جبرئیل کو بالیں پر کھڑا پایا اور عرض کرتے سنا اِنَّ اللّٰہَ جَلَّ جَلَالُہٗ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَھُوَ یَدْعُوْکَ وَاَنَا حَامِلُکَ اِلَی اللّٰہِ تعالیٰ آپ کے رب تبارک وتعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور بلایا ہے اور میں اُس تک لیجانے والا ہوں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قصدِ طہارت فرمایا خطاب آیا اے جبرئیل بہشت میں جا اور وہاں سے آبِ کوثر لا اُس سے میرے حبیب کو نہلا ابھی کلام تمام نہ ہونے پایا تھا اور حضور بیدار تھا

ف۱ ایک روایت میں ہے کہ حکم ہوا اے جبرئیل ڈورہ ہم خود اپنے حبیب کو بلطافت وکرم بیدار کریں گے چنانچہ حضور بیدار ہوئے جبرئیل کو کھڑا اور خوشخبریِ معراج سناتے پایا اھ منہ

Marfat.com

تھے پہنے ہوئے تھے کہ داروغہ بہشت وہ حریر احیاں یا قوت کی آب کوثر سے بھری ہوئی
لایا ایک طشت زمرد کا جس کے چار پہلو تھے اور ہر پہلو پر ایک ایک گوہر تاباں رکھا تھا۔
لایا اور حضور کو اس سے غسل دیا پھر حلہ بہشتی پہنایا اور عمامہ نورانی باندھا روایت ہے
کہ اس عمامے کو داروغہ بہشت نے سات ہزار برس پہلے خلقت آدم علیہ السلام سے
حضور کے واسطے تیار کیا تھا اور چالیس ہزار فرشتے اس کے گرد نہایت تعظیم سے
کھڑے ہو کر تسبیح و تہلیل کیا کرتے تھے اور عقب ہر تسبیح حضور پر درود پڑھا کرتے تھے
جب داروغہ بہشت اسے لیکر چلا تو سب اس کے ہمراہ آکر حضور کی زیارت سے مشرف
ہوئے اور اس عمامے میں چالیس ہزار نقش اور ہر نقش میں چار خط تھے اول میں محمد
رسول اللہ دوم میں محمد نبی اللہ سوم میں محمد خلیل اللہ چہارم میں محمد حبیب اللہ لکھا تھا
پس جبرئیل نے ردائے نور حضور کو اڑھائی نعلین سبز زمردین پہنائیں پھر یاقوت
کا کمر سے باندھا ازیانہ زمرد سبز کا جس میں چار سو موتی آفتاب کی مانند چمکتے ہوئے
تھے ہاتھ میں دیا اور دست اقدس تھام کر مسجد حرام میں لائے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں تشریف فرما ہو کر آب زمزم سے وضو کیا اور سات
مرتبہ طواف خانۂ کعبہ ادا فرما کر حطیم میں قدرے استراحت فرمائی تھی کہ جبرئیل طشت طلائی
پر از حکمت و عرفان و کرمت و ایمان لیکر حاضر ہوئے اور حضور کو چت لٹا کر سینۂ مقدس
چیرا اور دل مبارک نکالکر چاک و پاک کیا حکمت و عرفان و نور ایمان سے بھرا اور سینہ
و عروق کو آب زمزم سے صاف و شستہ کر کے اس میں رکھا رکھتے ہی زخم بھر آیا۔
کسی قسم کا درد و الم محسوس نہ ہوا نکتہ سینہ مقدس چاک و پاک کرنے میں یہ بھید تھا کہ
آپ کا حوصلہ بقدر ان ترقیات و کمالات کے کہ معراج کی رات عنایت ہوں فراخ و کامل

شق صدر حضور پر یا مرتبہ ہوا ایک زمانہ رضاعت میں اور مرتبہ [illegible]
جلوہ فرما ہونے سے پہلا چوتھا [illegible]

Marfat.com

ہو جائے اور قلب مبارک حکمت و ایمان سے بھرنے میں یہ حکمت تھی کہ انوار و تجلیات اور علوم و معارف کی استعداد و قابلیت اور عجائب و غرائب ملک و الملکوت دیکھنے سے حکیم مطلق کی کمال قدرت پر اطمینان کلی حاصل ہو۔ پھر جبرئیل نے دست مبارک پکڑا اور خانۂ کعبہ سے بطحا مکہ میں لائے آپ نے وہاں تشریف فرما ہو کر میکائیل و اسرافیل کو مع ستر ہزار فرشتوں کے صف بستہ کھڑے پایا جب نگاہ ان فرشتوں کی خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی نہایت ادب و تعظیم و احترام و تجلیل سے پیش آئے اور دست بستہ حضور پر سلام عرض کیا اور رضائے الٰہی و کرامتہائے نامتناہی کی بشارت و مبارکباد دی حضور نے بھی انھیں جواب سلام سے سرفراز فرمایا پھر ایک راہوار برق رفتار گدھے سے چھوٹا خچر سے بڑا آدمی کی مثل چہرہ ہاتھی کی مانند کان گھوڑے جیسے زمرد سبز کے پاؤں اونٹ کا سا سینہ و دنبال اور گردن یاقوت سرخ کی دم مرجان کی پیٹھ سفید موتی کی سم گائے کی طرح چرے ہوئے زانوں پر دو پر کہ اگر انھیں کھولے تو مشرق و مغرب گھیر لے زین بہشتی اس پر کسا ہوا کہ بیں یاقوت سرخ کی پڑی ہوئیں پیشانی پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا درمیان صفا و مروہ خدمت حضور والا میں پیش کیا گیا جس کو براق[1] کہتے تھے اور وہ چلنے میں ایسا تند گام و خوشخرام تھا کہ ہر قدم اس کا منتہائے نظر پر پڑتا تھا جس کی تعریف ان ابیات سے ظاہر ہوتی ہے ابیات

براقے شتابندہ مانندِ برق	سناشش چو خورشید در نور غرق
سبیلے بہ اوج عرب تافتہ	او یم یمن رنگ از و یافتہ

[1] فائدہ:۔ اس جانور کا نام براق یا تو اس وجہ سے رکھا گیا کہ براق ماخوذ از برق ہے اور اس کا رنگ بھی نہایت چمکدار تھا یا اس وجہ سے کہ وہ ماخوذ برق سے ہے اور وہ بھی بجلی کی طرح کوندتا تھا یا اس وجہ سے کہ وہ ماخوذ برقہ سے ہے اور اس کا رنگ بھی بقول بعض ایسا ہی تھا اور ہر قدم ایک لمبی چوڑی سفیدی و سیاہی ملی ہوئی ہوتی

Marfat.com

بیشتر تنے بلکہ لوٹو سے	روندہ چو لوٹو برابر سے
وزاں خوش عناں تر کہ آید گماں	وزاں تیز رو تر کہ تیر از کماں
چناں شد کہ از تیزیِ گام او	سبق بردہ بر جنبش آرام او
قدم بر قیاس نظرے کشادہ	مگر خود قدم بر نظرے نہادہ

اُس وقت جبرئیل نے عرض کیا یارسول اللہ سوار ہوجیے اور عالمِ بالا کی سیر کو چلیے کہ تمام ملائکہ ملاءِ اعلیٰ و مقربانِ عالم بالا انتظار میں چشم بر راہ ہیں حضور نے براق دیکھکر سر نیچا فرمایا اور دل میں پیاری اُمت کا خیال آیا حکم ہوا کہ ای جبرئیل میرے حبیب سے باعثِ توقف اور سبب رنج و ملال دریافت کر چنانچہ جبرئیل نے پوچھا آپ نے فرمایا ای جبرئیل آج مجھے اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا اور انواع اعزاز و احتشام کے ساتھ اپنے پاس بلایا لباسِ بہشتی پہنایا براق سواری کو آیا ملائکہ مقربین کو میری جلو میں چلنے کو بھیجا کل قیامت کے دن میری اُمت بھوکی پیاسی سر سے پا تک برہنہ بوجھ گناہوں کا سر پر رکھے ہوئے قبروں سے اُٹھے گی پچاس ہزار سالہ راہ قیامت اور تیس ہزار برس کی راہ پل صراط باریک تاریک پشتِ جہنم پر کس طرح طے کرے گی اور ایسی راہ صعب و سخت سے یہ بے بضاعت کیسے پار ہوگی پس فرمانِ الٰہی پہنچا کہ ای میرے پیارے حبیب آپ اپنے دل کو غبار رنج و غم سے میلا نہ فرمائیے میں نے جس طرح آج آپ کو اپنی نظرِ عنایت کے ساتھ مخصوص براق آپ کی سواری کے واسطے بھیجا ہے اسی طرح قیامت [illegible] کی قبر پر ایک ایک براق بھیجونگا اور سب کو اُن پر سوار کر کے طرفۃ العین [illegible] پار لگاؤنگا اور پچاس ہزار سالہ راہ قیامت ایک دم میں اُنھیں طے کرا کے بہشت [illegible] سرشت میں داخل فرماؤنگا پس حضور نے یہ خبر فرحت اثر [illegible] کہ براق نے شوخی انداز کی اور اچھلنا کودنا شروع کیا اور [illegible]

Marfat.com

الا النبی التہامی الابطحی القرشی محمد ابن عبد اللہ صاحب القرآن
اپنے رب کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ مجھ پر سوائے نبی تہامی ابطحی قرشی محمد ابن عبد اللہ
صاحب القرآن کے کوئی سوار نہ ہو سکے گا پس حضور نے فرمایا انا محمد رسول اللہ۔
میں ہی محمد اللہ کا رسول ہوں اور جبرئیل نے کہا ای براق یہ کیا بے تہذیبی و بے عزتی
ہے تجھے کیا ہوا ہے کہ جو شوخی کرتا ہے خبردار ہو جا کہ تجھ پر کوئی شخص ان سے بہتر کبھی تک
سوار نہیں ہوا پس وہ یہ سنکر کانپ گیا اور اس کے بدن سے پسینہ ٹپکنے لگا سب شوخی
و شرارت بھول گیا دوسری روایت میں ہے کہ اس نے جبرئیل سے کہا کہ آپ
مجھ پر خفا نہ ہوں میں حاجتمند ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں کچھ عرض
کرنا چاہتا ہوں حضور نے فرمایا کیا حاجت ہے کہا اس رات تو حضور کی سواری کے باعث
سعادت سے مشرف ہوا کل قیامت کے دن ہزاروں براق برق رفتار خدمت اقدس
میں حاضر ہونگے ایسا نہ ہو کہ آپ ان پر التفات فرمائیں اور مجھ غریب کو بھول جائیں
مجھ میں اب تاب جدائی باقی نہیں ہے امید ہو کہ اس روز بھی حضور مجھ پر سوار ہوں۔
حضور نے اس کی عرض قبول فرمائی اور روز قیامت اسی پر سوار ہونے کا وعدہ فرمایا
پس جبرئیل نے رکاب تھامی میکائیل نے لگام پکڑی[1] اور وہ شب اسری کا دولھا اپنے

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ جب حضور براق پر سوار ہوئے جبرئیل نے رکاب تھامی میکائیل نے لگام پکڑی اور
اسرافیل نے حاشیہ برداری اختیار کی حضور نے ان سے عذر خواہی کی کہا یا رسول اللہ حضور کی ناقہ پر فقری
کی تمنا میں ہزار برس تک اللہ کی عبادت اور کئی ہزار برس تک عرش کے نیچے نہایت تضرع اور زاری سے دعا
مانگی تب خطاب رب الارباب آیا کہ میں نے تیری عبادت قبول کی میں تیری طاعت پسند آئی اس کے بدلے خلعت
جزو ثواب تجھے دیا جائیگا میں نے بموجب الہام عرض کیا الٰہی میں نے اس خلعت کو حوالہ کیا کسان امت مرحومہ
امت اس صاحب دولت کے کیا جس کا نام تو نے عرش پر اپنے نام کے برابر لکھا ہے اور تیرے دیدار کے رحم و کرم
وجود و نوال سے یہ چاہتا ہوں کہ جب وہ آفتاب عرب و عجم مسند رسالت پر جلوہ گر ہو اور اپنے پرتو جمال جہاں آرا
سے عالم کو روشن و منور کرے تو ایک ساعت اس کی خدمت مجھے عنایت فرما حکم ہوا کہ اے اسرافیل تیری عرض ہم نے
قبول کی ایک رات اس سید کل ہادی سبل کو زمین سے آسمان پر عروج ہو گا تجھے اجازت ہے کہ (بقیہ برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

مولا کا پیارا امت کا محبوب الانبیاء آن و بان و شوکت و شان سے اس پر سوار ہو کر ملائکہ جیسے براتیوں کو اپنے جلو میں لیکر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی جانب سدھارا مثنوی

آنکہ پا را در رہِ کوشش شکست ۔۔۔ در رسید او را بُراق برنشست
حاملِ دیں بود او محمول شد ۔۔۔ قابلِ فرماں بدا و مقبول شد .....

نکتہ میکائیل کے لگام پکڑنے اور جبرئیل کے رکاب تھامنے میں یہ نکتہ تھا کہ میکائیل تقسیم رزق پر مامور ہیں اور رزق منہ کی راہ سے پیٹ میں پہنچتا ہے لہذا اُن کا دہن بُراق کے نزدیک رہنا نہایت مناسب ہوا اور جبرئیل رکاب گیری پر اس لیے مقرر ہوئے کہ حضور کے پاس رہیں اور کیفیت و حقیقت راہ سے آگاہ کرتے جائیں منقول ہے کہ اُس رات اسّی ہزار فرشتے حضور کے دہنی جانب اور اسّی ہزار بائیں جانب مشعل نوری و شمع کافوری ہاتھوں میں لیے ہوئے تھے جن کی روشنی و خوشبو سے تمام بطحائے مکہ روشن و معطر ہو رہا تھا کہ فرمانِ الٰہی پہنچا ای جبرئیل میرے حبیب کے چہرۂ انور پر جو ستر ہزار پردے پڑے ہیں اُن میں سے ایک پردہ ہٹا دے جبرئیل نے فوراً اُن میں سے ایک پردہ اُٹھایا تو اُس سے ایسا نور ظاہر ہوا کہ تمام شمعوں اور مشعلوں کی روشنی اُس کے آگے ماند ہو گئی القصہ جب حضور بُراق پر سوار ہو کر چلے اُس کی لگام کھینچے رہے جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہ لگام ڈھیلی فرما دیجیے وہ آپ کی منزلِ مقصود سے واقف ہے حضرت نے باگ ڈھیلی فرمائی تو وہ نہایت تیز و تند چلنے لگا جس کے بارے میں حضور فرماتے ہیں ان ترکتها سارت وا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اُس شب مکہ سے بیت المقدس تک حاشیہ برداری اُس کی [illegible] ہے کہ حضرت اسرافیل کی پیشانی پر تمام قرآن عظیم کندہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب [illegible] علی نبینا و علیہ السلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا اور فرشتوں کو اُسے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا سب فرشتوں سے اسرافیل نے سجدہ کیا جب سجدہ سے سر اُٹھایا اپنی پیشانی پر کلام اللہ لکھا ہوا پایا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

حرکتہا طارت اگر میں باگ ڈھیلی کر دیتا تو نہایت تیز چلتا اور اگر باگ کھینچتا تو آہستہ
الگتا پھر جبرئیل نے حضور سے عرض کی کہ اگر آپ راہ میں کوئی آواز سنیں تو اسکی جانب
التفات نہ کریں اور اگر کوئی آپ کو پکارے یا کوئی بات پوچھے تو آپ ہرگز جواب نہ دیں
جبرئیل یہ کہکر آگے رواں ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی تھوڑی راہ قطع کی
تھی کہ ایک شخص نے دہنی جانب سے مجھے آواز دی اور کہا ای محمد لا تعجل قانک
اخطأت الطریق ای محمد جلدی نہ کرو کہ تم راہ بھول گئے ہو میں نے بموجب ہدایت
جبرئیل کچھ اس کی طرف التفات نہ کیا پھر وہی آواز بائیں جانب سے آئی میں نے
کچھ توجہ نہ کی کہ ایک عورت طرح طرح کے زیورات سے آراستہ میرے براق کے
سامنے آئی اور کہا ای محمد ذرا ٹھہرو کہ مجھے آپ سے ایک بھید کی بات کہنا ہے میں
نے اس کی جانب نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا اور بہت تیز براق کو چلایا پھر جبرئیل سے پوچھا
یہ کیا چیزیں تھیں کہا کہ پہلا شخص یہود تھا اگر آپ اسکی طرف التفات کرتے تو آپ
کی تمام امت بعد آپ کے یہودی ہو جاتی اور دوسرا شخص نصاریٰ تھا اگر اس کی
طرف توجہ کرتے تو تمام امت نصاریٰ ہو جاتی اور وہ عورت دنیا تھی اگر آپ اس کی
جانب نظر کرتے تو تمام امت آپ کی حرص دنیا میں مبتلا ہو جاتی اور آخرت پر دنیا کو
اختیار کرتی حکمت ان تینوں شخصوں کے ملنے اور پکارنے اور حضور کے انکی جانب
التفات نہ کرنے میں یہ تھی کہ آپ پر امت مرحومہ کا حال منکشف ہو جائے کہ وہ ہمیشہ
راہ حق میں ثابت قدم رہے گی دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرے دین کی طرف مائل
و ملتفت نہ ہو گی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ امن کی فکر میں رہتے اور کہتے تھے
دیکھیے میری امت میرے بعد دین حق پر قائم رہتی ہے یا نہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے
حضور کی اس فکر کو رفع فرمایا پھر آپ سے تین شخصوں نے آکر ملاقات کی اور کہا
السلام علیک یا اول السلام علیک یا اخر السلام علیک یا حاشر

Marfat.com

...سلام کا جواب عطا فرمایا اور جبرئیل سے اُن کا حال پوچھا
...کہ یہ رسول اولوالعزم اول ابراہیم دوسرے موسیٰ تیسرے عیسیٰ علیہم السلام تھے
...کلتہ ان تینوں حضرات نے حضور کے لیے یہ نام برائے سلام اختیار فرمائے اُن کے
...اسوا کو اختیار نہ کیا تا اشارہ ہو جائے اس جانب کہ اس عالم کی تمام خوبیاں اور
...کمالات اولیٰ سے آخر تک تمہارے ہی لیے ثابت ہیں اور حشر کے دن بھی تمام مہمات
...تمہارے ہی دستِ اقدس سے سرانجام اور سب کام آپ کی مرضی کے موافق ہوں گے
...روایت ہے کہ پھر آپ ایک بڑے پتھر پر گزرے جس میں ایک چھوٹا سا سوراخ تھا
...اور اس سے پانی باہر آتا تھا اور پھر ہر چند اندر جانا چاہتا تھا مگر نہ جا سکتا تھا آپ نے
...جبرئیل سے اُس کی حقیقت دریافت فرمائی عرض کیا یہ پتھر مثل مونھ اور زبان اور بات
...کے اور تمثیل برائے تفہیم حضور ہے یعنی جب کوئی بُری بات مونھ سے سرزد ہو جائے
...تو اُس پر پشیمانی بے فائدہ کہ اُس کا مونھ کے اندر واپس جانا ناممکن ہے پھر حضور کے
...دو تین آدمی ایک پیر دوسرا ادھیڑ تیسرا جوان آئے حضور نے پیر و ادھیڑ کی جانب
...نظر کی اور جوان کی طرف توجہ فرمائی پس جبرئیل نے عرض کیا اصبت یا محمد یا رسول
...اللہ آپ مطلب کو پہنچے کہ پیر و ادھیڑ دولت و بخت تھے حضور نے اُن کی جانب نظر
...کی اور جوان کی جانب جو عاقبت تھی میل و توجہ فرمائی اور دولت و بخت پر اُسے
...اختیار فرمایا خوب کیا کہ دولت و نیا بے اعتبار اور بخت ناپائدار ہے اور عاقبت کو
...بندی و قرار ہے آپ کو خوشخبری ہو جو عاقبت دونوں جہان میں آپ کے اور آپ کی
...امت کے نزدیک و ہمکنار رہے پھر آپ نے کچھ لوگ دیکھے کہ کھیت بوتے ہیں اور وہ
...ایک روز میں پک جاتے ہیں جب کاٹتے ہیں تو پھر ہرے ہو جاتے ہیں جبرئیل نے
...کہا کہ یہ مجاہد ہیں ان کی نیکیاں سات سو سے مضاعف ہوتی ہیں اور جو کچھ راہ خدا
...میں صرف کرتے ہیں اُس کا بدلہ فوراً اللہ کی جانب سے اُنھیں عنایت ہوتا ہے اس

Marfat.com

کیفیت دکھانے ہیں یہ حکمت تھی کہ حضور اور حضور کی اُمت پر جاد فرض ہونے والا
تھا اور انسان جس کام کی خوبی و نفع اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اُس میں زیادہ کوشش
وجانفشانی کرتا ہے اور حضور کا ملاحظہ بعینہ ملاحظہ امت تھا پھر دو پیالے حضور کے
روبرو لائے گئے ایک پانی اور دوسرا شہد کا آپ نے دونوں سے تھوڑے قدرے
پیا پس جبرئیل نے کہا آپ نے خوب کیا کہ شہد میں بقائے امت اور پانی میں ازالۂ
نجاست تا روز قیامت تھی پھر ایک جانب سے ہوائے سرد و پاکیزہ و خوشبودار آئی
اور ایک آواز نہایت خوش و طرب انگیز سُنائی دی حضور نے جبرئیل سے اُس کی
حقیقت پوچھی کہا یہ آواز بہشت کی ہے اُس نے عرض کیا مجھے وہ عنایت فرما جو
تو نے وعدہ فرمایا ہے اب میری خوشبو از حد بڑھ گئی ہے اور مجھ میں حریر و استبرق
و سندس و شراب و شہد و دودھ و پانی کثرت سے ہو گیا ہے پس مجھے وہ دے جو
تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے آرشاد ہوا ہر مسلم و مسلمہ، مومن و مومنہ تیرے واسطے ہے
اور جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور نیک کام کرے شرک نہ کرے اور
مجھ سے خائف رہے وہ ایمان والا ہے اور جو مجھ سے مانگتا ہے میں اُسے دیتا ہوں اور
جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے میں اُسے کفایت کرتا ہوں پھر ایک بدبو محسوس ہوئی اور ایک آواز
مکروہ سُنی جبرئیل نے کہا یہ دوزخ کی آواز ہے اُس نے عرض کیا اے میرے رب مجھے
دے جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اب میرے طوق و زنجیر جلن گرمی ضریع غساق
عذاب و گہراؤ زیادہ ہو گیا ہے حکم ہوا ہر مشرک و مشرکہ اور کافر و کافرہ اور جو سرکش
کہ ایمان نہ لائے تیرے واسطے ہے۔ دوزخ نے کہا میں راضی ہوں بہشت کی آواز سنوانے
میں یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو اس کا اشتیاق زیادہ ہو اسواسطے کہ جب آدمی کسی
چیز کا مشتاق ہوتا ہے تو اُس کی محبت دل میں زیادہ ہوتی ہے اور اُسکی رغبت
دوزخ کی آواز سنوانے میں یہ حکمت تھی کہ لوگ اُس سے خائف ہوں اور

Marfat.com

اس سے بچنے کی فکر کریں کہ جب انسان دشمن کو اپنی ایذا و اضرار کی فکر میں دیکھتا ہے
بہت ڈرتا ہے اور اُس سے بچنے کی فکر کرتا ہے بعد ازاں حضور نے تھوڑی راہ طے
کی تھی کہ جبرئیل نے عرض کی حضور یہ طیبہ جائے ہجرت آپ کی ہے یہاں اُتر کر نماز
ادا فرمائیے آپ نے وہاں جبرئیل کے کہنے سے نماز پڑھی اور پھر براق پر سوار ہو کر
طور سینا اور مولدِ عیسٰے علیہ السلام پر تشریف فرما ہوئے اور یہاں بھی بموجب کہنے
جبرئیل کے نماز ادا فرمائی پھر آپ کو ایک مرد لکڑیوں کا بہت بڑا گٹھا باندھے ہوئے
نظر آیا کہ جو اس کے اُٹھانے کی طاقت نہ رکھتا تھا مگر پھر بھی وہ اور لکڑیاں جمع
کر کر اُس میں رکھتا تھا حضور نے جبرئیل سے دریافت فرمایا عرض کی یہ شخص حریص ہے
کہ باوجود اتنا مال جمع کرنے کے اور زیادتی کے درپے ہے پھر ایک اور شخص دیکھا کہ
کوئیں میں ڈول ڈالتا ہے اور جب نکالتا ہے خالی آتا ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ مثل
اہل ریا کی ہے تمام عمر محنت و مشقت کی لوگوں کے دکھانے کو اعمال کیے مگر آخر کار
قیامت کے دن خالی ہاتھ ہوگا بعد ازاں حضور وہاں سے روانہ ہو کر مسجد اقصٰی میں
تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ ایک جماعت فرشتوں کی آسمان سے استقبال کے واسطے
آئی اور حضور کو رب جل وعلا کی جانب سے بشارت کرامت دی اور اس طرح سلام
کیا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر آپ نے دریافت
فرمایا کہ یہ کس طرح کا سلام ہے اور ان ناموں کو مجھ پر کس معنی کر اطلاق کیا کہا کہ
قیامت کے دن آپ سب سے پہلے درِ شفاعت مفتوح فرمائیں گے اور گنہگاروں
کو بخشوا کر جنت میں لے جائیں گے اور تمام انبیا کے بعد مبعوث فرمائے گئے آپ کے
بعد کوئی نبی نہ بھیجا جائیگا روز قیامت کے دن حشر خلائق تحت قدم مبارک ہوگا لہذا
آپ پر اول و آخر و حاشر کا اطلاق کیا گیا چونکہ روایت بایں معنے وارد ہوئی
اُسی طرح لکھی گئی ورنہ توجیہ مناسب مقام یہ تھی کہ آپ خلقت میں سب سے پہلے

Marfat.com

اور بعثت میں سب سے بعد تھے اور حشر کے دن سب سے پہلے آپ ہی
تشریف فرما ہونگے اور سب آپ کے پیچھے لہذا اول و آخر و حاشر آپ کو فرمایا
پس جبرئیل علیہ السلام نے حضور کو براق سے اتارا اور جریر جنتی کی رسی سے براق
کو فنائے مسجد اقصیٰ میں جہاں اور انبیائے کرام کے مرکب بندھتے تھے باندھا پھر
حضور مسجد شریف میں تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ گروہ انبیائے کرام و رسل عظام
برائے استقبال موجود ہیں سب حضور کو دیکھکر شرائط تعظیم و تبجیل بجا لائے آپنے
جبرئیل سے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کون ہیں کہا کہ یہ سب حضور کے بھائی اور خدا کے
پیغمبر ہیں یا محمد تقدم وصل رکعتین ہا خوانک من المرسلین یا رسول اللہ آگے تشریف
لے جائیے اور تمام انبیائے کرام اور اپنے بھائی رسولوں کے ہمراہ دو رکعت نماز ادا
فرمائیے پس حضور نے بموجب کہنے جبرئیل کے آگے تشریف فرما ہو کر امامت کی اور تمام
انبیائے کرام نے صف بستہ ہو کر آپ کی اقتدا کی دو رکعت نماز حضور کے پیچھے ادا
فرمائی رکعت اولیٰ میں الحمد و سورۂ فیل اور ثانیہ میں الحمد و سورۂ لایلف قریش پڑھی [۵]

---

[۱] تذییل مذہب براق کے باندھنے سے انکار کرتے ہیں مگر بیہقی اور ابن کثیر کی روایات سے ثابت ہے اور ابن ابی حاتم
روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل نے اس پتھر میں کہ باب محمد کے قریب پڑا تھا سوراخ کیا اور براق کو اس سے باندھا فائدہ
باب محمد بیت المقدس کے اس دروازہ کا نام ہے جس سے آپ تشریف لے گئے تھے اور سوراخ کرنے سے سوراخ کا
کم ہونا مراد ہے کہ صحیح حدیثوں میں وارد ہے اگلے پیغمبر بھی اپنے براق اسی حلقے سے باندھتے تھے ۱۲ منہ

[۲] مذہب نماز بیت المقدس سے بھی انکار کرتے ہیں مگر جمہور کے نزدیک ثابت ہے ہاں اختلاف اس میں ہے کہ یہ
نماز باجماعت تھی یا بلا جماعت اور فرض تھے یا نفل اور بر تقدیر فرضیت عشا تھی یا صبح اور اگر نفل تھی تو دو رکعت
تھی یا چار رکعت۔ قسطلانی کہتے ہیں کہ جو قبل عروج کہا ہے اس کے نزدیک نماز عشا تھی اور جو بعد عروج کہا ہے
صبح اختیار کرتا ہے بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضور اور جبرئیل نے دو رکعت نماز بے جماعت پڑھی نسائی روایت
کرتے ہیں کہ اذان اور جماعت کے ساتھ آسمان پر پڑھی اور آدم اور نوح علیہما السلام مقتدیوں میں تھے
اور مشہور یہ ہے کہ بیت المقدس میں اپنے گروہ انبیا کے ساتھ نماز پڑھی اور ان سب نے حضور کی اقتدا کی وجہ
تطبیق یہ ہوگی کہ اول آپ نے اور جبرئیل نے بیت المقدس میں تحیۃ المسجد ادا کی پھر نماز تہجد (باقی برصفحہ ۵۹)

Marfat.com

	در آں مسجد امام انبیا شد		صف پیشینیاں را پیشوا شد

مراتب میں سبھوں سے بڑھ کے حضرت مصطفےٰ تھے — حبیبِ حق رسولِ حق امام الانبیا ٹھہرے

پھر بعد فراغ انبیا علیہم السلام نے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کے ضمن میں اپنے خصائص و کمالات ظاہر کیے جب سب انبیائے کرام خدا کی حمد و ثنا اور اپنے خصائص و کمالات بیان کر چکے تو حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے اپنے رب عزوجل کی حمد و ثنا کی اب میں اسکی حمد و ثنا کرتا ہوں الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعٰلمین وکافۃ للناس بشیرا و نذیرا وانزل علی القرآن فیہ تبیانا لکل شیٔ وجعل امتی وسطا وجعل امتی ھم الاولون والاٰخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما تمام تعریف اُس ذات مسجع جمیع صفات کے لیے ثابت ہیں کہ جس نے بھیجا مجھکو سارے جہان کے واسطے رحمت اور تمام لوگوں کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور اُتارا مجھ پہ قرآن جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور کیا میری اُمت کو سب اُمتوں سے بہتر اور مرتبے میں سب سے اول اور پیدائش میں سب سے آخر اور کشادہ کیا میرے واسطے میرا سینہ اور اُتار لیا مجھ سے میرا بوجھ اور بلند کیا میرے لیے میرا ذکر اور کیا مجھکو فاتح دیوان نبوت اور خاتم صحیفہ رسالت

نکات نکتہ اول۔ جب کسی بادشاہ کا کوئی بڑا مقرب درگاہ اپنے دارالحکومت سے دارالسلطنت کو جاتا ہے تو افسران قوم و اراکین سلطنت اس کی پیشوائی کے واسطے آتے ہیں اور اس کا استقبال کرتے ہیں چونکہ اس رات بادشاہ کشور رسالت و شہنشاہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸) جو آپ پر فرض تھی گروہ انبیا کے ہمراہ پڑھی پھر ملاء اعلیٰ میں پیغمبروں اور فرشتوں کی امامت فرمائی بیت المقدس میں ذکر دوم: شکر اور کیا جیسا کہ ابن کثیر کی روایت سے بیت المقدس میں قبل عروج اور بعد از رجوع ثابت ہوا اور یہ بھی وارد ہے کہ اس رات حضور نے بیت المعمور اور مدینہ اور مولد عیسیٰ میں بھی نماز ادا فرمائی کما مر

Marfat.com

مملکت نبوت بھی اپنے دارالحکومت سے دارالسلطنت حضرت احدیت کی طرف جارہے تھے لہذا تمام انبیائے کرام کہ ہر ایک مقرب درگاہ الٰہی ہے آپ کی پیشوائی واستقبال کے واسطے تشریف لائے نکتہ ثانیہ اور جسقدر اس مقرب درگاہ کا بارگاہ کے نزدیک مرتبہ زیادہ ہوتا ہے اُسی قدر مسافت سے استقبال کیا جاتا ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان کے رب جل وعلا کے نزدیک تمام خلق سے زیادہ تھا لہذا انبیائے کرام بھی اتنی مسافت بعیدہ طی کرکے آسمان سے زمین پر حضور کے استقبال کو آئے نکتہ ثالثہ پھر مسجد اقصیٰ میں سب کا نماز ادا فرمانا اور حضور کو امام بنانا اور خود مقتدی بننا اور بعدہ ضمن حمد باری عزوجل اپنے اپنے فضائل مخصوصہ بیان کرنا یہ سب اس واسطے تھا کہ اس تاجدار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کا فضل و شرف اُن پر ظاہر ہو اور استحقاقِ امامت ومعنی اولیت وآخریت عیاں ہو اور وہ سب کے سب اپنی زبان سے حضور کی فضیلت کے قائل ہوں اسی واسطے جب حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فضائل وخصائص بیان فرما چکے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام انبیائے کرام سے مخاطب ہوکر فرمایا بھذا افضلکم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسی سبب سے تم پر محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم افضل ہوئے

تو ؎

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سِر عیاں ہوں معنیِ اول آخر کہ دست بستہ کھڑے تھے پیچھے جو سلطنت آگے کر چکے تھے	

بعد ازاں سب انبیائے کرام نے حضور سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے محمد آج کی رات تمہیں حق تعالےٰ نے باانواع کرامات مکرم فرمایا کہ جن کے ساتھ آج تک نہ کوئی مشرف ہوا اور نہ ہو جہاں تک آپ سکیں اپنی امت کے واسطے آسانی وتخفیف چاہیں اللہ آسان کرنے والا ہے بعدہ جبرئیل نے حضور کی خدمت میں

Marfat.com

پیالے تین کے پاس میں دودھ اور ایک میں شراب تھی آپ نے دودھ کا پیالہ پسند کیا جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے حکمت اختیار فرمائی اور اپنی اُمت پر شراب حرام فرمائی اگر آپ شراب پسند کرتے سب اُمت آپ کی گمراہ ہو جاتی لطیفہ حکمت و دودھ میں مناسبت یہ تھی کہ جس طرح انسان ابتدائے عمر میں پلتا ہے پھر غلہ اور میوہ کھا کر کمالِ جسم حاصل کرتا ہے اسی طرح ابتدائے عمر میں علم و حکمت سے کام پڑتا ہے اور اس کے واسطے سے روح کہ معرفتِ الٰہی سے عبارت ہے میسر ہوتی ہے اور جس طرح دودھ کھانے پینے دونوں کام میں آتا ہے اسی طرح علم و حکمت سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اسی واسطے علمِ تعبیر میں مقرر ہے کہ جو شخص خواب میں دودھ دیکھے اُسے علم حاصل ہو اور شراب موردِ غفلت اور غفلت منشائے ضلالت ہی اکثر دیکھا گیا ہے کہ شرابی راہ بہکتا ہے جدھر منہ اُٹھا چلا جاتا ہے جب راہ ظاہر اُس کے نشے میں نظر نہیں آتی تو راہ باطن کب سوجھے گی اور اگر ضلالت سے محبتِ دنیا بطریقِ اطلاق اللازم و ارادۃ الملزوم مراد لیں تو بھی اُسکی مناسبت شراب سے خوب ظاہر ہے کہ جس طرح شراب آدمی کو مدہوش کر دیتی ہے اسی طرح محبتِ دنیا انسان کو خدا سے غافل اور فکرِ آخرت سے عاطل کر دیتی ہے اور جس طرح اس کی زیادتی سے دورانِ سر ہوتا ہے اسی طرح دنیا میں مبتلا ہونے سے ہمیشہ سرگرداں رہتا ہے اور جس طرح شراب کے واسطے وارد ہے کہ وہ تمام

تذییل - امام احمد کی روایت میں ہے کہ بعد نماز آپ کے روبرو دو پیالے پیش کیے گئے ایک دودھ کا دوسرا شہد کا بزار کی روایت میں تین وارد ہیں ایک دودھ کا دوسرا شراب کا تیسرا پانی کا اور روضۃ الاحباب میں دو پیالے لکھے ہیں ایک دودھ کا دوسرا شراب کا اور بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب آپ سدرہ تک پہنچے تین پیالے حاضر کیے گئے ایک دودھ کا دوسرا شہد کا تیسرا شراب کا تطبیق ان روایات میں صاحب روضۃ الاحباب اور قسطلانی نے ابن کثیر سے یوں نقل کی ہے کہ پیالے دو دو پیش کیے گئے ایکبار مسجد اقصیٰ میں اور دوسری بار نزد سدرۃ المنتہیٰ و اختلاف عدد و بسبب اختصار رواۃ ہے ورنہ بنظر تعداد انہار چار برتن مناسب ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

برائیوں کی کنجی ہے اسی طرح محبتِ دنیا کے واسطے آیا ہے کہ وہ سر یعنی مبدء ہر گناہ ہے اے عزیز و شراب بمثل سراب ہے جس طرح آدمی سراب کے پاس پہنچکر اپنی جہالت پر متنبہ ہوتا ہے اسی طرح جس وقت شرابی شراب پیکر بہکتا اور واہی تباہی باتیں بکتا ہے تو لوگ اس پر ہنستے اور اس کا تماشا بناتے ہیں جب ہوش میں آتا ہے اپنی حماقت پر نادم ہوتا ہے اور شین کے نقطوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ مذمت شراب کی تینوں عالم میں باقی ہے کہ شرابخوار دنیا میں بے اعتبار اور برزخ میں ذلیل وخوار اور قیامت کے دن عذاب الٰہی میں گرفتار والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔ القصہ پھر جبرئیل نے دست مبارک حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پکڑا اور صخرہ[1] پر لائے آپ نے وہاں آکر ایک سیڑھی صخرہ سے آسمان تک لگی دیکھی کہ جس کی راہ سے فرشتے آسمان سے زمین پر آمد و رفت کیا کرتے تھے پس حضور اسی سیڑھی کی راہ سے براق پر سوار آسمان اول تک پہنچے جبرئیل نے دروازہ آسمان اول کھلوایا حضور داخل ہوئے اور وہاں حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی عجائب و غرائب

---

[1] صخرہ ایک پتھر ہے جو قدرت الٰہی سے بیت المقدس میں معلق ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما ہوئے وہ آپ کی تعظیم کے واسطے جھکا فرشتوں نے اسے تھاما جب آپ نے اس پر قدم مبارک رکھا تو وہ نرم ہو گیا اور نشان قدم مبارک اس پر بن گیا جو ابتک موجود ہے اور لوگ اسکی تعظیم و توقیر کرتے ہیں اور اس سے تبرک ڈھونڈھتے ہیں کذا فی سیرۃ حلبیہ و فتح المتعال ۱۲ منہ

[2] مذیل بیہقی اور ابن عساکر کی روایت سے حضور کا بذریعہ سیڑھی عروج فرمانا ثابت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل آپ کا ہاتھ پکڑ کر لے گئے اور بعض روایات میں ہے کہ وہ اپنے پروں پر بٹھا کر لے گئے اور اکثر احادیث صحیحہ میں براق پر سوار ہو کر آپ کا عروج فرمانا وارد ہے اور ایک میں یہ ہے کہ جبرئیل نے آپ سے آنکھیں بند فرمانے کو کہا آپ نے آنکھیں بند کیں جب کھولیں تو آپ نے اپنے کو آسمان اول پر پایا پس تطبیق ان روایات میں یہ ہوگی کہ [illegible] سے چلے وقت جبرئیل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر براق پر سوار کیا اور براق نے سیڑھی کی راہ سے عروج کیا اور شاید جبرئیل نے کسی جگہ آپ کو اپنے پروں پر بٹھا کر آنکھیں بند کرنے کو کہا ہو

Marfat.com

آسمان ملاحظہ فرمائیے اور اسی طرح آسمان اول سے تا ششم عجائب غرائب سمٰوٰت ملاحظہ فرمائے آئیے رب تبارک و تعالیٰ کی آیات دیکھتے انبیائے کرام سے ملاقات کرتے ہوئے ملک مفتم پر جلوہ فرما ہوئے وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور سے پشت لگائے بیٹھے دیکھا بموجب کہنے جبرئیل کے اُن سے ملاقات فرمائی اور سلام عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے جواب سلام دیکر مرحبا بابن الصالح و النبی الصالح فرمایا اور حضور کو وصیت فرمائی کہ اپنی امت سے کہدے زمین بہشت پاک اور صالح زراعت ہے اس میں درخت کثرت سے لگائیں حضور نے فرمایا کہ بہشت میں درخت کیسے لگائیں گے فرمایا یکفتن لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور ایک روایت میں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ نکتہ ابراہیم علیہ السلام کا بیت المعمور میں تشریف فرما ہونا شاید اسواسطے تھا کہ انھوں نے زمین پر کعبہ بنایا خدا نے انھیں کعبۂ آسماں عطا فرمایا کہ بیت المعمور سجدہ گاہ ملائکہ و محاذی مکہ ہے اگر وہاں سے کوئی چیز پھینکی جائے تو عین بام کعبہ پر آکر گرے بیہقی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے آسمان ہفتم پر ایک چشمہ دیکھا جسے سلسبیل کہتے ہیں اور اُس سے دو نہریں جاری ہیں ایک نہر کوثر دوسری نہر رحمت ابو حاتم انس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے آسمان ہفتم پر ایک نہر دیکھی کہ جس پر موتی اور یاقوت و زبرجد کے خیمے نصب تھے اور سبز پرند اس کے گرد بیٹھے تھے اور چاندی سونے کے برتن اُس پر رکھے تھے جبرئیل نے عرض کی یہ نہر کوثر ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے آپ نے ایک آبخورہ پانی کا اُس سے پیا شہد سے زیادہ شیریں برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار پایا پھر حضور وہاں سے آگے بڑھے اور حجابات آتش و استبرق و یاقوت و ظلمت و نور کو جو عدد میں ستر ستر اور ایک دوسرے سے بعد میں پانچسو برس کی راہ تھی طے فرما کر حجاب قدرت پر پہنچے وہاں سے حجاب قدرت و کبریا و ملکوت و حجاب جلال

Marfat.com

وعزت وفردانیت کہ ہر ایک دوسرے سے بعد میں پانچسو برس کی راہ ہے طے فرما کر مقام جبرئیل یعنی ظل ظلیل سدرۃ المنتہی پر پہنچے دیکھا کہ وہ ایک درخت نہایت عظیم الشان ہے جڑ اُس کی زمرد سرخ کی اور شاخیں بعض مروارید اور بعض زمرد و بعض یاقوت کی ہیں اور درازی اُس کی پچاس ہزار سالہ راہ ہے پتے اُس کے ہاتھی کے کانوں کے برابر اور پھل اُس کے ہجر[1] کے مٹکوں کی مثل اور جڑیں اُس کی آسمان ششم پر اور ڈالیاں سمار ہفتم میں پھیلی ہیں اور نور باری عزوجل اُسے محیط ہے بیشمار فرشتے مثل ملخان زریں اُسے گھیرے ہوئے مثل ستاروں کے چمکتے ہوئے دیکھے کہ شمار اُن کا سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا کما قال اللہ تعالیٰ اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ایک روایت میں ہے کہ اس کے ہر ہر پتے پر مثل عدد ستارۂ آسمان و ذرۂ ریگ بیاباں فرشتے پروانہائے زریں کی طرح بیٹھے خدا کی تسبیح میں مشغول پائے لکھا ہے کہ وہ سب کے سب مشتاقِ نظارہ جمالِ جہاں آرا سلطان انس و جاں تھے جب حضور کو دیکھا آئے اور صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور رحماتِ الٰہی کی بشارت دی اور کہا ابیات

ای بدرت ملک و ملک ملتجی	جئت الینا و لنعم المجی
آمدی و آمدنت بس خوش ست	دیدن روئے تو عجب دلکش ست
خاکِ مہت بر سرِ ما تاج باد	ہر شبِ عمرت شبِ معراج باد

اور ان سب فرشتوں نے اپنی طاعت و عبادت حبیب رب العزت پر نچھاور فرمائی کہ ثواب اس کا روز قیامت حوالۂ امت حضور ہوگا اور اس درخت کی جڑ [illegible] ہیں

[1] ہجر ایک شہر کا نام ہے وہاں کے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں [illegible] فرمانا دھرا ہے ایک نیل دوسری فرات تیسری سیحون چوتھی جیحون اور بعض روایات میں ہے کہ آپ نے آسمان دنیا پر دو نہریں میں جبرئیل سے پوچھا کہا یہ نیل و فرات ہیں بعض برائے تطبیق کہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ نہریں اپنے منبع سے نکل کر چار ۴

Marfat.com

جاری دیکھیں کہ دو بہشت کو جاتی ہیں اور دو دنیا کو آتی ہیں نیل و فرات اور اسکی شاخوں
میں ایک شاخ زمرد سبز کی دیکھی کہ وہ تمام شاخوں سے نو ہزار سالہ راہ کی مثل بلند تھی
اور [redacted] خ کے سر پر ایک پتہ اتنا بڑا تھا کہ ساتوں آسمان و زمین کو گھیرے اس پر
بستر نور بچھا ہوا اور ایک محراب یاقوت سرخ کی اسّی ہزار گز بلند بنی تھی اور وہ مقام
حضرت جبرئیل خادم درگاہ حبیب رب جلیل تھا اور روبرو اس محراب کے ایک کرسی
منقش بنام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچھی تھی روزِ خلق سے آج کی رات تک کسی کو
اس پر مجال بیٹھنے کی نہ ہوئی اور نہ ہو پس جبرئیل علیہ السلام نے حضور کو اس کرسی پر
لاکر رونق افروز فرمایا آپ نے ہر چہار جانب اس کرسی کے دس دس ہزار کرسیاں
جس میں ایک جانب کی کرسیاں مروارید سفید کی تھیں اور ان پر توراۃ مقدس لکھی تھی
اور گرد ہر کرسی کے چالیس ہزار فرشتے کھڑے تلاوت توراۃ مقدس کی کر رہے تھے
دوسری جانب کی کرسیاں زمرد سبز کی تھیں ان پر انجیل منقوش تھی اور ہر کرسی کے
گرد چالیس ہزار فرشتے کھڑے انجیل پڑھ رہے تھے تیسری جانب کی کرسیوں میں زبور
لکھی تھی اور وہ زبرجد سبز کی تھیں اور ان سے بھی اتنے ہی فرشتے کھڑے پڑھ رہے تھے
اور چوتھی جانب کی کرسیاں یاقوت سرخ کی تھیں اور ان پر قرآن عظیم ثبت تھا اور
اس کی تلاوت میں بھی چالیس ہزار فرشتے مشغول تھے جب حضور کرسی پر متمکن ہوئے
جبرئیل نے باادب عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ایک عرض ہے فرمایا کیا ہے کہا میں
یہ چاہتا ہوں کہ حضور اس مقام پر دو رکعت نماز ادا فرمائیں تاکہ میرا یہ مقام بھی برکت
قدوم میمنت لزوم سے حصہ پائے حضور نے عرض ان کی قبول فرمائی اور دو رکعت
اس مقام پر ہمراہ فرشتوں کے پڑھی آپ نے امامت اور ان سب نے مثل انبیاء
کرام اقتدا کی پس فضل و شرف و استحقاقِ امامت حضور ان پر بھی عیاں ہوا پھر جبرئیل
نے دست اقدس حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم پکڑا اور اپنے مقام

Marfat.com

سدرہ پر لائے اور زمینِ ادب چوم کر رخصت چاہی حضور نے فرمایا مجھے اس وقت کہاں تنہا چھوڑتے ہو عرض کی مجھ میں آگے بڑھنے کی طاقت نہیں وما منا الا لہ مقام معلوم ہم میں کوئی اپنے مقام مقررہ سے تجاوز نہیں کر سکتا اب آپ آگے تشریف فرما ہوجیے میں اپنی خدمت پوری کر چکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں مجھے اللہ تک لیجانے کا وعدہ نہ کیا تھا تو اب کیوں ٹھہرتے ہو یہ فرمایا اور جبرئیل کا ہاتھ پکڑ کر ایک قدم آگے بڑھایا کہ ناگاہ جبرئیل ہیبت الٰہی سے مثل چڑیا کے ہو کر لرزنے اور کانپنے لگے اور بآہ وزاری عرض کی یارسول اللہ مجھے میرے مقام پر جلد واپس فرمائیے ورنہ اگر ایک پر ابھر آگے قدم بڑھاؤنگا ہیبت وجلال باری سے جل جاؤنگا ؎

اگر یکسر موئے برتر پرم	فروغِ تجلی بسوزد پرم

تب حضور نے فرمایا ای جبرئیل قسم ہے عزت وجلال الٰہی کی کہ میں جتنا آگے بڑھتا اور نزدیک ہوتا ہوں شوقِ وصال زیادہ ہوتا ہے ؎

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک	آتشِ شوق تیز تر گردد

اور جبرئیل کو ہیبت الٰہی سے پگھلا ہوا اور قریب نابود ہونے کے دیکھکر دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ پانچسو برس کی راہ جو ایک قدم میں طے فرمائی تھی ایک اشارے میں طے فرماکر انھیں اُن کے مقام پر پہنچایا ندا آئی ای محمدؐ تو فکر میں تھا کہ میری اُمت حشر کے دن راہ دُور دراز قیامت وپل صراط کس طرح طے کرے گی اب دیکھ کہ ایک اشارے میں پانچسو برس کی راہ طے کی اور ایک قدم میں جبرئیل کو پانچسو برس کی راہ لے آیا اگر قیامت کے دن بھی اسی طرح لب شفاعت ہلکر پچاس ہزار برس کی راہ ایک دم میں قطع کرلے اور اپنی اُمت کو آن واحد میں اُس دُور دراز مخطر راہ سے سلامت لیجائے تو کیا عجب ہے دوسری روایت میں ہے کہ جب حضور سدرہ سے چلے جبرئیل پیچھے ہوئے آپ نے اُنہیں آگے چلنے کا حکم فرمایا جبرئیل نے عذر کیا

Marfat.com

اور کہا تقدم فانك اكرم على الله منّی یا رسول اللہ آپ آگے تشریف لے چلیے کہ آپ کا رتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھ سے بہت زیادہ ہے پس حضور آگے چلے اور جبرئیل پیچھے ہوئے یہاں تک کہ حجاب زربفت تک پہنچے جبرئیل نے اُسے ہلایا آواز آئی کون ہے کہا میں ہوں اور میرے ہمراہ حبیب خدا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں پس محافظ حجاب نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر آواز آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر پھر اُس فرشتہ نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ ارشاد ہوا صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا انا پھر فرشتہ نے کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ ارشاد ہوا صدق عبدی انا ارسلت محمدا فرشتہ نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ندا آئی صدق عبدی ودعا الی عبادتی انا دعوتھم الی بابی افلح من اجاب داعی فرشتہ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آواز آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر لا الہ الا انا **تنبیہ** یہاں سے فضیلت اذان ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر کلمہ پہ موذن کی تصدیق فرمائی اور اُسے عبدیت کے ساتھ یاد کیا اور اپنی طرف اضافت کیا اور یہ ایسا مرتبہ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا **نکتہ** چونکہ اس رات نماز فرض ہونے والی تھی اور اذان اعلان نماز ہے لہذا وہ پہلے سُنائی گئی تاکہ آپ یاد فرمالیں اور اختلاف صحابہ کے وقت عبداللہ ابن زید کی خواب پسند فرما کر اُسے اعلام نماز کے واسطے مقرر فرمائیں پھر ایک ندا آئی یا محمد اکمل اللہ لك الشرف على الاولين والآخرين اے محمد اللہ نے تیرے فضل وشرف کو اولین وآخرین پر کامل فرمایا حضور نے اُس فرشتہ کا حال جبرئیل سے پوچھا عرض کی قسم ہے اُس خدا کی کہ جس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے میں نے اس فرشتہ کو کبھی نہیں دیکھا مگر اس وقت کہ آپ کے ہمراہ یہاں پہنچا اُسوقت اُس فرشتہ نے حجاب کے پیچھے سے ہاتھ نکالکر حضور کو اُٹھا لیا اور جبریل نے وہیں تو قف

Marfat.com

کیا حضور نے اُن سے فرمایا کیا تم ایسی جگہ مجھ سے جدا ہونے ہو عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب کی جگہ معین ہے اگر ایک پوسے برابر آگے بڑھوں جل جاؤں میں حضور کے احترام کے باعث آج کی رات اس مقام تک بھی آگیا ورنہ میرا مقام تو سدرہ تھا ارشاد فرمایا تمہیں اللہ تعالےٰ سے کچھ حاجت ہے عرض کی یہ حاجت ہے کہ قیامت کے دن پل صراط پر اپنے بازو بچھاؤں اور آپ کی اُمت کو اُس سے صحیح سلامت پار لگاؤں الغرض سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تنہا رواں ہوئے اور حجابہائے ظلمت و نور قطع فرماتے ہوئے مقام مستوی[1] میں پہنچے اُس وقت براق برق رفتار چلنے سے عاری ہوا اور رف[2] رف آکر عرش تک حضور کی سواری ہوا ۵

پاؤں جو براق سے اٹھا رہا	رف رف وہیں آنکر پکارا
اگر بر سر و چشم می نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی

دوسری روایت میں ہے کہ جب جبرئیل نے اُس مقام پر حضور کی رفاقت چھوڑی میکائیل نے آکر زمینِ ادب چومی اور مژدہ تحیہ بجا لاکر عرض کیا یا رسول اللہ اب وقت میری خدمت کا آیا اور حضور کو اپنے پروں پر بٹھا کر دریائے ناپیدا کنار و آتشیں بحار کو طے کرتا ہوا حجابہائے عرش تک پہنچا اور وہاں سے آگے نہ بڑھ سکا عذر خواہی کر کے رخصت ہوا کہ اسرافیل نے آکر شرائط تسلیم و مراسم تعظیم ادا فرمائے اور حضور کو اپنے بازوؤں پر بٹھا کر اُن پردوں اور اُن کے علاوہ دیگر دریاؤں کو قطع کر کے تا بحجاب قدرت و عظمت پہنچا اور آگے جانے سے عذر خواہ ہوا کہ رف رف آیا اور اُس نے ایک آن میں

---

[1] فائدہ مستوی موضع بلند کو کہتے ہیں اور یہ مقام بھی سب مقامات سے بلند ہے لہٰذا اُسے مستوی کہا گیا ۱۲

[2] فائدہ رف رف بچھونے کو کہتے ہیں اور وہ بھی ایک بچھونا سبز نور کا مثل آفتاب کے روشن اور تخت رواں کی طرح آنے والا تھا اور اس رف پر سے رب عزوجل کی تسبیح و تہلیل کرتا تھا کہ اُس کا آوازہ تمام ملکوت میں گونجتا تھا ۱۲ صنہ

Marfat.com

حضور کو ساقِ عرش کے پاس پہنچایا ابیات

چو جبریل از رکابش باز پس گشت	عناں پر زد زمیکائیل بگذشت
سرافیل آمد و بر پر نشاندش	بہ اوج خانۂ رف رف رساندش
جریدہ بر جریدہ نقش میخواند	بیاباں در بیاباں رخش میراند
چو پیوست آسماں را فرش بر فرش	باستقبالش آمد تارکِ عرش
فرس بیرون نہاد از کل کونین	علم زد بر سریر ماہتاب قوسین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں ساق عرش کے قریب پہنچا بیشمار حجاب پیش آئے منجملہ اُن کے ستر ہزار پردے سونے اور ستر ہزار چاندی اور ستر ہزار مروارید سفید کے اور ستر ہزار زمرد سبز کے اور ستر ہزار یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار نور کے اور ستر ہزار ظلمت اور ستر ہزار پانی اور ستر ہزار ہوا اور ستر ہزار آگ کے تھے اور بعد ہر پردے کا دوسرے سے ہزار سالہ راہ تھا پس [illegible] سب حجابوں کو طے کر کے پردہ داران عرش تک پہنچا ستر ہزار پردے [illegible] ہر پردے کے ستر ہزار سلسلے اور ہر سلسلے کو ستر ہزار فرشتے [illegible] ہوئے تھے اور بزرگی ہر فرشتہ کی اتنی تھی کہ ایک کاندھے سے دوسرے [illegible] تک ہزار سالہ راہ تھی اور اُن پردوں میں بعض یاقوت سرخ کے بعض مروارید سفید کے بعض جواہر کے تھے اور ہر پردے پر ایک ایک فرشتہ ملازم تھا اور ہر فرشتہ کے ستر ہزار فرشتے اور تابع تھے رف رف نے اُن پردوں کو بھی طے کیا یہاں تک کہ حجابوں میں اور عرش میں صرف ایک پردہ باقی رہ گیا کہ رف رف قدم کے نیچے سے غائب ہو گیا اور ایک جانور مثل گھوڑے کی ایک دانہ مروارید کا تھا اُس کے مونڈھے پر چمکتا ہوا نظر آیا اور مجھے اٹھا کر اُس پردے سے ساق عرش تک [illegible] کبریا تک پہنچا وہ بھی ناپید ہو گیا اور میں وہاں [illegible]

Marfat.com

خوف طاری ہوا کہ ناگاہ ابوبکر رضؓ کی آواز کان میں آئی کہ کہتا ہے یا محمد فان ربك یصلے حیران تھا کہ یا خدا ابوبکر یہاں کہاں سے آیا کہ خطاب ہوا ای حبیب میرے گزر فرمانور آپ کو حجاب کبریا سے پار پایا پھر خطاب آیا اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّہ اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ نزدیک ہوای بہترین خلق قریب ہوای احمد پاس آای محمد جب حضرت احدیت سے یہ خطاب آیا میں نے قدم بڑھایا اور ایک قدم میں زمین سے یہاں تک کی راہ منقطع کی پھر خطاب آیا پھر قدم بڑھایا اور اُتنی ہی راہ طے کی یہانتک کہ ہزار مرتبہ اُدْنُ مِنِّیْ کا خطاب آیا اور میں نے ہر مرتبہ قدم آگے بڑھایا اور ہر قدم میں مسافت مذکورہ طے کی لطیفہ اس خطاب کی لذت اور اس مقام کی کیفیت کو وہی لوگ خوب جانتے ہیں جو رسم وراہ محبت سے واقف ہیں کہ محبوب جسقدر نزدیک ہوتا ہے شوقِ محبت زیادہ بڑھتا ہے ؎

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک	آتشِ شوق تیز تر گردد

غرضکہ جسقدر حضور نزدیک ہوتے اُدھر سے تقاضائے شدید ہوتا کہ او پاس آیا تک کہ مقام دنیٰ فتدلّٰی اور خلوت خانہ فکان قاب قوسین او ادنیٰ میں باریاب اور محرم اسرار فاوحی الیٰ عبدہ ما اوحیٰ ہوئے ؎

سیمرغ روح ہیکسِ از انبیا نتافت	آنجا کہ تو ہمال کرامت پریدۂ
ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ است	آنجا کہ جائی نیست تو آنجا رسیدۂ

نہ وہاں پردہ تھا نہ حجاب نہ زمان نہ مکان نہ فرشتہ نہ انسان پروردگار عالم کو آنکھ سے دیکھا اور اُس کے کلام کو بے واسطہ کان سے سُنا ؎

چو در مکتب بے نشانے رسید	چہ گویم کہ آنجا چہ دید و شنید
ورق در نوشتند و گم شد سبق	شنیدن بحق بود و دیدن بحق

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ آیۂ کریمہ ثم دنیٰ فتدلّٰی کی ضمائر خدا تعالیٰ کی طرف راجع ہیں

Marfat.com

یعنی خدا محمدؐ سے نزدیک ہوا پھر اُنھیں نزدیک ہونے کا حکم کیا اور اکثر مفسرین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع کرتے ہیں یعنی پھر محمدؐ اپنے خدا سے نزدیک ہوئے اور عجز و انکسار جو مناسب مقامِ بندگی ہے بجا لائے یعنی پروردگار عالم کو سجدہ کیا اور اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ کہا نکتہ تقدیم تحیات کی صلوٰت پر اور صلوٰت کی طیبات پر اس وجہ سے فرمائی گئی کہ جب کوئی دربار شاہی میں جاتا ہے پہلے سلام کرتا ہے اور مدح و ثنا بجا لاتا ہے پھر با ادب خدمتِ شاہ میں کھڑا ہوتا ہے پھر نذر و تحائف پیش کرتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس مالکِ حقیقی خداوند ازلی کا اس طرح آداب بجا لائے تب حضرت عزت نے اپنے محبوب کو تین خلعت عنایت فرمائے خلعتِ سلام بمقابلہ تحیات اور خلعتِ رحمت بمقابلہ صلوٰت اور خلعت برکت مقابلہ طیبات یعنی ارشاد ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سلامتی ہو تم پر اے نبی یا سب آفتوں سے تمھیں اللہ سلامت رکھے اور تمھارا محافظ و نگہبان ہو اور رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں تم پر اللہ کی جب حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حال پر یہ نوازش و اکرام خداوند ذوالجلال دیکھا امت گنہگار یاد آئی فوراً اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ فرمایا صالحین امت کو تو اللہ تعالیٰ کے روبرو ظاہر فرمایا اور ہم گنہگاروں کو اپنے دامنِ رحمت یعنی ضمیر جمع متکلم میں چھپایا فرشتوں نے جو یہ عنایت حضرت عزت کی جناب رسالت پر اور یہ رحمت آپ کی گنہگاران اُمت پر دیکھی سب نے خدا کی الوہیت و وحدانیت اور آپ کی بندگی و رسالت کی گواہی دی اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بسبب اپنی عاجزی و فروتنی اور شکرگزاری کے اُس مقامِ عالی سے بھی تجاوز فرمایا یہاں تک کہ آپ ہیں اور جناب احدیت میں دو کمان بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا کما قال تعالیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ تب پروردگار

Marfat.com

عالم نے اپنے محبوب کو علم ملک الملکوت و اسرار جبروت ولاہوت سے ماہر و آگاہ فرمایا
روایت ہی کہ جب آپ عرش اعظم سے آگے بڑھے وحشت طاری ہوئی کہ پروردگار
عالم نے اپنا یدِ قدرت آپ کے شانوں کے بیچ میں رکھا اُس کے رکھتے ہی آپ پر علم
اولین و آخرین منکشف ہو گیا پھر آپ جب مقام جلال و ہیبت میں پہنچے خوف آپ کے
دل پر غالب ہوا ناگاہ ایک قطرہ عرش عظیم سے آپ کے حلق میں ٹپکا آپ نے نوش
فرمایا بمجرد نوش فرمانے کے تمام اگلے پچھلوں کا علم آپ کو حاصل ہو گیا امام ثعلبی
فرماتے ہیں کہ مضمون وحی یہ تھا اِنَّ الْجَنَّةَ حَرَامٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا وَعَلَى
الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتُكَ بے شک بہشت تمام پیغمبروں پر حرام ہی جب تک کہ
تم اُس میں نہ جاؤ اور سب اُمتوں پر حرام ہے جب تک کہ تمہاری اُمت اُس میں نہ داخل ہو
اور بقول امام قشیری مضمون وحی یہ تھا خَصَّصْتُ بِحَوْضِ الْكَوْثَرِ كُلَّ اَهْلِ الْجَنَّةِ
اَسْقِيهِمْ بِالْمَاءِ وَلَهُمُ الْخَمْرُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ میں نے تمہیں حوضِ کوثر کے ساتھ
خاص فرمایا پس تمام بہشتی تمہارے مہمان ہیں ساتھ پانی کے اور اُن کے واسطے شراب
اور دودھ اور شہد ہے بعض لکھتے ہیں کہ یہ خطاب ہوا مجھے تمہاری اُمت کو دیکھنا منظور ہے
اور قیامت کے روز اُن سے حساب نہ لیتا اور بہشت میں بے حساب داخل کرتا۔
تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ اُس طرف سے ارشاد ہوا یَا مُحَمَّدُ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ
خَلَقْتُ لِاَجْلِكَ اے محمد میں ہوں اور تو ہے اور جو اس کے سوا ہے میں نے تیرے
لیے پیدا کیا ہی حضور نے عرض کی یَا رَبِّ اَنْتَ وَاَنَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ
اے رب تو ہے اور میں ہوں اور جو کچھ سوا اس کے ہی میں نے تیرے واسطے چھوڑ دیا
بیہقی ابو سعید خدری رضی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جب سیر باری میں عرض کی الٰہی تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور ملک عظیم دیا اور موسیٰ
سے کلام کیا اور کوہ طور کو بڑی بادشاہی بخشی اور لوہے کو اُن کے ہاتھ میں نرم کیا

Marfat.com

اور پہاڑوں کو اُن کے واسطے مسخر کیا اور سلیمان کو سلطنت عظیم عنایت فرمائی کہ جن و انس اور شیاطین اُن کے تابعدار و فرمانبردار تھے اور ہوائیں اُن کی محکوم تھیں اور عیسےٰ کو توریت و انجیل سکھائی کوڑھی اور اندھے کو اچھا کرنے اور مُردے کو زندہ کرنے کی قوت بخشی اور انھیں اور اُن کی ماں کو شیطان سے پناہ دی کہ اُن پر اُس کا کچھ قابو نہ تھا ارشاد ہوا ای محمد ہم نے تجھے اپنا محبوب کیا اور توریت میں تیرا لقب حبیب الرحمن ہے اور تمام عالم کو تجھے خوشخبری سُنانے اور ڈرانے کے واسطے بھیجا اور تیرا سینہ کھولا اور تیرا بوجھ تجھ سے اُتارا اور تیرا ذکر بلند کیا کہ جس جگہ میں یاد کیا جاتا ہوں تو بھی یاد کیا جاتا ہے اور تیری اُمت کو سب سے بہتر کیا وہ اولین و آخرین ہیں ہر خطبہ میں تیری عبدیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہیں اُن کے دل کتابیں ہیں یعنی آیاتِ قرآن اور اور مضامینِ کتب سابقہ اُنھیں حفظ ہیں اور تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور قیامت کو تیرے واسطے سب سے پہلے حکم کیا جائیگا اور تجھے سبع مثانی عنایت کیں کہ کسی پیغمبر کو نہ دیں اور تجھے خواتیم سورۂ بقر خزانہ زیرِ عرش سے بخشیں کہ تجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں اور تجھے کوثر اور اسلام کے اٹھ سہم یعنی ہجرت اور جہاد اور نماز اور صدقہ اور روزۂ رمضان اور حج اور امر معروف اور نہی عن المنکر عنایت کیے اور تجھے فاتح اور خاتم کیا بعض محققین فرماتے ہیں کہ مضمون اس وحی کا کسی کو معلوم نہیں کہ رمزِ اسرارِ محبِ محبوب اوروں پر ظاہر نہیں ہوتے اگر خدا کو اُن کا ظاہر کرنا منظور ہوتا تو خود بیان فرماتا جبکہ اُس نے پوشیدہ فرمایا اور فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے پردے میں رکھا تو کس کی مجال کہ دریافت کرے ؎

میانِ عاشق و معشوق رمز یست	کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

الغرض بعد حصول اس دولتِ عظمیٰ و نعمتِ کبریٰ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بامرِ الٰہی عالمِ بالا سے اس طرف رجوع فرمایا راہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

Marfat.com

ہوئی انھوں نے پوچھا تم پر کیا فرض ہوا فرمایا پچاس وقت کی نماز کہ کوئی امت تیرے
ہرگز ادا نہ کر سکے گی میں بنی اسرائیل کو خوب آزما چکا ہوں آپ پھر جایئے اور اپنے رب
سے تخفیف چاہیے حضور بمشورہ موسیٰ علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں پھر واپس آئے اور
نمازوں کی تخفیف چاہی دس نمازیں معاف ہوئیں چالیس باقی رہیں پھر موسیٰ علیہ السلام
نے فرمایا یہ بھی بہت ہیں آپ پھر جائیں اور خدا تعالیٰ سے تخفیف کی درخواست کریں
غرضکہ اسی طرح کی آمد و رفت میں پانچ نمازیں باقی رہیں اور سب معاف ہوئیں اور حکم ہوا
کہ یہ شمار میں پانچ ہیں مگر جو انھیں ادا کریگا پچاس کا ثواب پائے گا اور تیری امت سے
جو نیکی کا ارادہ کرے گا اُس کا ثواب پائے گا اور جو کریگا دس کا ثواب ملے گا اور جو
بدی کا ارادہ کرے گا ماخوذ نہ ہوگا اور جو برائی کرے گا ایک ہی اُس کے نامۂ اعمال
میں لکھی جائے گی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس تشریف لائے اور بیان حال
فرمایا کہا پانچ نمازیں بھی بہت ہیں آپ اور تخفیف چاہیں فرمایا میں نے اپنے رب سے
اپنی امت کے واسطے اسقدر مانگا کہ اب مانگتے شرم آتی ہے پھر ساتوں آسمان
و ریاضِ جناں و طبقاتِ میزان کی سیر فرماتے عجائب و غرائب قدرت ملاحظہ فرماتے زمین
پر تشریف لائے زین القصص میں عمار ابن یاسر سے منقول ہے کہ یہ آمد و رفت تین ساعت
میں اور بقول وہب ابن منبہ چار ساعت میں ہوئی کہتے ہیں کہ جب آپ تشریف لائے
زنجیر حجرہ مقدسہ ہلتی پائی اور بستر مبارک کی گرمی باقی رہی ؎

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم	آدم میں سرِ عرش سے آئے گئے جاگے

تنبیہ اس جگہ بعض ناقص العقل فلاسفہ دہریہ شکوک و شبہات پیش کرتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ جسم ثقیل کا ہوائے لطیف پر صعود کرنا اور تین چار ساعت میں اتنی مسافت
دور و دراز قطع کرنا اور آسمان کو جو کہ خرق و التیام قبول نہیں کرتا تجاوز کرنا ممکن
و عقل سے بعید ہے پس اے عزیز دل یہ تو ظاہر ہے کہ واقع معراج اُس حالت سے علاقہ

Marfat.com

رکھتا ہے کہ جہاں کا ہر کام ایک آن میں ہو سکتا ہے دیکھو جبرئیل ایک دم میں آسمان سے زمین پر آتے اور عزرائیل ایک وقت میں صدہا ارواح مشرق و مغرب میں قبض کرتے ہیں انسان کی نظر ایک آن میں آسمان تک پہنچتی ہے اگر وہ جسم مبارک کہ جو ہزار درجے ملائکہ و نظر سے لطیف تر ہے تین چار ساعت میں آسمانوں سے تجاوز کر کے واپس آیا کیا تعجب ہے اور شیطان علیہ اللعن کہ جو بدترین خلق ہے ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب تک جاتا اور واپس آتا ہے اگر وہ ذات بابرکات جو تمام خلق سے بہتر اور بزرگ و برتر ہے تین چار ساعت میں تمام آسمان و جہاں و نیراں کی سیر فرما کر واپس آئے تو کیا قباحت لازم آئی اور آفتاب باایں جسامت کہ اکیسو ۱۶۶ چھیاسٹھ مثل زمین اور چوتھائی اور آٹھواں حصہ اس کا اور بعض کے نزدیک اکیسو پینسٹھ اور بقول افضل المتاخرین غیاث الدین جمشید کاشی تین سو چھبیس مثل اس کا ہے ایک ساعت میں کسقدر مسافت طے کرتا ہے ایک دن حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا آفتاب لوٹ گیا عرض کیا لا نعم یعنی نہیں ہاں فرمایا یہ کیا عرض کی جس وقت لا کہا تھا نہیں لوٹا تھا اس کلمہ کے تمام ہوتے ہی پانچسو برس کی راہ قطع کی اور ماہتاب آفتاب سے بھی زیادہ سریع السیر ہے کما قال تعالیٰ لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر پس اگر وہ ماہ آسمان نبوت و خورشید فلک رسالت چند ساعت میں قاب قوسین تک گئے اور لوٹ آئے کیا بعید ہے۔ باقی رہا یہ کہ جسم ثقیل صعود نہیں کر سکتا اور آسمان خرق و التیام پذیر نہیں ہو سکتا پھر کیسے آپ نے صعود و آسمان سے تجاوز کیا سو یہ مسئلہ عدم قبول حرکت اینیہ پر مبنی ہے ہم مانتے ہیں کہ آسمان حرکت قبول نہیں کرتا مگر اس سے امتناع اس کا اجرائے فلک کے لیے لازم نہیں آتا اگر ہم فرض کریں کہ جز فلک ایسے دائرہ پر کہ جس کا مرکز عالم ہے حرکت کرے تو اس کی تحت و فوق کی طرف کہ فلک سے محدود ہیں واقع ہوگی اور تصویر اس کی

Marfat.com

محدود کی فلک پر لازم نہ کئے گی اور یہ کہنا کہ کلام حرکت طبعی میں ہے محض ناتمام ہے
کہ بطلان قاسر پر کوئی دلیل قائم نہیں علاوہ بریں آمد و رفت ملائکہ آسمان کی زمین پر باتفاق
عقلاً ثابت ہے اور روشنی آفتاب کی چوتھے آسمان سے بلکہ مشتری کے چھٹے آسمان
سے زمین تک پہنچتی ہے اور نظر ایک سکنڈ بلکہ اس سے بھی کم میں بلا توقف آئینہ کے
پار ہو جاتی ہے پس اگر وہ جسم نورانی کہ کروروں درجے ملائکہ اور آفتاب و مشتری اور
نظر سے لطیف تر ہے بے خرق آسمان سے تجاوز کر گیا تو کیا استحالہ لازم آیا۔ علاوہ بریں
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان چہارم پر جانا اور ادریس علیہ السلام کا الحاق
سموات کی سیر کرنا اور بہشت میں در آنا نص قرآنی سے ثابت ہے اور ہر ایک کا مجسم صعود
و تجاوز زمین سے آسمانوں کی طرف کرنا مقرر ہے پس سید الانبیاء والمرسلین کے
زمین سے صعود کرنے اور آسمانوں سے تجاوز کر کے واپس آنے میں کون مانع ہے
شبہ و پرندوں کو دیکھو کہ ایک بیضۂ ناچیز کو اپنی حکمت عملی سے خالی کرتے ہیں پھر
اس میں شبنم بھر کر موم وغیرہ سے اس کا منہ بند کر کے آفتاب کے سامنے رکھتے
ہیں جب وہ شبنم انڈے میں تپش آفتاب سے گرم ہوتی ہے وہ انڈا رخ سوئے عالم بالا
کر کے تحت سے فوق کی جانب صعود کرتا ہے اس کے صعود میں باوجود ثقیل ہونے
جسم کے کوئی فلسفی چوں نہیں کرتا ہے پس اسی طرح اگر بیضۂ وجود محمدی صلے اللہ علیہ
وسلم کے سینۂ مبارک کو نشرح لک صدرک سے چاک فرما کر آلائش بشری
و طباع بشریت و اخلاط جسمیت سے پاک و خالی کر کے شبنم رحم و کرم ایزدی مع برق تاب
آفتاب تجلی حق میں رکھا اور اس نے وہ حرارت محبت الٰہی پا کر تحت سے فوق کی جانب
صعود کیا تو کیا استحالہ لازم آیا الغرض حضرت احدی بیان فرماتی ہیں کہ صبح کو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے واقعہ معراج بیان فرمایا میں نے عرض کی میرے ماں
باپ حضور پر قربان آپ سچ فرماتے ہیں مگر اس کی خبر منکرین کو نہ فرمائیے کہ وہ باور

Marfat.com

بلا کریں گے اور آپ کو جھوٹا کہیں گے فرمایا میں تو یہ خبر ہرگز کسی سے نہ چھپاؤں گا
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی صبح کو حضور
مسجد حرام میں تشریف لائے اور بخیال تکذیب و استہزا رقریش ملول و محزوں تشریف فرما
ہوئے کہ بعد ابوجہل آیا اور استہزاً حضور سے کہنے لگا آج کوئی نئی بات عجائبات
سنائیے حضور نے فرمایا رات میں مسجد حرام سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں
پر گیا اور عجائب غرائب سموات دیکھکر واپس آیا تب بوجہل بولا رات کو گئے اور صبح
کو واپس آگئے فرمایا ہاں کہا قوم کے روبرو اسے ظاہر کروگے فرمایا ہاں پس
بوجہل نے لوگوں کو آواز دی جب سب جمع ہوگئے تو بوجہل نے حضور سے کہا کہ آپنے
جو واقعہ میرے سامنے بیان کیا تھا ان کے روبرو بھی بیان کیجیے پس حضور نے
کل واقعۂ معراج اُن کے سامنے بیان کیا سب متعجب اور متحیر ہوکر حرف انکار زبان پر
لائے اور بہت سے مسلمان ضعیف الایمان اس واقع کو سنکر دین سے پھر گئے پھر
ابوجہل اپنے حواریوں کو لیکر صدیق اکبر پاس آکر کہنے لگا کہ آج تمہارے صاحب
کہتے ہیں کہ میں رات مسجد حرام سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں پر گیا
اور سب کی سیر کرکے صبح کو واپس آیا فرمایا اگر حضور یہ فرماتے ہیں تو سچ ہے اور خدمت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں آکر حقیقت واقعہ دریافت کی حضور نے پورا واقعہ معراج
اُن کو سنایا جس کو سنکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صَدَقْتَ یارسول اللہ فرمایا
منقول ہے کہ جب یہ خبر مکہ میں فاش ہوئی تو ایک جماعت منکرین کی حضور کے پاس
آکر کہنے لگی کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم آسمانوں کے حال سے تو خبردار نہیں مگر
بیت المقدس کو دیکھا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ نے اُسے نہیں دیکھا ہے پس
اگر آپ سچے ہیں تو اُس کی نشانیاں ہمیں بتائیے تب ہم آپ کی تصدیق کریں گے اسوقت
حضور کو ایک قسم کا ملال ہوا اور دل میں خیال ہوا کہ میں ہنگام آمد و رفت اطراف و جوانب

Marfat.com

اور آیات و علامات بیت المقدس کو کما حقہ نہ دیکھ سکا پھر کیسے بیان کر دکھاتا جبریل بحکم ربِ جلیل فوراً بیت المقدس کو اپنے پروں پر اٹھا کر حضور کے سامنے لائے اور جو باتیں وہ بیدین دریافت کرتے گئے آپ اُن کا جواب اُسے دیکھ کر بتاتے گئے تب وہ گمراہوں نے کہا کہ سجدا قصے کے اوصاف و نشان تو آپ نے سب بیان فرمائے اب ہمارے قافلوں کی جو اس طرف گئے ہیں خبر دیجیے فرمایا تمہارے تین قافلے مجھے راہ میں ملے تھے ایک تو روحا میں اپنا اونٹ گم شدہ ڈھونڈ رہا تھا میں نے اُن کے برتن سے پانی پیا تھا جب وہ آئے تو تم اُس سے پوچھنا کہ تم نے مطلب اونٹ سے واپس آکر اپنے برتن میں پانی پایا یا نہیں اور دوسرا ذی مروہ میں ملا تھا دو آدمی اُس کے ایک اونٹ پر سوار تھے کہ مرکب اُن کا میرے مرکب سے بھڑکا اور اُن میں سے ایک کا گر کر ہاتھ ٹوٹ گیا اور تیسرے کو میں نے تنعیم میں چھوڑا ہے فلاں فلاں شخص اُن میں کے خاکی اونٹ پر سوار قافلے کے آگے آگے تھے اور وہ کل طلوع آفتاب تک آجائیگا۔ یہ سُنکر سب طلوع آفتاب کے منتظر رہے کہ اگر طلوع آفتاب ہو جائے اور قافلہ نہ آئے تو ہم حضور کو منسوب بکذب کریں کہ ناگاہ آفتاب طلوع ہوا اور ادھر قافلہ دامنِ گرد چاک کر کے ظاہر ہوا۔ لوگوں نے دوڑ کر دیکھا تو وہی قافلہ ہے اور وہی دو شخص خاکی اونٹ پر سوار قافلے کے آگے آگے چلے آرہے ہیں پھر جو جو باقی تین قافلوں سے حالات دریافت کیے گئے سب نے حضور کی تصدیق فرمائی اور بعینہ حضور کا فرمایا ہوا حال بیان کیا مگر اس پر بھی وہ بے دین ایمان نہ لائے اور کہنے لگے ما ھذا الا سحر مبین۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

Marfat.com

وعظ "یازدہم"

بیان رسالت عامہ و نبوت تامہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ کَلِمٰتِہٖ وَ اتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝ مسلمانو اللہ تبارک و تعالیٰ اس آیۂ کریمہ میں تمہارے نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلاۃ و اکمل التسلیم کی عظمتِ شان و رفعتِ مکان اور حضور کا فضل و شرف اپنی مخلوق پر ظاہر کرتا ہے اور اُس حبیب اکرم سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب آپ میرے تمام بندوں کو سنا دیجیے اور کُل عالم کے لوگوں سے فرما دیجیے کہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ۝ اے لوگو میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف جس کے واسطے حکومت ہے آسمان و زمین کی نہیں ہے کوئی معبود سوا اُس کے وہی جلاتا اور مارتا ہے پس ایمان لاؤ تم اللہ اور اُس کے بھیجے ہوئے نبی اُمّی پر جو یقین کرتا ہے اللہ اور اُس کے کلام پر اور اتباع کرو تم اس نبی کا بے شک تم راہ پاؤ گے علمائے کرام

سلہ کما قال الشیخ فی المدارج چوں بود خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعثت کرد خدائتعالیٰ او را بسوئے کافہ ناس و مقصور نگردانید رسالت او را بر ناس بلکہ عام گردانید جن و انس را بلکہ بر جن و انس نیز مقصور نگردانید تا آنکہ عام شد تمام عالمین را پس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اوست و قول وی تعالیٰ وما ارسلناک الا کافۃ للناس دلالت بر تخصیص ندارد چنانکہ مذہب مختار در مفہوم لقب آیہ است و الا لازم آید کہ بعوثے جن نیز نباشد و ایں خلاف اجماع ست بلکہ ذکر ناس بجہت آنست کہ مقصود از آیہ نفی قول بتخصیص رسالت بہ بعض ناس چنانکہ زعم یہود ست تخصیص رسالت آنحضرت بعرب و چنیں آیہ کریمہ یاایھا الناس انی رسول

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ یہ آیۂ کریمہ صاف وصریح اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ حضور پُرنور یوم النشور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں نہ بعض کی طرف جیسا کہ اللہ تعالےٰ دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی اور نہ بھیجا ہم نے تمہیں اے محمد مگر سب لوگوں کے لیے خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا لیکن بہت سے لوگ بے خبر ہیں۔ تیسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے تبارک وتعالیٰ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۝ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندے پر تاکہ ہو وہ سارے جہان کے لیے ڈر سنانے والا اسی لیے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث شریف میں ارشاد فرماتے ہیں اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی میں تمام مخلوقِ الٰہی کی طرف بھیجا گیا ہوں دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں بُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ میں ہر سرخ وسیاہ کی طرف بھیجا گیا ہوں رواہ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں مَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يَعْلَمُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا كَفَرَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ کوئی شے نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن اور آدمی بخلاف اگلے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے کہ ہر ایک اُن میں خاص ایک قوم یا ایک بستی کی طرف

(البقیہ حاشیہ صفحہ ۷۹) رسول اللہ الیکم جمیعا اللہ اعلم میگوید بندۂ مسکیں ثبتہ اللہ علی طریق الحق والیقین کہ بعضے محققین از اہل بصیرت گفتہ اند کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث بتمام اجزائے عالم ست شامل حیوانات ونباتات وجمادات ولیکن ارسال باہل عقل از برائے تفہیم وتکلیف وتبشیر وانذار ست وغیر ایشاں بمجرد افادہ وایصال کمالی کہ لائق حال ایشاں باشد وصیغۂ جمع عقلا در قول مولیٰ تعالیٰ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین اقول ونیز در قول وی تعالیٰ لیکون للعٰلمین نذیرا بطریق تغلیب شامل آنست پس یہ آیہ کریمہ عام طور سے دلالت کرتی ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کی طرف مبعوث فرمائے گئے اور تمام خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجے گئے ۱۲ منہ

سلہ والمراد بما العوالم الجسم ۱۲ منہ

Marfat.com

بھیجا جاتا اور اس سے آگے تجاوز نہ کر سکتا کما قال تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے بلکہ قرآن کریم میں دوسرے مواضع پر بعض کو ان میں سے بیان بھی فرمایا گیا کہ فلاں قوم کی طرف فلاں نبی بھیجا گیا کما قال تعالیٰ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ وقال تعالےٰ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا وقال تعالیٰ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا وقال تعالےٰ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ وقال تعالےٰ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا وقال تعالےٰ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ وقال تعالےٰ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ وقال تعالےٰ فِيْ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَام۔ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ وقال تعالےٰ عن عیسےٰ علیہ السلام وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔ لہٰذا حضور پرنور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَعْدُوْهَا نبی ایک بستی کی جانب مبعوث ہوتا جس سے تجاوز نہ کر سکتا اور دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى الْكُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا اور میں تمام سرخ و سیاہ چیزوں کی طرف مبعوث کیا گیا اور یہ ظاہر و باہر کہ شہنشاہ ہفت کشور ایک شہر اور ایک قوم کے حاکم یا ایک ولایت کے بادشاہ سے بدرجہا افضل و اعلےٰ بلند و بالا اور ذی اقتدار و عزت اور شوکت و جاہت والا ہوگا تو لاجرم حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم اجمعین تمام انبیائے کرام و مرسلین عظام سے افضل و اعلیٰ اور سب سے زیادہ عزت و وجاہت شوکت و حشمت والے ہوئے

سب سے اولےٰ و اعلیٰ ہمارا نبی			سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی			دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی

Marfat.com

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا — نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس — ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھووَن ہے آبِ حیات — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں — سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی
خلق سے اولیا اولیا سے رسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
حُسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم — وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو — نمکیں حُسن والا ہمارا نبی
جسکی دو بوندیں ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی — اِن کا اُن کا تمھارا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منھ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
ملکِ کونین میں انبیا تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
لامکاں تک اُجالا ہے جسکا وہ ہے — ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا ہے جیسے خدا — ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اونچوں سے اونچا ہے جیسے خدا — ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
انبیا سے کروں عرض کیوں مالکو — کیا نبی ہے تمھارا ہمارا نبی
جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے — نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے — اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی
جس نے مُردہ دلوں کو دی عمرِ ابد — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

Marfat.com

	مُردوں کو زندہ کرنے والے کہے		بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَھْلِ السَّمَآءِ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیا و ملائکہ پر افضل فرمایا حاضرین نے انبیا پر وجہ تفضیل دریافت کی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ وَقَالَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَہٗ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۔ اللہ تعالیٰ نے اور پیغمبروں کے واسطے فرمایا نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اُس کی قوم کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لیے پس حضور کو تمام جن و انس کا رسول بنایا پھر جب کہ حضور تمام خلق کے لیے مبعوث فرمائے گئے اور کُل عالم کے رسول بنائے گئے جیسا آیات و احادیث بالا میں گزرا تو آپ کی رسالت انبیا اولیا ملائکہ جن و انس وحوش و طیور شجر و حجر سب کو شامل اور سب اُس کے احاطہ عامہ اور دائرہ تامہ میں داخل کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اور اُس میں انبیا و اولیا و ملائکہ وغیرہ سب داخل ہیں اسی لیے محققین[1] فرماتے ہیں کہ حضور تمام انبیا کے نبی اور

[1] کما ذکر فی المواہب حیث قال قال الشیخ تقی الدین السبکی فی ھذہ الآیۃ الشریفۃ من التنویہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وتعظیم قدرہ العلی مالا یخفی وفیہ مع ذلک انہ علی تقدیر مجیئہ فی زمانہم یکون مرسلاً الیہم فتکون رسالتہ وبوتہ عامۃ لجمیع الخلق من زمن آدم الی یوم القیمۃ وتکون الانبیاء واممہم کلہم من امتہ ویکون قولہ وبعثت الی الناس کافۃ لا یختص بہ الناس من زمانہ الی یوم القیمۃ بل یتناول من قبلہم ایضا ویتبین بذلک معنی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد ثم قال فاذا عرف ہذا فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ورسولہم ولہذا ظہر یوم الآخرۃ جمیع الانبیاء تحت لوائہ وفی الدنیا کذلک لیلۃ اسراء صلی بہم ولو اتفق مجیئہ فی زمن آدم ونوح وابراہیم وموسی وعیسی صلوات اللہ وسلامہ علیہم وجب علیہم وعلی امہم الایمان بہ ونصرتہ وبذلک اخذ اللہ المیثاق الخ ملخصاً اس عبارت کا یہ ہے کہ آیۂ کریمہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی علو شان وتعظیم قدر و رفعت (باقی برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

تمام رسولوں کے رسول سید کل ہادیِ سبل ہیں اگر آپ حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسےٰ وغیرہ انبیائے سابقین کے زمانہ میں ظہور فرماتے تو اُن پر حضور کی مدد کرنا اور آپ پر ایمان لانا فرض ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا اُنھیں حکم فرمایا اُن سے اس پر عہد و پیمان لیا جس کا ذکر قرآن عظیم میں فرمایا وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا یعنی یاد فرمائیے اے حبیب جبکہ عہد لیا خدا نے پیغمبروں سے کہ جو میں تمھیں کتاب حکمت دوں پھر آئے تمھارے پاس رسول تصدیق کرتا اُس کی جو تمھارے ساتھ ہی تو ضرور ہی اُس پر ایمان لانا اور بہت ضرور اُس کی مدد کرنا پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اُس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب انبیا نے عرض کی کہ ہم اقرار لائے پس اسی پیمانِ الٰہی اور حضور کے نبی الانبیا ہونے ہی کا باعث ہے کہ آخری زمانہ میں سیدنا عیسےٰ علیہ السلام نزول فرما کر باوجود منصب رفیع نبوت پر معمور ہونے کے حضور کے اُمتی بنکر رہیں گے اور حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے اور حضور کے ایک اُمتی و نائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تمھارا کیسا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۴) مکان ظاہر ہوتی ہے کہ اگر آپ انبیائے سابقین کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو اُن کے رسول ہوتے پس آپ کی نبوت زمانہ آدم علیہ السلام سے قیامت تک تمام خلق کو عام ہوگی اور جملہ انبیا اور اُن کے اُمم آپ کی امت ہونگے اور آپ کا قول بعثت الی الناس کافۃً آپ کے زمانہ کے لوگوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اگلے پچھلوں کو قیامت تک کے لیے شامل ہے اور اسی سے آپ کے قول کنت نبیاً وآدم بین الروح والجسد کے معنی بھی ظاہر ہوتے ہیں پھر فرمایا شیخ نے جبکہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے نبی اور رسولوں کے رسول ہیں اور یہ قیامت میں ظاہر ہوگا جبکہ تمام انبیا آپ کے تحتِ لوا ہونگے اور دنیا میں بھی ظاہر ہوگیا کہ شب معراج سب نے آپکی اقتدا کی اور اگر زمانہ آدم ونوح وابراہیم اور موسیٰ وعیسیٰ میں آپ مبعوث ہوتے تو آپ اور اُنکی امت پر فرض

ایمان لانا اور آپ کی مدد کرنا فرض ہوتا ۱۲

Marfat.com

حال ہوگا جبکہ ابن مریم (عیسٰے) تم میں اُتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔
اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسٰی علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰی کَانَ حَیًّا الْیَوْمَ مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ یعنی قسم اُس ذات کی جس کے یدِ قدرت میں میری جان ہے اگر آج موسٰے دنیا میں ہوتے تو انھیں میری پیروی کے سوا کچھ گنجائش نہ ہوتی۔ رواہ احمد والدارمی وغیرہما عن جابر رضی اللہ عنہ اور یہی وجہ تھی کہ شب معراج تمام انبیائے کرام و مرسلین عظام نے حضور کی تصدیق واقتدا فرمائی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت عیسٰے علیہ السلام پر وحی الٰہی نازل ہوئی کہ اے عیسٰے تو محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر ایمان لا اور تیری اُمت سے جو لوگ اُس کا زمانہ پائیں انھیں حکم کر کہ اُس پر ایمان لائیں۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کا پورا ظہور قیامت کے روز ہوگا جبکہ سارا انبیا و مرسلین تحتِ لوا حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہونگے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمَ وَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ رواہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور یہ کچھ فخر سے نہیں کہتا اور آدم اور اُن کے ماسوا تمام نبی میرے نشان کے نیچے ہونگے بلکہ عالمِ ظاہری میں بھی تمام انبیا آپ کی تصدیق فرماتے اور اپنی اُمتوں کو آپ کے اتباع و فرمانبرداری کی وصیت فرماتے اور یہ وصیت عین تائید و ترویج دین حضور تھی لہٰذا بہت سے یہود و نصاریٰ انبیائے سابقین کی پیشین گوئی کو صدق دعوی کی دلیل کامل سمجھ کر حضور پر ایمان لائے اور ان کے ایمان لانے سے دین اسلام کو ترقی ا

Marfat.com

مسلمانوں کو تقویت ہوئی بلکہ چار نبی حضرت ادریس حضرت عیسٰے خضر
الیاس علیہم السلام کہ بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے اور اسی عالم
میں ہیں انھوں نے آپ کی تصدیق فرمائی اور تائید دینِ اسلام کی روز قیامت
حضرت ابراہیم و عیسٰے علیہما السلام حضور کی امت میں شامل ہونگے جیسا کہ شفاء شریف
میں مروی ہوا کہ حضور فرماتے ہیں اما ترضون ان یکون ابراھیم وعیسٰے کلمۃ
اللہ فیکم یوم القیمۃ ثم قال انھما فی امتی یوم القیمۃ کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم
و عیسٰے کلمۃ اللہ قیامت کے روز تم میں شمار کیے جائیں پھر فرمایا وہ دونوں روز
قیامت میری اُمت ہونگے مگر اس مقام پر ظاہر بینوں میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ
حضور تو سب نبیوں کے بعد مرتبۂ رسالت پر فائز ہوئے پھر آپ کی رسالت انھیں
کس طرح شامل ہو سکتی ہے لہذا علمائے کرام نے یہ شبہ اُٹھانے کے واسطے
تصریح فرمادی کہ ہمارے حضور اگرچہ بعثت میں سب سے پیچھے ہوئے لیکن مرتبۂ
رسالت پر سب سے پہلے فائز ہوئے جس پر حدیث کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ
وَالْجَسَدِ حجت قاطع و برہان ساطع ہے اسی طرح آپ کی رسالت ملائکہ کو بھی
شامل ہے کہ معراج کی شب اُن سب نے آپ کی تصدیق فرمائی اور آپ کے پیچھے
نماز پڑھی اور آپ سے استفادۂ علوم و اسرار مکتوم فرمایا بلکہ آپ کا عالم ارواح میں
بھی دعوت فرمانا ثابت ہے جس کی تصریح مطالع المسرات و در منظود میں موجود ہے
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور عالم ارواح میں بھی دعوت
نصیحت فرماتے غرضکہ حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم انس و جن
وحوش و طیور شجر و حجر وغیرہ تمام عالم کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور جس طرح
انسان آپ کا کلمہ پڑھکر مشرف باسلام ہوئے حضور پر ایمان لائے اسی طرح جمادات
بھی مسلمان ہوئے اور آپ پر ایمان لائے اور آپ کے مطیع و منقاد بنے کما قال اللہ

Marfat.com

تعالیٰ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہٗ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ الخ روایت ہے کہ ایک روز حضور علیہ السلام کے وقت بطن نخلہ میں کہ مکہ سے ایک شب کی راہ ہے تشریف فرما ہوئے اور شب کو وہیں رہنے کا ارادہ کر کے نماز میں مشغول ہوئے کہ ناگاہ سات یا نو نفر جن اُس جگہ گزرے کہ حضور کے گیسوئے معنبر کی خوشبو اُن کی ناک میں اور تلاوت قرآن کی آواز ان کے کان میں پہنچی ٹھہر گئے اور بعد فراغ نماز و تلاوت قرآن حضور پر اپنے کو ظاہر کیا حضور نے فی الفور اُنھیں دعوتِ اسلام دی اور ایمان لانے کی ہدایت کی سب نے بے تکلف قبول کی اور کلمہ پڑھکر صدق دل سے مسلمان اور تابعِ فرمان ہوئے چلتے وقت حضور نے اُن سے فرمایا کہ تم جاکر اپنی قوم کو بھی اس دین کی دعوت دینا اور میرا پیغام پہنچانا سب نے بجان و دل فرمان والا شان سید انس و جان قبول فرمایا جس کی خبر خدا تعالیٰ اس آیہ کریمہ میں دیتا ہے وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِھِمْ مُّنْذِرِیْنَ ○ الغرض جب وہ اپنے قبائل میں پہنچے فصاحت و بلاغت قرآن عظیم اور صباحت و ملاحت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ان کو خبر دی پس ایک جماعت کو ان میں سے سماع قرآن عظیم و زیارتِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا شوق دامنگیر ہوا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حضور کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو روشن اور نور ایمان سے اپنے قلوب کو منور کیا **روایت ہے** کہ اس واقعہ کے تین ماہ بعد دوسرا گروہ جنات کا زیارت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے آیا جبرئیل نے اُن کے آنے سے حضور کو آگاہ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ مکہ کے درختوں میں سے ایک درخت نے خدمتِ اقدس میں آکر بزبانِ فصیح عرض کی یا رسول اللہ ایک جماعت جنوں کی برائے ملاقاتِ حضور حاضر ہوئی ہے اور حجون میں قیام پذیر ہے حضور نے یہ خبر سُنکر اپنی قوم کو آگاہ کیا اور کہا کہ میں آج کی

Marfat.com

رات اس امر پر مامور ہوا ہوں کہ انھیں جا کر دعوتِ اسلام دوں اور قرآن عظیم
سناؤں تم میں سے کون میرے ہمراہ چلے گا یہ سُنکر سب خاموش ہو رہے کہ حضرت
عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں ہمراہ حضور چلونگا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیکر حجون میں تشریف فرما
ہوئے اور انگشتِ مبارک سے ایک دائرہ کھینچکر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
فرمایا کہ تم اس دائرے میں بیٹھو اور اس سے ہرگز تجاوز نہ کرو پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تلاوتِ قرآن عظیم میں مشغول ہوئے اور سورہ طٰہٰ پڑھنا آغاز کی کہ ہر چہار
اطراف وجوانب سے جنوں نے حاضر ہو کر شرف ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حاصل کیا اور وہ بنا بر ایک روایت کے بارہ ہزار اور دوسری روایت کے ساتھ ہزار
تھے اور تیسری روایت میں ہے کہ اُن کے چالیس علم تھے اور ہر علم کے تحت میں
جمع کثیر اور جم غفیر تھا الغرض وہ سب آس پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع
ہوئے حضور نے نماز سے فارغ ہو کر انھیں دعوتِ اسلام دی سب نے بلا انکار
قبول کی اور صدق دل سے کلمۂ شہادت پڑھ کر حضور کے تابعدار و فرمانبردار ہوئے
پھر حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن میں سے بارہ نفر منتخب
فرما کر انھیں احکام و شرائع اسلام کی تعلیم فرمائی اور حکم کیا کہ تم ان سب کو تعلیم دیا
پس وہ دولتِ ایمان و شرفِ ملازمت سید انس و جان علیہ صلوٰۃ اللہ المنان سے
مالا مال ہو کر اپنے اپنے اماکن و اوطان کی طرف مراجعت فرما ہوئے حضرت عبداللہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُس رات میں نے مثل کرگسوں
کے چند شبے دیکھے کہ حضور کے پاس آتے تھے اور آوازہائے عظیم سناتے
جن کو سنکر مجھے خوف پیدا ہوتا تھا مبادا کوئی آفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
عائد نہ ہو اور ان لوگوں نے اسقدر اژدحام کیا تھا کہ میرے اور حضور کے درمیان

Marfat.com

حجاب کیا اٹھا اور حضور کی آواز مجھے سنائی نہیں دیتی تھی بعد ایک عرصہ کے
مثل ایک ابر کے ٹکڑوں کے جانا شروع ہوئے اور آہستہ آہستہ ایک ایک قدم
گروہ روانہ ہوا اور وہ حجاب منقطع ہوا جب صبح ہوئی حضور میرے پاس تشریف فرما
ہوئے اور مجھ سے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا میں نے عرض کی یارسول اللہ کالے آدمی
سفید کپڑے پہنے دیکھے فرمایا وہ جنات نصیبین تھے مجھ سے انھوں نے اپنی
اور اپنے جانوروں کی خوراک طلب کی میں نے اُن کی خوراک ہڈی چھوڑی ہوئی
اور اُن کے جانوروں کی غذا گوبر مقرر کی میں نے حضور سے عرض کی کہ ہڈیاں اور
گوبر انھیں کس طرح کفایت کریگا فرمایا جو ہڈی ہم کھا کر پھینکیں گے اللہ تعالےٰ
اُس پر بمقدار سابقہ گوشت پیدا فرمائیگا اور جتنے دانوں سے وہ گوبر بنا ہوگا اتنے
ہی دانے اللہ تعالیٰ اُن کے چارپایوں کے واسطے اُس سے ظاہر فرمائیگا اسیواسطے
حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ارشاد فرمایا ہے لَا تَسْتَنْجُوْا
بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثٍ فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ استنجا نہ کرو تم ہڈیوں اور
گوبر سے کہ وہ تمھارے بھائی جنوں کا کھانا ہے تو ظاہر ہوا کہ حضور پر نور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح انسانوں کے رسول تھے اسی طرح جنوں کے
بھی تھے رہے وحوش وطیور شجر وحجر سو وہ بھی حضور کو اللہ کا رسول جانتے
حضور کی تصدیق کرتے حضور کا کلمہ پڑھتے آپ کے مطیع ومنقاد ہوتے اور تعظیم
وتوقیر کرتے اور جس کو بلاتے فوراً حاضر ہوتا اور سجدہ کرتا ؎

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهٖ اَلْاَشْجَارُ سَاجِدَةً	تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

اور بآواز فصیح کہتا السلام علیک یارسول اللہ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب میرے پاس
جبرئیل رسالت لیکر آئے یعنی میں مرتبۂ رسالت پر فائز ہوا تو لَا اَمُرُّ بِحَجَرٍ وَّلَا شَجَرٍ اِلَّا

Marfat.com

قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تو نہیں گزرتا تھا میں
نہ کہتا السلام علیک یارسول اللہ پھر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہ لَمْ يَمُرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ اِلَّا سَجَدَ لَهٗ (نہیں گزرتا تھا
نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کسی شجر یا حجر پر مگر وہ حضور کو سجدہ کرتا) ترمذی بیہقی
حضرت مولےٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کُنَّا بِمَكَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صلے اللہ
علیہ وسلم) فَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ شَجَرٌ وَلَا جَبَلٌ وَفِىْ
رواية وَحَجَرٌ اِلَّا قَالَ لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی ہم نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ مکہ میں تھے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بعض اطراف و
جوانب میں تشریف لائے پس کوئی درخت اور پتھر حضور کے سامنے نہ آتا تھا مگر
عرض کرتا السلام علیک یارسول اللہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ میں حضور کے ہمراہ ایک سفر میں تھا کہ ایک اعرابی آپ کے نزدیک سے
گزرا حضور نے اُس سے کہا کہ کہاں جاتا ہے کہا اپنے اہل کی طرف فرمایا کیا تجھے
خیر کی طرف رغبت ہے کہا وہ کیا ہے فرمایا شہادت دے تو کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہا آپ کے اس دعوے کا کون
گواہ ہے فرمایا یہ درخت کھجور کا پس وہ درخت حضور کی زبان فیض ترجمان سے یہ
الفاظ سنتے ہی زمین چیرتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضور نے اُس سے شہادت
چاہی اُس نے بآوازِ فصیح تین مرتبہ شہادت دی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر اپنے مکان کو واپس گیا۔ رواہ
الدارمی والبیہقی والبزار۔ ایک بار ایک اعرابی حضور کی خدمت میں آیا آپ نے
اُس پر اسلام پیش کیا اُس نے کہا آپ کی سچائی کی کیا علامت ہے فرمایا اس
درخت سے جا کر کہہ کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں پس وہ درخت

Marfat.com

یہ سنکر چاروں طرف ہلا اور اس کی جڑیں اُکھڑیں پھر وہ زمین چیرتا ہوا اور جڑوں کو گھسیٹتا ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور السلام علیک یارسول اللہ کہا اعرابی بولا اب اسے اس کی جگہ پر واپس کیجیے آپ نے اُسے واپسی کا حکم فرمایا وہ واپس آکر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور اُس کی جڑیں اپنی اپنی جگہ پر جم گئیں رواہ البزار عن بریدۃ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب لیلۃ الجن جنوں نے حضور سے کہا آپ کی رسالت اور خدا کی وحدانیت پر کون شاہد ہے آپ نے فرمایا یہ درخت اور اسے بلایا پس وہ اپنی جڑیں گھسیٹتا آیا اور آکر حضور کی شہادت دی کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ایک بار اور ایک اعرابی خدمت حضور میں حاضر ہوا آپ نے اُس سے فرمایا اگر میں اس شاخ کو بلاؤں تو تو ایمان لائیگا اور مجھے اللہ کا رسول جانیگا کہا ہاں پس آپ نے اُسے بلایا وہ درخت سے جدا ہو کر خدمت عالی میں حاضر ہوئی پھر واپسی کا حکم فرمایا اپنی جگہ جا کر لگ گئی رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایکبار حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو صدقہ وخیرات کی طرف دلالت فرما رہے تھے کہ ایک شخص سے عمدہ اونٹ لیکر آیا حضور کو اچھا معلوم ہوا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے میرے واسطے خرید کو اُنھوں نے اُسے خرید کر تحفہ باندھ دیا حضور ایک شب اُس پر گزرے اُس نے حضور کو دیکھکر زبان فصیح سے ملیح عرض کی السلام علیک یارسول اللہ رب العلمین حضور نے اُس کی جانب التفات فرمایا اور اُس کا حال پوچھا عرض کی میں اب سے پہلے اغضب نامی ایک شخص کے پاس تھا ایک روز اُس سے بھاگ کر کوہ وصحرا میں گیا جب رات ہوئی تو تمام گرد ونواح کے جانور میرے پاس جمع ہوئے اور آپس میں کہنے لگے اے

Marfat.com

اذیت نہ دو کہ یہ مرکب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے میں اس سے
نہایت خوش رہتا تھا یہاں تک کہ آج اس دولت سے مشرف ہوا روایت
ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ہمراہ بقیع عرقد میں
تشریف فرما ہوئے اور صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے کہ ایک بھیڑیا دوسے حضور
کی طرف آتا نظر آیا حضور نے فرمایا اس بھیڑیے کو راہ دو کہ یہ قاصد بنکر آیا ہے
جب وہ حضور کے قریب آیا بزبانِ فصیح گویا ہوا کہ ای رسول اللہ مجھے دس جنگل
کے درندوں نے جمع ہوکر خدمت عالی میں اس واسطے بھیجا ہے کہ حضور اپنی اُمت
سے فرما دیں کہ وہ اپنے جانوروں سے جو مناسب سمجھیں ہمارا حصہ جدا کر دیں پھر ہم
ان کے چوپاؤں سے کچھ تعارض نہ کیا کریں گے حضور نے صحابہ کرام سے اُن کا
پیغام فرمایا صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جانوروں پر
زکوٰۃ فرض فرما دی ہے اب ہم اُن میں سے درندوں کے واسطے کچھ مقرر نہ کر سکیں
گے پس حضور نے بھیڑیے سے فرمایا سُن جو ہماری اُمت نے کہا بھیڑیا بولا مجھے
درندوں نے انکی خدمت میں نہیں بھیجا ہے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ جو فرمائیں
گے میں اُن سے جاکر کہدونگا فرمایا جو میرے اصحاب نے کہا وہی میں کہتا ہوں اور جو
تجھے کہنا ہو کہ عرض کی درندوں نے کہا ہے کہ ہم آپ کی امت کی بددعا اور ملامت
کی وجہ سے یہ امر چاہتے تھے اب چونکہ وہ ہمارا حصہ معین کرنے سے انکار کرتے ہیں
تو ہمیں بددعا اور نفرین سے معذور رکھیے جو ہماری تقدیر میں ہوگا اُن چوپایوں سے
لیں گے حضور نے اسکی یہ عرض قبول کی پس بھیڑیا دُم ہلاتا اور یہ کہتا چلا اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ کَفَانَا دَعْوَتَ النَّبِیِّ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ مجھ سے سفیان ابن حرب نے کہا کہ میں قیصر روم کے
پاس تھا پس اسکی اور اس کے ملازموں کی زبانی حضور کے بے انتہا وصاف سنے

Marfat.com

جب میں اس کے پاس سے چلا تو جس جانور پر گزرتا تھا اُس سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سنتا تھا یہانتک کہ ایک گھوڑے پر گزرا کہ اپنے مالک سے بھاگا ہوا جنگل میں پھرتا تھا میں نے اُسے پکڑنا چاہا پس اُس نے آواز کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا مجھے اس کے کلام پر تعجب ہوا کہ اُس گھوڑے نے کہا کیا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات سننا چاہتا ہے کہا ہاں کہا وہ یہ ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور بے غل وغش صبح وشام رزق دیا مگر پھر بھی تو اس کلمہ سے انکار کرتا ہے اور رسول اللہ پر ایمان نہیں لاتا ہے میں نے کہا رسول کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم النبی العربی الہاشمی القرشی الابطحی المکی المدنی روایت ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن کہیں تشریف لے گئے تھے اور مولا علی کرم اللہ وجہہ کا انتظار فرماتے تھے کہ آپ ایک اعرابی کو گرفتار کرکے لائے حضور نے اُس اعرابی سے فرمایا تو کون سے قبیلے سے ہے کہا مزنیہ سے پھر فرمایا کیا تو میرے ساتھ ایک ایسے کلمہ میں موافقت کرسکتا ہے جو زبان پر نہایت سبک اور میزان میں گراں اور نہایت فائدہ مند و نفع رساں ہے اُس نے کہا کہ وہ کون کلمہ ہے حضور نے فرمایا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اعرابی بولا کہ حقیقت میں اگرچہ یہ کلمہ نہایت خفیف ہے مگر لات وعزیٰ کی قسم مجھ پر کوہ احد سے بھی گراں تر ہے پھر وہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ ای عمر یہ جھوٹا ساحر ہے کہ لوگوں کو دین مجہول کی طرف بلاتا ہے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلمات بیہودہ سنکر اُس کے قتل کو تلوار نکالی حضور نے فرمایا ابھی جلدی نہ کر وہ اللہ اُسے ہدایت فرمائیگا پھر حضور نے اُس سے فرمایا اَسْلِمْ تَسْلَمْ اسلام لا سلامت رہیگا اعرابی بولا کہ جب تک آپ یہ نہ بتائیں گے کہ میرے اس توبڑے میں کیا ہے ایمان نہ لاؤنگا۔ فرمایا اگر بتاؤں تو ایمان لائیگا کہا ہاں فرمایا تیرے توبڑے میں ایک

Marfat.com

آہو ہے کہ آج تو نے اُسے اسیر کیا ہے وہ بولا جب تک وہ آپ پر
اور آپ سے باتیں نہ کرے گا میں ایمان نہ لاؤں گا آپ نے فرمایا اچھا وہ میرے
سامنے لاوہ تو بڑھ لایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے منہ
میں ڈالکر آہو نکالا اور اُس سے فرمایا اَیَّتُهَا الظَّبْیَةُ الْحَسْنَاءُ بِاِذْنِ اللّٰهِ
اے آہوئے بے زبان گویا ہو خدا کے حکم سے پس اُس نے بزبان فصیح کہا اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا پھر حضور نے اُس سے پوچھا کہ
اے آہو تو اس اعرابی کے چنگل میں کس طرح پڑا عرض کی یا رسول اللہ میرے دو بچے
شیر خوار ہیں کل میرے پستاں میں دودھ نہ تھا اور بچے بھوکے تھے مامتا نے مجھے
اور میرے بچوں کو بھوک کی شدت سے چین نہ پڑا صبح کو کھانا تلاش کرنے
کے لیے نکلی کہ اس صیاد کے چنگل میں پڑی حضور مع صحابہ کرام اُسکی مصیبت پر
روئے پھر اعرابی سے فرمایا اس ہرنی کے ایمان لانے اور بات کرنے پر ایمان
لانے کا وعدہ کیا تھا اب ایمان لا اور مسلمان ہو اعرابی نے کہا تعجب ہے کہ آہو
ایمان لائے اور میں کافر رہوں فوراً کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا حضور اُس کے ایمان
لانے سے بہت خوش ہوئے روایت ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جانب یمن بھیجا اور ان سے فرمایا کہ تم یمن کے
فلاں عقبہ پر پہنچو گے تو لوگ تمہارا استقبال کریں گے تم اُس وقت ان کے
ڈھیلے اور پتھروں سے کہنا کہ یَا حَجَرُ وَیَا مَدَرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ یُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ
مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب میں اُس عقبہ پر پہنچا دیکھا کہ لوگ میرے
استقبال کو آئے ہیں پس میں نے بموجب حکم حضور کہا السلام علیک یا حجر یا مدر
رسول اللہ یقرئکم السلام پس اتنا کہتے ہی زمین میں جوش و خروش پیدا ہوا کہ
علی رسول اللہ السلام اور اس زمین کے ڈھیلے پتھروں نے جواب سلام دیا

Marfat.com

[illegible] یہ واقعہ دیکھا بے ساختہ کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا اور سب
[illegible] یہ روایت ہے کہ ایکبار بارہ ہزار کافر لعین کے حضور کی
[illegible] کے واسطے آئے اور اپنے ساتھ ہبل نامی بت جسکی بہت عزت و
[illegible] کرتے تھے لائے اور اسے لباس و زیورات سے آراستہ کر کے
[illegible] حضور اس کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں دعوت اسلام
[illegible] انھوں نے حضور سے معجزہ طلب کیا حضور اس بت کے پاس آئے
[illegible] مبارک اس کے سر پر رکھکر فرمایا مَنْ اَنَا یَا هُبَل میں کون ہوں اے
ہبل اس نے بزبان فصیح کہا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یہ دیکھکر کفار حیران و ششدر ہوئے اور سب نے صدق دل سے کلمۂ طیبہ زبان پر
جاری کیا روایت ہے کہ زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک صیاد کے
جال میں ہرنی پھنسی تھی اتفاق سے حضور بھی اس پر گزرے اس نے حضور
کو دیکھکر بلایا آپ گئے اس نے کہا میں بلا دودھ پلائے اپنے بچوں کے جو اس
پہاڑ میں ہیں نکلی تھی آپ مجھے اپنی ضمانت پر اس شکاری سے ذرا دیر کو چھڑا دیجئے
میں ابھی دودھ پلا کر آؤنگی ہرنی حضور سے یہ کہہ رہی تھی کہ شکاری آیا حضور
نے اس سے کہا اس نے کہا بھلا وحشی جانور بھی کہیں چھوٹ کر ہاتھ آیا ہے اگر
آپ اسکے ضامن اور اس امر پر راضی ہوں کہ اگر وہ نہ آئے گی تو اس کے عوض
میں آپ کو قتل کرونگا حضور نے تبسم فرما کر کہا کہ اگر وہ واپس آئے گی تو تجھے
[illegible] ایمان لانا ہوگا وہ اس پر راضی ہوا حضور نے اپنا دست مبارک پر اس
[illegible] پر رکھکر پانچ ساعت کے واسطے مہلت دی اور خود اس کافر
[illegible] کے پاس انتظار آمد میں تشریف فرما ہوئے کہ پانچ ساعت کے اندر ہی
ہرنی حاضر ہوئی حضور نے اس سے فرمایا میں نے تجھے پانچ ساعت کی

Marfat.com

مہلت دی تھی تاکہ تیرے بچے اچھی طرح سیر ہو کر دودھ پی لیں تو آئی ہرنی نے عرض کی یا رسول اللہ میں اور میرے فرزند حضور پر قربان جائیں اپنے بچوں کے پاس پہنچی تو وہ بولے کہ ای ماں آج تیرے جسم سے ایسی خوشبو آتی ہے کہ کبھی نہ آئی تھی میں نے کہا کہ یہ خوشبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی ہے کہ انھوں نے شکاری سے صرف تمہارے دودھ پلانے کے واسطے اپنی ضمانت پر رہا کیا ہے اور میری پشت پر رہا کرتے وقت اپنا دست مبارک پھیرا ہے تو وہ بچے بولے کہ ای ماں جلد جا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ضمانت سے چھڑا ہمیں یہ گوارا نہیں ہے کہ حضور ضمانت میں ہوں اور ہم دودھ پئیں لہٰذا ہمیں فوراً حاضر ہوئی تاکہ آپ میری ضمانت سے باہر آئیں۔ جب اس کافر شکاری نے ہرنی کی یہ گفتگو سنی صدق دل سے مسلمان ہوا اور اشہدان لاالہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ کہکر اس ہرنی کو آزاد کیا اس وقت وہ ہرنی خوشی سے پھولی نہ سماتی اور راہ میں بزبان فصیح کلمۂ اشہدان لاالہ الا اللہ واشہدان محمداً رسول اللہ کہتی جاتی یہ واقعہ کئی مرتبہ حضور سے ظہور میں آیا ایکبار ایک اعرابی جس کا نام سعید یا معاذ تھا ایک سوسمار (گوئے) پکڑ کر لایا راہ میں کچھ لوگ جمع دیکھے سبب اجتماع پوچھا معلوم ہوا کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ لوگ جمع ہیں پس وہ اعرابی بھی اس مجمع میں پہنچا اور حضور سے عرض کیا کہ میرے نزدیک دشمن اور دروغگو آپ سے زیادہ کوئی نہیں اس پر سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے مارنے کا ارادہ کیا حضور نے فرمایا یہ حلم سے بعید ہے اسے رنجیدہ نہ کرو پھر اس اعرابی سے فرمایا کہ میں تمام زمین و آسمان اور تمام جن و انس و ملائکہ میں موصوف ہوں تو مجھ سے ڈر اور بتوں کی عبادت کو ترک کر اور خدائے وحدہ لاشریک کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار کر وہ بولا قسم ہے لات و عزیٰ کی جب تک یہ گوہ آپ کی تصدیق نہ کریگی

Marfat.com

نہ لائے گی میں آپ پر آنچل نہ لاؤنگا اور اسے حضور کے سامنے
اس نے اپنے کو رہا دیکھکر ارادہ بھاگنے کا کیا مگر چونکہ ہمارے حضور سید المرسلین
اسکے زمان و زمین میں تھے اور وہ گو بھی عالم کا ایک فرد تھی لہذا حضور
نے حکم فرمایا اَیُّھَا الضَّبُّ اَقْبِلْ اے سوسمار کہاں جاتی ہے ہماری
سرکار میں حاضر ہو پس وہ گوئے فرمان والا شان سیدانس و جان سنتے ہی
چلی آئی پھر حضور نے اس سے فرمایا یَا ضَبُّ اس نے بزبان فصیح کہا لَبَّیْکَ
وَسَعْدَیْکَ میں حضور کی تابعداری و فرمانبرداری کو حاضر ہوں فرمایا تو کسکی عبادت
کرتی ہے عرض کی اس خدا کی جس کا عرش آسمان میں ہے اور جس کی بادشاہت
زمین و زمان میں ہے اور دریا جس کی سبیلیں ہیں اور بہشت میں جسکی رحمت ہے
اور دوزخ میں جس کا عذاب ہے فرمایا میں کون ہوں عرض کی آپ پروردگار عالم
کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں جو آپ کی تصدیق کریگا فلاح و رستگاری پائے گا
اور جو تکذیب کریگا خوار و ذلیل اور رسوا ہوگا اور دونوں جہان میں نقصان و زیاں
اٹھائے گا جب اعرابی نے یہ کلمات سوسمار کی زبان سے سنے متحیر ہوا اور کلمہ
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد انک محمدا
عبدہ ورسولہ زبان پر جاری کیا اور زمرۂ اہل ایمان میں شامل ہوا۔ ایکبار ایک
آہو کے پکڑنے کو ایک بھیڑیا دوڑا وہ بھاگ کر زمین حرم میں داخل ہوا اور بیٹھ گیا
بھیڑیا باعث ادب حرم محترم رک رہا اور شکار سے باز رہا سفیان ابن حرب و مخرمۃ
بن نوفل نے یہ حال دیکھکر تعجب کیا کہ بھیڑیے نے بزبان فصیح ان سے کہا کہ تم میرے
حال پر تعجب کرتے ہو حالانکہ تمہارا حال اس سے زیادہ تعجب خیز ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دعوت ایمان دیتے ہیں اور تم اسے قبول نہیں کرتے اور
انھیں سچا نہیں سمجھتے خدا کی قسم کسی آنکھ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

مثل دیکھا اور نہ کسی کان نے اُن کی مانند سُنا تو ثابت ہوا کہ حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کی طرف رسول بنا کر
تمام خلق کو ہر چھوٹی بڑی سیاہ سفید شے کو حضور کے دائرۂ رسالت میں
اور یہ منصب منیع رسالت و مرتبہ منبع نبوت روز ازل قبل تخلیق سائر انبیاء
حضور کو تفویض ہوا جس پر حدیث[1] کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد
دال ہے لیکن ظہور اُس کا پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس برس کی
ہوا اس سے قبل حضور اکیلے غار حرا میں تشریف فرما کر اپنے رب عزوجل کی
طاعت و عبادت کیا کرتے اور معرفت ذات و صفات حق میں مستغرق رہا کرتے
جب دل میں گھر والوں کے دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی تو وہاں سے واپس
آتے اور چند روز خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہکر احباب و اعزا کو دیکھ کر
پھر غار حرا میں جاتے اور کھانا پینا ہمراہ لیجاتے اور وہاں عبادت الٰہی میں بسر کرتے
بعض روایات میں آیا ہے کہ آپ ہر سال ایک مرتبہ مکہ سے باہر تشریف لاتے
اور ایک ماہ غار حرا میں خلوت نشینی فرما کر اپنے آئینۂ دل و جان کو ذکر الٰہی سے
روشن و منور اور روح کو تر و تازہ فرماتے جب مہینہ تمام ہوتا تو سات مرتبہ طواف
خانہ کعبہ کرتے اور پھر خانۂ خدیجہ میں تشریف فرما ہوتے اقتباس[2] قبل بعثت عبادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اقوال علما مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ عبادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی غار حرا میں محض تفکر و تدبیر در مصنوعات و مخلوقات تھی اور بعض
کہتے ہیں کہ آپ کی عبادت بذکر و فکر دونوں طرح تھی مصنوعات میں تو تفکر و تدبر کر کے
خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کیا کرتے تھے اور ذکر قلبی و لسانی سے مشاہدۂ جان کو

[1] یعنی میں نبی تھا حالانکہ آدم روح و جسد میں تھے یعنی پیدا بھی نہ ہوئے تھے رواہ ابن سعد فی الطبقات
و ابو نعیم فی الحلیۃ عن میسرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ

Marfat.com

روشن و منور فرماتے تھے ؎

روشنائی دل از ذکر میسر گردد	لیکن آں ذکر کہ با فکر مقرر گردد
ذکر نوریست کہ چوں در دل و جاں شعلہ زند	ظاہر و باطن ازاں انور و منور گردد

اسی طرح عمل بشرائع سابقہ میں بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ قبل بعثت کسی نبی کی شریعت پر عمل نہ فرماتے تھے کہ آپ مقتدائے کل تھے اور متبع کو مقتدی ہونا لائق و سزاوار نہیں اور بعض بمقتضائے آیۂ کریمہ فبھدٰھم اقتدہ کہتے ہیں کہ حضور قبل بعثت انبیائے سابقین کی شریعت پر عمل فرماتے تھے اور وہ بھی کرتے ہیں کہ کس نبی کی شریعت پر عمل کرتے تھے اور بعض معین کرکے کہتے ہیں کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر قبل بعثت عمل فرمایا کرتے تھے یہی قول صحیح اور مختار ائمہ کبار ہے اور بعض کے نزدیک حضرت موسیٰ اور بعض کے نزدیک عیسیٰ اور بعض کے نزدیک نوح علیٰ نبینا علیہم السلام کی شریعت پر عمل کرتے تھے اور بعض اس مسئلہ میں توقف لا یدلی و انسب جانتے ہیں واللہ اعلم عند اللہ العزیز العلام

الغرض جب وقت ظہور رسالت قریب آیا اور ایام نزول وحی نزدیک ہوئے تو آپ نے التزام خلوت گزینی زیادہ فرمایا اور عبادت الٰہی میں کثرت و زیادتی کی کہ ناگاہ سترھویں رمضان المبارک کو دوشنبہ کے دن حضور پر نور ظاہر اور نزول وحی نازل ہوا اور جبرئیل[1] امیں وحی لیکر آئے اور خدمت اقدس میں عرض کی یا محمد

---

[1] ذیل معارج میں روایت ہے کہ جب جبرئیل وحی لیکر آئے حضور قیلولہ فرما رہے تھے کہ جبرئیل نے پیچھے سے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متنبہ کیا آپ نے اٹھکر جب راست دیکھا مگر کچھ نہ پایا تب پھر آپ نے لیٹنا فرمایا جبرئیل نے دوبارہ آواز کہا تم یا محمد آپ اٹھکر دیکھا کہ ایک شخص میرے آگے سے روانہ ہوا آپ نے اسکا تعاقب کیا جب وہ صفا و مروہ کے درمیان پہنچا تو یکایک بڑھنا شروع ہوا اور اتنا بڑھا کہ سر اسکا آسمان میں جا لگا اور پیر زمین میں پہنچے اور پروں نے اس کے مشرق و مغرب کو گھیر لیا رنگ و بازو و بال سبز عشائی بچھوا رخسارہ نورانی دانت مثل موتی کے سفید [illegible]

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم تمھیں بشارت ہو کہ میں جبرئیل ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ کی
وحی لیکر آیا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں جن وانس پر مبعوث فرمائے گئے
ان سب کو کلمۂ لا الہ الا اللہ کی طرف بلائیے اور وحدانیت رب جل وعلا تعلیم فرمائیے
اور میں جو خدا کی جانب سے وحی لیکر آیا ہوں اُسے پڑھیے حضور نے فرمایا میں اُمی
کچھ پڑھا لکھا نہیں ہوں پس جبرئیل نے حضور کو اپنی بغل میں لیکر اتنا دبایا کہ آپ
بے طاقت ہو گئے پھر چھوڑ کر فرمایا پڑھیے حضور نے جواب دیا میں پڑھا نہیں ہوں
پس جبرئیل نے دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بغل میں اس طرح دبایا
کہ آپ کی طاقت طاق ہوئی اور قریب بیہوش ہو جانے کے ہوگئے تب جبرئیل نے
چھوڑ کر فرمایا پڑھو آپ نے جواب دیا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں پس جبرئیل نے پھر
آپ کو اپنی بغل میں دبایا اور فرمایا پڑھ اقراء باسم ربك الذی خلق خلق
الانسان من علق اقراء وربك الاكرم الذی علم بالقلم علم الانسان
ما لم یعلم ایک روایت میں ہے کہ بعد تین بار دبانے کے جبرئیل نے پہلے آپ سے
اعوذ پڑھوائی پھر بسم اللہ پھر اقراء تا مَا لَمْ يَعْلَمْ بعد ازاں جبرئیل نے اپنا
پاؤں زمین پر مارا کہ چشمۂ آب پیدا ہوا جبرئیل نے اُس سے وضو کر کے حضور کو
دکھایا اور کہا کہ آپ بھی اسی طرح وضو کیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹) آنکھیں سرمگیں جن کے درمیان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منقوش تھا اور
سر پر تاج مرصع بزر وجواہر رکھا تھا حضور کو جو یہ عجیب وغریب صورت نظر پڑی خوف معلوم ہوا اور اُس سے
استفسار کیا مَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ وَاِنِّیْ لَمْ اَرَ شَیْئًا قَطُّ اَعْظَمَ مِنْكَ خَلْقًا وَّلَا اَحْسَنَ
مِنْكَ وَجْهًا یعنی تم کون ہو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے کہ میں نے تمہارا قد وقامت وشکل وشباہت
حسن وجمال سے کبھی کوئی نہیں دیکھا جبرئیل نے عرض کی اَنَا رُوْحُ الْاَمِیْنِ الْمُنْزَلُ اِلٰی جَمِیْعِ
النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ میں روح الامیں اور تمام انبیاء ومرسلین پر وحی لیکر نازل ہوتا ہوں
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی پڑھیں حضور نے جواب دیا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں پس جبرئیل نے
اپنے پروں سے آنکھوں اور حضور کے روبرو پیش کیا آپ نے دیکھا کہ سب کی پشت پر لا الہ الا اللہ

ہمیں کچھ لکھا ہوا دیکھتا ہوں اتنے مثل حدیث مذکور ہوئے

Marfat.com

کہتے جبرئیل نے اس چشمہ سے اسی طرح وضو فرمایا بعد ازاں جبرئیل نے
پانی لیکر حضور کے چہرۂ اطہر پر چھڑکا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمراہ
نماز پڑھی اور حضور نے ان کی اقتدا کی بعد فراغ نماز خدمت اقدس میں عرض
کہ اسی طرح وضو کیا کیجیے اور نماز پڑھا کیجیے بعدہ جبرئیل نے آسمان کی جانب
صعود کیا اور حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ترساں
لرزاں گھر کی طرف رجوع فرمایا راہ میں جس ڈلے پتھر پر گزر فرماتے وہ آواز
بلند حضور پر سلام عرض کرتا اور السلام علیک یا رسول اللہ کہتا جب مکان پر
تشریف فرما ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا زملونی
زملونی مجھے کچھ اڑھاؤ مجھے کچھ پہناؤ پس بی بی صاحبہ نے آپ کو کملی اڑھائی
اور آپ سرد آپ پڑ الاتب کچھ دیر بعد آپ حالت اصلی پر آئے اور خوف ہوا آپ
دور ہوا اور خدیجہ سے تمام قصہ بیان فرمایا اور کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف تھا
کہ کسی بلا میں گرفتار نہ ہو جائے بی بی صاحبہ نے آپ کی دلجوئی اور تسلی
فرما کر کہا کہ آپ کسی قسم کا خوف و ہراس نہ فرمائیے بلکہ خوش و خرم رہیے کہ اللہ
تعالیٰ آپ کو کبھی کسی بلا میں مبتلا نہ فرمائے گا اور ہمیشہ آپ کے ساتھ
آپ خوش خلق خوش آواز خوش گفتار خوب کردار خوش جمال شیریں
بیکس پناہ فقرا نواز ہیں صلہ رحمی مہماں نوازی امانت داری
درماندوں کی حاجت روائی فرماتے رہتے ہیں یہ کہکر حضور کو اپنے چچازاد بھائی
ورقہ بن نوفل پاس لے گئیں اور ان سے کہا ذرا سنو تو تمہارا بھائی کیا
فرماتے ہیں پس ورقہ ابن نوفل نے حضور سے دریافت کیا آپ کیا ارشاد فرماتے
وحی بیان فرمایا ورقہ ابن نوفل نے سنکر کہا بشارت ہو تمہیں
کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور جو آپ وحی لیکر آیا ہے وہ ناموس اکبر ہے

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی لیکر آیا کرتا تھا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی
ہیں جن کے آنے کی خبر حضرت عیسےٰ دے گئے ہیں کہ میرے بعد ایک نبی آئیگا
جس کا نام احمد ہوگا اور عنقریب آپ کفار کے ساتھ جہاد و قتال کے لیے مامور
ہونگے کاش میں اُس روز تک زندہ اور صحیح و تندرست رہتا کہ جب آپ کو آپ
کی قوم یہاں سے باہر نکالے گی حضور نے پوچھا کیا میری قوم مجھے یہاں سے باہر نکالیگی
کہا ہاں کوئی پیغمبر مثل تیری نہ گزرا مگر اُس کی قوم نے اُس سے دشمنی کی اور ایذا پہنچائی
اگر میں اُس روز تک زندہ رہونگا تو ضرور آپ کا ساتھ دونگا اور آپ کی مدد کرونگا
کذا فی المدارج منقول ہے کہ قبل نزول وحی سات سے دس سال تک اسرافیل

تذییل معارج میں منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ سے واقعہ وحی بیان کیا
بی بی صاحبہ نے عرض کی اگر آپ فرمائیں تو میں اپنے چچازاد بھائی ورقہ ابن نوفل سے جاکر یہ واقعہ بیان کروں
پس بی بی صاحبہ یہ کہکر ورقہ پاس تشریف لائیں اور کہا ای بھائی مجھے جبرئیل سے خبردار کرو کہ کون ہے ورقہ
نے کہا ای خدیجہ جبرئیل کو اس دیار بت پرستوں میں کیا کام اور انھیں ایسے شہر میں کون یاد کرنے والا ہے جبرئیل
خدا کا رسول ہے پیغمبروں پر خدا کی جانب سے وحی لانے والا ہے خدیجہ نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
وہ مجھ پر نازل ہوا ہے اور پورا واقعہ جو حضور کی زبانی سنا تھا ورقہ کے روبرو بیان کیا ورقہ نے کہا خدا کی قسم اگر
جبرئیل اس زمین پر نازل ہوئے ہونگے تو اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں و برکتیں اس زمین پر نازل ہونگی ای خدیجہ اگر تو
سچ کہتی ہے تو بیشک جبرئیل وہی ہے جو حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوتے تھے پھر خدیجہ نے کہا
اگر مجھے یہ بتاؤ کہ کیا توریت و انجیل میں یہ لکھا ہے کہ اس زمانہ میں پیغمبر مبعوث ہونگے جو یتیم و فقیر ہونگے اور پھر انھیں
اللہ تعالیٰ غنی فرمائیگا اور عورت دی حسب و نسب انھیں عطا کریگا ورقہ نے کہا ہاں وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
اور اُس عورت کی مثل تو ہی پھر خدیجہ نے پوچھا ای بھائی کوئی اور نشانی بتائیے ورقہ نے کہا اُس پیغمبر کی صفات
میں سے یہ ہوگا کہ جس طرح عیسےٰ مُردے زندہ کرتے تھے وہ بھی مُردے زندہ کریں گے اور بشر و حجر اُن پر سلام
کریں گے اور اُنکی نبوت کی گواہی دیں گے دوسری روایت میں ہے کہ ورقہ نے خدیجہ سے کہا کہ جیسا جبرئیل نے
پہلے نزول کیا ہے اُس جگہ پھر دوبارہ نازل ہونگے جب وہ نازل ہوں تو تم اپنے سر کے بال کھول لینا اگر وہ اپنی
جگہ پر قرار رہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دیکھیں تو جاننا کہ وہ فرشتہ نہیں ہے اور اگر وہ اپنی جگہ سے چلا جائے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے غائب ہو جائے تو جاننا کہ وہ فرشتہ ہے اور خدا تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے خدیجہ
غرضکہ گھر میں واپس آکر فوراً حرا میں گئی اور حضور سے ورقہ کا کلام بیان کیا اور کہا جب وہ شخص پھر آئے تو مجھے
خبر فرمایئے جبرئیل دوبارہ آئے حضور نے خدیجہ کو آگاہ کیا خدیجہ نے حضور کو اپنی [illegible]

Marfat.com

حضور کی غلامی میں رہے اور کبھی کبھی ظاہر ہو کر دو ایک کلمے حضور سے عرض کر لیتے رہے بعد ازاں چالیس سال تک بحکم حضرت احدیت جبرئیل آپ کی ملازمت سے سرفراز ہوتے رہے مگر کبھی حضور کے سامنے ظاہر نہ ہوئے چالیسویں سال کے بعد غار حرہ میں ظاہر ہوئے اور وحی الٰہی پہنچائی اس سے قبل جب حضور کہیں کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲) اور پوچھا آپ اُسے دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا دیکھتا ہوں پھر خدیجہ نے سر کے بال کھولے اور پھر نے پوچھا کہ آپ اُسے دیکھتے ہیں فرمایا اب وہ نظر نہیں آتا پس خدیجہ نے فرمایا یہ مشارت ہو تمہیں وہ فرشتہ الٰہی ہے نہ دیو اور جو آپ نے اُس سے سماعت فرمایا وہ وحی رحمانی ہے نہ وسواس شیطانی پھر خدیجہ نے غار حرہ سے واپس جاکر ورقہ سے کہا پس ورقہ بولا کہ وہ ناموس اکبر ہے جو اُس پر نازل ہوا اور یہ شعر پڑھا ؎ وان یک حقا یا خدیجۃ فاعلمی + حدیثک ایانا فاحمد مرسل ٭ روایت ہے کہ پھر حضرت خدیجہ ورقہ پاس سے عداس راہب پاس جو نہایت بوڑھا ہو گیا تھا حتی کہ پلکوں کے بال آنکھوں پر پڑ جھکر آگئے تھے تشریف لے گئیں اور عداس کو طبر کی عداس نے پوچھا کیا یہ خاتون بزرگ قوم قریش خدیجہ ہے کہا ہاں پس اُس نے اپنی دستار لیکر سر پر رکھی اور خادم سے کہا کہ پلکوں کے بال آنکھوں سے ہٹا اور خدیجہ سے کہا میرے پاس آؤ کہ میں بہرا ہوں خدیجہ اُس کے قریب گئیں اور اُس سے کہا مجھے جبرئیل کے حال سے آگاہ کر کہ وہ کون ہے عداس نے جبرئیل کا نام سنکر سجدہ کیا پھر کہا جس شہر میں کوئی خدا کی بندگی نہیں کرتا ہے وہاں جبرئیل کو تو کیا پوچھتی ہے خدیجہ نے اصرار کیا عداس نے کہا خدا کی قسم جبتک تو اس سوال کا سبب نہ بتائیگی میں جبرئیل کے حال سے آگاہ نہ کرونگا خدیجہ نے کہا تو اسکا عہد کر کہ میں کسی سے نہ کہونگا عداس نے عہد کیا پس خدیجہ نے کہا محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب کہتے ہیں کہ جبرئیل مجھ پر نازل ہوئے تب عداس بولا وہ ناموس اکبر ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر وحی لایا کرتے تھے اگر وہ اس دیار میں نزول کریں گے تو بے انتہا خیر و برکت اُن کے ہمرکاب ہوگی مگر آجکل لوگوں پر شیاطین ظاہر ہو کر بہکاتے ہیں اُسکی وجہ سے آدمی مجنون کی طرح ہو جاتا ہے تم میری یہ کتاب اُن کے پاس لیجاؤ اگر اُن پر شیطان نے ورود کیا ہے یا کوئی آسیب و خلل ہے تو اس سے دفع ہو جائیگا اور اگر وہ ملک مقرب ہے وحی الٰہی لیکر آتا ہے تو باعث رفع درجہ و علو مرتبہ ہوگا۔ خدیجہ وہ کتاب لیکر حضور کے پاس آئیں اُس وقت آپ پاس جبرئیل سورہ نون لیکر آئے تھے اور آپ اُسے تلاوت فرما رہے تھے خدیجہ نے آکر کہا میرے ماں باپ حضور پر قربان آپ ذرا ورقہ کو عداس پاس تشریف لے چلیے حضور خدیجہ کے کہنے سے عداس پاس آئے عداس نے حضور کو اپنے پاس بٹھایا اور رخسار مبارک ہٹا کر دیکھا کہ درمیان دونوں شانوں کے مہر نبوت درخشندہ ہے یہ دیکھکر عداس نے سجدہ کیا اور قدمیں قدمیں کہکر بلند آواز سے کہا خوشخبری ہو تمہیں کہ تم وہ نبی ہو جن کے آنے کی خبر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام دے گئے تھے عنقریب ہو کہ آپ خلق کو دین حق کی طرف بلائیں گے اور لوگ آپ ہم کلمہ کریں گے اور

Marfat.com

تشریف لیجاتے تو ہر اطراف وجوانب سے آواز یا محمد یا رسول اللہ سماعت فرماتے مگر آواز دہندہ کو نہ پاتے کذا فی المعارج تنبیہ جاننا چاہیے کہ وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر چند طرح نازل ہوا کرتی اول بطور رویائے صالحہ جیسا کہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں وارد ہے کہ اول ما بدی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرویا الصالحۃ دوسرے بطریق القاء فی القلب کہ جبرئیل وحی لاتے اور حضور کے قلب اطہر میں القا فرماتے اور صورت نہ دکھلاتے جیسا کہ حدیث حاکم میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روح القدس نے میرے قلب میں پھونکا کہ کوئی نفس نہیں مرتا ہے جب تک کہ اپنے رزق کو پورا پورا نہیں لے لیتا ہے تیسرے بصورت آدمی جبرئیل آتے اور حضور سے خطاب فرماتے آپ اُسے یاد کر لیتے جیسا کہ حدیث مسلم میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارد ہے کہ ہم ایک روز حضور کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نہایت سپید کپڑے پہنے ہوئے آیا اور حضور سے چند سوال کیے جو حدیث طویل میں مذکور ہیں جب وہ چلا گیا تو حضور نے فرمایا اے عمر تم اس سائل سے واقف ہو میں نے جواب دیا اللہ اور اللہ کا رسول اعلم ہے فرمایا وہ جبرئیل تھے تمہیں دین کی باتیں تعلیم کرنے آئے تھے چوتھے آپ کو کبھی مثل جرس کے آواز سنائی دیتی کہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اُسے نہ سمجھ سکتا اور یہ قسم وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام اقسام سے ثقیل وگراں تر ہوتی حتی کہ جبین مبارک سے پسینہ ٹپکنے لگتا اور اگر کسی مرکب پر سوار ہوتے تو وہ تاب تحمل نہ لاتا اور بیٹھ جاتا جیسا کہ طبرانی نے زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں کاتب وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا جب حضور پر وحی آتی تو یہ ثقل وگرانی جبین مبارک سے پسینہ کے قطرے مثل دانہ نقرہ کے ٹپکنے لگتے ایک روز حضور

Marfat.com

ان پر عرق انور رکھکر سو رہے تھے کہ وحی نازل ہوئی اور مجھ پر اسقدر شدید
ہیبت طاری ہوئی کہ قریب تھا کہ میری ران ٹوٹ جائے اور میں بعد فراغ عرصہ تک
اس پاؤں سے چل نہ سکا اور جب آپ پر سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو آپ ناقے پر
سوار تھے نزدیک تھا کہ ناقے کے پاؤں ٹوٹ جائیں۔ اسی طرح ثقل و گرانی بعض
اوقات مطلق وحی میں بھی آپ کو لاحق ہوتی اور کرب و سختی ظاہر ہوتی رنگ چہرۂ
مبارک کا متغیر ہو جاتا چادر و شِ اقدس سے اُتر پڑتی سر مبارک خمیدہ ہو جاتا پانچویں
کبھی جبرئیل بصورتِ اصلی ظاہر ہو کر وحی پہنچاتے چھٹے جس طرح شب معراج میں
فوق سمٰوٰت آپ پر وحی نازل فرمائی گئی اور فرضیت صلوٰۃ خمس معلوم ہوئی ساتویں
کلام کرنا باری عزوجل کا بے وساطت ملک جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام
فرمایا گیا آٹھویں کلام کرنا باری عزوجل کا بے پردہ و بے حجاب اور وحی فوق سمٰوٰت
ظاہرا اسی قسم سے ہے اور کبھی حضور اپنے رب جل وعلا کو خواب میں دیکھتے اور اس سے
ہمکلام ہوتے جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ میں نے اپنے رب کو احسن صورت
میں دیکھا پس اُس نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا میں نے
اس کی سردی اپنے سینہ میں پائی پھر مجھ سے پوچھا فیم یختصم الملاء الاعلیٰ الخ
بطولہ اور نیز اجتہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اقسام وحی سے شمار کیا گیا ہے
کہ بالاتفاق اجتہاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو اب ہوتا تھا کہ آپ خطا سے معصوم
تھے علیہ سعدیہ سے منقول ہے کہ حضور پر چھیالیس ۴۶ قسم کی وحی نازل ہوتی تھی جیسا صاحب
مواہب نے ذکر کیا ہے مگر مجموعہ اُن سب کا اقسام مذکورہ میں داخل ہے بعض علمائے کرام
تحریر فرماتے ہیں کہ جبرئیل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ۴۸۲ بار وحی لیکر آئے اور
آدم پر بارہ ۱۲ مرتبہ اور نوح پر پچاس بار اور ابراہیم پر بیالیس ۴۲ مرتبہ اور موسیٰ پر چار سو بار
اور عیسے پر دس بار اور ادریس پر چار بار صلوٰۃ اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین الخ

Marfat.com

اس حساب میں بھی ہمارے ہی آقائے نامدار مولائے عالمیان تمام انبیائے کرام علیہم السلام عظام سے بڑھکر رہے ذلك فضل الله يعطيه من يشاء (کذا فی اللدنی والمواہب۔ غزل

وہ تو محبوب خدا ہیں اُنسے بڑھکر کون ہے	اُنسے افضل اُنسے اعلیٰ اُنسے بہتر کون ہے
آیۂ لولاک اُنکی شان میں نازل ہوئی	منکر ایسا نبی اللہ اکبر کون ہے
گلشن کون و مکاں میں اُس شہ دیں کے سوا	بلبلو باغِ نبوت کا گلِ تر کون ہے
لاکھ جانیں اُن پہ قرباں ایک جاں کیا چیز ہے	وہ تو ہیں ہر دل کے اندر اُنسے باہر کون ہے
کس کے نعلینوں سے طاہر عرش کو عزت ملی	کس کو یہ رتبہ ملا ایسا پیمبر کون ہے

الغرض جب حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب رفیع رسالت ملا اور آپ پر وحی آنا شروع ہوئی تو تین سال تک آپ اُسے پوشیدہ فرماتے اور لوگوں کو خفیہ دین حق کی طرف بلاتے رہے چنانچہ بعض لوگ مثل خدیجہ و ابوبکر و علی و زید بن حارثہ و عثمان و زبیر و عبدالرحمن ابن عوف و سعد ابن ابی وقاص و طلحہ و عامر ابن عبداللہ بن الجراح و ابوسلمۃ و عثمان ابن مظعون و عبداللہ ابن مسعود و سعید بن زید و فاطمہ بنت خطاب و اسمار بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس ہنگام میں مشرف باسلام ہوئے اور جب آیۂ کریمہ فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین نازل ہوئی آپ نے کمر ہمت مضبوط کی اور لوگوں کو علی الاعلان دین اسلام کی طرف بلانا اور دعوت حق دینا شروع کی تب کفار مکہ نے آپ کو متہم بکذب و سحر کیا اور ایمان لانے سے انکار کیا حضور کے آزار و اضرار پر کمر باندھی طرح طرح کی حضور اور حضور کے اصحاب کو ایذا پہنچاتے حضور اُنکی ایذا رسانی پر صبر و شکر کرتے اور اُن کی ہدایت کی دعا فرماتے یہانتک کہ شرق سے غرب تک دین اسلام پھیلا یا رواج شرک و بت پرستی کو جہان سے مٹایا اور لوگوں کے قلوب کو نور ایمان و عرفان سے روشن و منور اور بتوں کی پلیدی کفر و

Marfat.com

شرک کی نجاست سے پاک وصاف فرمایا وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

وعظ سیزدہم

دربیان فضل وشرف نام نامی واسم گرامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ یعنی نہیں ہیں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) باپ کسی کے تم لوگوں میں سے ولیکن اللہ کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں اور ہر شے کو اللہ جاننے والا ہے **شان نزول** اس آیۂ کریمہ کی ارباب تفاسیر اس طرح رقم فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے بعد طلاق دینے اُن کے شوہر زید ابن حارثہ کے نکاح کیا تو لوگ آپ کو طعنہ دینے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی زوجہ سے نکاح کرلیا لہذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب پر سے یہ طعن دفع فرمانے اور اُن لوگوں کے اس خیال کو کہ ولد متبنی کی زوجہ سے نکاح ناجائز ہے فاسد وباطل ٹھہرانے کے لیے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم نہیں ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حقیقی باپ کسی شخص کا تم میں سے اور جب وہ تم میں سے کسی کا حقیقی باپ نہ ہوا تو پھر اُس پر بھارا طعن کرنا اور زید کو اُس کا حقیقی بیٹا تصور کرکے یہ کہنا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے کی زوجہ سے نکاح کرلیا محض لغو وبیکار اور بیہودہ گفتار ہے ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں اور رسول اپنی امت کا حکماً باپ ہوتا ہے حقیقۃً نہیں

Marfat.com

جس طرح حقیقی باپ کی اولاد پر تعظیم و توقیر اور تابعداری و فرمانبرداری
و خوشنودی ہر امر میں واجب ہوتی ہے اور باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ محبت
شفقت ہدایت و نصیحت کرنا نیک باتیں بتانا بُری عادتوں قبیح خصلتوں سے بچانا
لازم ہوتا ہے اسی طرح اُمت پر اپنے رسول کی تعظیم و توقیر تابعداری و فرمانبرداری
رضا و خوشنودی ہر امر میں واجب ہوتی ہے اور رسول پر اپنی امت کے ساتھ محبت
و شفقت سے پیش آنا اُنھیں ہدایت و نصیحت کرنا اچھی باتیں نیک خصلتیں سکھانا بُری
باتوں بیہودہ عادتوں سے بچانا لازم ہوتا ہے نہ یہ کہ مثل حقیقی والد و والد کے نبی اور اُسکی
اُمت میں حرمت مصاہرہ و نکاح قائم ہوتی ہے اور اُن سے نکاح کرنا حرام ہوتا ہے
تفصیل اس قصہ کی یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مکہ معظمہ کے عکاظ بازار میں زید ابن حارثہ کو خرید فرما کر آزاد اور اپنا متبنّٰے کیا بعد کچھ
روز کے اُن کے نکاح کا پیغام زینب بنت جحش پاس پہنچا اُنھوں نے پہلے تو یہ
خیال کر شاید حضور نے اپنے نکاح کا پیغام بھیجا ہے اور خود مجھ سے نکاح کرنا چاہتے
ہیں بخوشی خاطر منظور کیا لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ حضور اُنھیں اپنے عقد میں نہیں لانا چاہتے
ہیں بلکہ زید ابن حارثہ سے اُن کا نکاح کیا چاہتے ہیں تو اُنھوں نے اور اُن کے بھائی
عبد اللہ ابن جحش نے ناپسند کیا اور ناخوشی ظاہر کی اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر
عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کی پھوپی کی بیٹی ہوں زید سے نکاح کرنا ناپسند کرتی ہوں
اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ
اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا یعنی جب اللہ اور اللہ کا رسول کسی امر میں حکم فرمائے تو کسی
مسلمان مرد و عورت کو اُن کے حکم میں اختیار اور اُس سے سرتابی و نافرمانی کی گنجائش
نہیں ہے ورنہ جس شخص نے نافرمانی کی اللہ اور اللہ کے رسول کی اور کسے بہکا

Marfat.com

وہ کھلا گمراہ ہے۔ جب اس آیہ کریمہ کے نزول کی خبر زینب اور اُن کے ماں بھائی کو ہوئی تب وہ زید ابن حارثہ کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہوئیں اور زینب نے حضور کو اپنا مختار بنایا کہ جس کے ساتھ چاہیں شادی کر دیں میں اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم پر راضی و خوشنود ہوں اُن کے حکم سے کبھی سرتابی نہیں کر سکتی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کا نکاح زینب سے کیا اور ساٹھ درہم اور دس ہزار دینار اور ایک جوڑی کپڑے اور ایک صاع چھوارے اور پچاس مد طعام اُنھیں بھیجا۔ قضا کار بقدرت کردگار چند روز بعد زید کے قلب میں زینب کی طرف سے نفرت و کراہت پیدا ہوئی اور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی میں زینب کو طلاق دینا چاہتا ہوں حضور نے فرمایا تمھیں اُس کے طلاق پر کس شے نے برانگیختہ کیا وہ تمھارے ساتھ بُرائی سے پیش آئی عرض کی اُس نے تو میرے ساتھ سوائے بھلائی کے کوئی بُرائی آجتک نہیں کی سوائے اس کے کہ وہ بوجہ عالی خاندان ہونے کے مجھے خطرے میں نہیں لاتی ہے تب حضور نے فرمایا اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ تم اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھو اور اُسے طلاق نہ دو اور خدا سے ڈرو مگر چونکہ مشیت ایزدی یہی تھی کہ زید اُنھیں طلاق دیں اور زینب کو فخر زوجیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو لہذا زید نے مجلس اقدس سے واپس ہو کر اُنھیں طلاق دی اور اُن سے علیحدگی اختیار کی پس بعد طلاق زید و انقضائے عدت بحکم باری عزوجل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھیں اپنے عقد میں لانے کا قصد کیا اور زید سے فرمایا کہ تم زینب پاس جا کر میرے نکاح کا پیغام دو کہ اس کام کے تمھیں مناسب لائق ہو چنانچہ زید بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زینب کے یہاں گئے اور اُنھیں پیغام نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا زینب نے نہایت فرحت و انبساط کے ساتھ قبول فرمایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف فرما ہو کر اُن سے اپنا عقد فرمایا کما قال تعالیٰ وَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا

Marfat.com

زَوَّجْنَاکَهَا **حکمت** خداوندی اس قصہ میں یہ تھی کہ تا لوگوں پر زید کی مطلقہ کا حلال ہونا ظاہر ہو جائے اور زینب کو اللہ اور اللہ کے رسول کے فرمانے پر عمل کرنے کے صلہ میں فخر زوجیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعد نکاح زینب تمام ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر کرتیں اور اُن سے مخاطب ہو کر فرماتیں کہ تم سب کا نکاح تمہارے والدین نے کیا اور میرا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پروردگار عالم نے سبع سموٰت سے فرمایا اُنھیں سے دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسی دعوت ولیمہ حضرت زینب کے نکاح میں لوگوں کی کی ویسی کسی بی بی سے نکاح کرنے میں نہ کی۔ کذا فی الخازن وغیرہ **الغرض** یہ آیۂ کریمہ بھی مثل دیگر آیات کے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان و رفعت مکان پر دلالت کرتی ہے اور صاف صریح بتا رہی ہے کہ اُن کے رب تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم منصب رفیع رسالت و مرتبہ منیع نبوت ختم فرمایا اور حضور کو تمام انبیائے کرام و مرسلین عظام کا خاتم بنایا نہ آپ کے بعد اب کوئی رسول ہو نہ نبی اور نہ کسی پر کلام الٰہی نازل ہو نہ وحی جو آپ کے بعد کسی نبی کی نبوت کا قائل یا خود نبی ہونے کا مدعی ہو نزول وحی کا دعویٰ کرے وہ مفتری کذاب مردود بارگاہ رب ارباب ہے۔ چونکہ یہ آیۂ کریمہ حضور کے اسم ذات سے شروع اور اسم صفت پر ختم فرمائی گئی ہے لہٰذا ہم بھی اس نہج پر آیۂ مذکورہ کے متعلق کلام کرنا اور پہلے کچھ لطائف و اشارات اس نام نامی و اسم گرامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معرض بیان میں لانا اور پھر صفت خاتمیت کی طرف عنان بیان پھیرنا مناسب سمجھتے ہیں **پس** جاننا چاہیے کہ اسمائے شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بکثرت ہیں جو قرآن عظیم و دیگر کتب سماویہ و احادیث نبویہ میں وارد ہوئے ہیں اور انبیائے سابقین کی زبان سے سنے گئے ہیں اور علمائے کرام نے

Marfat.com

بعض حسب تتبع وتلاش اپنی کتب میں ضبط فرمایا ہے اور اُن کا عدد ننانوے[99] سے لیکر ایک ہزار تک پہنچایا ہے پس حضور کا کثیر الاسمار ہونا بھی آپ کے فضل وشرف اور متصف بصفات کثیرہ ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ اشتقاق اسمار صفات یا افعال سے ہوتا ہے اور ہر اسم کسی نہ کسی صفت یا فعل سے نکلتا ہے تو ضرور ہوا کہ جس شخص کے اسما کثیر ہوں وہ متصف بصفات کثیرہ ہو مگر یہ نام نامی تمام اسمائے اشہر واعظم اور مشتمل اسم ذات کے ہے اور باقی اسمائے صفات ہیں **مدارج** میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کو اس نام مقدس کے ساتھ ایک ہزار برس پہلے آفرینش سے مخصوص فرمایا[1] اور بوجہ لزوم التباس واشتراک یہاں تک اس نام معظم کی حفاظت وصیانت فرمائی کہ زمانہ انبیائے سابقین سے لیکر قرب زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اہل عرب وغیرہ میں کوئی اس نام کا نہ ہوئے پایا لیکن جب زمانہ ظہور ذات بابرکات نزدیک ہوا علمائے اہل کتاب نے حضور کی آمد آمد کی خوشخبریاں سنائیں بشارات غیبیہ ہونے لگیں نام اقدس سب پر ظاہر ہوا تب بعض اشخاص نے اس امید پر کہ شاید وہ دُرِ یتیم ہمارا ہی ولد ہو اور ہمیں کو یہ نعمتِ عظمیٰ ودولتِ کبریٰ نصیب ہو اپنی اولاد کو اس نام کے ساتھ مسمیٰ کیا لیکن حق تعالیٰ نے اُن سب کو ادعائے نبوت سے محفوظ رکھا اور یہی نام حضور کے جد امجد حضرت عبد المطلب کے قلب میں القا فرمایا اور بی آمنہ کو بذریعہ ہاتفِ غیبی اُس پر مطلع فرمایا اور تمام اشیاء ما فوق السماء پر اُسے منقوش فرمایا چنانچہ ابن عساکر کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ولد شیث علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ اے فرزند دلبند تم میرے بعد میرے خلیفہ ہوگے عمامہ تقوی

---

[1] ابن عساکر کی روایت میں ہے فقہ خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنۃ یعنی اللہ تعالیٰ حضور سے ارشاد فرماتا ہے میں نے تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا فرمایا ابو نعیم کی حدیث میں ہے کتبت اسمک مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموت والارض میں نے محمد کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر قبل آسمان وزمین پیدا کرنے کے

Marfat.com

وعروہ وثقیٰ کو مضبوط پکڑنا اور خدا کے ذکر کے ساتھ نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ضرور ذکر کرنا کہ میں نے اُن کا نام نامی بحالت آب وگل ساق عرش پر منقوش پایا۔ جب میں نے طواف سبع سمٰوٰت کیا تو ہر جگہ اُن کے نام مبارک کو کندہ دیکھا اور جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بہشت رہنے کو عطا فرمایا تو میں نے جنت کا کوئی قصر و غرفہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہ پایا اور تمام حوران خلد بریں کے سینوں اور ملائکہ کی آنکھوں حتیٰ کہ شجر طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر نام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منقوش پایا۔ میں اے فرزند تم میرے بعد اُن کے ذکر سے ہر وقت رطب اللساں رہنا اور اُن کے نام کو خدائے تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذکر کیا کرنا ایک روایت میں آیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی تو اس طرح جناب باری میں عرض کی اللھم بحق محمد اغفر لی خطیتی وفی روایۃ وتقبل توبتی الٰہی تو بحق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری خطا معاف کر اور توبہ قبول فرما۔ خطاب آیا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو کہاں سے پہچانا عرض کی میں نے بہشت میں ہر جگہ یہ نام نامی لکھا پایا جانا کہ وہ تیرے نزدیک تمام خلق سے بزرگ ومحبوب تر ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے آسمانوں پر لے گئے تو میں کسی ایسے آسمان پر نہ گزرا کہ جس پر میرا نام محمد رسول اللہ نہ لکھا ہو **نظم**

مرغوب ہے کیا صل علیٰ نام محمد
آنکھوں کی ضیا دل کی جلا نام محمد

اللہ رے رفعت کہ سر عرش خدا نے
اپنے ید قدرت سے لکھا نام محمد

ہر حور کے سینہ پہ ہر اک شے پہ جناں کی
ہے قدرت خالق سے لکھا نام محمد

اوراق پہ طوبیٰ کے فرشتوں کی قلم سے
کس شان سے منقوش ہوا نام محمد

تکبیر میں کلموں میں نمازوں میں اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد

دن حشر کے جنت میں وہ جائیگا بلایب
تعظیم سے یاں جس نے لیا نام محمد

Marfat.com

بلاد ہند اور عالم سفلی پر بھی یہ نام مبارک لکھا پایا گیا جیسا کہ مدارج میں شیخ
فرماتے ہیں کہ ایک پتھر پر یہ الفاظ ہمراہ نام مبارک لکھے پائے گئے محمد تقی مصلح این
اور بعض نے ایک پتھر پر یہ الفاظ عبرانی زبان میں منقوش پائے اللھم جاء
الحق من ربک بلسان عربی مبین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کتبہ موسیٰ ابن عمران ذکرہ ابن ظفر فی الیسر عن معمر عن الزہری
اور بعض نے ملک خراسان میں ایک پتھر کو دیکھا جس کے پہلو پر کلمہ طیبہ منقوش تھا
اور بعض نے بلاد ہند میں ایک درخت پر پھول اسی قسم کا کھلا ہوا دیکھا جس پر
بخط سفید لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ عبداللہ ابن صوحان سے
نقل کرتے ہیں کہ وہ بحر ہند میں کشتی پر سوار تھے کہ باد تند چلی پس انھوں نے ایک
جزیرے پر کشتی کا لنگر کیا اور وہاں ایک پھول سرخ رنگ تیز خوشبو دیکھا جس پر
بخط سفید نام نامی ہمراہ نام آلہی لکھا تھا اور دوسرا پھول سفید رنگ دیکھا جس پر
بخط زرد لکھا تھا براۃ من الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور تاریخ ابن عساکر میں علی ابن عبدہاشمی مشرقی سے ہے کہ بلاد ہند کے بعض قریوں میں
سیاہ پھول تیز خوشبو پایا گیا جس پر بخط سفید نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
منقوش تھا اور اس کے ساتھ حضور کے خلیفہ اول و دوم کے نام بھی مسطور تھے
پس مجھے اسے دیکھکر شک پیدا ہوا کہ شاید یہ کسی نے بنایا ہے پس اس شک کے رفع
کرنے کو میں گل تاشگفتہ کی جانب گیا اور اسے دا کر کے دیکھا تو اس میں بھی یہی
لکھا ہوا نظر آیا اور عبداللہ ابن مالک سے منقول ہے کہ میں نے بلاد ہند کی جب
سیاحت کی تو ایک شہر میں جس کا نام نیلہ تھا گزرا اور وہاں ایک درخت عظیم الشان
دیکھا جس میں مثل بادام کے پھل آتا تھا اور جب اسے توڑا جاتا تھا تو اس میں ایک
پتی سبز نکلتی تھی جس پر بخط سرخ کلمہ طیبہ لکھا ہوتا تھا اور لوگ اسے نہایت متبرک

Marfat.com

سمجھتے تھے اور وقت قحط باراں اُس سے استسقا
ابن صافی نے اپنی کتاب منسک میں نقل کیا ہے ونیز روضہ
بعض علما سے اسکی مثل نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں نے ابن
کے روبرو بیان کیا پس اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے نہر ابلہ میں ایک بھلائی
کی جس کے پہلوئے راست پر لا الہ الا اللہ اور پہلوئے چپ پر محمد رسول اللہ
تھا میں نے یہ دیکھکر بوجہ تعظیم واحترام زمین میں اُسے دفن کر دیا اسی طرح
قصیدہ بردہ شریف نے ابن مرزوق سے نقل کیا ہے کہ ایک مچھلی لائی گئی تو اُس کے
ایک گلپھڑے پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ منقوش تھا
اور ایک جماعت سے منقول ہے کہ اُنھوں نے ایک خربزہ زرد رنگ سفید دھاری کا
دیکھا جسکی ہر دھاری کے ایک پہلو میں اللہ اور دوسرے میں احمد بخط جلی عربی میں لکھا تھا
اور اُنھیں سے منقول ہے کہ ۱۰۹۰ھ میں دانہ انگور پر نام مقدس بخط سیاہ جلی عربی
میں لکھا دیکھا گیا بعض علما سے منقول ہے کہ اُنھوں نے ایک خربزہ میں ایک درخت
عظیم الشان بڑے بڑے پتوں کا دیکھا جس کے ہر پتے پر بخط واضح سرخی وسفیدی
سے تین سطریں منقوش تھیں سطر اول لا الہ الا اللہ سطر دوم محمد رسول اللہ
سطر سوم ان الدین عند اللہ الاسلام نکتہ اشیائے علوی وسفلی پر نام نامی و
اسم گرامی کا منقوش ہونا دلیل اس امر کی ہے کہ یہ سب چیزیں ملک جناب محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اُن کے رب جل وعلا نے اپنے پیارے محبوب کو
اُن سب کا مالک ومختار بنایا جسے جو چاہیں دیں جسے جو چاہے نہ دیں (انا
القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) معارج میں منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام
کے روضہ منورہ پر ایک درخت ہے جو سال میں دو مرتبہ پھولتا پھلتا ہے اور ہر
پھول میں سات پتے ہوتے ہیں اور ہر پتے پر نام نامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

ہمرہ نام آلہی متبرک ہوتا ہے ولی ملک اُن چھلوں کی نہایت تعظیم کرتا ہے اور انھیں
خزانہ شاہی میں باحتیاط تمام محفوظ رکھتا ہے مریض اُن کے استعمال سے شفا پاتے
ہیں اور نابینا بینا ہو جاتے ہیں اللہ اللہ پروردگار عالم نے اپنے پیارے حبیب کے
نام نامی کو بھی اعجاز و تاثیر عطا فرمائی جو کسی نبی کی زبان نے نہ پائی۔ کلام ناصرؔ

رسول اللہ کا ہے نام ہر بلا میں تعویذ
تمہارے کوچۂ اقدس کی خاکستر جو مل جائے
مس دل کو بنا دیتا ہے کندن نام لینے سے
مریض درد الفت ہے جو سلطانِ دو عالم کا
بجز نام رسول اللہ نام پاک ایزد کے

یہی تعویذ تو ہے مومنو بس بے بہا تعویذ
بنائیں اہل دل سرمہ کریں اہل صفا تعویذ
ہے محبوب خدا کے نام کا وہ کیمیا تعویذ
بیانِ وصف روئے پاک ہے اُسکی دوا تعویذ
نہیں مطلوب ناصرؔ کو ہے کوئی دوسرا تعویذ

اسی نام مبارک کے صدقے میں حضرت آدم علیہ السلام کی خطا معاف ہوئی اور توبہ
قبول فرمائی گئی۔ مدارج میں ہے کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی تو جناب
باری میں اس طرح عرض کی اللھم بحق محمد اغفر لی خطیتی وفی روایۃ
وتقبل توبتی الٰہی تو بحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میری خطا معاف فرما خطاب
آیا تو نے محمد کو کس طرح پہچانا عرض کی میں نے بہشت میں ہر جگہ یہ نام مبارک لکھا پایا
جانا کہ وہ تیرے نزدیک تمام خلق سے زیادہ بزرگ و محبوب تر ہے اسی نام
طفیل کشتی نوح کامل ہوئی معارج میں روایت ہے کہ جب نوح علیہ السلام کشتی بنانے
کرنے پر مامور ہوئے فرمان آلہی پہنچا کہ ایکہزار اکیسو بیس تختے ترتیب دے اور ہر تختے
پر ایک ایک نبی کا نام کندہ کر۔ نوح علیہ السلام نے بموجب حکم آلہی اُن تختوں پر انبیاء
علیہم السلام کے نام لکھے صبح کو اُٹھ کر سب کو محو پایا نہایت حیران و پریشان ہوئے
اور پھر دوبارہ سب کے نام لکھے پھر محو پائے بہت مضطر ہوئے کہ روز محنت بیکار
ہوتی ہے کہ وحی آلہی آئی اے نوح ان اسما کو ہمارے نام سے مصدر کر اور ہمارے

Marfat.com

حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہونے سے محفوظ رہیں اور تو روزانہ پریشانی سے
ایسا ہی کیا کہ پہلے سب سے نام الٰہی لکھا اور بعد ازاں نام
منقوش کیا جب حضور کا نام نامی منقوش فرمایا تو طوفانی نے نوح
الان تمت سفینتك ای نوح اب تیری کشتی تمام ہو گئی

آئی یہ ندا اب ہوئی کشتی تری کامل	جب نوح نے کشتی پہ لکھا نام

یہی نام چاہ کنعاں میں مونس یوسف علیہ السلام ہوا اور اسی کی برکت سے
وہاں طعام و شراب دستیاب ہوا روایت ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کے
بھائیوں نے انھیں کنویں میں گرایا تو اُن پر اللہ تعالیٰ نے بعض غیبات ظاہر
فرمائے اور عرش عظیم اور جنات نعیم دکھائے آپ نے دیکھا کہ عرش مجید کو
ملائکہ گھیرے ہوئے امت محمدی کے واسطے استغفار کر رہے ہیں جبرئیل نے
احوال امت مرحومہ اور اس کے آقائے نامدار کا دریافت کیا جبرئیل نے کہا۔
هو نبی الرحمة وشفیع الامة پس یوسف علیہ السلام نے اس کنج تاریک
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اپنا مونس تصور کر کے برکت حاصل
کی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے نام کی برکت سے اس کنویں میں ایک درخت پیدا
فرمایا جو فوراً بڑھکر بار ور ہوا اور یوسف علیہ السلام نے چند روز اس کا پھل
کھا کر بسر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے صدقے میں بھوک
پیاس سے بچے اور نجات پائی۔ داود علیہ السلام کو حبیب حضور کا نام نامی اسم
گرامی معلوم ہوا اور حضور کا فضل و شرف اُن پر ظاہر ہوا تو قبل تلاوت زبور
حضور کا نام ہمراہ نام الٰہی لیا کرتے اور پھر زبور شریف شروع کیا کرتے گویا بجائے
بسم اللہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کرتے کذا فی المعارج غرضکہ

Marfat.com

...ے حبیب کا نام محمد رکھا اور اُسے
...ے ذریعے باہر بھیجا اور وہ طرح طرح کے لطائف
...کے کرام نے اپنی تصانیف منیفہ میں بیان فرمائی ہیں
...ے بعض یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔ لطیفہ اول یہ نام مقدس حمد
...اور احمد کی دلالت تقدس سے ہم اشتقاق ہے جیسا کہ حسان ابن ثابت
...انصاری نے ایک شعر میں فرماتے ہیں لیکن بخاری اُسے تاریخ صغیر میں بطریق
...ابن زید حضرت ابوطالب کی طرف نسبت کرتے ہیں ؎

وشق لہ من اسمہ لیجلہ		فذو العرش محمود وھذا محمد	

...سے پانچ نام اخذ کیے گئے ایک محمود جو جناب باری عزاسمہ نے اپنی اور اپنے
...حبیب کے درمیان مشترک رکھا تاکہ آپ کے کمال محمودیت پر دلالت کرے اگرچہ دونوں
...کی محمودیت میں فرق ہے دوسرے حمید جو معنی حامدیۃ ومحمودیۃ کو جامع تھا اپنے واسطے
...مخصوص فرمایا اور اُس کے بدلے تین نام اپنے پیارے محبوب کو عطا فرمائے حامد واحمد
...ومحمد کہ اول ودوم معنی فاعلیت اور تیسرا معنی مفعولیت پر دلالت کرے گویا اس مضمون
...کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ اے میرے حبیب اگر میں حمید یعنی بار بار تعریف کیا گیا ہوں
...تم حمد یعنی بہت تعریف کرنے والے ہو کہ تمہاری برابر میری کوئی تعریف نہیں کرسکتا
...اور اگر میں حمید یعنی تعریف کرنے والا ہوں تو تم محمد یعنی بکثرت اور بار بار تعریف کیے گئے ہو
...تمہاری برابری میں کسی کی تعریف نہیں کرتا ؎

محمد حامد و محمود وے را خالقش بستود		کز و شد بود ہر موجود از و شد دید ہا بینا	

...پھر حمد سے اُس جناب کو ایسی کیفیت تامہ حاصل ہے کہ نہ محمودیۃ میں کوئی اُن کے
...برابر اور نہ حامدیۃ میں کوئی اُن کا ہمسر اسی لیے حمد سے چار نام اُن کے مشتق فرمائے
...گئے حامد محمود احمد و محمد اور قیامت کے روز جو مقام آپ کو جناب احدیت سے عطا

Marfat.com

فرمایا جائیگا اُس کا نام بھی مقام محمود ہے کما قال علیہ السلام [illegible]
محمود اقریب ہے کہ تمھیں تمھارا رب مقام محمود میں [illegible]
آپ کے دست اقدس میں ہوگا اُس کا نام بھی لواء الحمد ہوگا [illegible]
الحمد یومئذ بیدی جس کے نیچے آدم سے لیکر پیچھے تک سارا انبیائے کرام و
مرسلین عظام علیہم السلام اُس روز ہونگے کما قال علیہ السلام آدم و من دونہ تحت
لوائی اور جو کتاب آپ پر حق جل وعلا نے نازل فرمائی اُسکی ابتدا بھی حمد سے ہے
الحمد للہ رب العلمین اور آپ کی امت مرحومہ کا نام بھی اگلی کتابوں میں حامدون
ہے اور آپ کو حمد الٰہی بہت مرغوب و پسندیدہ تھی یہانتک کہ دوسروں کو ہر امر میں الحمد للہ
کہنے کی تاکید فرماتے اور کہتے کہ جو شی تمھیں پسند آئی اُس پر الحمد للہ بنعمتہ تتم الصالحات
کہو اور جو چیز ناخوش معلوم ہو اُس پر الحمد للہ علی کل حال کہو اور فرماتے ہیں کل
امر ذی بال لم یبدأ بالحمد اللہ تعالیٰ فھو اقطع جو امر و یشان حمد الٰہی تعالیٰ سے
شروع نہیں کیا جاتا ہے وہ بے برکت ہوتا ہے حتی کہ آپ کی شرع مطہر میں چھینک پر
الحمد للہ کہنا مستحب ہوا۔ شب معراج مجمع انبیائے کرام میں اُس جناب نے کھڑے
ہوکر اپنے رب تبارک و تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان فرمائی کہ کسی سے نہ ہوئی اور قیامت
کے روز بھی آپ جناب باری کی اسقدر حمد و ثنا فرمائیں گے کہ کسی سے نہ ہوسکے گی اور
اُس روز تمام اگلے پچھلوں موافق نا موافق کی زبان پر آپ ہی کے نام کا شور ہوگا اور
آپ ہی کی حمد و ثنا کا غلغلہ بلند ہوگا پس اُس روز اس نسبت کا تحمود ہوگا اور
آپ کی محمودیۃ و محمدیۃ اور حامدیۃ و احمدیۃ آفتاب سے [illegible] تابان و درخشاں ہوگی
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء لطیفہ دوم اگرچہ یہ نام نامی علم ذات ہے لیکن
جامع جمیع صفات ہے کہ حامد سے بغیر محمود علیہ کے واقع نہیں ہوتی اور ہر فرد حمد
کے لیے ایک محمود بہ ضروری ہے خواہ بعینہ محمود علیہ ہو یا اُس کا غیر جس شخص

Marfat.com

کے واسطے اور مراد حد بکثرت نام رکھے اُن کے واسطے صفات محمود بہا و علیہا بھی بکثرت
ہوگے کما لا یخفی وکیف لا وھو المحمود فی الدنیا والاخرۃ بالصفات الکاملۃ
والاخلاق الفاضلۃ من العلم والحکمۃ والامانۃ والنبوۃ والرسالۃ
والزھد والورع والعدل والرحم والکرم والحیاء وغیر ذلک فطابق
الاسم المسمی وناسب اللفظ المعنی لطیفہ سوم اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی
نام نامی کے صدقے میں اولاد آدم کو اشرف مخلوقات اکرم موجودات اور خطاب
یا صواب ولقد کرمنا بنی آدم سے ممتاز و سرفراز فرمایا کہ ہر فرد بشر ہمشکل نام
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا فرمایا گیا ہے بایں تفصیل کہ سر اُس کا مدوّر مانند
میم محمد ہے اور اُس کے ہاتھ بشکلِ حا ہیں اور شکم مجوف مثل میم ثانی ہے اور پاؤں
بصورتِ دال ہیں اسی لیے ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ کوئی کافر بصورت
اصلیہ انسانیہ دوزخ میں داخل نہ کیا جائے گا مگر بعد مسخ و تبدیل صورتِ انسانیہ
بصورت شیطانیہ کے کہ وہ ہمشکل میرے نام کے ہے اور جو میرے نام کے ہمشکل ہوگا
اللہ اُسے عذاب نہ کریگا **بشارت** مسلمانو جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ نوازش
واکرام ہمشکل نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اگرچہ وہ کافر ہی ہو تو جو مسلمان کہ ہمنام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اُس پر کسقدر لطف وکرم خداوند عالم ہوگا ع قیاس کن
زگلستانِ من بہار مرا + **شعر**

دوستانرا کجا کنی محروم	تو کہ با دشمناں نظر داری

بشارت ثانی حدیث میں ہے کہ جو شخص بسبب میری محبت اور دوستی کے اپنے لڑکے
کا نام محمد رکھے گا وہ اور اُس کا لڑکا دونوں میرے ساتھ جنت میں ہونگے۔ رواہ ابن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **بشارت ثالث** ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر میں

Marfat.com

میرا ہمنام محمد یا احمد ہوگا اس میں فقر و فاقہ نہ داخل ہوگا [illegible]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
دن تمام اولین و آخرین مواخذۂ اعمال میں گرفتار رہونگے پس ا
کے روبرو لایا جائیگا خطاب آئیگا کہ اسے جماعت میں بیجا دیں
اور انبساط سے بارگاہ عالیجاہ خداوند عالم میں عرض کرونگا الٰہی میں اپنے
دخول بہشت کی نہیں پاتا ہوں اور نہ کوئی عمل اپنے صحیفۂ اعمال میں
بہشتیوں جیسا دیکھتا ہوں مجھ پر سبب اس کرامت و عنایت کا ظاہر فرما۔ ارشاد
ہم نے اپنے کرم پر لازم کیا ہے کہ اپنے حبیب کے ہمنام احمد یا محمد کو دوزخ میں
کریں گے اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز جبرئیل نے آکر عرض کی یا رسول اللہ حق
تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے عزت و جلال کی قسم یاد فرما کر فرمایا ہے
کہ آپ کی امت میں جو آپ کے ہمنام ہوگا اسے آتش دوزخ سے نجات دونگا۔

بشارت خامس عبدالرحمن بن جبا بہ ام کلثوم بنت عقبہ اور وہ اپنی ماں حلیلہ
بنت عبدالجلیل سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک روز خدمت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم میں آکر عرض کی یا رسول اللہ میرے اولاد تو پیدا ہوتی ہے مگر نا مولیت
میں مرجاتی ہے مجھے حضور کچھ تعلیم فرمائیں۔ فرمایا اس مرتبہ اگر تو حاملہ ہو تو لڑکا پیدا کرے
کہ اس ولد کا نام محمد رکھو گی انشاء اللہ وہ فرزند عمر دراز پائیگا اور اسکی نسل میں برکت
ہوگی۔ حلیلہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ وہ فرزند میرا زندہ رہا اللہ تعالیٰ نے
میں اسکی نسل سے زائد کوئی قبیلہ نہ ہوا کذا فی المعارج تنبیہ سلسلۂ اہل بشارت
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نام نامی و اسم گرامی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے
اسقدر برکت و بزرگی عطا فرمائی کہ جو کسی نبی کے نام نے نہ پائی و سچ ہے اس کے

Marfat.com

ن سے اندازہ ہو سکے اور کون اُس کے مقابل آسکے ۵	
ہاں کہ زد بال ہستی	برو نگرفت نامے پیش دستی
ایں ہمہ نام اگر پیدا شد	مکرم تر بود از ہر چہ باشد

بیان ہفتم جس طرح باری عزوجل نے اپنے اسمائے حسنیٰ سے ایک ایک اسم [illegible] کو عنایت فرمایا اسی طرح اپنے حبیب کے اس نام نامی سے ایک ایک حرف [illegible] انبیائے کرام کے اسماء میں داخل فرمایا مثلاً میم آدم اور ابراہیم اور اسمٰعیل موسیٰ اور سلیمان اور مسیح اور اشمویل اور ارمیا علیہم السلام کے نام میں داخل فرمایا اور (حا) نوح اور صالح اور یحییٰ اور اسحٰق علیہم السلام کے نام میں اور دال آدم اور داؤد اور ہود اور ادریس علیہم السلام کے نام میں ۵

وہ چہ نام دلکشا ہست ایں کہ موسیٰ و مسیح	افسر خود کردہ اند از میم ملک آرائی او
وہ چہ اسم ست اینکہ نوح و یحییٰ و اسحٰق را	فیض حمد و حلم و حشمت دادہ اند ارجائی او
تا پسیش نام ابراہیم و آدم شد تمام	چوں سلیمن کرد و اسمٰعیل در دل جائی او
وال نامش کو در آخر ہود ہادی آمدہ	سینۂ ادریس و آدم شد مگر ماوائی او
حضرت داؤد گر صیتش دو عالم برصدست	از ہمیں یک حرف زینت یافت سرتاپائی او

لطیفۂ ہفتم اس نام مبارک میں چار حرف ہیں اور اُن کے رب تبارک وتعالیٰ کے اسم ذات میں بھی چار حرف ہیں اور ملائکہ مقربین بھی چار ہیں جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل اور پیغمبران اولوالعزم صاحب شرائع بھی چار ہیں نوح ابراہیم عیسیٰ موسیٰ علیہم السلام اور آپ کے اسمائے مشتقہ از حمد بھی چار ہیں حامد محمود احمد محمد اور آپ کے خلفائے راشدین بھی چار ہیں ابوبکر عمر عثمن حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ کی شریعت میں عمدہ عبادات مفروضہ ومقصودہ بھی چار ہیں نماز روزہ حج زکوٰۃ اور آپ کے دین اسلام میں سلاسل صوفیہ کرام بھی چار ہیں قادریہ نقشبندیہ

Marfat.com

چشتیہ۔ سہروردیہ اور آپ کی اُمت میں مجتہدین عظام بھی چار ہیں
شافعی امام مالک امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مذہب اہل
بھی انھیں چار میں منحصر ہے اور انھیں کے اعتبار سے امت میں
حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی اور اجزائے اولیہ انسان وحیوان سب کے بھی چار ہیں
اربعہ عناصر کہتے ہیں آب۔ آتش۔ خاک۔ باد۔ اور طبائع مخلوقات بھی چار ہیں
کے ساتھ متکیف ہیں۔ حرارت برودت۔ رطوبت یبوست اور علل عالم بھی چار ہیں
علتِ صوریہ۔ علت مادیہ۔ علتِ فاعلیہ۔ علتِ غائیہ۔ اور جہات عالم بھی چار ہیں شرق
غرب جنوب۔ شمال۔ اور بہشت میں دریا بھی چار ہیں۔ دریائے شہد۔ دریائے خیر
دریائے آب۔ دریائے شراب۔ اور جنت میں نہریں بھی چار ہیں زنجبیل سلسبیل
رحیق تسنیم اور سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے بھی چار ہی نہریں نکلی ہیں۔ نیل فرات سیحون
جیحون اور فرائض وضو بھی چار ہیں۔ ہاتھ پاؤں منہ دھونا اور چوتھائی سر کا مسح
کرنا اور روزے میں بھی چار چیزیں فرض ہیں نیت کرنا کھانے پینے جماع سے بچنا
اور غسل مسنون بھی چار ہیں غسل جمعہ وعید الفطر۔ وعید اضحیٰ وقت احرام اور میت
میں بھی چار سراہیں دار الجیوان دار الخلد دار السلام دار المقام اور چار ہی باغ ہیں
جنۃ الفردوس جنۃ النعیم جنۃ عدن جنۃ الماوی اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں بھی چار
کلمے ہیں اور مفتاح قرآن بسم اللہ الرحمن الرحیم میں بھی چار کلمے ہیں اور کتب سماویہ میں
بھی چار کتابیں بڑی اور مشہور ہیں تورات انجیل زبور قرآن۔ اور حضور کی کتاب کے
نام میں بھی چار حرف ہیں اور قرآن میں آپ کا یہ نام مبارک بھی چار جگہ آیا ہے ما کان
محمد وما محمد الا رسول محمد رسول اللہ ونزل علی محمد اور متکررہ چار ہی قسم
کے جانوروں میں فرض ہے اونٹ گھوڑا۔ گائے۔ بکری اور حاملانِ عرش بھی چار
ہیں اور اولاد آدم میں بھی چار ہی گروہ افضل ہیں۔ انبیاء صدیقین۔ شہداء۔ صالحین اور

Marfat.com

بہت چار باتوں پر موقوف ہے اسلام احرام عرفات میں کھڑا ہونا اور وقت پر
اور جو کلمات خدا تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں وہ بھی چار ہیں سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اگر میم مشدد کو باعتبار تلفظ کے دو حرف تسلیم
کیا جائے تو اس نام مبارک میں پانچ حرف ہوئے اور اسم باری تعالیٰ میں بھی اس
اعتبار سے پانچ حرف ہیں اور آپ کے دین اسلام کی بنا بھی پانچ چیزوں پر ہے
کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور آپ کی امت پر نمازیں بھی پانچ ہی وقت کی
فرض ہے فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا اور ارکان فعلیہ نماز بھی پانچ ہیں دو سجدے
تیسرا قیام چوتھا رکوع پانچواں قعدہ اخیرہ اور فرضیتِ حج بھی پانچ امر پر موقوف
ہے اسلام حریت بلوغ عقل استطاعت اور اذان بھی پانچ کلمات پر مشتمل ہے
اور تمام قرآن میں پانچ ہی سورتیں مصدر بالحمد ہیں اور فرقان میں بھی پانچ حرف
ہیں اور انبیائے اولوالعزم مع حضور بھی پانچ ہیں اور اہل عبا بھی پانچ ہیں اور
اشرف اعضائے انسان بھی پانچ ہیں اور کلیات بھی پانچ ہیں اور اقسام برہان
بھی پانچ ہیں اور علاوہ ان کے بہت سی اشیاء مناسب عدد حروف بعد تتبع وتلاش
سمجھ سکتی ہیں اشارہ میم آپ کی محبوبیت اور محمودیہ اور مصطفائی کی طرف
اشارہ ہے اور (حا) حامدیہ اور حمایت اُمت اور (دال) دعوتِ خلق کی طرف اشارہ
ہے اس قیاس پر یہ اسم شریف آپ کے دو سو تینتالیس ۲۴۳ صفات کا اجمال ہے کہ
اُن میں سے دو سو مصدر میم اور چونتیس مصدر حا اور نو مصدر دال ہیں گویا ہر حرف
اس کا حروف مقطعہ کی طرح معانی متعددہ پر دال ہے۔ اشارہ ثانیہ یا میم
اول سے باعتبار اعداد چالیس سال اور حا سے حکومت اور میم ثانی سے ملکِ
آخرت اور دال سے دنیا مراد ہے اور گویا اس مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ اس
جناب کو چالیس برس کی عمر میں حکومت دنیا و آخرت اور دونوں جہان کی ریاست

Marfat.com

جناب احدیت سے عنایت ہوئی اشارہ ثمالثہ یا احد احد (ل)
حا کے آٹھ اور دال کے چار کل بانوے سے اُن بانوے جنہوں کا
ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مخصوص فرمائیں تیس[۳] پارہ قرآن اور تیس
رمضان اور سترہ[۱۷] رکعت نماز پنجگانہ اور چار[۴] وزیر دو[۲] اہل سما سے جبرئیل و میکائیل
اور دو[۲] اہل زمین سے ابوبکر و عمر اور چار اہل عبا علی فاطمہ حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین اور سبع مثانی یعنی سورۂ فاتحہ اشارہ رابعہ یا سے دونوں جگہ
اور حا سے باعتبار اعداد کے ہشت بہشت اور دال سے دنیا مراد ہے تو گویا اس
جانب اشارہ ہو کہ مالک حقیقی خداوند ازلی نے اپنے حبیب کو بہشت بہشت اور ملک
دنیا کا مالک و مختار فرمایا اشارۂ خامسہ میم ثانی کو وسط میں مشدد لانے سے
اس جانب اشارہ ہو کہ اُس جناب کو دونوں عالم سے علاقہ ہے شعر

ادھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل	خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے یہ حرف مشدد کا

مگر حا کو پہلے اور دال کو پیچھے لانا صریح اس امر پر دلالت کر رہا ہے کہ توجہ اُس جناب
کی اُس عالم کی طرف ہے اگر ہدایت اہل دنیا آپ کے متعلق نہ ہوتی دنیا میں قدم
نہ رکھتے اور اُس کی طرف توجہ نہ فرماتے اشارہ سادسہ یا میم اول سے باعتبار
اعداد مدت تخمیر طینۂ آدم علیہ السلام مراد ہے اور حا سے ہشت بہشت اور میم ثانی
سے مراتب حضرات اولیائے کرام کہ چالیس[۴۰] ہیں اور دال سے ترکیب جملہ عناصر
از اربع عناصر تو گویا پورے مجموعہ سے اس مضمون کی جانب اشارہ ہے کہ مسمّٰی ہیں

---

[۱] حدیث میں ہے ان لی وزیرین من اھل السماء ووزیرین من اھل الارض فوزیرای
من اھل السماء جبرئیل ومیکائیل وزیرای من اھل الارض ابوبکر وعمر رواہ
الحاکم عن ابی سعید والحکیم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعند ابن عساکر
میں ہے ان اھل نبی وزیرین ووزیرای وصاحبای ابوبکر وعمر رواہ ابن عساکر
عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

Marfat.com

[illegible] جنت اور مرجع اربابِ ولایت [illegible]
[illegible] علیہ الرحمہ سنجری مؤلف فوائد فواد نے
[illegible] فرمایا ہے رباعی

[illegible]	یک حرف نوشت خسلد را مایہ نور
[illegible]	زاں چار چہار دکن عالم معمور

[illegible] تقدیم میم اور تاخیر دال یہ ہوگی کہ آدم اشرفِ مخلوقات اور
[illegible] معلیات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اشارہ سابقہ بعض ارباب اشارت
[illegible] ہیں کہ میم اول سے مراد منت ہی اور حا سے محبت اور میم ثانی سے مغفرت اور
دال سے دوام داشتن دین اسلام پس گویا مجموعۂ نام سے اس طرف اشارہ ہے
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھ پر اور تیری امت پر طرح بطرح منت احسان
فرمایا لتقدم اللہ علی المؤمنین اور اُن کی مغفرت فرما کر آتش دوزخ سے
بچایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اور تیرے اور تیری اُمت
کے قلب میں اپنی محبت القا کی اور تیرے دین کو قیام قیامت تک تغیر و زوال
سے نگاہ رکھا ریاض السالکین میں ہے کہ جب روح کا لبد آدم علیہ السلام میں داخل
فرمائی گئی اور اُنھوں نے سر اُٹھایا تو ساق عرش پر نام نامی و اسم گرامی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا منقوش پایا جناب باری میں عرض کی خداوندا یہ کس عالیجاہ کا
نام ہے کہ تیرے نام کے ساتھ مسطور ہی۔ ارشاد ہوا ای آدم یہ نام تیرے ایک فرزند
کا ہے کہ میم اول اُس سے کنایہ ملک میرے سے ہی اور حائے حلم میرے سے اور میم
ثانی مجد میرے سے اور دال دین اسلام اُس کے سے گویا قسم ہے مجھ اپنے
ملک اور حلم و مجد اور دین اسلام کی کہ جو کوئی اُس کی پیروی کریگا بہشت میں داخل
ہوگا وجہ سوم یہ ہے کہ حضور کے جد امجد حضرت عبد المطلب سے وجہ تسمیہ آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی دریافت کی گئی، اور کہا گیا کہ آپ نے [illegible]
کسی کا ایسا نام نہیں ہوا ہے آپ نے کیوں یہ نام رکھا [illegible]
ولد کا اس لیے یہ نام رکھا ہے تاکہ تمام اہل زمین و آسمان [illegible]
علما سے منقول ہے کہ عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ [illegible]
زنجیر چاندی کی ظاہر ہوئی جس کی ایک طرف آسمان میں اور ایک [illegible]
مغرب میں ہے پھر زنجیر بشکل ایک درخت عظیم الشان کے ہو گئی جس کے [illegible]
سے نور کی شعاعیں بلند تھیں اور مشرق و مغرب کے لوگ اس سے متعلق اور [illegible]
وبہرہ مند ہو رہے ہیں جب بیدار ہو کر معبر سے بیان کیا تو اس نے کہا کہ تمہارے صلب
سے ایک ایسا فرزند ارجمند پیدا ہوگا جس کی تمام اہل عالم تابعداری و فرمانبرداری
کریں گے اور ہر ایک کی زبان پر اسکی حمد و ثنا کا غلغلہ بلند ہوگا لہذا انھوں نے
آپ کا نام محمد رکھا بعض کہتے ہیں کہ جب آپ شکم مادر میں جلوہ فرما ہوئے تو ہاتف
غیبی نے انھیں خواب میں ندا فرمائی اور یہ بشارت سنائی کہ ای آمنہ مبارک ہو جاکر تیرے
حمل میں اس امت کا سردار جلوہ فرما ہے جب وہ پیدا ہو تو اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ
وسلم رکھیو لہذا آپ اس نام کے ساتھ ملتے ہوئے اسی کی بعض احادیث مساعدت
کرتی ہیں اور اسی کی جانب ہم اول اشارہ کر چکے ہیں کہ خداوند عالم نے اس نام
کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزار سال قبل پیدائش عالم مخصوص فرمایا
اور آپ کے جد امجد کے قلب میں القا فرمایا کہ جب آپ تشریف فرما ہوں تو نام
رکھیں اور آپ کی والدہ ماجدہ کو بذریعہ ہاتف غیبی اس نام پر مطلع فرمایا اور آپ کے
قرب زمانہ آنحضرت تک محفوظ و مصون رکھا کوئی اس نام کا نہ تھا یہ نام مبارک
مبارک تمام اسماے اعظم و اشہر اور مثل اسم ذات اور خصوصیت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہے اور باقی اسمائے صفات و القاب موجودات علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

صفات کثیرہ ہونے کو عیاں کرتے اور قرآن عظیم
وارد ہوئے ہیں اور انبیائے سابقین کی زبانی
ہوئے ان اسماء والقاب کو ملاحظہ کرنا چاہیے جن کے ساتھ
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد فرمایا ہے حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لی فی القرآن سبعۃ
یٰسین واحمد وطٰہٰ ویٰس والمدثر والمزمل وعبد اللہ میرے
قرآن عظیم میں سات نام ہیں اول محمد کما قال فی الآیۃ المصدرۃ ماکان محمدٌ
ابا احد من رجالکم ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی کے تم لوگوں میں سے
اور دوسری آیت میں فرماتا ہے وما محمد الا رسول نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
مگر رسول تیسری آیت میں فرماتا ہے جل وعلا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء
علی الکفار رحماء بینہم محمد رسول اللہ اور اُن کے ساتھ والے سخت وشدید تر
ہیں کفار پر اور رحیم ہیں آپس میں چوتھی آیت میں ارشاد فرماتا ہے ونزل علی محمدٍ
اور اُتارا گیا ہے (یعنی قرآن) محمد پر (صلی اللہ علیہ وسلم) دوسری احمد ہے کما فی قولہ تعالیٰ
حکایۃ عن عیسٰے علیہ السلام یاتی من بعدی اسمہ احمد میرے بعد ایک
رسول ایسے تشریف فرما ہونگے جن کا نام پاک احمد ہوگا تیسری طٰہٰ ہے جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے طٰہٰ ○ ما انزلنا علیک القرآن لتشقٰی ای طٰہٰ یا ای طیب
طاہر یا ای پاکیزہ راہنما یا ای چودھویں رات کے چاند ہم نے تجھ پر قرآن اسلیے نہیں اُتارا
کہ تو مشقت میں پڑے چوتھی یٰسٓ ہے کما فی قولہ تعالیٰ یٰسٓ ○ والقرآن الحکیم ○
انک لمن المرسلین ○ اے یٰسٓ یا ای سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی
کہ بے شک تو رسولوں سے ہے ؎

قرآن زحق بپیام تو ای آفرینش را ہما	کلام تو ناطق بحق است پیام تو

Marfat.com

نامت محمد آمدہ محمود و احمد آمدہ		دیں تفسیر حقانی

پانچویں مدثر ہے کما قال تعالیٰ یاایھا المدثر قم فانذر [illegible]
جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگوں کو ڈر سنا اور اپنے [illegible]
چھٹی مزمل ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاایھا المزمل قم اللیل [illegible]
ای کپڑا اوڑھنے لپیٹنے والے رات میں قیام فرما مگر تھوڑا سا تو [illegible]
کما قال تعالیٰ وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ اور بے شک جب کھڑا ہوا [illegible]
اللہ کا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) حدیث مذکورہ میں انھیں سات اسماء پر [illegible]
اکتفا کی گئی ورنہ قرآن عظیم میں حضور کے اسمار گرامی والقاب خطابات سامی کثیر ہیں
ہیں منجملہ اُن کے آٹھویں یاایھا النبی ہے جیسا کہ فرمایا باری تعالیٰ نے یاایھا النبی
انا ارسلناک اے نبی بے شک ہم نے تمھیں رسول بنایا نویں یاایھا الرسول ہے
کما قال تعالیٰ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک اے رسول پہنچا جو تیری طرف
اُتارا گیا دسویں نور ہے کما قال تعالیٰ قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین
بے شک آیا تمھارے پاس اللہ کی جانب سے نور یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روشن
کتاب زیادہ تفصیل اس نام نامی کی اس آیت کے بیان میں گزری وہاں ملاحظہ
کرنا چاہیے گیارھویں شاہد بارھویں مبشر تیرھویں نذیر چودھویں داعی الی اللہ پندرھویں
سراج منیر ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و
مبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اے نبی بے شک ہم نے
ہم نے تمھیں شاہد یعنی گواہ اور مبشر (خوشی سنانے والا) اور نذیر (ڈر سنانے والا) اور
داعی الی اللہ (اللہ کی طرف بلانے والا) اُس کے حکم سے اور سراج منیر (روشن چراغ)
اِن اسمار کی تفصیل اور سراج منیر کی توجیہات بھی بیان آیۂ مذکورہ اول اس
کتاب میں گزریں سولھویں شہید ہے کما قال تعالیٰ وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا

Marfat.com

ہے ہم اس کے نام لیوا ہیں سترھویں منذر ہے کما فی قولہ تعالیٰ
[illegible] والوں میں سے ہوں اٹھارھویں بشیر ہے
[illegible] ڈرانے والے برحق آیا تمہارے پاس بشیر (خوشخبری
سنانے والا) اور نذیر (ڈرانے والا) انتیسویں مبین ہے کما قال تعالیٰ احق جاءکم
الحق وہو رسول مبین ان کے علاوہ دیگر آیات میں بھی یہ نام واقع
ہوئے ہیں تیسویں خاتم النبیین ہے کما فی الآیۃ المذکورۃ ولکن الرسول اللہ
وخاتم النبیین بائیسویں عزیز ہے تیئسویں حریص ہے چوبیسویں رؤف ہے
پچیسویں رحیم ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم البتہ تحقیق
آیا تمہارے پاس رسول تمہارے نفسوں سے جس پر تمہارا محنت و مشقت میں پڑنا
دشوار و ناگوار ہے اور تمہارے ایمان پر حریص ہے اور مومنین پر نہایت مہربان و
رحم فرمانے اس آیت کا بیان بھی حصۂ اول میں گزرا چھبیسویں رحمۃ للعلمین ہے
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نہیں بھیجا ہم نے
تمہیں اے محبوب مگر رحمت سارے جہان کے لیے اس آیت کی تفسیر بھی بیان اول
حصۂ اول میں گزری ستائیسویں نعمۃ اللہ ہے کما قال تعالیٰ وبنعمۃ اللہ ہم یکفرون
وہ اللہ کی نعمت (محمد رسول اللہ) کے ساتھ کفر کرتے ہیں اٹھائیسویں عروہ وثقیٰ ہے
کما فی قولہ تعالیٰ فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ
الوثقیٰ اسی بعہد محمد المصطفےٰ وذمۃ احمد المجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتیسویں کریم ہے
بقولہ تعالیٰ انہ لقول رسول کریم تیسویں نبی الامی ہے بقولہ تعالیٰ فامنوا
باللہ ورسولہ النبی الامی پس ایمان لاؤ تم اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ
جو نبی امی ہیں یعنی بے لکھے پڑھے اکتیسویں عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم اولین

Marfat.com

آخرین عطا فرمایا عالم ماکان ومایکون بنایا کما قال تعالیٰ وعلمک ما لم تکن
تعلم اسی طرح دیگر کتب سماویہ اور احادیث نبویہ میں بھی آپ کے نام والقاب
بکثرت واقع ہوئے ہیں اور بعض انبیائے سابقین کی زبان سے سنے گئے ہیں
جیسے ماحی یعنی محو کنندہ شرک وکفر کہ آپ نے اس جہان میں تشریف فرما ہو کر
ظلمت کفر وضلالت کو نیست ونابود فرمایا دفاتر ادیان ماضیہ وشرائع سابقہ کو
محو ومنسوخ کیا سب پر آپ کا دین ظاہر وغالب ہوا اور اپنی امت مرحومہ کی فرد
جرم وعصیاں کو ابر رحمت وسحاب مغفرت وشفاعت کے چھینٹوں سے دھویا
اور درحقیقت جیسا شرک وکفر حضور کے زمانہ میں محو ہوا کسی نبی سے نہ ہوا کہ
آپ ایسے وقت میں مبعوث فرمائے گئے کہ زمین پر سوائے شرک وکفر کے کچھ
نہ تھا پروردگار عالم کو کوئی جانتا پہچانتا نہ تھا بتوں کو اپنا معبود سمجھتے تھے اور انکی
پرستش میں منہمک رہتے تھے کوئی آگ کو پوجتا تھا کوئی چاند وسورج کے آگے سر
رگڑتا تھا کوئی بحار واشجار کو سجدہ کرتا تھا۔ دنیا کو دائم وقائم سمجھتے تھے مبدا اور
معاد کے قائل نہ تھے غرضکہ ہر طرف شرک وکفر کی گھٹا چھائی تھی گمراہی وضلالت
میں ساری خدائی پھنسی تھی کہ خداوند عالم نے اُس ہادی برحق کو مبعوث فرما کر اس
تمام خرافات واہیات کو محو فرمایا اور آپ کے دین کو تمام ادیان پر ظاہر وغالب
کیا اور تمام روئے زمین پر اُسے پھیلایا کوئی جگہ ایسی نہ رہی جہاں دین اسلام
کی شعائیں نہ چمکی ہوں اور آپ کا نام حاشر ہے کہ آپ حشر کے روز سب سے پہلے
روضۂ مبارک سے باہر تشریف لائیں گے بعد ازاں تمام اولین وآخرین اپنی اپنی
قبور سے اُٹھائے جائیں گے اور حضور کا نام عاقب یعنی سب سے پیچھے آنے والا ہے
کہ آپ تمام انبیائے کرام کے بعد مبعوث فرمائے گئے آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہوا
اور نہ ہو۔ حدیث میں ہے لی خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی

Marfat.com

الذی یمحوا اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی
وانا العاقب میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں جس کے
ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے کفر کو محو فرمایا اور میں حاشر ہوں جس کے بعد تمام لوگ
حشر کے دن اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب یعنی سب سے پیچھے آنے والا ہوں اور
آپ کا نام نبی التوبہ ہے اس لیے کہ آپ کے دستِ اقدس پر جمع کثیر نے توبہ کی
یا آپ کی برکت اور طفیل میں آپ کی امت کی مجرد ندامت توبہ قبول فرمائی گئی بخلاف
امم سابقہ کے کہ اُن کی توبہ بعد ارتکاب امور شاقہ قبول فرمائی جاتی یا حضور باعث
قبول توبہ وعفو خطا حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اسی لیے بعض علمائے کرام
تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے جو کلمات آدم علیہ السلام کو القا ہوئے
اور جنکی وجہ سے اُنکی توبہ قبول ہوئی یہ تھے الٰہی بحرمتِ جناب محمد رسول اللہ میری
خطا معاف فرما جس کا ذکر بالتفصیل بیان اول اس حصہ میں گزرا یا حضور خود
کثیر التوبہ تھے جیسا کہ حدیث بخاری میں وارد ہوا ہے انی لاستغفر اللہ فی الیوم
مائۃ مرۃ میں دن میں ستر مرتبہ اللہ کی جناب میں توبہ واستغفار کرتا ہوں لیکن
یہ حضور کا استغفار اپنے واسطے نہ ہوگا بلکہ اپنی پیاری امت کے لیے ہوگا کہ آپ معصوم
ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب اگلے پچھلے گناہ پہلے ہی عفو فرما دیے لیغفر لک
اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر یا آپ کے صدقے میں آپ کی امت کے
واسطے قیامت تک درِ توبہ کشادہ فرمایا گیا جو قبل غرغرہ صدق دل سے توبہ کرے
قبول ہو خواہ کتنے ہی معاصی میں مبتلا ہو اور آپ کا نام نبی الرحمۃ ہے کہ آپ تمام عالم
کے واسطے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور ہر فرد عالم آپ کی رحمت سے مستفیض ہوا
ہوا کما قال تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین اور آپ کی امت کی امت بھی
بھی مرحومہ ہے جیسا حدیث میں وارد ہوا ہے ھذہ امۃ مرحومۃ اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اُن کی شان میں فرماتا ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ پس اللہ تعالیٰ نے حضور کو خاص طور سے اُمت کے واسطے رحیم بنا کر بھیجا اور عام طور سے تمام عالم کے واسطے اور اُنھیں موصوف بالرحمۃ کیا اور آپ میں ترحم کا حکم فرمایا ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اور آپ کا نام نبی الرحمۃ ہے اس لیے کہ آپ نے تشریف فرما ہو کر اپنی امت کو راحت و آرام دیا اُن سے رفع کلفت و مشقت کی اُن کا محنت و مشقت میں پڑنا کسی بلا و مصیبت میں مبتلا ہونا آپ کو شاق و ناگوار تھا کما قال تعالیٰ عزیز علیہ ما عنتم و یضع عنہم اصرھم والاغلال التی کانت علیہم اور آپ کا نام نبی الملحمہ ہے کہ ملحمہ کے معنی شدید الحرب و عظیم القتال ہیں اور آپ پر جہاد و قتال فرض کیا گیا تھا آپ کی برابر کوئی جہاد پر حریص اور قتال میں شدید نہ تھا لہٰذا آپ کی طرف اُسے منسوب کیا گیا اور آپ کا نام مقفی ہے کہ مقفی بکسر فا از قفا بمعنی پس پشت آیندہ آیا ہے اور بفتح فا از قفاوت بمعنی لطف و کرم بھی آیا ہے اور حضور میں یہ دونوں معنی موجود تھے کہ آپ تمام انبیا کے پیچھے تشریف فرما ہوئے اور لطف و کرم میں بے مثل و بے نظیر تھے اور آپ کا نام قیّم ہے بمعنی جامع الکمالات و مجمع فضائل و خیرات و برکات اور آپ جمیع کمالات صوری و معنوی سے آراستہ اور فضائل و فواضل ظاہری و باطنی سے پیراستہ اور منبع خیرات و برکات تھے حدیث شریف میں ہے انا محمد و انا احمد و المقفی و الحاشر و نبی التوبۃ و نبی الرحمۃ و نبی الرأفۃ و نبی الملحمۃ و انا قیّم بعض روایات میں بجائے مقفی کے متقفی اور بجائے نبی الملحمہ کے نبی الملاحم اور بجائے قیّم کے قثم اور بجائے نبی الرحمۃ کے نبی المرحمۃ ہے اور بعض میں بجائے نبی کے رسول واقع ہوا ہے اور آپ کا نام امین ہے حدیث میں ہے انی لامین فی الارض امین فی السماء میں آسمان و زمین و نزل

Marfat.com

امین ہوں اور یہی نام آپ کا قبل بعثت تھا اور آپ کا نام حبیب اللہ ہے حدیث میں ہے وانا حبیب اللہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور آپ کا نام شافع ہے اور آپ کا نام مشفع ہے جیسا حدیث میں فرماتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) انا اول شافع واول مشفع اور آپ کا نام فاتح ہے اور خاتم ہے کہ آپ تمام انبیا کے خاتم اور فاتح ابواب جنت وشفاعت وخیر وبرکت اور نعمت ورحمت برای امت ہیں جیسا کہ شب اسرا اللہ تعالیٰ نے حضور سے فرمایا وجعلتک فاتحا وخاتما اور جب حضور نے مجمع انبیائے کرام میں اپنے رب کی حمد وثنا فرمائی تو اس میں فرمایا وجعلنی فاتحا وخاتما اور حضور کا نام اول اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے جیسا کہ ایک حدیث طویل میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز جبرئیل نے آکر مجھ پر اس طرح سلام عرض کیا السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن پس میں نے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ اوصاف مجھ سی مخلوق کے واسطے کیسے ہونگے یہ صفات تو سوائے خالق کے کسی کو لائق نہیں ہیں پس جبرئیل نے کہا اے محمد آگاہ ہو جائیے کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر اسی طرح سلام عرض کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان اوصاف کے ساتھ مخصوص فرما کر تمام انبیا ومرسلین پر فضیلت بخشی پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے واسطے اپنے اوصاف و اسماے اسم وصفات مشتق کیے اور آپ کا نام اول رکھا کہ آپ خلق میں تمام انبیا سے اول ہیں اور آپ کا نام آخر رکھا کہ بعثت میں سب سے پیچھے ہیں اور آپ کا نام باطن رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام اپنے نام کے ہمراہ بخط نور ساق عرش پر ایک ہزار سال قبل پیدائش آدم لکھا پھر مجھے آپ پر صلاۃ بھیجنے کا حکم فرمایا پس میں نے ایک ہزار سال بعد ایک ہزار سال آپ پر صلوٰۃ عرض کی یہاں تک کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے بشیر اور نذیر

Marfat.com

وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا بنا کر بھیجا اور آپ کا نام ظاہر رکھا اسلیے کہ آپ کو آپ کے زمانہ میں تمام ادیان پر ظاہر و غالب فرمایا اور آپ کی شریعت کو پھیلایا اور تیرے باعث اہل زمین و آسمان کو یہ فضیلت عطا فرمائی کہ جو کوئی تجھ پر صلاۃ بھیجے اللہ اس پر صلاۃ بھیجے پس رب تیرا محمود ہی اور تو محمد ہے اور رب تیرا اول و آخر ظاہر و باطن ہی اور تو بھی اول و آخر ظاہر و باطن ہی پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی تمام افراد حمد اس ذات کیواسطے ثابت ہیں جس نے مجھے تمام انبیا پر فضیلت بخشی حتی کہ اسما و صفات میں بھی مجھے انپر فضیلت دی اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم اور آپ کا لقب سید النبیین ہے حدیث میں ہے انا سیّد النبیین اور قائد المرسلین ہی حدیث میں ہے انا قائد المرسلین اور سید الناس ہی حدیث میں ہے انا سید الناس یوم القیمۃ اور سید ولد آدم ہی حدیث میں ہے انا سیّد ولد اٰدم یوم القیمۃ اور اشرف الناس ہے حدیث میں ہی انا اشرف الناس اور امام المتقین ہے اور قائد الغر المحجلین ہے اور خلیل الرحمن ہی حدیث میں ہے قد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا اور صاحب حوض المورد ہے اور صاحب الشفاعۃ ہی اور صاحب مقام المحمود ہی کما قال تعالیٰ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور صاحب الوسیلہ ہی جیسا حدیث میں ہے سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا ینبغی الا لعبد من عباد اللہ ارجو ان اکون انا ھو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو کہ وہ ایک درجہ جنت ہی نہیں لائق ہی اس کے مگر ایک بندہ اللہ کے بندوں سے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں اور صاحب الفضیلۃ ہی جیسا حدیث شیخین میں وارد ہوا ہے من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ

Marfat.com

ن [illegible] کے وقت یہ کہا اے اللہ اس دعائے تامہ اور صلاۃ قائمہ کے عطا
فرما تو صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور پہنچا تو انھیں مقام محمود میں جس کا تو نے
وعدہ فرمایا ہے اس کے واسطے قیامت میں میری شفاعت حلال ہوگی اور صاحب[58] تاج
ہے کہ قیامت کے دن آپ کے فرق پر تاج مرصع بجواہر ویواقیت رکھا جائیگا کما
وردفی الحدیث اور صاحب[59] المعراج ہے کما ہو ظاہر اور صاحب[60] لواء ہے کہ قیامت کے
دن آپ کو ایک نشان عطا فرمایا جائیگا جس کے نیچے تمام انبیائے کرام و مرسلین
عظام ہونگے کما جاء فی الحدیث ولواء الحمد یومئذ بیدی وآدم ومن دونہ
تحت لوائی یوم القیمۃ میرے ہاتھ میں قیامت کے روز لوائے حمد دیا جائیگا اس کے
نیچے آدم اور اُن کے ماسوا سب ہونگے اور صاحب[61] القضیب ہے اور صاحب[62] الناقۃ
والنجیب ہے اور صاحب[63] البراق ہے اور صاحب[64] الحجۃ والسلطان ہے اور صاحب[65]
العلامۃ والبرہان ہے اور صاحب[66] الہراوۃ والنعلین ہے اور نور اللہ[67] ہے حدیث میں ہے
انا من نور اللہ اور مصطفٰی[68] ہے اور مجتبٰی[69] ہے اور مرتضٰی[70] ہے اور متقی[71] ہے اور طاہر[72]
اور امین[73] ہے اور صادق[74] ہے اور مصدوق[75] ہے اور نجم الثاقب[76] ہے اور صراط مستقیم[77] ہے اور
الاصر باللہ[78] اور اتقی[79] ہے اور اتقی الناس[80] ہے اور اجود[81] الناس ہے اور احسن[82] الناس ہے اور
اجمل[83] ہے اور الآخذ بالحجرات[84] ہے اور اخذ بالصدقات[85] ہے اور اخشی[86] اللہ ہے اور ارجح[87] الناس عقلا
ہے اور اکرم[88] الناس اور اسلم[89] الناس بھی ہے اور اشجع[90] الناس ہے اور اطیب[91] الناس ریحا
ہے اور الاعز[92] ہے اور اعلم[93] باللہ ہے اور اکثر[94] الناس تبعا ہے اور الاکرم[95] اور اکرم[96] الناس ہے
اور انام[97] الخیر اور انام[98] الناس ہے اور مقتدی[99] ہے اور مختار[100] ہے اور مفضل[101] ہے اور مخزن[102]
اور موقر[103] اور مقرب[104] ہے اور مؤید[105] ہے اور المعلم[106] ہے المحکم[107] ہے الحاکم[108] ہے الخاتم[109] الشاکر[110] الذاکر[111]
الصابر[112] العالم[113] الساجد[114] الصاحب[115] الناہی[116] الراضی[117] القاضی[118] العالی[119] القاری[120] المصلی[121] المزکی[122]
المنادی[123] المبلغ[124] المظہر[125] المؤمن[126] المسبح[127] المرتل[128] المبتہل[129] المتوکل[130] المتہجد[131] الموقع[132] المبعوث[133] المعصوم[134]

Marfat.com

المحفوظ الماموراور غیران کے بہت سے اسمار صفات والقاب سمات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں اور کتب متقدمہ میں حضور کے نام یہ تھے المتوکل المختار مقیم بستہ انذر
روح القدس روح الحق فارقلیط ای الفارق بین الحق والباطل اور سافنا بمعنی طیب
احمطا بمعنی محافظ حرم اور خاتم المشفع المتحنا بمعنی محمد الاحید بمعنی دور کنندہ امت از
نار دوزخ اور اولا یا آخرا یا نبی الملاحم قتال اور آسمانِ دنیا میں آپ کا نام مجتبےٰ
اور آسمانِ دوم میں مرتضےٰ اور آسمان سوم میں مزکی اور آسمان چہارم میں مجیب اور
آسمان پنجم میں محب اور آسمان ششم میں مظہر اور آسمان ہفتم میں مقرب ہے اور زمین اول
میں آپ کا نام معظم ہے اور دوسری میں مستقبل اور تیسری میں محب چوتھی میں مشرف اور
پانچویں میں ظاہر اور چھٹی میں طاہر اور ساتویں میں نور اللہ اور اصناف خلائق میں سے
حملہ عرش آپ کو مصطفےٰ کہتے ہیں اور کروبیان مختار اور روحانیان مکرم اور ساقِ
عرش پر حبیب اللہ اور کرسی پر رسول اللہ اور لوح محفوظ پر صفی اللہ اور اوراق شجر طوبیٰ
پر صفوۃ اللہ اور لوائے حمد پر خیرۃ اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ ہے اور
ملائکہ میں عبدالمجید اور انبیا میں عبدالوہاب اور شیاطین میں عبدالقہار اور جنوں میں
عبدالرحیم اور سواکن جبال میں عبدالخالق اور بواد ی میں عبدالقادر اور سواکنِ بحار میں
عبدالقدوس اور ہوام زمین میں عبدالغیاث اور وحوش میں عبدالرزاق اور سباع میں
عبداللہ اور بہائم میں عبدالمومن اور طیور میں عبدالغفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مشہور ہیں واللہ تعالیٰ اعلم کذا فی المعارج **بالجملہ** حضور کے اسمائے صفات والقاب و
خطابات کثیر ہیں اس مختصر میں اُن کے ضبط کی گنجائش نہیں لہٰذا انھیں حوالہ تصانیف
علمائے کرام مثل الاحوذی شرح ترمذی اور مستوفی فی اسمائے مصطفےٰ اور حجۃ اللہیہ
فی الاسماء النبویہ اور مواہب لدنیہ اور اُسکی شروح کے کرتا ہوں یہاں جو اسماء بعرض تحریر
میں لائے گئے اُن میں بعض وہ ہیں جو پروردگار عالم نے اپنے اسمار شریفہ سے اپنے

Marfat.com

حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو عطا فرما کر حضور کی عزت افزائی فرمائی تنبیہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض انبیائے سابقین کو اپنے اسماء میں سے دو دو ایک ایک نام عطا فرمائے مثلاً اسحٰق و اسمٰعیل کو علیم و حلیم اور ابراہیم کو حلیم اور نوح کو شکور اور موسیٰ کو کریم اور یوسف کو حفیظ اور یحییٰ و عیسیٰ کو بر فرمایا مگر ہمارے حضور پُر نور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اسمائے شریفہ میں سے اڑسٹھ اسم مرحمت فرمائے جنکی تفصیل یہ ہے حکیم[1] رحیم[2] سلام[3] مؤمن[4] مہیمن[5] عزیز[6] جبار[7] فتاح[8] علیم[9] رافع[10] سمیع[11] بصیر[12] مجیب[13] واسع[14] حکیم[15] شہید[16] حق[17] وکیل[18] عدل[19] خبیر[20] حلیم[21] عظیم[22] غفور[23] شکور[24] علی[25] حفیظ[26] حسیب[27] کریم[28] رقیب[29] قوی[30] متین[31] ولی[32] حمید[33] ماجد[34] برّ[35] عفو[36] رؤف[37] جامع[38] مقسط[39] غنی[40] مغنی[41] نور[42] ہادی[43] رشید[44] صبور[45] قائم[46] حافظ[47] ذوالقوۃ[48] ذوالفضل[49] کفیل[50] شاکر[51] قریب[52] مبین[53] برہان[54] منیب[55] کافی[56] عالم[57] نصیر[58] صادق[59] احد[60] اکرم[61] منیر[62] وافی[63] مولیٰ[64] نصیر[65] ظاہر[66] باطن[67]۔ جب یہ چار نام اخیر جبرئیل لیکر نازل ہوئے اور اُن کے ساتھ سلام عرض کیا تو وجہ تسمیہ بیان فرمائی تب حضور نے اپنے رب کی حمد و ثنا ان الفاظ سے بیان فرمائی الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی تمام افراد ہر ہر بات میں اُسی ذات کے واسطے ثابت ہیں جس نے مجھے تمام انبیاء پر ہر بات میں حتیٰ کہ اسماء و صفات میں کما مر ترجمۃ الحدیث

اُن کے اسماء کو بھی وہ شرف خدا نے بخشا	جو کسی اسم کو ہرگز نہ ملے اور نہ ملا

بلکہ حضور کے صدقے و طفیل میں حضور کے غلاموں کی بھی یہ عزت افزائی فرمائی کہ اپنے اسمائے گرامی میں سے چند نام اُنھیں عطا فرما کر اپنا ہمنام بنایا جیسے کہ امام ابن ابی شیبہ امام مکحول سے راوی کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو ایک یہودی نے افضلیت مطلقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا آپ نے اس کے طمانچہ مارا وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور نے امیر المومنین کو تو حکم فرمایا کہ بمقتضائے اس کے تھپڑ مارا ہے راضی کرلو اور خود یہودی کی طرف مخاطب ہو کر وجوہ فضیلت بیان فرمائیں اور

Marfat.com

اُن میں یہ فرمایا پل یا یہودی یسمی اللہ یا مین یسمی بہا امتی [illegible]
وہو المومن وسمی بہا امتی المومنین بلکہ او یہودی اللہ تعالیٰ
اُمت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا [illegible]
اور میری اُمت کا نام مومنین رکھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا اور [illegible]
نور اور عزیز اور عظیم اور کریم اور شہید و شاہد اور حق و مبین اور [illegible]
اور نذیر اور طاہر اور طیب اور داعی اور قائم اور صادق اور محسن اور [illegible]
وغیرہ رکھا اور ہم غلامان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
کا اطلاق فرمایا جس پر قرآن عظیم ناطق ہے کما ذکرہ النسفی فی تفسیرہ ونقل عنہ [illegible]
بلکہ جس طرح آقا اور آقا کے رب تبارک وتعالیٰ کا نام اول و آخر ہے اسی طرح
غلاموں کا نام بھی اول و آخر ہے کہ وہ دنیا میں تمام امم سے پیچھے بھیجے گئے لہٰذا آخر
ہوئے اور قیامت کے دن ہر کام میں سب پر سبقت لیجائیں گے مثلاً جنت میں اپنے
مولا کے ساتھ سب سے پہلے داخل ہونگے صراط پر اپنے آقا کے ساتھ سب سے پہلے گزریں گے
حساب کے لیے وہی پہلے بلائے جائیں گے اور انھیں کا سب سے پہلے حساب ہوگا
لہٰذا حدیث میں وارد ہوا ہے نحن الآخرون الاولون فذلك فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء الحمد للہ کہ اس مختصر تحریر میں بھی یہاں تک بعد حذف تکرار مجموعہ اعداد الفاظ
و اسما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو سو اٹھارہ تک پہنچا جن میں ہر ایک حضور کے
و شرف کا مظہر اور اوصاف جمیلہ کا مبین ہے فان کثرۃ الاسماء تدل علی
المسمی اور انھیں میں سے ایک نام حضور کا خاتم النبیین ہے جس پر آیۂ کریمہ
فرمائی گئی ہے پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے پہلے حضور ہی پر نبی
فرمایا اور پھر اوروں کو آپ کے صدقے و طفیل میں نبی بنایا اور پھر آپ ہی
فرمایا تو در اصل نہ آپ سے پہلے کوئی اس مرتبہ پر پہنچا اور نہ آپ کے

Marfat.com

حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول النبیین فی الخلق واٰخرھم فی البعث میں خلق میں سب نبیوں سے پہلے اور بعثت میں سب سے پیچھے پہلی دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کنت نبیا وادم بین الروح والجسد میں اس وقت مرتبۂ نبوت پر فائز ہوا جبکہ آدم روح وتن میں تھے یعنی پیدا بھی نہ ہوئے تھے پس حضور کا خاتم للانبیا ہونا اس آیۂ کریمہ ونیز احادیث صحیحہ سے بخوبی ظاہر وباہر ہوا قطعاً یقیناً حق اور جزو ایمان ہے یعنی جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کو احد وصمد لاشریک لہ ماننا فرض اور مناط ایمان ہے اسی طرح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا اور اُن کے زمانہ میں یا اُن کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو قطعاً یقیناً محال وباطل جاننا فرض اور جزو ایمان ہے جو اُس کا انکار کرے یا کسی نبی جدید کا قائل ہو یا خود دعوئ نبوت کرے وہ منکر آیۂ قرآن ذریت شیطان کافر بے ایمان ہے بلکہ جو اُس کے کفر میں شک وشبہ کرے وہ بھی کافر ہے چونکہ اس بارے میں تحریرات علمائے اہلسنت بکثرت ہیں منجملہ اُن کے ایک مبسوط رسالہ مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ امام المسلمین ومقتدائے اہل یقین مفتی ملت عالم اہل سنت حضرت فاضل بریلوی قدس [illegible] اس مسئلہ کی تنقیح وتوضیح کے واسطے کافی ووافی ہے لہٰذا ہم ان چند جملوں ہی پر اکتفا کر کے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں وجملہ مسلمانوں کو ایسے خیالات فاسدہ واوہام باطلہ سے بچائے اور اہل زیغ کے مکر وحیل اور دجالوں کے شر ودجل سے محفوظ فرما کر باایمان دنیا سے اُٹھائے اور قیامت کے دن اپنے حبیب کی شفاعت سے بہرہ ور اور آب کوثر سے سیراب فرما کر جنت میں داخل فرمائے۔ آمین آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

تمت

Marfat.com

خاتم النبیین

امکان نبوت

اور

ختم نبوت

تصنیف منیف جناب مولانا
محمد صاحب نانوتوی بریلوی

قیمت مجلد ۸ر

Marfat.com

حصہ سوم

(وعظ پانزدہم)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بیان فضائل و خصائص حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اللہ رب العزت جل جلالہم نے

مین تمام انبیائے کرام و مرسلین عظام علیہا الصلاۃ والسلام سے

صاحب لولاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا عہد و پیمان لیتا ہے اور سب پر حضور کا مرتبہ

اور اس تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

دو جاہت ظاہر فرماتا ہے کہ وَاِذْ اَخَذَ

Marfat.com

کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ اور یاد فرمائی اے محبوب جبکہ عہد لیا اللہ نے پیغمبروں سے کہ جب میں تمھیں
کتاب و حکمت دوں ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ پھر آوے تمھارے پاس
رسول تصدیق فرماتا اُسکی جو تمھارے ساتھ ہے لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ تو ضرور ہی
تم اُسپر ایمان لانا اور بہت ضرور تم اُسکی مدد کرنا پھر فرمایا ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ کیا اقرار کیا تم نے اور اُسپر میرا بھاری ذمہ لیا قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا
سب انبیا نے عرض کیا کہ ہم ایمان لائے اور اقرار کیا فرمایا فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ
مِنَ الشّٰهِدِیْنَ تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمھارے ساتھ
گواہوں سے ہوں فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ پس
جو اسکے بعد پھریگا تو وہی لوگ بے حکم و نافرمان ہیں امام ابو جعفر طبری و ابن جریر
اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے راوی لَمْ یَبْعَثِ اللّٰہُ نَبِیًّا
مِّنْ اٰدَمَ فَمَنْ دُوْنَہٗ اِلَّآ اَخَذَ عَلَیْہِ الْعَهْدَ فِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ
بُعِثَ وَهُوَ حَیٌّ لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ وَلَیَنْصُرَنَّہٗ وَیَاْخُذُ الْعَهْدَ بِذٰلِکَ عَلٰی قَوْمِہٖ
یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک جتنے نبی بھیجے سب سے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اُس نبی کے زمانے میں مبعوث ہوں تو وہ اُن پر
ایمان لائے اور اُنکی مدد فرمائے اور اپنی اُمت سے اس مضمون کا عہد لے اسی طرح
حضرت قتادہ، سدی سے بھی منقول ہے شرح شفا لعلی قاری و معارج میں ہے کہ
پروردگار عالم نے اپنی ربوبیت پر اقرار لینے کو تمام ذریت آدم علیہ السلام سے پہلے
کروہ انبیائے کرام کو ظاہر اور سب انبیا سے پہلے اپنے محبوب کو ظاہر فرما کر خطاب
فرمایا مَنْ خَلَقَکَ کس نے تجھے پیدا فرمایا عرض کی اَنْتَ یَا رَبِّ خَلَقْتَنِیْ تو نے
اے رب مجھے پیدا فرمایا ہے پھر ارشاد ہوا مَنْ رَبُّکَ حضور نے عرض کی اَنْتَ لَآ اِلٰہَ
اِلَّآ اَنْتَ تو نہیں ہے کوئی معبود مگر تو پھر اسی طرح سارا انبیائے کرام و مرسلین عظام سے

Marfat.com

اپنی ربوبیت کا اقرار کرایا اور سب سے سنگِ اسود پر ہاتھ رکھا کر عہد و میثاق لیا کما قال
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ پھر بعد اقرار انبیاء علیہم السلام
انبیائے کرام کی جانب مخاطب ہو کر اور اپنے پیارے محبوب کی طرف اشارہ فرما کر ارشاد
فرمایا یہ محمد بیٹا عبداللہ کا اور میرا رسول ہے آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا تم اسکی مدح و ثنا
مناقب و مناصب اپنی اپنی کتابوں میں پاؤ گے اگر وہ تمہاری زندگی میں مبعوث ہو تو تم اسپر
ایمان لانا اور اسکی مدد کرنا سب نے بدل و جان منظور کیا اور حجر اسود پر ہاتھ رکھکر عہد و
پیمان کیا اللہ اللہ کیا عظمت و شان اس شہنشاہ دو جہان کی انکے رب عزوجل کی
بارگاہ عالیجاہ میں ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیائے کرام و رسل
عظام گزرے سب سے حضور پر ایمان لانے آپکی مدد کرنے پر عہد و پیمان لیا گیا اور پھر عہد و پیمان
پر بس نہ کی بلکہ اسے طرح طرح کی تاکیدوں سے مؤکد فرمایا اولاً تو انبیا علیہم السلام
معصومین ہیں زنہار انسے حکم الٰہی کا خلاف محتمل نہیں کائی تھا کہ رب تبارک و تعالیٰ بطریق
اسرا انھیں ارشاد فرماتا کہ اگر وہ نبی تمہاری زندگی میں مبعوث ہو تو اسپر ایمان لانا اور
اسکی مدد کرنا اگر اسقدر پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ ان سے عہد و پیمان لیا گویا یہ عہد عہد اَلَسْتُ
بِرَبِّكُمْ کے بعد دوسرا پیمان تھا جیسے کلمۂ طیبہ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوا اللہ پر پہلا فرض ربوبیت الٰہیہ کا اذعان
ہے پھر اسکی برابر رسالت محمدیہ پر ایمان۔ اسی لیے علمائے کرام اپنی تصنیفات عقائد و
تالیفات منیفہ میں تصریحیں فرماتے ہیں کہ جس چیز کا خدا خالق ہے جناب محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں ثانیاً اپنے عہد کو لام قسم سے مؤکد فرمایا جس طرح
نوابوں سے بیعت سلاطین پر قسمیں لیجاتی ہیں امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شاید یہ عہد
بیعت اسی سے ماخوذ ہو ثالثاً ان تاکیدوں کے بعد بھی ثقیل لاکر ثقل و تاکید کو اور
دوبالا فرمایا لتؤمنن بہ ولتنصرنہ خامساً کمال اہتمام یہ کہ حضرت انبیا بھی

Marfat.com

جواب دینے نہ پائے تھے کہ خود ہی تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں ءَاَقْرَرْتُمْ کیا تم اس امر پر اقرار لاتے ہو گویا کمال تعجیل و تسجیل مقصود ہے سادساً اسقدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ساتھ ہی ارشاد ہوا وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ خالی اقرار نہیں بلکہ اسپر میرا بھاری ذمہ لو سابعاً علیہ یا علیٰ ہذا کی جگہ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ فرمایا تاکہ بعد اشارت دلیل حکمت ہوتا منا اور ترقی فرمائی گئی کہ فَاشْهَدُوْا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ حالانکہ معاذ اللہ ان پاک جانوں سے اقرار کرکے مکر جانا معقول نہ تھا بلکہ ارشاد فرمایا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ سب سے زیادہ نہایت کار یہ کہ اسقدر عظیم جلیل تاکید کے بعد تاکہ انبیا کو عصمت عطا فرمائی گئی ہے یہ سخت شدید تہدید بھی فرما دی کہ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ اب جو اس اقرار سے پھر گیا فاسق ٹھہریگا چنانچہ اسی عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیا کرام علیہم الصلاۃ والسلام حضور کے مناقب وسیعہ ومناصب رفیعہ سے رطب اللساں رہتے اور اپنی پاک مجالس و محافل کو حضور کے ذکر اور مدح و ثنا سے زیب و زینت دیتے اور اپنی امت کو حضور کی تشریف آوری کی خوشخبری سناتے اور ان سے حضور پر نور پر ایمان لانے اور مدد کرنیکا عہد و پیمان لیتے یہانتک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں حضرت مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کہتا تشریف لایا اور جب ستارے روشن سرپا سے گگن تاب ہوئے تو اس آفتاب عالمتاب خاتمیت نے باہزاران جاہ و جلال طلوع اجلال فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین۔ عرائس امام ثعلبی میں ہے کہ ایک روز سلیمان علیہ السلام ہوا پر جا رہے تھے کہ انکا گزر مدینہ منورہ میں ہوا فرمایا هٰذِهٖ دَارُ هِجْرَةِ نَبِیٍّ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ یہ جگہ ہجرت گاہ نبی آخر الزماں ہے خوشا نصیب اس شخص کے جو اس پر ایمان لائے اور انکی پیروی کرے پھر وہاں سے حرم محترم پر گزرے دیکھا کہ اسکے آس پاس بت رکھے ہیں اور لوگ انھیں پوج رہے ہیں جب وہاں سے تجاوز کیا تو

Marfat.com

خانہ کعبہ نے گریہ وزاری شروع کی اللہ تعالیٰ نے سبب گریہ پوچھا عرض کی الٰہی
ھذا نبی من انبیائک وقوم من اولیائک مروا علی ولم یطوفوا ولم یصلوا عندی
ولم یذکروک بخیر فی الاصنام تعبد حول خداوندا یہ تیرے نبیوں میں سے
ایک نبی ہے اور تیرے اولیا میں سے ایک قوم ہے کہ انھوں نے مجھ پر گزر کیا مگر نہ
اترے اور نہ انھوں نے مجھ میں دوگانہ ادا کیا اور نہ میرے روبرو تیری تسبیح تہلیل کی
حالانکہ میرے آس پاس پوجے جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا اے کعبہ غم نہ کر میں بہت جلد تجھے
سجدہ کرنیوالوں سے بھر دونگا اور تجھ میں اپنا کلام نازل کرونگا اور اس سرزمین میں
ایسا رسول بھیجونگا جو میرے نزدیک تمام انبیا سے محبوب تر ہوگا اور ایسی قوم کو اس پر
مقرر کرونگا جو تجھے بنائے سنوارے گی اور تیری زیارت وطواف فرض کرونگا اور تجھے
بتوں کی پلیدی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک وصاف کرونگا پھر سلیمان علیہ السلام
بحکم پروردگار اس جگہ اترے اور نماز پڑھی اور بہت سے اونٹ گائے گوسفند ذبح
کیں اور اپنی قوم سے فرمایا یہ وہ مکان ہے جہاں سے نبی عربی ظہور فرمائیگا نصرت
الٰہی اسکے ہمرکاب ہوگی اور اسکی تلوار مخالفوں پر رواں ہوگی اور اسکی ہیبت جلالت
معاندوں کے قلوب میں تاثیر کریگی اپنے پرائے قریب بعید سب کو یکساں دعوت حق دیگا
اسکی رسالت واحکام شریعت میں کسی قسم کا فتور واقع نہ ہوگا خوشا نصیب اس شخص کے
جو وقت بعثت اسکی تصدیق کرے اور اسکی خدمت وملازمت سے سرفراز ہو حاضرین
نے پوچھا یا نبی اللہ آپ کی اور اسکی بعثت کے درمیان کتنا زمانہ ہوگا فرمایا قریب ایک ہزار
سال کے ابن عساکر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
لم یزل اللہ یتقدم فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ادم فمن بعدہ ولم ینزل
امر تتباشر بہ وتستفتح بہ حتی اخرجہ اللہ فی خیر امۃ وفی خیر قرن
فی خیر اصحاب فی خیر بلد ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں

Marfat.com

آدم اور اُنکے بعد کے سب انبیا علیہم السلام سے پیشینگوئی فرماتا رہا اور قدیم سے سب اُمتیں حضور کی تشریف آوری کی خوشیاں مناتی اور حضور کے توسل سے اپنے اعدا پر فتح مانگتی آئیں۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اُس جناب کو بہترین امم اور بہترین زمانہ اور بہترین اصحاب اور بہترین بلاد میں ظاہر فرمایا جسکی تصدیق خود قرآن عظیم فرما رہا ہے وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ یعنی اُس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر اسکے وسیلہ سے فتح چاہتے پھر جب وہ جانا پہچانا اُنکے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے سو خدا کی پھٹکار ہو منکروں پر **علما** فرماتے ہیں جب یہود مشرکوں سے لڑتے دعا کرتے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّذِيْ نَجِدُ صِفَتَهٗ فِي التَّوْرٰىةِ الٰہی ہمیں صدقہ میں اُس نبی آخر الزماں کے جسکی تعریف ہم توراۃ میں پاتے ہیں اُنپر فتح دے **مولانا روم** علیہ الرحمۃ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں

سجدہ میکردندی کہ ای رب بشر	در عیاں ارشاں ہر چہ زود تر	تا بنام احمد انہ یستفتحون
باغیاں شاں میشدندی سرنگوں	ہر کجا حرب مہولی آمدی	غوث شاں کرا می احمد بدی
ہر کجا بیماری مرمن بدی	یا وشاں دا روی شانی شدی	نقش او میگشت اندر راہ شاں
در دل و در گوش و در افواہ شاں	اینہمہ انکار کفران زا وشاں	چوں در آمد سید آخر زماں
آں ہمہ تعظیم و تفخیم و وداد	چوں بدیدندش بصورت بر وباد	قلب آتش دیدہ و روح شدند
قلب را در قلب کی بود ست راہ		

اسی پیمان الٰہی کے سبب حضرت عیسے علیہ السلام آخر زمانہ میں نزول فرما کر باوجود منصب نبوت پر معمور ہونیکے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بنکر رہیں گے اور حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے اور حضور کے ایک اُمتی و نائب یعنی امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم

Marfat.com

منکہ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ ابن مریم (علیہ السلام) تم میں اُترینگے (آئینگے)
سے ہوگا اور یہی باعث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام
بارے میں ارشاد فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لو ان موسیٰ کان حیا
الیوم ما وسعہ الا ان یتبعنی قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر
آج موسےٰ (علیہ السلام) دنیا میں ہوتے میری پیروی کے سوا اُنکو کچھ گنجائش نہ تھی
پس یہ آیۂ کریمہ صاف وصریح طور سے دلالت کر رہی ہے اور بیشک ہی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں سب سے زیادہ عزت
و وجاہت اور شان وشوکت والے اور تمام اولین وآخرین انبیاء ومرسلین خلق اللہ میں
سے افضل واعلیٰ سید کُل ہادی سبل ہیں اور جو نسبت امتوں کو انبیاء ورسل سے ہے
وہ انبیاء ورسل کو اس سید کُل سے ہے جب تو پروردگار عالم نے اُن سب سے حضور کے
بارے میں اس طرح کا عہد وپیمان لیا اور اُنھیں حضور پر ایمان لانے آپکی مدد کرنے کا
یہ سخت وشدید حکم کیا اور طرح طرح کے فضائل وکمالات اور خصوصیات وخوارقِ عادات
سے حضور کو سرفراز فرمایا جنکا عشر عشیر بھی دوسروں نے نہ پایا بلکہ جس نے جو پایا وہ بھی
جناب کے طفیل میں پایا۔ قرآن عظیم حضور کے اوصاف جمیلہ وفضائل جلیلہ سے مملو
اور کتب سماویہ واحادیث وآثار صحیحہ اُس ذات ستودہ صفات کے محامد ومناقب سے
مشحون ہیں کتب ائمہ اعلام وعلمائے کرام حضور کی حمد وثنا اوصاف وفضائل خصائل و
شمائل میں بکثرت موجود ہیں مگر اُن میں سے بعض کا یہاں نقل کرنا ضرور ہے کہ عنوان بیان
فضائل حضور ہے فاقول وباللہ التوفیق

سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فضل عطا کیا کہ تمام
کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نہیں بھیجا ہے
تمھیں اے محبوب مگر رحمت سارے جہان کے لیے اور عالم ماسوا

Marfat.com

انبیا اولیا ملئکہ وغیرہ سب داخل تو لاجرم حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُن سب کے واسطے سراپا رحمت ہوئے اور وہ سب حضور کی بارگاہ عالیجاہ سے مستفیض وبہرہ ور جسکی قدرے تفصیل بیان اول میں گزری۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تحت آیۂ مذکورہ تحریر فرماتے ہیں لَمَّا كَانَ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ لَزِمَ اَنْ يَّكُوْنَ اَفْضَلَ مِنْ كُلِّ الْعٰلَمِيْنَ جب حضور تمام عالم کے واسطے رحمت ہوئے تو واجب ہوا کہ تمام ماسوا اللہ سے افضل ہوں۔

دوسرے تمام انبیائے سابقین کو اللہ تعالیٰ نے خاص ایک قوم یا ایک بستی کیطرف مبعوث فرمایا جس سے آگے تجاوز نہ کرسکے کما قال تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ نہ بھیجا ہم نے کوئی نبی مگر ساتھ زبان اُسکی قوم کے مگر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام خلق کی طرف رسول بناکر بھیجا کما قال تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ نہ بھیجا ہم نے تمھیں اے حبیب مگر سب لوگوں کے واسطے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت سے لوگ بیخبر ہیں اور یہ ظاہر کہ ایک ولایت کے بادشاہ یا ایک بستی کے حاکم سے شہنشاہ مملکت کشور بدرجہا افضل واعلیٰ وشوکت وجاہت والا ہوگا تو

سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی	سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اس آیت کا بھی مفصل بیان اوپر گزرا۔ تیسرے حضور کے دین کو تمام ادیان پر غالب اور حضور کی اُمت کو سب اُمتوں سے بہتر فرمایا کما قال تعالیٰ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اُسے تمام دینوں پر وقال تعالیٰ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم سب سے بہتر امت ہوا اور لوگوں کے لیے ظاہر کیے گئے ہو اور جب حضور کا دین سب دینوں سے اعلیٰ واکمل اور سب پر غالب اور آپکی اُمت تمام امم سے بہتر وافضل تو لاجرم اس دین کا

Marfat.com

صاحب اور اس امت کا آقا صاحب دین و امت والوں سے افضل ہے اللہ تعالیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم چوتھے سب سے زیادہ عزت و جاہت
پیار و محبت خداوند عالم کا اپنے محبوب کے حال پر ملاحظہ کیجیے کہ ہر نبی کو ان کے نام
لیکر پکارا کما قال تعالیٰ یَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ وقال تعالیٰ یٰنُوْحُ
اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وقال تعالیٰ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وقال تعالیٰ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ
خَلِیْفَةً وقال تعالیٰ یٰذَكَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ وقال تعالیٰ یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ
مگر اپنے حبیب کو جہاں کہیں یاد فرمایا پیارے خطاب سے ملقب فرمایا ہے ای سے
جو صاف وصریح اس پر دلالت کرتا ہو کہ اسکی بارگاہ میں حضور سے زیادہ کوئی محبوب و پیارا
عزت و جاہت والا نہیں ہے مثلاً کہیں فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ ای نبی ہم نے
تجھے رسول کیا یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ اے رسول پہنچا جو تیری طرف اترا
کہیں فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اے کپڑا اوڑھنے والے رات میں کھڑے رہا کر
مگر تھوڑا یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اے چادر میں منہ لپیٹے سونے والے کھڑا ہو
کر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بیان فرما یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِیْنَ اے سردار ہے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بیشک آپ رسول ہیں
طٰهٰ۔ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤی ہم نے تجھ پر قرآن اسلیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑے

القاب کیسے کیسے خدا نے کیے عطا	حضرت رسول پاک کو قرآن میں ہا
لیکن کہیں پکارا تو یٰۤاَیُّهَا کہیں کہا	تم یوں اور کہیں وا ضحیٰ والضحیٰ
کیا میرا علم و عقل صفت آپکی کروں	تم سب پہ صد درود میں دن کرتی رہوں

امام عز الدین ابن عبد السلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں جب کوئی بادشاہ تمام امرا
کو نام لیکر پکارے اور ان میں سے خواص ایک کو تو کہے یا مخاطب کرے یا صفت خاص

Marfat.com

سلطنت اسی صاحبِ عزت اسی سردار مملکت تو کیا کمی کو اس امر میں کسی طرح کا شک و شبہ باقی رہیگا کہ وہ بادشاہ کے نزدیک تمام عمائد سلطنت و ارکینِ مملکت سے زیادہ محبوب پیارا اور عزت و وجاہت والا ہے حضرت فاضل بریلوی مدظلہم العالی اپنے رسالہ مبارکہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں اسجگہ یوں افادہ فرماتے ہیں خصوصاً یاایھا المزمل اور یاایھا المدثر تو وہ پیارے خطاب ہیں جنکا مزہ اہل محبت ہی خوب جانتے ہیں ان آیات کے نزول کے وقت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاپوش اوڑھے جھرمٹ مارے لیٹے تھے اسی وضع حالت سے حضور کو یاد فرما کر ندا کی گئی جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے او بانکی ٹوپی والے او دھانی دوپٹے والے ع او دامن اٹھا کے جانیوالے ؎ پھر نہایت کار یہ کہ یہود و مدینہ و مشرکین کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاہلانہ گفتگوئیں کرتے انھیں بغرض رد و ابطال بارہا نقل فرمایا گیا مگر ان گستاخوں کی بے ادبانہ ندا کا نام اقدس لیکر پکارنے کا محل نقل میں بھی ذکر نہ آیا ہاں جہاں انھوں نے وصف کریم سے ندا کی تھی اگرچہ انکے زعم میں بطور استہزا تھی اسے قرآن مجید نقل کرلایا قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ بولے او وہ جسپر قرآن اترا صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف حضرات انبیائے سابقین کے کہ ان سے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں یٰنُوْحُ قَدْ جَادَلْتَنَا ۚ وَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰٓاِبْرٰهِیْمُ ۚ یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ پانچویں اگلی امتیں اپنے انبیا کو نام لیکر پکارا کرتیں حواریوں نے کہا یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ یہاں اپنے رب کی یہ تعظیم و توقیر کہ انکی امت مرحومہ پر انکا نام لیکر پکارنا حرام فرمایا گیا کما قال تعالیٰ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو

Marfat.com

کرامی زید امی عمر بلکہ ادب سے اُنکی خدمت میں یوں عرض کرو یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا سید المرسلین
یا خاتم النبیین۔ یا شفیع المذنبین ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس
آیہ کی تفسیر میں راوی قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فنھاھم اللہ عز وجل
اعظاما لنبیہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ یعنی پہلے
حضور کو یا محمد یا ابا القاسم کہا جاتا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے منع فرمائی
جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہا کرتے لہذا علمائے کرام فرماتے ہیں کہ نام
اقدس لیکر ندا کرنا حرام ہے اور واقعی محل انصاف ہے کہ جب انھیں اُنکا رب تبارک و تعالیٰ
نام لیکر نہ پکارے تو غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے بلکہ اُس آقائے نامدار
سردار وقار کے طفیل میں اُنکے غلاموں کی بھی یہ عزت و توقیر ہوئی کہ انھیں بھی
پیارا خطاب عطا ہوا اور تمام امم سابقہ سے اُنکا خطاب ممتاز ٹھہرا اگلی امتوں کو اللہ تعالیٰ
یا ایھا المساکین فرمایا کرتا تورات مقدس میں جا بجا یہی لفظ ارشاد ہوا اس امت
مرحومہ کو تورات میں حمادون فرمایا گیا اور قرآن عظیم میں یا ایھا الذین امنوا کہکر پکارا
گیا چھٹے اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور سے پہلے جتنے انبیائے کرام و مرسلین عظام
علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے کبھی کسی کی جان کی زمان کی شہر کی باتوں کی قسم یاد
نہ فرمائی مگر اپنے پیارے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر مرتبہ جلیل عطا فرمایا
کہ اُنکی جان اُنکے زمانہ کی اُنکے شہر کی اُنکی باتوں کی قرآن نے قسم کھائی کما قال تعالیٰ
لعمرك انھم لفی سکرتھم یعمھون ○ تمہاری جان کی قسم اے محبوب وہ کافر اپنے نشہ
میں اندھے ہو رہے ہیں وقال تعالیٰ لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد
قسم یاد کرتا ہوں میں اس شہر کی جسمیں اے جان عالم آپ تشریف فرما ہیں وقال تعالیٰ
وقیلہ یا رب ان ھؤلاء قوم لا یؤمنون ○ مجھے قسم ہے رسول کے اس کہنے کی
کہ اے رب میرے یہ قوم ایمان نہیں لاتی وقال تعالیٰ والعصر ان الانسان لفی خسر

Marfat.com

آسمان سے نہ ماہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں پہ مرتبہ جلیلہ اس جان محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے اُنکی جان کی اُنکے زمانہ کی اُنکے شہر کی اُنکی باتوں کی قسم کھائی ہو۔ ابن مردویہ اپنی تفسیر میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ما حلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقال لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون وحياتك يا محمد یعنی اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آیۂ لعمرك میں فرمایا مجھے تیری جان کی قسم اور محمد بیہقی ابونعیم وغیرہ محدثین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ما خلق اللہ وما ذرأ وما برأ نفسا اکرم علیہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما حلف اللہ بحیاۃ احد قط الا بحیاۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون پروردگار عالم نے کوئی ایسا نہ بنایا نہ پیدا فرمایا نہ آفرینش کیا جو اُسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو نہ کبھی اُنکی جان کے سوا کسی کی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں شفا شریف میں ابوالجوزاء سے منقول ہے کہ اُنھوں نے فرمایا ما اقسم عزوجل بحیاۃ احد غیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ اکرم البریۃ عند اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی کی جان کی قسم یاد نہ فرمائی سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ وہ اُسکے نزدیک تمام خلق سے زیادہ عزیز تھے مواہب میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ اُنھوں نے خدمت اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی بابی انت وامی یا رسول اللہ قد بلغ فضیلتك عند اللہ تعالیٰ ان اقسم بحیاتك دون سائر الانبیاء ولقد بلغ فضیلتك عنده ان اقسم بتراب قد میك فقال لا اقسم بهذا البلد یا رسول اللہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پہ قربان بیشک حضور کی بزرگی خدا تعالیٰ کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ اُس نے حضور کی

Marfat.com

زندگی کی قسم یا فرمائی نیابتی انبیاء کی اور تحقیق حضور کی خصوصیت کی بیان میں اس بات
کو بھی کہ اللہ نے حضور کی خاک پاک کی قسم یاد فرمائی کہ فرقان نے بجز قسم یاد فرمانے حضور کی
میں آپ تشریف فرما ہیں **ساتویں** اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اپنے پیارے کے
سب انبیاء سے پہلے یاد فرمایا بعد ازاں اوروں کو تاکہ تقدم فی الذکر دلیل علو شان ہو فرمایا
تعالیٰ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى
وَعِيْسَى الخ یاد فرمائے جبکہ عہد لیا ہم نے نبیوں سے اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم
اور موسےٰ اور عیسےٰ سے۔ ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شمائل ترمذی مذکورہ فرماتے
ہیں قدم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تعظیما وتکریما وایماء الی فضلہ بمجیئہ فی غالب
الارواح المشار الیہ بقولہ کنت نبیا وادم بین الروح والجسد یعنی یہ شرف
ہمیں ہمارے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب انبیاء سے پہلے بڑی تعظیم
تکریم ذکر فرمایا ہے لہذا اس جانب اشارہ کیا ہو کہ آپ عالم ارواح میں سب سے پہلے
مرتبہ نبوت پر فائز ہوئے جسکی جانب قول حضور کنت نبیا الخ میں فرمایا کہ ہم روح وجسد میں
مشیر ہے دوسری آیت میں فرماتا ہے اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ الخ
فوح الخ بیشک اے حبیب ہم نے تمہاری جانب وحی بھیجی جیسے کہ نوح کی جانب ہم نے وحی
فرمائی اسکے تحت میں بھی مولانا موصوف تحریر فرماتے ہیں وفیہ تلویح الی فضلہ علیہ
قدامہ علی رسل وکان یمکن ان یقال کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ
اوحینا الیک یعنی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وشرف کی طرف اشارہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام رسولوں سے پہلے ذکر فرمایا اگر حضور کا فضل وشرف
ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا تو کما اوحینا الی نوح الخ کہہ پیچھے اور اما اوحینا الیک کہہ
پیچھے کہنا ممکن تھا **شفا شریف** میں سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو عرض کیا یا رسول اللہ

Marfat.com

یا محمد ان اللہ تعالیٰ بلغ من فضیلتک عندہ انہ بدأ بذکرک قبل ذکر الانبیاء وذکرک
قبل ذکرھم وقال واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک وانما نوح الخ
یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان تحقیق آپکی فضیلتوں سے اللہ کے نزدیک
یہ فضیلت ہے کہ آپ کو سب انبیاء سے پیچھے بھیجا اور سب سے پہلے ذکر کیا پس فرمایا
اور جب کہ عہد لیا ہم نے پیغمبروں سے اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسے
علیہم الصلوٰۃ والسلام، ابو نعیم دلائل میں اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں اور ابن
النجار تاریخ میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے کنت اول الانبیاء فی الخلق واٰخرھم فی البعث فلذا وقع ذکرہ
مقدما فیما قبل نوحا وغیرہ یعنی حضور نے فرمایا ہے میں سب انبیاء سے پہلے پیدا کیا گیا اور
سب سے پیچھے بھیجا گیا لہذا حضور کا ذکر آیۂ مذکورہ میں حضرت نوح علیہ السلام وغیرہ انبیائے
کرام سے پہلے واقع ہوا امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فی ھذا
تفضیل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لتخصیصہ بالذکر قبلھم اس آیت سے
ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت عیاں ہوتی ہے کہ حضور کو خاص طور سے
سب سے پہلے ذکر فرمایا ہے آٹھویں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ یہ رسول ہیں
کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی کچھ ان میں وہ ہیں جنسے خدا نے کلام کیا اور
ان میں بعض کو درجوں بلند فرمایا۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ سے
مراد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ جنکو بوجوہ متعددہ و مراتب متباعدہ سائر
انبیائے کرام پر فضل و اعلیٰ بلند و بالا فرمایا اور نام نامی اسلیے ظاہر نہ فرمایا کہ اہتمام تمام
میں حضور کے فضل و شرف اور تعظیم و تکریم و رفعت و قدر کی طرف اشارہ ہے یعنی وہ
ایسے جلیل القدر و رفیع الشان ہیں کہ نام کو پانا تو انھیں کی جانب ذہن سبقت کریگا

Marfat.com

اور خیال جائیگا شیخ ھدایہ میں فرماتے ہیں باتفاق مفسران مراد بانبی صلی اللہ علیہ وسلم و گفتہ اند کہ دریں ابہام از تعظیم فضل و اعلائی قدر او است و نحن نبین برعارف باسالیب کلام و شہادت ست باینکہ وی متمیز و متعین ست چنانکہ اعتبار نیست

ف

بآں کویں چوں انبیائے سابقین کی قوم کے کفار اُن سے جاہلانہ جھگڑے پیش کرتے تو وہ حضرات خود انہیں جواب دیتے اور رفع الزام فرماتے مثلاً جب نوح علیہ السلام سے اُنکی قوم نے کہا انا لنرٰنک فی ضلٰل مبین بیشک ہم تمہیں کھلا گمراہ پاتے ہیں فرمایا یٰقوم لیس بی ضلٰلۃ ولکنی رسول من رب العلمین اے قوم مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں میں تو رسول پروردگار عالم ہوں جب ہود علیہ السلام سے عاد نے کہا انا لنرٰنک فی سفاھۃ وانا لنظنک من الکذبین یقیناً ہم تمہیں حماقت میں خیال کرتے ہیں اور ہمارے گمان میں تم بیشک جھوٹے ہو فرمایا یٰقوم لیس بی سفاھۃ و لکنی رسول من رب العلمین اے میری قوم مجھ میں اصلا سفاہت نہیں میں تو پیغمبر ہوں رب العلمین کا شعیب علیہ السلام سے جب اصحاب مدین نے کہا انا لنرٰنک فینا ضعیفا ولولا رھطک لرجمنٰک وما انت علینا بعزیز ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارے ساتھ یہ چند آدمی نہ ہوتے تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے اور ہماری نگاہ میں تم کچھ عزت والے نہیں) فرمایا یٰقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ و اتخذتموہ وراءکم ظھریا اے میری قوم کیا میرے کنبے کے یہ چند لوگ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں اور اُسے تم بالکل بھلا بیٹھے ہو جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون نے کہا انی لاظنک یٰموسیٰ مسحورا میرے گمان میں تو اے موسیٰ تم پر جادو ہوا) فرمایا لقد علمت ما انزل ھٰؤلاء الا رب السمٰوٰت والارض بصائر وانی لاظنک یٰفرعون مثبورا تو خوب جانتا ہے کہ انہیں نشانیوں کو آسمان و زمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو اور میرے یقین میں تو اے فرعون تو ہلاک

Marfat.com

ہوتے والا ہو مگر جب حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار نے گستاخیاں زبانیں درازیاں کیں تو حضور کو لب جاں بخش ہلانے کی تکلیف بھی نہ ہوئی کہ خود اُنکے رب جل وعلا اپنے محبوب کی طرف سے اُن گستاخوں کی بیہودہ باتوں کے جواب عطا فرمائے جابجا اُن خبیثوں کے الزام رفع فرمائے اور اپنے حبیب کی طرح طرح تنزیہ و تبریت فرمائی جو حضور کے لیے بذات خود جواب دینے سے بدرجہا بہتر اور حضور کے فضل و شرف کے مظہر ہوئے مثلاً جب کفار نے حضور کی شان میں کہا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ○ اے وہ جس پر قرآن اُترا بیشک تم مجنون ہو حق تعالیٰ نے فرمایا نٓ ○ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○ قسم ہے قلم اور اُن کی جو سطریں ملکہ کی تو اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ○ اور بیشک تیرے لیے اجر بے پایاں ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ اور بیشک تو بہت بڑے خلق پر ہے کہ ان دشمنانِ دین و ایمان کی بدزبانیاں بیہودہ گفتگو میں سنکر صبر و تحمل کرتا ہے اور اُنکے ساتھ رحم و کرم سے پیش آتا ہے اور جب تو ایسے صفات کے ساتھ متصف ہے جو بڑے بڑے عقلا میں بھی نہیں تو تجھے مجنون کہنے والا خود مجنون ہے فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ بِاَیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ○ عنقریب تو اور تجھے مجنون کہنے والا دیکھ لیگا کہ تم دونوں میں سے کون مجنون ہے آج وہ اپنے کور باطنی و بے عقلی سے جو چاہے بک لے کل سب پر کھل جائیگا کہ مجنون کون تھا اِنَّ رَبَّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ بیشک تیرا رب جانتا ہے اُسے جو اُسکی راہ سے بوجہ کور باطنی و دیوانگی کے گمراہ ہوا اور وہ جانتا ہے اُسے جس نے ہدایت پائی روشنی عقل میں عقلا کی طرح [illegible] نہ فرمائی گئی بلکہ اپنے محبوب کو مجنون کہنے والے کے تمامی عیوب بیان فرما دیئے فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ پس اے حبیب آپ جھوٹوں (کفار مکہ) کے ساتھ نرمی سے پیش نہ آئیے وہ تو یہ چاہتے ہیں اور وہ [illegible]

Marfat.com

رکھتے ہیں کہ اگر آپ اُن سے نرمی کریں تو وہ بھی آپ سے نرمی کریں ولا تطع کل حلاف مھین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم اور نہ نرمی کرو تم جھوٹی قسمیں کھانے والے ذلیل دھوار عیب والے طعنے غیبت سخن چیں نیک کام سے روکنے والے بخیل ظالم و جائر فاسق و دغا جو مرتکب بانواع سیئات سخت رو درشت خو بد خلق شدید الخصومت سے کہ بعد پائے جانے ان سب عیبوں کے حرامی ہے **تفسیر زاہدی** میں مذکور ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع قریش میں ولید پلید پر تلاوت فرمائی اُس نے سب عیوب سوائے حرام زادگی کے اپنے میں پائے دل میں خیال کیا کہ میں سردار قریش اور معروف نسب ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دریوزہ نہیں پھر میں حرامی کیسے ہوا اور تلوار کھینچکر ماں کے پاس آیا اور کہا محمد نے آج مجھے حرامی کہا ہے اور وہ جھوٹ نہیں بولتے ہیں بتا میں حرامی کس طرح ہوا ورنہ قتل کرونگا ماں نے بخوف جان اقرار کیا اور کہا کہ تیرا باپ نامرد و بے اولاد تھا اُسکے بھتیجے میراث لینا چاہتے تھے مجھے ناگوار ہوا میں نے ایک غلام خریدا اور تو اُس کے نطفہ سے پیدا ہوا اسی طرح جب حضور نے دعوت اسلام آغاز کی اور آیاتِ قرآنیہ اہل مکہ کو سُنائیں کفار نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے خطا کی اور اپنے اپنے باپ دادا کے دین سے گمراہ ہوا ہمیں اپنے دل سے باتیں گڑھ گڑھکر سناتا ہے اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کی جانب سے جواب دیا **وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى** قسم ہے شہاب ثاقب یا ستارہائے فلک کی جبکہ وہ طلوع یا غروب کریں نہ تمہارا صاحب (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) گمراہ ہوا اور نہ اُس نے خطا کی اور نہ وہ اپنے دل سے کوئی بات بنا کر کہتا ہے نہیں ہے اُس کا کلام مگر وحی جو نازل ہوتی ہے جبرئیل نے آکر اُسے سکھائی۔ شیخ مدارج میں فرماتے ہیں کہ آیات محکم حضور کے

Marfat.com

فضل وشرف سے ایسی پُر ہیں کہ اُس کا عد و احصا ناممکن ہے و اما سورۂ والنجم پس تحقیق
متضمن ست آیات او از فضل وشرف مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چیزے را کہ ممکن نیست عد
واحصائے آں متعذر ست وصول بکنہ حقیقت آں **اقول** اسیطرح آیات سورۂ فتح حضور کے
فضل وشرف سے لبریز ہیں مگر چونکہ اُنکے متعلق علحدہ بیان لکھنے کا ارادہ ہی لہذا انھیں
یہاں شمار میں داخل نہیں کیا جب واقعۂ معراج سنکر کفار نے حضور کی تکذیب کی اور آزمانے
کو علامات بیت المقدس اور حالاتِ کارواں پوچھے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے روبرو
بیت مقدس کردیا کہ اُسے دیکھکر بتائیں اور فرمایا سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی پاکی ہے اُس ذات کو جو لیگیا اپنے بندہ کو رات
میں مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور دوسری آیت میں فرمایا مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عجائب وغرائب عالم بالا دیکھے اُس میں
وہ جھوٹا نہیں کیا تم اُس سے اُس دیکھے ہوئے میں جھگڑا کرتے ہو لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ
رَبِّهِ الْکُبْرٰی بیشک اُس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں جب نزول وحی
میں دیر لگی کافر بولے اِنَّ مُحَمَّدًا وَدَّعَهٗ رَبُّهٗ وَقَلَاهُ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکے
رب نے چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا حق تعالیٰ نے فرمایا وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَكَ
رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۝ اے محبوب تیرے رخِ روشن کی قسم اور تیری زلف مشکیں کی قسم جبکہ
وہ تیرے چاند سے چہرے پر بکھر کر آئے نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا بیدین
جلکر تجھپر طوفان جوڑتے اور جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ
تجھپر خدا کی بڑی مہر ہے وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی اور تیرے لیے ہر ساعت آئندہ
گزشتہ سے بہتر ہی اور تیرے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے یا تیرے لیے آخرت دنیا
سے بہتر ہے وہاں جو نعمتیں تجھے ملیں گی اور جو حمتیں خدا کی تجھپر نازل ہونگی نہ کسی کی
آنکھ نے دیکھیں نہ کسی نے سُنیں جنکا اجمال یہ ہے کہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ

Marfat.com

سَوْفَ يُعْطِيكَ فَتَرْضٰى ○ عنقریب تجھے تیرا رب اتنا دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا اور تمام اولین و آخرین مخالفین و موافقین پر روشن ہو جائیگا کہ تیرے رب کو تیری برابر کوئی عزیز پیارا نہ تھا اگر آج یہ کور باطن نہیں جانتے تو نہ جانیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جب حضور نے اپنے اقربا کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور دین اسلام کی طرف دعوت کی ابولہب ملعون نے کہا تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ الِهٰذَا جَمَعْتَنَا ہمیشہ تمہارے لیے ہلاکی اور ٹوٹنا ہو کیا ہمیں اسی لیے تم نے جمع کیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ہلاک ہو وہ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ نہ دیا اسے اس کے مال نے اور نہ کمائی نے سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ عنقریب داخل ہوا چاہتا ہے وہ بھڑکتی آگ میں وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○ اور اسکی عورت سر پر لکڑیاں اٹھانیوالی کے گلے میں مونجھ کی رسی جب کفار بولے وَالِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا اور بازار میں پھرتا ہے حق تعالیٰ نے فرمایا مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ نہیں بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے رسول مگر یہ کہ وہ سب کھانا کھاتے اور بازار میں پھرتے تھے جب کفار نے حضور کو قرآن عظیم تلاوت فرماتے سنا بولے لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اگر ہم چاہیں تو ایسا کہہ سکتے ہیں نہیں ہے یہ مگر گزروں کی قصہ کہانیاں اللہ تعالیٰ نے جواب دیا قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ اے حبیب ان بیدینوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ایک چھوٹی سی سورۃ اسکی مثل بنا لاؤ اور فرما دیجیے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ اگر تمام جن و انس ملکر اس قرآن کی مثل لانا چاہیں تو ایسا نہیں لا سکتے جب کفار نے حضور سے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا تم رسول نہیں ہو حق تعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ

Marfat.com

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی تو بیشک مرسلوں سے ہے جب کفار نے حضور کو شاعری کا عیب لگایا اور کہا انا لتارکو الھتنا لشاعر مجنون کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر مجنون کے باعث چھوڑ دیں اللہ تعالیٰ نے جواب دیا مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ہم نے انھیں شعر سکھایا ہے اور نہ انکے لائق تھا جب ابن ابی ملعون نے حضور کی شان میں یہ کلمہ ملعونہ کہا لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ ساری عزت تو خدا اور رسول اور مومنین کو ہے پر منافقوں کو خبر نہیں جب عاص ابن وائل شقی نے شہزادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر حضور کو ابتر کہا خاطر عاطر کو ملال ہوا پروردگار عالم نے اپنے محبوب کی تشفی خاطر فرمائی اور جواب دیا اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ بیشک ہم نے تمھیں خیر کثیر عطا فرمائی جس سے قیامت تک تمھارا نام نامی روشن اور دونوں جہان میں تمھاری حمد و ثنا کا غلغلہ بلند ہوگا اور ہر جگہ تمھارے ذکر کا چرچا ہوتا رہیگا کچھ اولاد ہی پر نام و نشان کا باقی رہنا منحصر نہیں بہتیرے صاحب اولاد گزرے جنکا نام و نشان تک باقی نہیں رہا تم اس بدبخت کے کہنے سے ملول و محزون نہ ہو بلکہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○ اپنے رب کے شکریہ میں اسکے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو بیشک تمھیں ابتر کہنے والا اور تم سے دشمنی رکھنے والا خود ابتر اور نسل بریدہ ہے کہ جن بیٹوں پر وہ ناز کرتا ہے وہی اسکے دشمن ہو کر تمھارے دین میں مل جائیں گے اور تمھارے دینی بیٹے کہلائیں گے اور وہ منقطع النسل اور گمنام رہ جائیگا مسلمانو مقام غور ہے کہ جب اراکین سلطنت و عمائد مملکت سے باغیانہ سرکشی بے ادبانہ و گستاخانہ پیش آئیں اور بادشاہ ان سب کے جواب انھیں پر چھوڑ دے مگر ایک سردار عالی وقار کی طرف سے مخالفوں کو خود جواب دے اسے کچھ بولنے سنے

Marfat.com

تو کیا ہر ذیعقل اس معاملہ کو دیکھکر یہ یقین نہ کریگا کہ بارگاہ سلطانی میں جو اس خاص شخص کا اعزاز و اکرام ہے کسی کا نہیں اور جو خاص نوازش اسکے حال پر ہے کسی پر نہیں فَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ دسویں حضور کو مقام محمود یعنی شفاعت کبریٰ عطا فرمائی کما قال تعالیٰ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ عنقریب تجھے تیرا رب مقام محمود میں پہنچائیگا کہ جہاں آدم صفی اللہ سے لیکر عیسے روح اللہ تک ہیبت الٰہی سے تھرائیں گے نفسی نفسی فرمائیں گے مگر ہمارے آقائے نامدار حبیب پروردگار علیہ صلوٰۃ العزیز الغفار اَنَا لَهَا میں ہوں شفاعت کے لیے اَنَا لَهَا میں ہوں شفاعت کے لیے فرمائیں گے اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوکر سجدے میں جائیں گے تب اُنکا رب تبارک وتعالیٰ فرمائیگا یٰمُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد اپنا سر اُٹھا اور عرض کر کہ تیری عرض سُنی جائیگی اور مانگ کہ تجھے عطا ہوگا اور شفاعت کر کہ تیری شفاعت قبول ہے اُسوقت تمام اولین و آخرین میں حضور کی حمد و ثنا کا غل ہوگا اور ہر موافق و مخالف دوست و دشمن پر حضور کا فضل و شرف عیاں ہوگا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ گیارھویں حضور کو حوض مورود عطا فرمائی کہ جسکا طول و عرض ایک ماہ کی راہ ہے اور پانی اُسکا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اُسے ایکبار پیے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا کما قال تعالیٰ۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ ہمنے عطا کیا تمہیں اے محبوب حوض کوثر کہ جس سے قیامت کے دن تم اپنی اُمت کی پیاس بجھاؤ گے۔ بارھویں حضور کی اطاعت بعینہٖ اطاعت الٰہی اور حضور کی نافرمانی بعینہٖ رب عزوجل کی نافرمانی ٹھہری کما قال تعالیٰ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جس نے اطاعت کی رسول کی بیشک تحقیق اُس نے

Marfat.com

اطاعت کی اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ جس نے میری تابعداری کی اُس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی شفا شریف میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی یا بی انت وامی یارسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان جعل طاعتک طاعته فقال من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وبابی انت وامی یارسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عندہ ان اھل النار یودون ان یکون اطاعوک وھم بین اطباقھا یعذبون یقولون یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان بیشک حضور کی فضیلت خدا کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ اُس نے آپکی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا اور بیشک آپکی فضیلت بارگاہ رب عزوجل میں اس انتہا کو پہنچی کہ دوزخی اُسوقت آپکی طاعت کو چاہیں گے جبکہ وہ طبقات نار میں عذاب دیے جاتے ہونگے کہیں گے کاش ہم اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کرتے

(۱۳) اللہ تعالیٰ نے حضور کی اطاعت کو اپنی محبت کی شرط اور موقوف علیہ ٹھہرایا اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اے محبوب آپ لوگوں سے فرمادیجیے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھنا چاہتے ہو تو میری فرمانبرداری اور اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

(۱۴) حضور کا شرح صدر فرماکر نور ایمان وعرفان اور علم وحلم وحکمت سے بھرا کہا قال تعالیٰ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ اے حبیب کیا ہم نے تمہارے سینہ کو کشادہ نہ فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں شرحہ بنور الاسلام حضور کا سینہ نور اسلام سے کشادہ فرمایا شمل

Marfat.com

فرماتے ہیں شرحہ بنور الرسالۃ اُسے نورِ رسالت سے مشروح فرمایا حسن رضی
اللہ عنہ فرماتے ہیں مَلَأَہٗ عِلْمًا وَحِکْمًا حضور کے سینہ کو چاک فرما کر علم و حکمت سے
بھر دیا۔ (۱۵) حضور پر اعبائے رسالت کو جو کہ سخت گراں بار اور جس کا تحمل دشوار تھا
آسان فرمایا کما قال تعالیٰ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ
(۱۶) حضور کے ذِکر کو بلند فرمایا کما قال تعالیٰ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ہم نے آپکے
ذِکر کو بلند فرمایا بایں طور کہ ہمارے نام کے ساتھ آپ کا نام لیا جائے ہمارے ذکر
کے ساتھ آپ کا ذکر کیا جائے جو ہماری ربوبیت کا قائل ہو وہ آپکی رسالت کا قائل ہو
بلکہ حقیقت میں حضور کا ذکر اللہ کا ذکر ہے جیسا ملا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں۔ وَ
لَا یَبْعُدُ اَنْ یُّقَالَ الْمُرَادُ بِرَفْعِ ذِكْرِهٖ اَنَّهٗ جَعَلَ ذِكْرَهٗ ذِكْرًا كَمَا جَعَلَ طَاعَتَهٗ لِطَاعَتِهٖ
وَلَا مَقَامَ فَوْقَ هٰذَا فِی الْمَرْتَبَةِ یہ کہنا بعید نہیں ہے کہ مراد رفع ذکر حضور سے یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے اُنکے ذکر کو اپنا ذکر فرمایا جیسے اُنکی طاعت کو اپنی طاعت فرمایا کہ کوئی
مرتبہ اس سے بالا نہیں ہے۔
(۱۷) حضور کے دست مبارک کو اپنا ید قدرت فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا
یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ۔ بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ
جزایں نیست کہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے اُنکے ہاتھوں پر۔
(۱۸) جنگ بدر میں جو کفار پر حضور نے مٹی کنکر پھینکے اُن کو اللہ نے اپنا پھینکنا فرمایا
وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی اے محبوب تم نے جو کنکریاں پھینکیں وہ
تم نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکیں مسلمانو تمہارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی عظمت و فضیلت اس حد کو پہنچی کہ حضور کا فعل خدا کا فعل ٹھہرا۔
(۱۹) حضور اور حضور کی اُمت کو سب پر گواہ بنایا مگر حضور پر کسی کو شاہد نہ فرمایا کما قال
تعالیٰ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا اور لائیں گے ہم تمہیں ان سب پر گواہ

Marfat.com

وقال تعالیٰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۝ اور اسی طرح کیا ہم نے تمکو امت وسط تاکہ ہو تم لوگوں پر شاہد اور ہو رسول تمپر گواہ علما فرماتے ہیں کہ یہ خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ وہ قیامت کے دن تمام انبیائے سابقین اور انکی امتوں پر گواہ ہونگے اور انبیا کی تصدیق اور انکی امتوں کی تکذیب فرمائیں گے اور حضور پر کوئی گواہ نہ ہوگا حضور کا قول بلا بینہ قبول ہوگا شفا شریف میں ہے وھی من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی حضور کا سب پر شاہد ہونا خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اسی میں امام ابو الحسن قابسی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ وہ فرماتے ہیں ابان اللہ فضل نبینا صلے اللہ علیہ وسلم وفضل امتہ بھذہ الآیۃ اللہ تعالیٰ نے آیۂ مذکورہ میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی امت مرحومہ کے فضل کو ظاہر فرمایا ہے کہ انھیں سب پر شاہد بنایا مگر انپر کسی کو گواہ نہ فرمایا واللہ یختص برحمتہ من یشاء وھو ذو الفضل العظیم ۝

(۲۰) اگلے انبیا کو انکی امت کے کفار زندہ نہ چھوڑتے موقع پاکر قتل کر ڈالتے جنکے تذکرے قرآن میں مذکور مگر اس خاتم الانبیا کی جان عزیز حق جل وعلا کو اتنی محبوب و پیاری اور معظم و محترم کہ خود اس کا محافظ و نگہبان ہوا واللہ یعصمک من الناس اور کوئی شقی اسے گزند نہ پہنچا سکا تمام کفار مکہ حضور کے دشمنوں کے قتل کی فکریں کرکے تدبیریں سوچتے رہے بہتیرے بیڑے اٹھا اٹھا کر حضور کے قتل کو چلے مگر کسی سے کچھ نہ ہو سکا اور ہمیشہ وہ تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چشم بد بیں سے محفوظ و سلامت رہے۔ ایکبار تمام کفار نے حضور کی بابت جمع ہو کر مشورہ کیا اور قتل پر متفق الرائے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو انکے مشورے سے مطلع کیا اور مدینہ کی جانب ہجرت کا حکم فرمایا حضور نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر کی وہ بھی حضور کے ہمراہ جانے کو تیار ہوئے شب کو سرکشان قریش

Marfat.com

مثل ابوجہل و ابولہب ابی وعقبہ وطیرہ وبڑے بڑے اشقیا [illegible]
خوابگاہ حضور کے گرداگرد جمع ہوئے اور خوب حضور کے انتظار میں [illegible]
آنکی خبر پاکر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی مجھے ہجرت کا حکم ہوا ہے [illegible]
ودائع تمہیں سپرد کرتا ہوں تم انہیں دیدینا اور اس رات کفار نے میرے قتل کا [illegible]
کیا ہے تم میری چادر اوڑھکر میری جگہ لیٹ رہو اور کچھ ہراس نہ کرو تمہیں کوئی ایذا نہیں
پہنچ سکتی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور کی چادر اوڑھکر لیٹ رہے اور حضور نے دامن
پر اٹھا ایک مٹھی خاک پر یہ تافھم لا یبصرون ○ پڑھکر کفار کے ماری کہ سب اندھے
ہوگئے اور حضور صحیح وسلامت تشریف لے گئے جب کفار کو یہ واقعہ زبانی ایک شخص
کی معلوم ہوا اپنے چہروں پر ہاتھ پھیرا غبار آلودہ پایا گھر میں جھانکا ایک شخص سوتا پایا بولے
یہ محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر میں گمسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پایا حضور کو نہ پایا
پوچھا محمد کہاں گئے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں کیا انکا محافظ تھا جہاں چاہے
گئے پس وہ بے ایمان نہایت شرمندہ وپشیمان ہوئے اور جلکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کو قید کیا بعد چند روز کے ابولہب کے کہنے سے انھیں چھوڑا اور تمام میں حضور کو ڈھونڈھا
جب کہیں سراغ نہ چلا تو بولے کہ ابوبکر سے چلکر دریافت کرو اسے ضرور معلوم ہوگا کہ وہ انکا
بڑا یار وجاں نثار ہے جب انکے گھر آئے اور انکے صاحبزادی سے دریافت کیا انھوں نے
پتا نہ دیا ابوجہل نے غصہ میں آکر انکے ایسا طمانچہ مارا کہ انکے کان کا گوشوارہ ٹوٹ کر گر گیا پھر
تمام مکہ میں آکر منادی کرائی کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کو ڈھونڈھکر لائیگا یا انہیں انکا
پتا بتائیگا وہ سو اونٹ انعام پائیگا اکثر جوانان قریش لالچ میں آکر قافلہ کو ہمراہ لیکر حضور
کی تلاش میں نکلے قافلہ نے غار ثور تک نشانِ پا دیکھکر پتا بتایا اور کہا کہ اس غار سے
آگے تمہارا مطلوب نہیں گیا ہے کفار جستجو کرتے ہوئے غار تک آئے صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے انھیں دیکھکر رونا شروع کیا حضور نے سبب گریہ پوچھا عرض کی کفار [illegible]

Marfat.com

ہیں اگر ذرا نیچے نگاہ کریں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے اور گزند پہنچائیں گے حضور نے جواب دیا لاتحزن ان اللہ معنا اے یار غم نہ کر کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ اور ہمارا محافظ و نگہبان ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مکڑی اور کبوتر کو اپنے حبیب کی حفاظت کو بھیجا مکڑی نے آکر در غار پر جالا پورا اور کبوتر نے گھونسلا بنا کر انڈے دیے جب کفار غار پر آئے کبوتر انھیں دیکھ کر اڑے تو کفار بولے کہ اگر کوئی غار میں جاتا تو مکڑی کا جالا اور کبوتر کے انڈے ٹوٹ جاتے اور یہ کہکر واپس آئے کذا فی المعارج اسیطرح سراقہ ابن مالک بطمع مال حضور کی تلاش میں چلا اور اتنا قریب ہوا کہ اس کے کان میں حضور کی تلاوت کی آواز آنے لگی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھکر خدمت اقدس میں عرض کی کہ دشمن قریب آگیا حضور نے انھیں تسلی دی اور جناب باری میں دعا فرمائی اللھم اکفنا بما شئت الٰہی جسطرح تو چاہے اس دشمن کے شر سے بچا فوراً اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی دعا قبول فرمائی اور سراقہ کے گھوڑے کے چاروں پاؤں زمین نے پکڑ لیے سراقہ بولا ای محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جانتا ہوں کہ یہ آپکی دعا کا اثر ہے میں عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ مجھے خلاص فرمائیں گے تو میں آپ سے کچھ تعرض نہ کرونگا بلکہ جو تعاقب سے پیچھے آئیگا اسے بھی پھیر دونگا حضور نے دعا فرمائی گھوڑا زمین سے نکلا اور وہ بعد فتح مکہ مشرف باسلام ہوا اسیطرح ایک روز حضور اکیلے قیلولہ فرما رہے تھے کہ ایک بدوی بارادہ قتل تلوار کھینچکر سرہانے آیا فوراً آپکی آنکھ کھلی اس نے کہا اب کون آپ کو مجھ سے بچائیگا فرمایا اللہ یہ کہتے ہی تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے تلوار لیکر اسے پکڑا اور پوچھا اب تجھے کون قتل سے بچائیگا وہ خوف سے کانپنے لگا آپ نے اسپر رحم فرما کر چھوڑ دیا اس نے اپنی قوم میں جاکر حضور کی نہایت تعریف کی۔

اس آیۂ کریمہ کے نزول سے پہلے حضور کے جاں نثار حضور کی حراست کیا کرتے تھے فلما نزلت واللہ یعصمک من الناس و نگہبانی فرمایا کرتے جب یہ آیۂ شریفہ نازل ہوئی حضور نے انسے فرمایا یا ایھا الناس

Marfat.com

انصرفوا فقد عصمنی اللہ اے لوگو اب تم اپنے گھروں میں آرام کرو کہ میرا رب عزوجل خود میرا محافظ و نگہبان ہے اُس نے مجھے اپنی عصمت میں لیا ہے رواہ الترمذی

(۲۱) حضور کو مرتبۂ معراج عطا فرمایا عجب شان و شوکت سے اپنے پاس بلایا اپنی قربت اور کلام و دیدار سے مشرف فرمایا تمام عالم بالا میں پھرایا عجائب و غرائب قدرت کا تماشا دکھایا انبیاء و ملئکہ کا پیشوا بنایا اور اس کے سوا طرح طرح کے انعام و اکرام سے اُس رات اپنے محبوب کو سرفراز فرمایا اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ اُس جان محبوبیت کے سوا کسی نے نہ پایا جس کا ذکر حق تعالیٰ نے سورۂ اسریٰ اور والنجم میں فرمایا۔

(۲۲) جب انبیائے سابقین کی امتیں معاصی میں مبتلا ہوتیں خدائے تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتیں اُس کے رسولوں پر ایمان نہ لاتیں انھیں ایذا و تکالیف پہنچاتیں تو فوراً ہلاک کر دی جاتیں طرح طرح کے عذابوں و بلاؤں میں مبتلا کی جاتیں اگرچہ وہ اُس رسول کی اہل و عیال یا کنبہ و قبیلہ ہی سے ہوتیں جنکے تذکرے قرآن عظیم میں موجود مگر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومن تو مومن کفار و منافق تک اُس جناب کے صدقے و طفیل میں استیصال سے بچے عذاب آتی سے محفوظ رہے باوجودیکہ وہ خود طلب عذاب کرتے اور کہتے ان کان ھذا ھو الحق فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اگر یہ حق ہے تو ہم پر پتھر آسمان سے برسا یا عذاب دردناک نازل فرما مگر پھر بھی حضور کے باعث اُن پر عذاب نازل نہ فرمایا گیا بلکہ یوں کہا گیا ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیھم اللہ کو یہ لائق نہیں ہے کہ اے محبوب تم اُن میں تشریف فرما ہو اور وہ اُنھیں عذاب میں مبتلا کرے۔ اللہ اللہ پروردگار عالم کا اُس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پر کسقدر نوازش و اکرام ہے کہ اگلے انبیا کی اُمتوں کو تو بعد ظہور قصور فوراً سزا دے عذاب میں گرفتار کرے اور اپنے حبیب کی اُمت سے اُن کے صدقہ میں کچھ باز پرس نہ کرے خاص ایک روز کے واسطے اُٹھا رکھے اور اُس روز بھی

Marfat.com

حضور کی شفاعت سے سوائے کفار سب کو بخش کر جنت میں داخل فرمائے گیا اس معاملہ کو دیکھکر ہر ذی ہوش عقل یہ نہ کہے گا کہ حضور اپنے رب عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و پیارے اور عزت و جاہت والے اور تمام عالم سے افضل و اعلیٰ و بلند و بالا ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

(۲۴) اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو قرآن عظیم جیسی کتاب تمام کتب سماویہ سے بزرگ و برتر اور سب کی جامع و ناسخ عطا فرمائی جس میں اگلے پچھلوں کا حال ہر چیز کا روشن بیان ہے پھر اُس میں سات آیتیں ایسی عطا ہوئیں جو اُم القرآن ہیں اور کسی کو نہ دی گئیں کما قال تعالیٰ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ اے محبوب ہم نے تمھیں سبع مثانی اور قرآن عظیم عطا فرمایا اور مراد سبع مثانی الحمد شریف ہے جیسا کہ ترمذی و ابوداؤد کی روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحمد للہ رب العلمین ام القرآن و ام الکتاب السبع المثانی سورۂ فاتحہ ام القرآن اور ام الکتاب اور سبع مثانی ہے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے الحمد للہ رب العلمین ھی السبع المثانی الحمد شریف ہی سبع مثانی ہے اور اسے سبع مثانی اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ یا تو وہ نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہے یا اللہ اور عباد اللہ میں وہ منقسم بالنصف ہے یا اُس میں کلمات مکرر ہیں جیسے صراط الذین ایاک ایاک یا وہ دو مرتبہ نازل ہوئی ہے ایکبار مکہ میں اور ایک مرتبہ مدینہ میں ہزار فرشتوں کے یا وہ حمد و ثنائے الٰہی پر مشتمل ہے یا وہ امت مرحومہ کے لیے مخصوص فرمائی گئی ہے جیسا کہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اُسکی وجہ تسمیہ میں منقول ہے ان اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ استثناھا وادخرھا لھذہ الامۃ فلم یعطھا لغیرھم بلکہ اس کے علاوہ بہت سی آیات و سور حضور کے سوا کسی کو نہ دی گئیں جیسے سورۂ بقر کی

Marfat.com

اخیر آیات اور حوامیم و مفصلات جنکا ذکر ارشاداتِ حضور میں آیا۔

(۲۴) حضور کو علوم اولین و آخرین ماکان و مایکون عطا فرمائے اور تمام عالم کے حالات آپ پر منکشف فرمائے ؎

ہوا کرتے ہیں اُنکے سامنے اعمالِ امت پیش	انھیں معلوم ہے دیر و حال ہر ایک گھر کا

کما قال تعالیٰ وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما اور تمہیں سکھایا ہم نے تمھیں ای محبوب وہ جو تم نہ جانتے تھے اور تم پر خدا کا بڑا فضل ہے بخاری کی حدیث میں ہے شب معراج عرش عظیم نے میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکا فعلمت بها ما كان وما سيكون پس اس سے مجھ پر گزشتہ و آئندہ کا حال منکشف ہو گیا اور میں نے سب جان لیا۔

(۲۵) حضور کے دین کو کامل و مکمل فرمایا اور اپنی نعمتوں کو حضور پر تمام و تمام فرمایا کما قال تعالیٰ اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ای حبیب آج ہم نے تمھارے لیے تمھارے دین کو کامل اور اپنی نعمتوں کو تمام فرمایا اور ہر شے سے تمھیں مستغنی بنایا کوئی شے ایسی نہ رہی جو تمھیں مرحمت نہ ہوئی ہو۔

تنبیہ: یہاں تک تو نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ بعض آیات قرآنیہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و شرف اور شوکت و شان و رفعت و جلالت مکانت بیان ہوا اب چند احادیث نبویہ علیہ الصلاۃ والتحیۃ لکھی جاتی ہیں تاکہ بیان تکمیل پائے قال اللہ وقال الرسول دونوں کا جلوہ نظر آئے اور عاشقان نور حضور سے دوگونہ لطف اٹھائیں اور عام مسلمان اپنے پیارے نبی کی شوکت و شان سے پورے واقف ہو جائیں اور از راہ قدردانی اُسے اپنا حبیب جان بنائیں کہ یہ تعلقات

اصل ہیں اور قرآن و حدیث کا لب لباب ہے فما قول وباللہ التوفیق رواہ احمد وغیرہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے جب آدم علیہ السلام سے خطا واقع ہوئی عرض کی ای رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں میری مغفرت فرما خطاب ہوا تو نے محمد کو کس طرح پہچانا عرض کی جب تو نے مجھے اپنے ید قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر کلمہ طیبہ منقوش پایا جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام خلق سے زیادہ محبوب پیارا ہے فرمان آیا صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی اذا سألتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ما غفرتک وما خلقتک ای آدم تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے پیارا ہے اب کہ تو نے اُنکے صدقے میں مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تجھے بناتا اور نہ تیری مغفرت فرماتا بیہقی و طبرانی کی حدیث میں یوں ہے مرأیت فی کل موضع من الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فاطمۃ اکرم خلقک علیک میں نے جنت میں ہر جگہ تیرے نام کے ساتھ انکا نام لکھا پایا جانا کہ وہ تیرے نزدیک تمام خلق سے زیادہ عزت و وجاہت والا ہے اسی کی روایت میں ہے فعلمت انہ لیس احد اعظم قدرا عندک ممن جعلت اسمہ مع اسمک مجھے یقین ہوا کہ اُس سے بڑھکر کسی کا رتبہ تیرے نزدیک نہیں ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے ابونعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی انہ من لقینی وھو جاحد باحمد ادخلہ النار جو محمد سے منکر ہو کر میری جناب میں آئیگا اُسے میں دوزخ میں ڈالونگا قال یارب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اکرم علی منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموت و الارض ان الجنۃ محرمۃ علی جمیع خلقی حتی یدخلہا ھو وامتہ قال ومن امتہ قال الحامدون (وذکر صفتہم ثم قال) اجعلنی نبی تلک الامۃ

Marfat.com

قال نبیها منها قال اجعلنی امۃ ذلک النبی قال احمد
ولکن ساجمع بینک وبینہ فی دار الخلد موسےٰ علیہ السلام نے عرض کی الٰہی
محمد کون ہے فرمایا میں نے کوئی مخلوق اُس سے زیادہ اپنے نزدیک عزت والا نہیں
میں نے آسمان وزمین پیدا کرنے سے پہلے اُس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر
لکھا اور جبتک وہ اور اُسکی امت داخل نہ ہو جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا
عرض کی الٰہی اُسکی امت کون ہے فرمایا وہ بڑی حمد کرنے والی ہے اور اُسکے صفات
ذکر فرمائے عرض کی الٰہی مجھے اُس امت کا نبی کر فرمایا اُنکا نبی اُنھیں میں سے ہوگا
عرض کی الٰہی مجھے اُس نبی کی امت میں کر فرمایا تو زمانہ میں پہلے اور وہ پیچھے ہے
مگر خلد بریں میں تجھے اور اُسے جمع کرونگا ابن عساکر وخطیب بغدادی انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لما اسری بی قربنی
الی حتی کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنیٰ وقال یا محمد ھل غمک
ان جعلتک اٰخر النبیین قلت لا (یارب) قال فھل غم امتک ان جعلتھم
اٰخر الامم قلت لا یارب یعنی شب معراج مجھے میرے رب نے اتنا قریب کیا کہ
مجھ میں اُس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا تو فرمایا اے محمد کیا تجھے کچھ غم ہوا
کہ میں نے تجھے سب انبیا سے پیچھے کیا میں نے عرض کی نہیں اے رب میرے فرمایا
کیا تیری امت کو کچھ غم ہوا کہ میں نے اُنھیں سب اُمتوں سے پیچھے کیا میں نے عرض کی نہیں
اے رب میرے فرمایا تو اپنی امت کو خبر دے کہ میں نے اُنھیں اسلیے آخر الامم کیا کہ
اور امتوں کو اُنکے روبرو رسوا کروں اور اُنھیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔

ابونعیم اُنھیں سے راوی کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں جب میں سیر سموٰت سے فارغ ہوا جناب باری میں عرض کی اے رب میرے
مجھ سے پہلے جتنے نبی گزرے سب کو تو نے فضائل بخشے ابراہیم کو خلیل موسیٰ کو کلیم

Marfat.com

کہا داؤد کے لیے پہاڑ مسخر کیے سلیمان کے لیے ہوا اور شیاطین تابع بنائے جیسے
کے واسطے مُردے جلائے تجھے کیا عطا فرمایا قَالَ اَوَلَیْسَ اَعْطَیْتُکَ اَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ لَا اِذْکَرُ اِلَّا ذُکِرْتَ مَعِیَ فرمایا کیا میں نے تجھے ان سب سے زیادہ
فضیلت و بزرگی عطا نہ فرمائی کہ میری یاد نہ ہو جبتک کہ تو میرے ساتھ ذکر نہ کیا جائے
ابوہریرہ کی روایت میں یوں ہے ما اعطیتک خیر من ذلک اعطیتک الکوثر
وجعلت اسمک مع اسمی ینادی بہ فی جوالسماء الی ان قال خبأت شفاعتک
ولم اخبأھا عبی ذلک یعنی جو میں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے میں نے تجھے
خیر کثیر عطا فرمائی اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جو آسمان میں پکارا
جاتا ہے اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ بنائی اور تیرے سوا کسی کو یہ دولت نہ دی
حکیم ترمذی وغیرہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں اتخذ اللہ ابرٰھیم خلیلا وموسی نجیا واتخذنی حبیبا ثم قال و
عزتی وجلالی لاوثرن حبیبی علی خلیلی ونجبی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل اور
موسیٰ کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا پھر فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم بیشک
میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نجی پر فضیلت دونگا **ابن عساکر** عبداللہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے رب
عزوجل نے مجھ سے فرمایا فخلعت ابراھیم خلتی وکلمت موسیٰ تکلیما واعطیتک
یا محمد کفاحا ابراہیم کو میں نے اپنی خلت بخشی اور موسیٰ سے کلام کیا اور تجھے
اے محمد میں نے اپنا مواجہ عطا فرمایا کہ تو نے پاس آکر بے پردہ و حجاب میرا وجہ کریم
دیکھا **بیہقی** وہب ابن منبہ سے راوی کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا یا داؤد
انہ سیأتی بعدک اسمہ احمد ومحمد صادقا نبیا لا اغضب علیہ ابدا ولا
لا یعصینی ابدا اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئیگا جس کا نام احمد اور

Marfat.com

محبوب میں کبھی اس سے ناراض نہ ہونگا اور نہ کوئی میرے [illegible]
حضور کی امت مرحومہ کو جو نعمتیں عطا ہوئیں یاد فرمائیں اور کہا یا داؤد فضلت
احمد وامتہ علی الامم کما فضلت ای داؤد میں نے محمد اور اسکی امت کو تمام امتوں پر
فضیلت بخشی اسحق بن راہویہ غیلان امام کحول سے راوی کہ امیر المومنین عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے فرمایا قسم ہے اس کی جس نے
محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی میں تجھے نہ چھوڑونگا یہودی
نے حضور کی افضلیت سے انکار کیا امیر المومنین نے اسکے طمانچہ مارا وہ بارگاہ
رسالت میں نالشی آیا حضور نے امیر المومنین سے فرمایا کہ تم نے اس کے تھپڑ مارا ہے
راضی کرلو اور اس سے مخاطب ہوکر فرمایا یہودی آدم صفی اللہ وابراھیم
خلیل اللہ وموسیٰ نجی اللہ وعیسے روح اللہ وانا حبیب اللہ بل یا یہودی
تسمی اللہ باسمین سمی بھا امتی ھو السلام وسمی بھا امتی المسلمین وھو الملوک
وسمی بھا امتی المؤمنین بل یا یھودی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی
ادخلھا وھی محرمۃ علی الامم حتی تدخلھا امتی یعنی اے یہودی آدم صفی اللہ
اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسی روح اللہ میں ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں
بلکہ اے یہودی اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ تعالیٰ
سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت
کا نام مومنین رکھا بلکہ اے یہودی بہشت سب انبیا پر حرام ہے یہانتک کہ میں اس میں
داخل ہوں اور سب امتوں پر حرام ہے یہانتک کہ میری امت اس میں داخل ہو
ابو نعیم وغیرہ عبد اللہ بن غنم سے راوی کہ ہم حضور کی خدمت اقدس میں حاضر تھے
کہ ایک ابر نظر آیا پس حضور نے فرمایا سلم علی ملک فقال لم انزل الی الارض قط
بل فی لقائک حتی کان فلان ۱۲ وان اذن لی ان ابشرک ان لیلی ابنۃ

Marfat.com

اکرم علی اللہ ما ان بعث ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی مدت سے
میں اپنے رب سے قدمبوسی حضور کی اجازت مانگتا تھا یہانتک کہ اب اُس نے اذن دیا
میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں احادیث
معراج میں وارد ہوا ہے کہ شب اسریٰ جب حضور نے براق پر سوار ہونا چاہا اُس
نے شوخی شروع کی جبرئیل نے فرمایا یا محمد یفعل ھذا وفی روایۃ الاستحین
یا براق وفی روایۃ اسکن فواللہ ما رکبک خلق قط اکرم علی اللہ منہ وفی
روایۃ ما رکبک مثلہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی کرتا ہے اے براق
تجھے شرم نہیں آتی ٹھہر کہ خدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص سوار نہ ہوا جو اللہ کے نزدیک
ان سے زیادہ عزت و وجاہت والا ہو اور نہ اُنکی مثل کوئی تجھ پر سوار ہوا فارض عرقا
پس براق کو یہ سنکر پسینہ آگیا سب شوخی بھول گیا۔

افضل القریٰ میں منقول ہے کہ جبرئیل نے آکر حضور سے عرض کی ابشر فانک
خیر خلقہ وصفوتہ من البشر حیاک اللہ عالم یجب بہ احدا من خلقہ
لا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں اُس نے تمام
آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا نہ کسی مقرب
فرشتہ اور نہ کسی نبی مرسل کو بعض احادیث میں مذکور ہے لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب لا نبی مرسل میرے لیے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے
جس میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہے نہ نبی مرسل کی ؎

	راز و نیاز کے لیے محبوب کو ملا		وہ وقتِ خاص جسمیں کسی کا گزر نہیں

ذکرہ الشیخ فی المدارج۔

علامہ علی قاری نے شرح فقہ میں ایک حدیث طویل نقل فرمائی جسکے آخر میں
حضور فرماتے ہیں الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی و

Marfat.com

وصفتی تمام حواس خدا کو جس سے بھی کلام انبیاء فضیلت نبی
نام او صفت میں یہ حدیث بیان آیا ہے مانگا ان محمدا
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر ملتقی
علی اللہ یوم القیامۃ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اللہ کے حضور تمام
سے زیادہ عزت و کرامت والے ہیں امام احمد و بزار و طبرانی سے راوی ان اللہ
تعالیٰ نظر الی قلوب العباد فاختار قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فاصطفاہ
لنفسہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو ان میں سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے دل کو پسند فرما کر اپنی ذات کریم کے لیے چن لیا امام مسلم و ترمذی و
اشیخ سے راوی کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان
اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ
واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی
من بنی ہاشم اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم علیہ السلام کو اور اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ
کو اور بنی کنانہ سے قریش کو اور بنی قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا اور
بنی ہاشم سے مجھ مصطفےٰ کو برگزیدہ کیا ترمذی و طبرانی و ابن عساکر
عنہ سے راوی کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ
تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم فرجعلہم فرقتین فجعلنی فی خیر
فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی
خیرہم بیوتا فانا خیرہم بیتا وخیرہم نفسا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کر کے
مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا پھر انکے گروہ ہوئے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا
پھر انکے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا پھر انکے گھرانے بنائے تو مجھے بہتر
خاندان میں رکھا پس میں خود بھی بہتر خاندان سے ہوں اور میرا نفس بھی

Marfat.com

ہزار دوا ابن عساکر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیار ولد آدم خمسۃ نوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد وخیرہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہترین اولاد آدم پانچ ہیں نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ محمد اور ان سب بہتروں میں بہتر و افضل محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) **حاکم** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال لی جبرئیل قلبت مشارق الارض ومغاربہا فلم اجد رجلا افضل من محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولم اجد بنی اب من بنی ہاشم مجھ سے جبرئیل نے عرض کی کہ میں نے تمام روئے زمین پر پھر کر دیکھا کوئی شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا اور نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا **دیلمی** کی روایت میں ہے انا اشرف الناس حسبا میں تمام لوگوں سے حسب میں اشرف ہوں **امام احمد** مولا علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض وسمیت احمد وجعل لی التراب طہورا وجعلت امتی خیر الامم مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب کے ساتھ میری نصرت کی گئی اور خزائن ارض کی کنجیاں مجھے مرحمت ہوئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی میرے واسطے پاک ومطہر فرمائی گئی اور میری امت سب امتوں سے بہتر وافضل کی گئی **محمد ابن نصر** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ اعطانی السبع الطوال مکان التوراۃ واعطانی الزوات الی الطواسین مکان الانجیل واعطانی مابین الطواسین الی الحوامیم مکان الزبور وفضلنی بالحوامیم والمفصل ما قرأ ہن نبی قبلی اللہ تعالیٰ نے مجھے بجائے توریت کے سبع طوال اور بجائے انجیل کے زات اور

Marfat.com

طوا سین اور ذبیح کی جگہ طواسین اور حوامیم کے دیباچہ کی سورتوں کا ذکر ہے
مفصل سے ساتھ مجھے تفضیل دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی سے نہیں دیا
طبرانی بیہقی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے
ہیں اعطیت ھذہ الآیات من اٰخر سورۃ البقرۃ من کنز تحت العرش
بنی قبلی مجھے سورۂ بقر کی پچھلی آیتیں خزانۂ عرش سے عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی
نبی کو نہ ملیں ابن مردویہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اعطیت ثلاث خصال اعطیت صلاۃ فی الصفوف واعطیت
السلام وھو تحیۃ اھل الجنۃ واعطیت امین ولم یعطھا احد ممن
کان قبلکم الا ان یکون اللہ اعطاھا ھارون (وفی روایۃ المسلم والنسائی واحمد ھکذا) فضلنا علی الناس
بثلاث جعلت صفوفنا کصفوف الملئکۃ الحدیث مجھے تمام لوگوں پر
تین خصلتوں سے فضیلت دی گئی ایک تو ہماری نماز کی صفیں مثل صفوف ملائکہ کی گئیں
دوسرے مجھے سلام جو تحیہ اہل جنت ہے عطا ہوا تیسرے مجھے آمین عطا ہوئی جو مجھ سے
پہلے کسی کو سوائے ہارون کے نہ ملی تھی پس مرتے دعا کرتے تھے اور وہ آمین کہتے تھے
امام مسلم و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور شافع یوم النشور
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم
ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا
وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (وفی روایۃ البخاری) و
اعطیت الشفاعۃ (ولم یذکر اعطیت جوامع الکلم وختم بی النبیون)
(وفی روایۃ البخاری) واعطیت الشفاعۃ (ولم یذکر اعطیت جوامع الکلم
وختم بی النبیون) یعنی میں تمام انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دیا گیا

Marfat.com

جوامع الکلم عطا ہوئی (کہ جنکے لفظ تھوڑے اور معنی بہت) اور میں رعب کے ساتھ نصرت دیا گیا (یعنی میرا رعب اور دہشت لوگوں کے قلوب میں ڈالا گیا) اور چھٹے میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا اور ساری زمین مطہر اور مسجد بنائی گئی (کہ جہاں چاہوں نماز پڑھوں اگر پانی نہ ملے تو تیمم سے ادا کر دوں) اور میں تمام خلق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھے خاتم الانبیا کیا اور مجھے مرتبۂ شفاعت عطا ہوا جیسا کہ روایت بخاری میں ہے

امام ابوزکریا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں مجھے ولادت کے وقت تین شخص نظر آئے کہ جنکے چہرے مثل آفتاب کے روشن تھے اُن میں سے ایک نے حضور کو اُٹھا کر تھوڑی دیر اپنے پروں میں چھپایا اور کان میں کچھ کہا کہ میری سمجھ میں نہ آیا صرف اتنا سُنا کہ عرض کرتا ہے ابشر یا محمد فیما بقی لنبی علم الا وقد اعطیتہ فانت اکثرھم علما واشجعھم قلبا معک مفاتیح النصر قد البست الرعب والخوف لا یسمع احد بذکرک الا وجل فوادہ وخاف قلبہ وان لم یرک یا خلیفۃ اللہ اے محمد مژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو تو حضور اُن سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہوئے نصرت کی کنجیاں حضور کے ہمراہ ہیں حضور کو رعب و دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے جو حضور کا نام پاک سُنیگا اُسکا قلب ڈر جائیگا اور دل خوف کھائیگا اگرچہ اُس نے حضور کو دیکھا نہ ہو۔ اور اللہ کے نائب) ابن عباس فرماتے ہیں وہ رضوان خازن جناں تھا **ابن عساکر** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ فرماتے ہیں ان اللہ اعطی موسی التکلیم واعطانی الرویۃ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود اللہ تعالیٰ نے موسےٰ سے کلام کیا اور مجھے اپنے دیدار سے مشرف کیا اور مقام محمود اور حوض مورود کے ساتھ فضیلت بخشی **بیہقی** عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور

Marfat.com

اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت علی آدم بخصلتین
کان شیطانی کافرا فاعانني اللہ علیہ حتی اسلم وکن ازواجی عونا لی وکان
کان شیطان آدم کافرا وکانت زوجتہ عونا علی خطیئتہ میں آدم علیہ السلام
سے فضیلت دیا گیا۔ کہتا ہوں ایک تو میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی
کی یہانتک کہ وہ مسلمان اور میرا مطیع اور تابع فرمان ہوا دوسرے میری ازواج میری
معین ہوئیں اور آدم کا شیطان کافر تھا اور انکی زوجہ انکی خطا میں مددگار تھی وعن
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول
الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا
وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا یئسوا الکرامۃ واللمفاتیح
یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی انا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف
علی الف خادم کانھم بیض مکنون او لؤلؤ منثور میں سب سے پہلے باہر
آؤنگا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور میں سب کا پیشوا ہونگا جب اللہ کے
حضور چلیں گے اور میں انکا خطیب ہونگا جب وہ دم بخود ہو جائیں گے اور میں انکا
شفیع ہونگا جب عرصۂ محشر میں روکے جائیں گے اور میں انھیں بشارت دونگا جب
وہ ناامید ہو جائیں گے خزائن رحمت کی کنجیاں اور لواء حمد اس دن میرے ہاتھ میں
ہوگا میں تمام اولاد آدم سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک عزت و بزرگی والا ہوں
میرے پاس دس ہزار خادم دورتے ہونگے گویا وہ انڈے ہیں محافظت کئے ہوئے
ہوئے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے ابن بخاری و مسلم انھیں سے راوی کہ حضور
اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سید ولد آدم
القیمۃ وانا اول من یفرج باب الجنۃ فاستفتح فیقول خازن الجنۃ من انت
پیروی کرنے والے ہونگے اور میں سب سے پہلے وہ جنت کا دروازہ کھلوائے

صفحہ ۲۹

صفحہ ۳۰

Marfat.com

میں ہے اتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول
محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک میں قیامت کے دن درِ
جنت کھلواؤنگا دربان کہیگا تم کون ہو میں کہونگا محمد پس وہ عرض کریگا مجھے ہی حکم
کیا گیا تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے واسطے درِ جنت نہ کھولوں۔ ابن عساکر کی
میں ہے انا اول من یفتح لہ باب الجنۃ سب سے پہلے میرے ہی لیے درِ جنت مفتوح
ہوگا طبرانی کی حدیث میں ہے انا اول من یدخل الجنۃ سب سے پہلے میں جنت میں
داخل ہونگا صحیح ابن حبان میں انھیں سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں ان لکل
نبی یوم القیمۃ منبرا من نور والی یعلے اطوالہا وانورہا فیجی منادیناہ
این نبی الامی قال فیقول الانبیاء کلنا نبی امی فالی اینا ارسل فیرجع
الثانیۃ فیقول این النبی الامی العربی قال فینزل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حتی یاتی باب الجنۃ فیقرع وساق الحدیث الی ان قال فیفتح لہ فیدخل
فیتجلی لہ الرب تبارک وتعالی ولا یتجلی لشئ قبلہ فیخر لہ ساجدا قیامت
میں ہر نبی کے لیے ایک نور کا منبر ہوگا اور ہیں سب سے زیادہ بلند اور نورانی منبر پر ہونگا پھر
منادی آکر ندا کریگا کہاں ہیں نبی امی تو انبیا کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں کسے بلاتا ہے
ہے وہ واپس جائیگا اور دوبارہ آکر یوں ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ
علیہ وسلم پس حضور اقدس اپنے منبر سے اتر کر جنت کو تشریف لیجائیں گے اور دروازہ
کھلوا کر اندر جائیں گے تو رب عزوجل انکے لیے تجلی فرمائیگا اور ان سے پہلے کسی پر
تجلی نہ کریگا پس حضور اپنے رب کے لیے سجدہ میں گریں گے مسلم کی حدیث میں ہے
کہ قیامت کے روز لوگوں پر بعد حساب کتاب و اجرائے احکام جنت پیش کیجائیگی
تو وہ آدم علیہ السلام سے لیکر عیسے کلمۃ اللہ تک سے درِ جنت کھلوانے کو کہیں
گے سب لفظ انکار زبان پر لائیں گے اور ہمارے آقا کی طرف اشارہ فرمائیں گے

سب خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ ہمارے واسطے [illegible]
کھلوائیے پس حضور اس حال میں اُٹھیں گے کہ آپ کے بدن سے [illegible]
سر سے پا تک ہر موئے تن سے نور چمکتا ہوگا اور جناب باری میں حاضر ہونے والے ہوں
گے اور درجنت کھلوائیں گے ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انا اول من ینشق عنہ الارض فاحلہ من
حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام
غیری سب سے پہلے میں زمین سے باہر آؤنگا پھر مجھے بہشت کے جوڑوں سے
ایک جوڑا پہنایا جائیگا پھر میں عرش کے داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں
میرے سوا کوئی کھڑا نہ ہو سکے گا بیہقی کی روایت میں ہے اکسی حلۃ من
الجنۃ لایقوم لھا البشر مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائیگا کہ جس کے لائق کوئی
نہ ہوگا ابن ماجہ وغیرہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی
لواء الحمد ولا فخر وما نبی یومئذ آدم ومن سواہ الا تحت لوائی قیامت کے
دن میں تمام اولاد آدم کا سردار ہونگا اور یہ کچھ فخر سے نہیں کہتا اور میرے ہاتھ میں
لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا اور اُس روز آدم اور اُن کے سوا جتنے نبی
ہیں سب میرے لوائے حمد کے نیچے ہونگے اور یہ ازراہ فخر نہیں کہتا معارج میں
منقول ہے کہ وہ لوائے حمد ایک نہایت بلند و مرتفع ہوگا اور اس کا قبضہ
چاندی سفید کا ہوگا اور سنان اُسکی یاقوت سرخ کی اور پھریرا اُس کا زمرد سبز کا ہوگا
جس کے تین گوشے ہونگے ایک جانب مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا کہ وسط میں
اور اُس پر تین سطریں لکھی ہونگی پہلی سطر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری میں
الحمد للہ رب العلمین تیسری میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب میرا

Marfat.com

محشر میں لائیں گے سنا وی ندا کریگا این النبی الامی العربی القرشی المکی الحرمی
التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین سید المرسلین امام المتقین
رسول رب العلمین صلے اللہ تعالے علیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین
پس حضور تشریف لاکر اُسے اپنے دست مبارک میں لیں گے پھر اُس کے پیچھے آدم
صفی اللہ سے لیکر عیسے روح اللہ تک تمام انبیاء مرسلین اور شہدا و صالحین اور
عرفا و صدیقین جمع ہونگے بعدازاں جملہ حاضرین تحت لوائے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے لیے حلل و تیجان بہشتی لائے جائیں گے اور ہمارے آقا نامدار حبیب پروردگار
کے واسطے خاص طور سے نور کا تاج اور حریر سبز کی پوشاک حاضر کی جائیگی حضور
اقدس تاج منور کو فرق انور پر رکھکر اور پوشاک زیب جسم فرماکر امت مرحومہ کو اُس
علم کے سایہ میں لیکر براق پر سوار ہوکر عجب شان و شوکت سے مثل نوشاہ ذی عزت
وجاہ کے تشریف لے چلیں گے اُس وقت حضور کی شان و شوکت تمام اولین
آخرین پر عیاں اور حضور کا فضل و شرف ہر فرد بشر نمایاں ہوجائے گا اور ہر ایک
کی زبان پر حضور کی حمد و ثنا کا غلغلہ بلند ہوگا حاکم بیہقی عبادۃ ابن صامت رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں انا سید الناس یوم القیمۃ ولا فخر
ما من احد الا وھو تحت لوائی یوم القیمۃ ینظر الفرج وان معی لواء
الحمد انا امشی ویمشی الناس معی حتی اتی باب الجنۃ فاستفتح فیقال
من ھذا فاقول محمد فیقال مرحبا بمحمد فاذا رأیت ربی خررت لہ ساجدا
اظر الیہ میں روز قیامت تمام لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں ہر شخص
قیامت میں میرے ہی نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا اور میرے ہی
ساتھ لوائے حمد ہوگا میں چلونگا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے حتی کہ در جنت پہ
آکر اُسے کھلواؤں گا پوچھا جائیگا کون ہے کہونگا محمد کہا جائیگا مرحبا ہو محمد کو پھر

Marfat.com

جب میں اپنے رب کو دیکھونگا اس کے حضور میں اُسے دیکھتا ہوا سجدے میں گرونگا
دارمی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں انا قائد المرسلین
ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع میں مرسلین
مرسلین ہوں اور کچھ فخر نہیں اور خاتم الانبیا ہوں اور کچھ افتخار نہیں اور سب سے پہلے
شفاعت کرونگا اور یہ کچھ فخر سے نہیں کہتا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول
کی جائیگی اور یہ کچھ ازراہ فخر نہیں۔

تنبیہ شفاعت کی حدیثیں متواتر اور حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے فضل و شرف اور عزت و وجاہت کی مظہر ہیں جنکا مجمو ربیان سورۂ
کوثر میں ذکر ہوا کہ یہ جامۂ زیبا حضور ہی کے قد رعنا پر قیامت کے روز سجے گا
اور حضور کے سوا کوئی اُس کے لائق نہ ہوگا سب حرف انکار زبان پر لائیں گے اور
حضور انا لہا انا لہا فرمائیں گے اور حضور سب کو شفاعت فرما کر جنت میں لیجائیں
گے اللھم ارزقنا شفاعتہ یوم القیمۃ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و
صحبہ وبارک وسلم **ابو نعیم** وابن سعد میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کنت نبیا وآدم بین الروح و
الجسد میں نبی تھا جبکہ آدم روح و جسد میں تھے یعنی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔
حاکم کی حدیث میں ہے کنت اول النبیین فی الخلق واٰخرھم فی البعث
میں سب انبیا سے پہلے پیدا ہوا اور اُنکے بعد مبعوث ہوا **امام احمد و طبرانی**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے انا سید الناس یوم القیمۃ میں قیامت کے روز تمام لوگوں کا سردار ہوں گا
بعض روایات میں انا سید ولد آدم اور بعض میں انا سید النبیین و
لا فخر بھی وارد ہوا ہے یعنی میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں میں تمام انبیا کا

Marfat.com

سردار ہوں اور یہ کچھ فخر سے نہیں کہتا۔ حاکم و بیہقی کی روایت میں ہے انا سید العٰلمین میں تمام عالم کا سردار ہوں حضور کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایام حمل میں خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے انك قد حملت بخیر البریة وسید العٰلمین فاذا ولدته فسمیه احمد و محمد اتمہارے حمل میں بہترین عالم اور سردار عالمیاں ہیں جب وہ پیدا ہوں تو اُن کا نام احمد و محمد رکھنا رواہ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترمذی وغیرہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ جب حضور کے چچا ابو طالب حضور کو ہمراہ لیکر سردارانِ قریش کے ساتھ ملکِ شام کو چلے راہ میں بحیرہ راہب کی عبادتگاہ کے پاس اُترے بحیرہ اس سے پہلے کبھی اس قافلہ میں نہ آتا مگر اس بار خود لوگوں میں گزرتا ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور کا دست مبارک تھام کر بولا ھذا سید العٰلمین یبعثه اللہ رحمة للعٰلمین یہ تمام جہان کے سردار ہیں انھیں اللہ نے رحمتِ عالم بنا کر بھیجے گا سردارانِ قریش نے پوچھا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہا جب تم اس گھاٹی سے بڑھے تو ہر شجر و حجر سجدے میں گرا اور وہ نبی کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں انھیں مُہرِ نبوت سے پہچانتا ہوں کہ اُنکے شانوں کے درمیان مثل سیب کے ہے پھر وہ واپس جا کر قافلہ کے لیے کھانا لایا حضور تشریف فرما نہ تھے آدمی طلب کو گیا تشریف لائے ابر سر پر سایہ گستر تھا بحیرہ بولا انظروا الیه غمامة تظله وہ دیکھو ابر اُنپر سایہ فگن ہے قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا حضور نے جگہ نہ پائی وھوپ میں تشریف رکھی کہ درخت کا سایہ فوراً حضور پر جھک پڑا راہب بولا انظروا الیٰ فی الشجرة مال الیه وہ دیکھو پیڑ کا سایہ اُنکی طرف جھک گیا **امام مسلم** وغیرہ محدثین کی روایات میں وارد ہوا ہے کہ شب اسریٰ حضور کے واسطے تمام انبیاء و ملٰئکہ جمع فرمائے گئے حضور اُن سب کی امامت فرمائی اور اُن سب نے آپکی

Marfat.com

اقتدا کی اور قیامت کے دن حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب
نبیوں کے امام ہونگے جیسا کہ حدیث ابن ماجہ وغیرہ میں ہے اذا کان یوم القیٰمۃ
کنت امام النبیین قیامت کے دن میں سب نبیوں کا امام ہونگا دارمی عن
عمرو ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم واختصرلی اختصارا[1] فجئت

[1] تذییل علما فرماتے ہیں کہ مطہر کے قول اختصر لی اختصارا سے یا تو یہ مراد ہے کہ مجھے مختصر
کلام بخشا کہ لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت یا میرے لیے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قیامت دیر تک نہ رہنا
پڑے حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں یا یہ کہ میری امت کی عمریں تھوڑی کیں کہ دنیا سے جلد خلاص پائیں
گناہ کم ہوں نعمت باقی تک جلد پہنچیں یا یہ کہ میری امت کے لیے طول حساب اتنا مختصر فرمایا کہ اگلی امتوں
نہیں اپنے حقوق معاف کیے آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ یا یہ کہ میرے
غلاموں کے لیے پل صراط کی راہ جو پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کر دیگا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے
یا جیسے بجلی کوند گئی کما فی الصحیحین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا یہ کہ قیامت کا دن جو پچاس ہزار سال
کا ہے اس سے کم دیر میں گزر جائیگا جتنی دیر میں دو رکعت نماز پڑھتے ہیں کما فی حدیث احمد وغیرہ یا یہ کہ علوم
و معارف جو ہزار سال کی محنت و ریاضت سے حاصل ہو سکیں میری چند بات و خطاب میں میرے اصحاب پر منکشف
فرما دیے یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لیے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور آجانا اور تمام مقامات
کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا ؎ بخیر گذشت شبے دہی بستر بھی دہ اگرم + اگرم میں حضرت عزرائیل
آئے تھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا یہ کہ مجھ پر ایسی کتاب اتاری جس کے معدود صفحوں میں تمام اگلوں
و آئندہ کا روشن و مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساتھ ساتھ علم ہے جس کی ایک آیت کی تفسیر سے شارحین
بھر جائیں اس سے زیادہ اور کیا اختصار مقصود یا یہ کہ شرق سے غرب تک اتنی وسیع دنیا جیسے صاف ایسا
مختصر کر دیا کہ میں اسے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی
ہتھیلی کو کما فی حدیث الطبرانی وغیرہ یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا کما فی حدیث ابن ابی عاصم
قال تلک فضلی اوتیہ من اشاء یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے اس سے میری امت سے اٹھا لیے
پچاس نمازوں میں پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ زکوٰۃ میں چالیسواں مال کا چالیس ہزار میں ایک
فضل ہی ہے ریح کا ریح و مل ہذا القیاس والحمد للہ رب العلمین۔ یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہو کہ ایک لفظ
کے اتنے کثیر معنی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکذا فی تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین۔ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم

۱۲ منہ

Marfat.com

الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ والی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ وموسیٰ صفی اللہ وانا حبیب اللہ یعنی جب رحمت خاص کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لیے کمال اختصار کیا ہم ظہور میں پچھلے اور قیامت کے روز مرتبہ میں اگلے ہونگے اور ایک بات کہتا ہوں جس میں فخر کو کچھ دخل نہیں۔ ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسیٰ اللہ کے صفی ہیں اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ غزل

یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی	برگزیدہ ذو جلال پاک بے ہمتا توئی
تا زنین حضرتِ حق صدرِ بدر کائنات	نورِ چشم انبیا چشم و چراغِ ما توئی
در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب	پا نہادہ بر سریر گنبد خضرا توئی
یارسول اللہ تو دانی امتانت عاجزاند	عاجزاں را رہنما و جملہ را ماوا توئی
عمہ زادہ شاہ مردان حضرت شیر خدا	فخر فرزند بنی آدم صفی اللہ توئی
شمس تبریزی چہ داند نعت تو پیغمبرا	مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

امام احمد وابو داؤد طیالسی عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اذا اراد اللہ ان یصدع بین خلقہ نادی منادا این احمد وامتہ فنحن الاخرون الاولون نحن اخر الامم واول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا فنمضی غرا محجلین من اثر الطھور فیقول الامم کادت ھذہ الامۃ ان تکون انبیاء کلھا یعنی جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہیگا تو ایک منادی پکاریگا کہاں ہیں احمد اور اُن کی امت تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں ہم سب امتوں سے زمانہ میں پیچھے اور حساب میں پہلے ہیں تمام اُمتیں ہمارے لیے راستہ دیں گی اور ہم چلیں گے اثر وضو سے خشندہ رخ وتابندہ اعضا سب اُمتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ ساری اُمت انبیا ہو جائے ۔

Marfat.com

	جمال همنشین در من اثر کرد		دگر نه من همانم نه تو آنی

امام مالک اور بخاری و مسلم جبیر ابن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں
اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا الحاشر الذی یحشر
الناس علیٰ قدمی میں حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائینگے
یعنی روز حشر حضور اقدس آگے ہونگے اور تمام اولین و آخرین پیچھے ابن نجیح
کثیر ابن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے تبعث ناقۃ ثمود لصالح فیرکبھا من عند قبرہ حتی یاتی المحشر فقال ابو بکر
وانت ترکب العضباء یا رسول اللہ قال ترکبھا ابنتی وانا علی البراق
اختصصت بہ من دون الانبیاء یومئذ ویبعث بلال علی ناقۃ
من نوق الجنۃ ینادی علی ظھرھا فاذا سمعت الانبیاء واممھا اشھد
ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ قالوا ونحن نشھد علیٰ
ذلک (یعنی صالح علیہ السلام کے لیے ناقہ ثمود اٹھایا جائیگا وہ اپنی قبر سے اسپر سوار
ہوکر میدان حشر میں آئیں گے حضرت فاضل بریلوی مدظلہم العالی اس جگہ فرماتے
ہیں فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ کہ عشاق کی عادت ہے جب کسی جمیل یا عزت کی کوئی
خوبی سنتے ہیں فوراً انکی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اسکے مقابل اسکے
لیے کیا ہے اسی بنا پر معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اور یا رسول اللہ
حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضباء پر سوار ہونگے فرمایا نہیں اسپر میری صاحبزادی فاطمہ
زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف فرما ہونگا اور وہ اس فخر
سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال کا حشر ہوگا
عرصات محشر میں اسکی پشت پر وہ اذان دینگا جب انبیاء اور انکی امتیں اشھد
ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ سنیں گے سب بول

Marfat.com

اس لئے کہ ہم کو اپنے نبی کی امت کا ہی دیکھنا ہے۔ سبحان اللہ جب تمام مخلوق الٰہی اولین و آخرین جمع ہونگے اُسوقت بھی ہمارے ہی آقا کے نام پاک کی دہائی پھر گی اور سب پر روشن ہو جائیگا کہ حضور سید الانبیاء والمرسلین حبیب رب العلمین ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن جریر وغیرہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا واُمتی یوم القیمۃ علی کوم مشرفین مامن الناس احد اوددانہ منا یعنی اور میری اُمت قیامت کے روز بلندیوں پر سب سے اونچی ہوگی (جسے دیکھکر) ہر ایک تمنا کریگا کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا ؎

ہر اک اُمت کرے گی یہ تمنا	انھیں کے ساتھ ہو محشر ہمارا
ہماری ہوگی بخشش سب سے پہلے	نبی ہے شافعِ محشر ہمارا
کیا بندہ حبیب اپنے کا ہمکو	خدا ہے مہرباں ہمپر ہمارا
ہمارے واسطے ہو آبِ کوثر	نبی ہے مالکِ کوثر ہمارا
خدا وہ دن دکھائے ابتوائے لطف	نبی کا آستاں ہو سر ہمارا

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تضرب الصراط بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ جب پشت جہنم پر صراط رکھیں گے میں سب سے پہلے اپنی امت کو لیکر گزر فرماؤنگا دارقطنی وغیرہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا جنت انبیاء پر حرام ہے جبتک کہ میں اُس میں نہ داخل ہوں اور اُمتوں پر حرام ہے جبتک کہ میری اُمت اُس میں نہ داخل ہو۔ **مسلم شریف** میں ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ [illegible]
میں نے دوبارہ عرض کیا اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی اس پر میری
امت کو بخشدے الٰہی میری امت کو بخشدے و اخرت الثالثۃ یوم یرغب الی
فیہ الخلق حتی ابراھیم او نحیرا اس دن کے لیے اٹھا رکھا جس میں تمام خلق
میری طرف نیاز مند ہوگی حتی کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام امام احمد
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط اذ جاء عیسے علیہ
الصلاۃ والسلام فقال ھذا الانبیاء قد جاءوک یا محمد یسالون
ان تدعو اللہ ان یفرق جمع الامم الی حیث یشاء لعظم ما ھم فیہ
فالخلق یلجمون فی العرق۔ قال قال یا عیسے انتظر حتی ارجع الیک
فذھب نبی اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فقام تحت العرش فلقی
ما لم یلق مصطفےٰ ولا نبی مرسل میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ وہ
صراط پر گزر جائے اتنے میں عیسے علیہ الصلاۃ والسلام آکر عرض کریں گے کہ ای محمد
یہ انبیا حضور کے پاس التماس لیکر آئے ہیں کہ حضور اللہ سے عرض کریں کہ امتوں
کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق فرما دے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں پسینہ
لگام کی مانند ہو گیا ہے حضور فرمائیں گے ای عیسے آپ انتظار کریں یہانتک کہ
میں واپس آؤں پھر حضور زیر عرش جاکر کھڑے ہونگے وہاں وہ پائیں گے جو
نہ کسی ملک مقرب کو ملا اور نہ کسی نبی مرسل کو ؎

پڑیگا غلغلہ محشر میں جب خورشید محشر کا
ملائک پڑھتے ہیں صلی علیٰ خادم نبی سنکر
خدا کو انکی خاطر ہو انھیں امت کی خاطر ہے

پسینہ سارے تکتے ہونگے سوکھے میرے پسینہ کا
ہے کیا اللہ اکبر مرتبہ میرے پسینہ کا
سبھی کا ہاں امت کو بخشنا خطرہ ہے محشر کا

Marfat.com

ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھو تو اوج شان تیری	کہ تھا روح الامیں دربان رسول اللہ کے گھر کا
جو طالب ہے خدا کے اور شیدا ہے محمد کے	انھیں دوزخ کا کیا خطرہ انھیں کیا خوف محشر کا
مرا حامی حبیب حق شفیع روز محشر ہے	سبھے کیوں دغدغہ ہو احتساب روز محشر کا
عرب کے اور عجم کے ماہ پیکر خوبرو دیکھے	نہ پایا ایک میں بھی حسن صورت اُنکے پیکر کا
کھلیں پیارے سلونے گلبدا گلگوں شمیل ہر ای نامہ	کہ ہو ہر گل میں جلوہ روئے پرنور سیمبر کا

سرور دی نسائی ابوداؤد وغیرہ عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لا یبقی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون ھو فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ میرے لیے وسیلہ مانگو کہ وہ جنت میں ایک منزل ہے سوا ایک بندے کے کسی کو شایاں نہیں ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اُسپر میری شفاعت اُترے گی وفی روایۃ اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل واحد وسیلہ بلند ترین درجات جنت سے ہے نہ پائیگا جسے مگر ایک شخص امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں امام احمد کی حدیث میں ہے الوسیلۃ درجۃ عند اللہ لیس فوقھا درجۃ وسیلہ اللہ کے نزدیک ایک درجہ ہے جس سے بلند کوئی درجہ نہیں۔ علما فرماتے ہیں کہ اللہ اور اللہ کے رسول کے کلام میں کلمہ ترجی وامید یقینی الوقوع ہے تو یقیناً حضور کا رب تبارک وتعالی حضور کو وہ درجہ عطا فرمائیگا جس کے کوئی لائق ومتحمل اور نہیں عثمن ابن سعید دارمی وعباد ابن صامت سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں ان اللہ مرفعنی یوم القیمۃ فی اعلی غرفۃ من جنات النعیم فوق الاحملۃ العرش اللہ تعالے نے مجھے روز قیامت جنۃ النعیم کے سب غرفوں سے اعلی غرفہ میں بلند فرمائیگا کہ

Marfat.com

میں امید رکھتا ہوں کہ روز قیامت میرا جھنڈا
میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا حضرت میرے ماں باپ
نے ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملکہا ما زوی منہا
اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین لپیٹ دی میں نے تمام روئے زمین کو
کی اور عنقریب میری امت اس سب کی مالک ہوگی اور مجھے دو خزانے سرخ
و سفید عطا ہوئے یعنی کسریٰ و قیصر کا مگر خدا کی قسم میں اپنے رب اور انبیا کو جیسا چھوڑ کر
وہ سب اور ان سے بدرجہا زیادہ افضل و اعلیٰ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
کر گئے اور جو حضور کو ملے وہ کسی کو نہ ملے

خط سبز لب لعل رخ زیبا داری	حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
خوبی و خلق و شمائل ہر کمالات	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بلکہ در اصل دنیا و آخرت میں جو جسکو ملا وہ حضور ہی کے صدقہ و طفیل میں ملا اور جو
ہوا وہ حضور ہی کے باعث پیدا ہوا تمام دنیا جہان حضور ہی کے لیے پیدا کیا
اور زمین و آسمان انھیں کے باعث بنایا گیا اگر حضور نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

ابن عساکر سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انحضرت صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم سے عرض کی گئی اللہ تعالیٰ نے روح علیہ السلام سے کلام کیا
عیسے علیہ السلام کو روح القدس بنایا ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل
آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا حضور کو کیا فضل عطا فرمایا فرمایا
اور عرض کی حضور کا رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

Marfat.com

انبیاء فقد اتخذ ثناء حبیبا اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تو تمہیں اپنا حبیب کیا وان کنت کلمت موسیٰ فی الارض تکلیما فقد کلمتك فی السماء اور اگر میں نے موسیٰ سے زمین میں کلام کیا تو تم سے آسمان پر کلام کیا وانکنت خلقت عیسیٰ من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنة ولقد وطأت فی السماء موطئا لم یطاه احد قبلك ولا یطاه احد بعدك اور اگر میں نے عیسیٰ کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام تمام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہو وان کنت اصطفیت ادم فقد ختمت بك الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منك (وساق الحدیث الی ان قال) ظل عرشی فی الیقمة علیك ممدود والتاج الحمد علی رأسك معقود وقربت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی ولقد خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتك وشرفتك عندی ولولاك ما خلقت الدنیا اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تو تمہیں خاتم الانبیا ٹھہرایا اور خلق میں تجھ سے زیادہ عزت وکرامت والا کسی کو نہ بنایا قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ ہوگا تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہیں میری یاد نہ ہو جبتک تم میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ اور بیشک دنیا اور اہل دنیا میں نے ایسیلیے بنائے کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے اُن پر ظاہر کروں اگر تم نہ ہوتے میں دنیا

کو نہ بناتا

مفہوم صاف ظاہر ہے مولا کے ہوا	قائم انہیں کے دم سے زمین آسمان ہے

امام ابن جنبع مولا علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے

Marfat.com

فرمایا من اجلك اسمع الجنا حذاء وجه الموج لئلا ترفع ریح شیئا من
والعقاب میں تیرے ہی لیے بچھاتا ہوں زمین اور موج کرتا ہوں ہوا اور بلند
کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا و سزا ذکرہ الزرقانی فی شرحہ ۱۲

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل	مقصود نور ماست دگر جملگی طفیل

وعلی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلی آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبریل فقال ان اللہ یقول لولاک
ما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار میرے پاس جبریل علیہ السلام
نے حاضر ہو کر عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت نہ بناتا اور اگر
تم نہ ہوتے میں دوزخ نہ بناتا حاکم عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
راوی کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اوحی
اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ ان امن بمحمد وامر من ادرکہ من امتک ان یومنوا بہ
فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش علی
الماء فاضطربت فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن
اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ ای عیسیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر ایمان لا اور تیری امت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اس پر ایمان
لائیں کہ اگر محمد (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ جنت
و دوزخ بناتا جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اس نے جنبش کی میں نے اس پر
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا وہ ٹھہر گیا ۱۲

عرش بریں کو ہلنے سے فوراً ہوا سکون	نام اُن کا ساق عرش پہ جب رقم ہوا

مواہب میں مروی کہ آدم علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی الٰہی تیرے
میری کنیت ابو محمد کس لیے رکھی حکم ہوا سر اٹھا جب آدم (علیہ السلام) نے

Marfat.com

سر اٹھایا سر اپردہ عرش پر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا عرض کی الٰہی یہ کیسا نور ہے فرمایا ھذا نور نبی من ذریتک اسمہ فی السماء احمد وفی الارض محمد لولاہ ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا ارضا یعنی یہ نور تیری اولاد میں سے ایک نبی کا ہے اس کا نام زمین میں محمد اور آسمان میں احمد ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا اور نہ آسمان و زمین پیدا کرتا

تنبیہ ان سب احادیث کا یہی مطلب ہے کہ آدم و عالم سب حضور کے طفیلی ہیں اور سب کو حضور کے صدقے میں خلعت وجود عطا فرمایا گیا ہے اگر حضور نہ ہوتے تو عالم و عالمیان کوئی بھی نہ ہوتا ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

اک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی

انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

بارِ جلال اٹھا لیا گرچہ کلیجہ شق ہوا

یون تو وہ ماہِ سبز رنگ نظرون مین دھان پان ہے

تجھ سا سیاہ کار کون ان سا شفیع ہے یہاں

پھر وہ تجھی کو بھول جائین دل یہ تیرا گمان ہے

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو ہے عبدِ مصطفےٰ

تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے

Marfat.com

وعظ شانزدہم

در بیان احسان و امتنان خالق کون و مکان بر سید انس و جان علیہ صلوٰۃ الرحمان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضُّحٰی ○ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ○ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ○ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ○ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ○ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ○ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی ○ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ○ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ○ مسلمانو یہ سورہ پاک بھی تمہارے نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی رفعت قدر و عظمت شان و علو مکان ظاہر فرما رہی ہے اور اسکی ہر آیت سے مہر و محبت پیار و الفت کی بو آرہی ہے اور باعتبار شان نزول اس کا اسطرح تحریر فرماتے ہیں کہ ایکبار حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کسی عذر کے باعث دو یا تین رات قیام لیل و رات کو نماز ادا نہ فرما سکے پس ایک عورت نے یہ حال دیکھکر حضور سے کہا شاید آپ کو آپکے شیطان نے چھوڑ دیا کہ میں اُسے تمہارے پاس نہیں دیکھتی جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے اشتکی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فلم یقم لیلتین او ثلاث فقالت لہ امراۃ انی لارجو

Marfat.com

انیکون شیطنت قد ترکك یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ مرض کے دو یا تین روز قیام لیل نہ فرما سکے پس ایک عورت نے آپ سے کہا میں امید کرتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ثعلبی کی روایت میں ہے کہ حضور کی انگشت مبارک پر گئی تھی جسکے باعث دو تین رات آپ قیام نہ فرما سکے پس ام جمیل زوجہ ابی لہب نے یہ دیکھکر حضور سے فرمایا ما اری شیطنك الا قد ترکك لم ار قربك منذ لیلتین او ثلاث میرے گمان میں تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے کہ میں اسے دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں دیکھتی (ابن سکین کی روایت میں ہے کہ یہ عورت حضور کی پھوپیوں میں سے ایک غیر مومنہ پھوپی تھی مگر روایت حاکم اول روایت ہی کی تائید کرتی ہے کہ وہ عورت زوجہ ابی لہب اخت ابی سفیان ابن حرب تھی) پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب کی جانب سے اسے جواب دیا اور یہ سورت نازل فرمائی مگر جمہور مفسرین کے نزدیک سبب نزول اس سورۃ پاک کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کچھ روز وحی آنا بند ہو گئی۔ کفار نے خوش ہونا اور کہنا شروع کیا ان محمدا ودعه ربه وقلاه بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے رب نے چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرما کر انکے اس قول کا جواب دیا اور حضور پر سے رفع الزام فرمایا لیکن سبب انقطاع وحی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سبب انقطاع وحی یا تو جرو منع سائل تھا یا یہ تھا کہ حضور کے تحت خیمہ کتے کا بچہ آگیا تھا اس کے باعث جبرئیل وحی لیکر نہ آسکے جب وہ کتے کا بچہ وہاں سے علحدہ کیا گیا اور وہ جگہ پاک وصاف کی گئی تو جبرئیل آئے حضور نے سبب نہ آنے کا دریافت کیا عرض کی انا لا ندخل بیتا فیه کلب ولا صورة ہم کسی

Marfat.com

تصویر دار گھروں نہیں آتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ سبب انقطاع یہ تھا کہ ایک بار یہود نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اگر آپ ہمیں روح اور ذی القرنین اور اصحاب کہف کے حال سے ٹھیک ٹھیک خبر دیں گے تو ہم آپ کو سچا نبی جانیں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے حضور نے بغیر انشاء اللہ کہے اُنسے فرمادیا کہ میں کل تمھیں اس کا جواب دونگا اور وحی کے انتظار میں رہے مگر نہ آئی جب کفار نے نہایت خوش ہو کر کہا ان محمدا ودعه ربه وقلاه بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اُنکے رب نے چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا حضور کو اُنکے اس کہنے اور طعنہ دینے اور وحی نہ آنے سے نہایت صدمہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کی دلجوئی کے لیے وحی نازل فرمائی۔ قصہ ذی القرنین و اصحاب کہف سے آگاہ فرما کر اُن دشمنانِ دین و ایمان کی ساری آرزو خاک میں ملائی اور اُن طعنہ زنوں بدگویوں کا حضور کی جانب سے اسطرح جواب عطا فرمایا کہ والضحیٰ ○ واللیل اذا سجیٰ ○ اے محبوب قسم تمھارے رخ انور کی اور قسم تمھاری زلفِ معنبر کی جبکہ وہ تمھارے چاند سے رخساروں پر بکھر کر آئے ما ودعک ربک وما قلیٰ تمھیں تمھارے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا) یہ اشقیا جھوٹ بولتے اور حسد و عناد سے تجھ پر بہتان جوڑتے اور جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ تیرے رب کی تجھ پر بڑی مہر ہے اور تیرے حال پر ہر وقت نظر لطف و کرم ہے وللاخرة خیر لک من الاولیٰ ○ اور ہر پچھلی گھڑی پہلی گھڑی سے تیرے واسطے بہتر ہے اور تیرے کمالات کو یوماً فیوماً ترقی ہے یا آخرت تیرے واسطے دنیا سے بہتر ہے وہاں جو نعمتیں تجھے عطا ہونگی اور جو چیزیں تجھ پر نازل ہونگی وہ وہ آنکھوں نے دیکھیں اور کانوں نے سنیں اور نہ کسی بشر یا ملک کے

Marfat.com

خطرے میں گزریں جنکا اجمال یہ ہے کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى
عنقریب تجھے تیرا رب اتنا دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا) اور ہر دوست دشمن پر اُس
روز کھل جائیگا کہ بارگاہِ الٰہی میں تیرے برابر کوئی پیارا و محبوب اور عزت و جاہت والا
نہ تھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم علما فرماتے ہیں کہ یہ
سورۂ پاک بچند وجوہ تعظیم و تکریم و تنویہ قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
متضمن ہے اولاً تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے سبب قسم یاد فرمائی کہ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى قسم ہے وقت
چاشت (پہر دن چڑھے کی) کہ وقت ارتفاع و اضائت شمس ہے اور قسم ہے
رات کی جبکہ وہ اندھیری ڈالے اور تمام اشیائے عالم کو اپنی تاریکی میں چھپالے
نکتہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے واسطے وقت چاشت ہی کو اختیار کیا اور اُسکی
قسم یاد فرمائی اُسکے علاوہ کسی اور وقت کی قسم یاد نہ فرمائی کہ وہ مخصوص خصوصیات
متعددہ تھا مثلاً طلب معاش و کسب و تحصیل علم اکثر اسی وقت ہوا کرتی ہے۔
دوسرے یہ وقت نماز فریضہ سے خالی اور عبادت نافلہ کے لیے فارغ
ہے تیسرے اس وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
کلام فرمایا چوتھے ساحران فرعون اسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا معجزہ دیکھکر ایمان لائے اور پروردگار عالم کو سجدہ کیا پانچویں نماز چاشت
اسی وقت پڑھی جاتی ہے جسکی فضیلت احادیث میں بہت آئی ہے امام
قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ضحیٰ سے مراد روز ولادت اور لیل
سے شب معراج آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے تو یہ معنی ہوئے کہ
قسم ہے روز ولادت اور قسم ہے شب معراج جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحب کشف الاسرار تحریر فرماتے ہیں کہ والضحیٰ

Marfat.com

وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ○ میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخ انور کی روشنی اور موئے معنبر کی سیاہی کی طرف اشارہ ہے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخ انور کی قسم جو مثل وقت چاشت روشن و رخشاں ہے اور گیسوئے معنبر کی قسم جو مثل رات کے سیاہ ہیں ؎

والضحیٰ رمزی زروی ہمچو ماہِ مصطفےٰ ست	معنی واللیل گیسوی سیاہِ مصطفےٰ ست

اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا اور حضور کے سوا کسی کو حاصل نہ ہوا شفا شریف میں ہے وھذا من اعظم درجات المنزلۃ اور یہ حضور کے لیے قسم کھانا بہت بڑے مراتب سے ہے دوسرے جو مہر و محبت اور نظر شفقت و رحمت خداوند عالم اس جانِ عالم پر تھی ظاہر فرمائی گئی کہ ان اشقیا کو اپنے پیارے محبوب کی جانب سے قسم کھا کر جواب دیا اور انہیں لبِ جاں بخش ہلانے بھی نہ دیا کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى نہ تمہیں تمہارے رب نے چھوڑا (جب سے کہ اختیار و برگزیدہ کیا اور نہ مبغوض و دشمن کیا) جب سے کہ محبوب بنایا یعنی انقطاع وحی اسلیے نہیں ہوا کہ تمہیں تمہارے رب نے بوجہ کسی غصہ یا منافرت کے چھوڑ دیا ہو بلکہ وہ بنا بر حکمت منقطع کی گئی قریب ہے کہ وہ تیرا دل ہو یہ بیدین جھوٹ بولتے اور تجھ پر افترا و بہتان دھرتے ہیں تیسرے یہ ظاہر فرمایا کہ میرے حبیب کے مراتب و کمالات کو یونہی مترتی ہے وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰى اور ہر پچھلی حالت تیرے واسطے پہلی حالت سے بہتر ہے بیشک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے جو نعمتیں تجھے وہاں ملیں گی اور جو چیزیں تجھ پر وہاں نازل ہونگی وہ دنیا کی چیزوں سے جو تمہیں عطا ہوئی ہیں ہر حیثیت بہتر ہیں لہذا حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انا اھل البیت اختار اللہ لنا الاخرۃ علی الدنیا رواہ البغوی عن

Marfat.com

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ہم اہل بیت ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دنیا پر آخرت کو اختیار فرمایا ہے چوتھے انھیں نعمتوں اور رحمتوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل وعطا ہوئیں مجملاً بیان فرمایا ہے کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور بیشک عنقریب تجھے تیرا رب دونوں جہان میں وہ نعم کثیرہ جزیلہ اور منازلِ رفیعہ ومراتب جلیلہ عطا فرمائیگا کہ تو راضی وخوشنود ہو جائیگا مثلاً دنیا میں تجھے چشم خلائق سے نگاہ رکھا جائیگا تیرا عیب وداب خلق اللہ کے قلوب میں ڈالا جائیگا کہ وہ یک ماہ راہ سے تیرا نام سُنکر دہشت کھائیں گے اور تیرے آوازے سے لرزیں اور تھرتھرائیں گے تیرے دین کو دائم وقائم رکھا جائیگا تیری کتاب کو نسخ وتبدیل سے بچایا جائیگا تجھے کثیر الامۃ اور بہترین امت کا سردار بنایا جائیگا تمھیں فتوحات کثیرہ دی جائیں گی فرشتوں سے تمھاری مدد کی جائیگی تم تمام عالم کے لیے رحمت اور جہان بھر کے واسطے بشیر ونذیر بنا کر بھیجے جاؤ گے تمھارے دین کو سب دینوں پر غالب کیا جائیگا اور دنیا بھر میں پھیلا یا جائیگا تمھاری کتاب کو سب کتب کا ناسخ بنایا جائیگا تمھاری نافرمانی خدا کی نافرمانی اور تمھاری فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ٹھہرگی تمھارے ذکر کو بلند کیا جائیگا کہ جہاں ہمارا ذکر ہو ہمارا نام لیا جائے وہاں تمھارا بھی ذکر ہو اور تمھارا نام لیا جائے اور تمھارے سینہ کو کشادہ کیا جائیگا تاکہ نور ایمان وعرفان وعلوم وحکم سے معمور ہو اور محل تجلیات الٰہی کے قابل ہو اور تمھیں مرتبہ معراج عطا کیا جائیگا دیدار وکلام سے مشرف فرمایا جائیگا۔ سیر ملکوت اعلیٰ کرائی جائیگی علوم اولین وآخرین تمھیں مرحمت ہونگے اور تمام جہان کے حالات تم پر منکشف ہونگے خواتیم سورۂ بقرہ اور سبع مثانی تمھیں عطا ہونگی۔ قیامت کے دن سب سے پہلے تمھیں اٹھائے جاؤ گے اور براق پر سوار کر کے عرصۂ محشر میں لائے جاؤ گے

Marfat.com

اور لباس فاخرہ پہنا کر عرش کے داہنی جانب کرسی پر بٹھائیں گے
ستر ہزار فرشتے تمہارے جلو میں ہونگے فرشتہ مقرب کا سایہ اس روز
تاج حمد تمہارے فرق انور پر رکھا جائیگا دست اقدس میں لوائے حمد دیا جائیگا
جس کے نیچے آدم سے لیکر میرے تک تمام انبیاء و مرسلین خلق اللہ اجمعین ہونگے
مقام محمود اور حوض مورود اور شفاعت کبریٰ تمہیں عطا ہوگا۔ آدم و اولاد آدم
کا سردار تمہیں بنایا جائیگا تمام انبیاء و مرسلین خلق اللہ اجمعین اس روز خوف و
ہراس سے نفسی نفسی کہتے ہونگے اور تم بیخوف و خطر امتی امتی کہو گے سب
تمہارے مقتدی اور پیچھے ہونگے اور تم سب کے امام و پیشوا ہوگے تمہیں
سب سے پہلے حساب کے لیے بلایا جاؤ گے اور حساب و کتاب سے فارغ
ہو کر پل صراط پر اپنی امت کو لیکر سب سے پہلے گزر فرماؤ گے اور سب سے پہلے
تمہیں درِ جنت کھلواؤ گے اور سجدے میں جاؤ گے اور حرفِ شفاعت زبان پر
لاؤ گے اور سب کو بخشوا کر جنت میں لیجاؤ گے تم سے پہلے جنت میں جانا سب پر
حرام ہوگا۔ تمہارے سر سے پا تک ہر موئے تن سے نور کے چشمے بلند ہونگے تمہیں
مفاتیح نصرت و رحمت اس روز عطا ہونگی اور تمام اولین و آخرین تمہارے دست نگر
ہونگے غرضکہ تمہیں دونوں جہان میں وہ کثیر جزیل نعمتیں عطا ہونگی کہ جو کسی آنکھ
نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں جنکا اجمال یہ ہے کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

بشارت جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا اب تو میں ہرگز راضی نہ ہونگا
جبتک کہ اپنی امت کے ہر شخص کو بخشوا کر جنت میں داخل نہ کرالونگا حضرت
مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں لیس اٰیۃ فی القرآن ارجی منھا

Marfat.com

ولا یرضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل احد من امتہ النار
یعنی قرآن عظیم میں اس آیت سے زیادہ کوئی امید و توقع کی آیت نہیں ہے
اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس امر سے کبھی راضی ہونگے کہ
اُنکا کوئی امتی دوزخ میں داخل ہو ؎

نماند بدوزخ کسے در گرو	کہ دارد چنیں سید مشیرو
عطائے شفاعت چنانش دہند	کہ امت تمامی ز دوزخ رہند

ذکرہ علی القاری علیہ رحمۃ الباری ایکبار حضور نے آبدیدہ ہوکر اُمت عاصی کیلیے
دعائے مغفرت فرمائی اللہ تعالیٰ نے باوجود علیم و دانا ہونیکے جبرئیل سے فرمایا
میرے حبیب سے جاکر رونے کا سبب دریافت کر جبرئیل نے آکر حضور سے رونے
کا باعث استفسار کیا آپ نے بیان فرمایا جبرئیل نے بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوکر
عرض کی حکم ہوا جا اور میرے محبوب سے کہہ آنا سنرضیک فی امتک و
لا نسوءک ہم تمھیں تمھاری امت کے معاملہ میں راضی کردیں گے رواہ مسلم
عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ **پانچویں** پھر اُن احسانوں
کو شمار کیا جو نعم مذکورہ سے پہلے اُس محبوب پر فرمائے تھے گویا اس طرف اشارہ
کیا گیا کہ ہمارے احسان اور ہماری نعمتیں اور انعام و اکرام اُس تاجدار دوعالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آچکی تھیں ہمیشہ کی ہیں اور ہمیشہ رہیں گی مگر کفار کو نہیں
سوجھتے جو اُسپر طوفان جوڑتے ہیں اور فرمایا اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی کیا
نہ پایا تمھیں اے محبوب یتیم بے مادر و پدر پس ٹھکانا دیا) یعنی تم بعد مرنے ماں باپ
کے یتیم ہوگئے تھے کوئی تمھیں پالنے پرورش کرنے والا نگاہ رحم و کرم سے
دیکھنے والا محبت و شفقت سے تمھارے سر پر ہاتھ پھیرنے والا تمھارے
بار و بوجھ اُٹھانے والا تمھارا آرام پہنچانے والا محافظت کرنے والا نہ رہا تھا

Marfat.com

کہ ہم نے تمہارے دادا عبدالمطلب پھر چچا ابوطالب کے دل میں تمہاری
والفت پیدا کی انھیں تم پر نہایت مہربان ورحیم بنایا مدارج ومعالی پر
کہ جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھ سال کے ہوئے حضرت آمنہ
آپ کو ام ایمن کے ہمراہ لیکر حضور کے والد کے اعزا سے ملانے مدینے چلیں
اور دار نابغہ میں جو کہ مدفن پدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک ماہ ٹھہریں کہ
حضور ایک روز اولاد مدنیاں کے ساتھ چاہ بنی عدی میں سیاحت فرما رہے
تھے اور مُہر نبوت حضور کے دونوں شانوں کے درمیان مثل آفتاب روشن
تھی کہ ایک طائفہ یہود وہاں سے گزرا اور ایک نے اُن میں سے حضور کو پہچان
پہچانا اور ہمراہیوں سے کہا کہ یہ نبی آخرالزماں ہیں ام ایمن نے یہ سنکر آمنہ سے
کہا اور وہاں سے مکہ کو چلنے کا ارادہ کیا راہ میں جب منزل ابواء میں پہنچیں تو بیمار
ہوگئیں حضور اُن کے سرھانے بیٹھے کہ ناگاہ اُنھیں غش آگیا جب افاقہ ہوا تو حضور
کے چہرۂ انور کی طرف نظر کرکے کچھ اشعار پڑھے اور کہا ہر زندہ مریگا اور ہر نیا
پرانا ہوگا اگر میں مر بھی جاؤنگی تو کوئی افسوس نہیں کہ میں نے ایسا فرزند ارجمند
نیک سیرت پاکیزہ خصلت چھوڑا ہے جس سے میرا نام ہمیشہ جاری رہے گا
یہ کہکر انتقال کیا اور اُسی جگہ دفن کی گئیں بعد موت آمنہ اللہ تعالیٰ نے حضور
کے دادا کے دل میں حضور کی اسقدر محبت وعظمت پیدا فرمائی کہ انھیں تمام
اولاد سے زیادہ محبوب وپیارا اور معظم ومکرم رکھتے اور بے غایت حضور کی
غور وپرداخت اور تعظیم وتکریم کرتے ہر طرح کے آرام کا سامان مہیا رکھتے کسی
کسی بات کی تکلیف نہ ہونے دیتے ہر وقت حضور کی حفاظت ونگہداشت میں
مصروف رہتے بغیر حضور کھانا نہ کھاتے خلوت وجلوت میں ہر وقت حضور اُنکے
پاس رہتے اور جسوقت چاہتے بلا اجازت اُنکے پاس آتے اور اُنکے صندلی

Marfat.com

جلوہ فرما ہوتے اگر کوئی خاص آدمی بجہت ادب حضور کو مسند پر بیٹھنے سے منع کرتا تو بعید المطلب اُس سے کہتے کہ میرے دل بند کو میری مسند پر بیٹھنے سے منع نہ کرو کہ وہ اپنے نفس میں فضل و شرف احساس کرتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایسے مرتبہ کو پہنچے گا کہ کوئی عرب میں نہ پہنچا ہوگا سوتے میں عبد المطلب کو سوائے حضور کوئی نہ جگا سکتا اور نہ خلوت میں سوائے حضور کوئی جا سکتا ہمیشہ وہ ام ایمن کو حضور کی محافظت و حضانت کی تاکید کرتے رہتے اور کہتے کہ اسے ہر وقت آرام سے رکھو کوئی تکلیف نہ دو جب آنکی عمر ایکسو بیس اور بروایتے ایکسو چالیس برس کی ہوئی ضعیفی نے گھیرا بینائی نے ساتھ چھوڑا پیام اجل آپہنچا تو اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ مجھے سوائے اس فرزند کے کسی کی فکر نہیں اور نہ کسی بات کا غم ہے نہ معلوم میرے بعد اس بے مادر و پدر پر کیا گزرے گی کہ نہ اُس کا کوئی محافظ و نگہبان ہے نہ کوئی مربی و کفیل ہے میں اُسے جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا اُسکی حفاظت و تربیت میں بیحد کوشش کرتا تھا ہر طرح اُسے آرام دیتا اور اُسکی دلجوئی کرتا تھا مگر افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اب میں یہ چاہتا ہوں کہ تم میں سے اُسکی پرورش کا کوئی عہد کرلے اور اُسکی حفاظت و تربیت کما ینبغی اپنے ذمہ لے اور بے غایت اُسکی محافظت و نگہبانی کرلے یہ سُنکر ابولہب اُٹھا اور با ادب عرض کی کہ اے رئیس عرب خدا تمہاری عمر میں برکت دے اور تمہاری مرادیں پوری کرے اور تمہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ رشد و ہدایت دکھائے ہم سب اُسکی خدمت کے واسطے موجود ہیں آپ کیوں غم کرتے ہیں ہم میں سے جسے چاہیں اُسے سپرد فرمائیں اور اگر مناسب ہو تو مجھی کو عطا فرمائیں کہ میں اُسکی پرورش بدل و جان کرونگا عبد المطلب نے کہا اگرچہ تو مالدار ہے اور قابل پرورش ہے مگر نہایت سفاک و بیرحم ہے اور یتیم خستہ دل ہوتے ہیں ادنیٰ دل آزاری کی طاقت نہیں رکھتے

Marfat.com

ہیں لہذا تیرے پاس اُن کا رہنا مناسب نہیں ہے۔ یہ سُنکر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اُٹھے اور زمین ادب چوم کر اُس دولت گرانمایہ کے خواستگار ہوئے عبدالمطلب
بولے ایک تو تم ہے اولاد ہوا اور ہے اولاد دوسرے کی اولاد کی قدر نہیں کرتا اور
پرورش کی قابلیت نہیں رکھتا دوسرے تم مرد سپاہی و شکاری ہو شاید کسی روز
اپنی ورزش و شکار میں مشغول ہو کر اُس سے غافل ہو جاؤ اور کوئی اُس کے دشمنوں
کو گزند پہنچائے بعد ازاں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھکر آداب بجالائے
اور اُس یتیم کے جویاں ہوئے عبدالمطلب نے کہا تم کثیر العیال ہو اور کثیر العیال
دوسرے کی اولاد کی طرف توجہ نہیں کرتا اپنوں کو عزیز رکھتا ہے غیر پر ترجیح دیتا
ہے ابوطالب نے کھڑے ہو کر آداب عرض کیا اور کہا ای سردار عرب
مجھے اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ کے حاصل کرنے کی بڑی آرزو تھی مگر بوجہ ادب
برادران پہلے عرض نہ کر سکا اگر حضور کو مناسب معلوم ہو تو مجھے عطا فرمائیں اگرچہ
غریب ہوں مگر اپنی جان کی برابر اس نور نظر کو رکھونگا۔ عبدالمطلب نے سب
اولاد میں اُنھیں لایق پرورش حضور سمجھکر سپرد کیا اور حضور کی حفاظت حضانت
اور دلجوئی و آرام رسانی کی نہایت تاکید فرمائی ایک روایت میں ہے کہ جب
سب حضور کے خواستگار ہوئے تو عبدالمطلب نے حضور ہی کے سر اس مہم کو
رکھا اور کہا کہ اب ہم تم سے جدا ہوتے اور داغ جدائی دل پر سہتے ہیں تم ہمارے
سامنے اپنے چچاؤں میں سے جس کے پاس رہنا پسند کرو اُس کے پاس چلے جاؤ
حضور یہ سنکر زانوئے ابوطالب پر جا بیٹھے اور اُن کے گلے لگ گئے تو عبدالمطلب
نے ہمدانی بجالا کر کہا جو مجھے پسند تھا وہی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند ہوا پھر
ابوطالب سے کہا کہ ای ابوطالب اس فرزند نے نہ تو باپ کی بو سونگھی ہے نہ ماں
مادر دیکھی ہے تمھیں اسی جان دل سے عزیز رکھنا چاہیے اور جس طرح تجھے

Marfat.com

اس نے سب پر ترجیح دی اور اچھا سمجھا اسیطرح تو بھی اپنے تمام اہل وعیال پر
اسکو ترجیح دے اور اچھا سمجھ اور اسکی حفاظت ونگہداشت بہت کرنا پیار ومحبت بیحد
رکھنا اور ہمیشہ اسکی دلجوئی کرنا اور اسکی تربیت اچھی طرح کرنا اور اگر انکی بعثت
کا زمانہ پاؤ تو حتی الامکان انکی پیروی اور مدد واعانت کرنا قریب ہے کہ وہ سید قوم
بلکہ سید اولاد آدم بلکہ سید عالم ہوگا بعد ازاں کہا کہ میری وصیت تم نے قبول
کی۔ کہا ہاں خدا گواہ ہے اور میرے دل کے حال سے آگاہ ہے پھر عبد المطلب
نے ابو طالب کا ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اب مجھپر موت آسان ہوئی پھر حضور کو آغوش
محبت میں لیکر دامنِ الفت سے چہرۂ اقدس صفا کیا اور فرق انور پر بوسہ دیا اور کہا
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تجھسا فرزند خوشرو وخوشبو نہ پیدا ہوا اور نہ ہو بعد کچھ
کے انتقال کیا آم ایمن سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزانہ
عبد المطلب کے جنازے کے پیچھے روتے جاتے تھے پھر بعد وفات عبد المطلب
ابو طالب موافق وصیت عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پرورش کرتے
اپنے اہل وعیال وجان ومال سے زیادہ عزیز رکھتے بے غایت حفاظت ونگہداشت
کرتے شب کو اپنے پاس سلاتے ہر جگہ اپنے ہمراہ رکھتے ذرا دیر کو جدا نہ ہونے
دیتے بغیر حضور کھانا نہ کھاتے اور جب کھاتے تو ایک برتن میں دونوں کھاتے اور
جس کھانے کو حضور نہ کھاتے اسے وہ بھی نہ کھاتے حتی کہ انکے اہل وعیال بھی
بغیر کھائے حضور کے کھانا نہ کھاتے انتظار میں رہتے جب حضور کھا لیتے تو وہ سب
کھاتے کہ کھانے میں دست اقدس پڑ جانے سے برکت ہو جاتی تھی اور وہ لوگ
بعد کو خوب سیر ہو کر کھا لیتے ورنہ بھوکے رہتے ہمیشہ ابو طالب حضور کو سفر میں اپنے
ساتھ رکھتے گھر پر نہ چھوڑتے اور طرح طرح کی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی مدح وثنا میں اشعار کہتے منجملہ ان کے یہ شعر ہے ؎

Marfat.com

وشق له من اسمه ليجله	خذ والعرش محمود وهذا محمد

جسکی تضمین حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی ہے ؎

الم تران اللہ ارسل عبدہ	بآیاتہ واللہ اعلی واحمد
وشق له من اسمه ليجله	فذو العرش محمود وهذا محمد

غرضکہ بعد عبد المطلب ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان و مال اہل وعیال سے زیادہ عزیز رکھا اور ہر طرح کی حفاظت و مدد و اعانت و تعظیم و تکریم و دلجوئی و آرام دہی اپنی زندگی بھر توفیق الٰہی کی جس کو اللہ تعالیٰ اس آیت میں ذکر فرماتا ہے کہ ہم نے تمھیں بعد مادر و پدر آغوش عبد المطلب و کنار عاطفت ابو طالب میں ٹھکانا دیا اور پرورش کرایا یا یہ معنی ہیں کہ کیا نہ پایا ہم نے تمھیں اے محبوب نے مادر و پدر بغیر مونس و مددگار پس اپنی حفاظت و نگہبانی اور ظل حمایت و عاطفت میں رکھا اور اپنے ماسوا سے مستغنی کیا **تنبیہ** یہ آخر معنی روایت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناسب ہیں کہ ان سے حالت صغر میں حضور کے سر سے سایہ مادر و پدر اٹھا لینے کی حکمت دریافت کی گئی فرمایا تاکہ مخلوق کا کوئی حق و احسان حضور پر نہ ہو اور اللہ کے سوا کسی سے تعلق نہ رہے ذکرہ علی القاری علیہ رحمۃ الباری یا یہ معنی ہیں کہ کیا نہ پایا ہم نے تمھیں در یتیم یکتا و بے مثل و بے نظیر پس اپنے یہاں ٹھکانا دیا اور اپنے لیے اختیار کیا وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ۝ اور پایا تمھیں راہ سے بھٹکا ہوا پس ہدایت فرمائی راہ دکھائی چونکہ ظاہر میں آیت کے معنی مشتبہ معلوم ہوتے تھے کہ انبیا علیہم السلام قطعاً یقیناً معصوم ہیں پھر انکی طرف ضلالت کا منسوب کرنے کے کیا معنی مگر حقیقت میں معنی پاک و صاف تھے لہذا علمائے کرام نے اسکے چند معنی بیان فرما کر رفع اشتباہ کیا منجملہ انکے **ایک قول یہ ہے** کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد بلوغ قبل بعثت بت پرستی و رسوم جاہلیت کو مذموم و معیوب جانتے

Marfat.com

ایسے سمجھتے تھے ہمیشہ حق کی تلاش میں رہتے تھے کہ پیران کہن سال سے سُنا کہ دین ابراہیمی حق تھا پس آپ اُسپر مائل ہوئے لیکن چونکہ قواعد ملت ابراہیمی کسی کو یاد نہ رہے تھے اور نہ کوئی کتاب اُس میں تدوین کی گئی تھی لہذا حضور اُسکی تلاش میں اِدھر اُدھر پھرتے اور جو احکام دین ابراہیم علیہ السلام کے کسی پُرانے شخص کی زبانی معلوم ہوتے اُنپر عمل کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پر وحی نازل فرمائی ملت حنفی کی راہ دکھائی اور اس آیۂ کریمہ میں اُسی کی جانب اشارہ فرمایا کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور پایا تمہیں دین حق کے لیے بھٹکتے پھرتے پس راہنمائی کی اور اُسکی طرف پہنچا دیا دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ بعد دودھ چھڑائے کے عبدالمطلب کو سونپنے چلیں راہ میں قریب مکہ حضور کو ایک جا بٹھا کر قضائے حاجت کو گئیں واپس آکر نہ پایا نہایت شور و واویلا مچایا اُنکی یہ اضطراب و بیقراری ایک بڈھے نے دیکھکر حال پوچھا کہا میرا بچہ گم ہو گیا ہے اُس کے لیے میں بیقرار ہوں اُس نے کہا بیقرار نہ ہو یہاں خداوند جل رہتے ہیں اُن سے جاکر کہدو تیرے بچہ کا پتا نشان بتا دیں گے اور چل میں بھی تیری سفارش اُن سے کر دونگا پس وہ بڈھا حلیمہ کو ہمراہ لیکر ہبل کے سامنے آیا اور سجدہ کر کے نہایت عاجزی سے گڑگڑایا اور کہا کہ اس عورت کا بچہ یہاں گم ہو گیا ہے حضور اُس کے حال پر مہربانی فرما کر پتا نشان سے آگاہ فرمائیں کہ ناگاہ وہ بت اور اُس کے ہمراہ جتنے بت تھے سب اوندھے منہ گر پڑے اور ہبل نے نہایت چیخ کر کہا کہ ای بڈھے بدعقل تو کس کا نام ہمارے سامنے لیتا ہے ارے اسی بچے کے ہاتھ میں تو ہماری ہلاکی ہے وہ ہرگز گم ہونے اور راہ بھولنے والا نہیں ہے اُس کا خدا محافظ و نگہبان ہے اُسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا یہاں حضور کو جبرئیل بحکم رب جلیل باحفاظت تمام عبدالمطلب پاس پہنچا گئے جب حلیمہ مایوس ہو کر عبدالمطلب کو آگاہ کرنے آئیں تو حضور کو اُنکے پاس

Marfat.com

رونق افروز پایا بہت خوش ہوئیں پس اسی قصہ کی جانب اللہ تعالیٰ اس آیت میں
اشارہ فرمارہا ہے کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور پایا تمہیں بیابان محبت میں راہ
بھولا ہوا پس راہ دکھائی اور تمہارے دادا پاس پہنچایا تفسیر ہے یہی ہیں کہ آپ
طفولیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہستان میں راہ گم کی تھی حیران پریشان
تلاش راہ میں پھرتے تھے کہ ابولہب اونٹنی پر سوار ادھر جا نکلا اور حضور کو حیران
و پریشان راہ بھٹکا دیکھکر اپنی اونٹنی پر بٹھاکر عبد المطلب پاس لایا اور کہا میں تمہیں
کہ اس تمہارے لڑکے سے مجھے کیا ضرر پہنچے گا عبد المطلب نے کہا کیا ہوا کہا میں
نے اسے فلاں پہاڑ کے درہ میں راہ بھولا دیکھکر اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کرکے
چلنے کا قصد کیا تو اونٹنی ہرگز نہ چلی بیٹھے سے نہ اٹھی مجبور ہوکر آگے بٹھایا تو اونٹنی
اٹھکر چلی پس اس قصہ کو اللہ تعالیٰ آیہ مذکورہ میں ذکر فرماتا ہے کہ وَوَجَدَكَ
ضَالًّا فَهَدٰى اور پایا تمہیں کوہستان مکہ میں حیران و ششدر راہ بھولا ہوا
پس راہ دکھائی اور تمہیں تمہارے دشمن ابولہب کے ہاتھ عبد المطلب پاس بخیر و خوبی
پہنچایا تنبیہ ان دونوں تاویلوں کی ایک روایت مرفوعہ بھی تائید کرتی ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں حالت صغر میں اپنے دادا عبد المطلب
کے پاس سے گم ہوگیا اور قریب تھا کہ بھوک سے ہلاک ہوجاؤں کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے راہ دکھائی ذکرہ امام الوازری کذا فی المواہب و المدارج اتباع
یہ قصہ اخیرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ سے بہت مشابہت رکھتا ہے کہ
جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دشمن کے ہاتھوں پرورش کرایا
اسی طرح حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشمن کے ہاتھ عبد المطلب
کے پاس پہنچایا چوتھے سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
مراد اس سے قصۂ ابلیس ہے کہ اکبار حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ابو طالب کے ساتھ قافلہ میسرہ غلام خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سفر کو تشریف لے گئے تھے کہ رات ہو گئی ابلیس نے اندھیری میں حضور کے ناقہ کی مہار پکڑ کر راہ یاست سے دوسری راہ پر ڈالدیا پس حضور قافلہ والوں سے علیحدہ ہو گئے کہ جبرئیل آئے شیطان چیخکر بھاگا اور جبرئیل نے حضور کو راہ راست بتا کر قافلہ سے ملایا پس اس قصہ کو اللہ تعالیٰ اس آیت میں یاد دلاتا اور فرماتا ہے کہ ووجدك ضلا فھدی اور پایا تجھے قافلہ میسرہ سے بھٹکا ہوا پس ہدایت فرمائی راہ دکھائی اور قافلہ سے ملایا پانچویں یہ کہ ضلالت کے معنی یہاں غمر و غلبہ کے ہیں اہل عرب جب دودھ میں پانی زیادہ مل جاتا ہے اور غالب ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں ضل الماء فی اللبن اسی طرح چونکہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کفار میں مغمور و مغلوب تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ووجدك ضلا فھدی اور پایا تجھے کفار مکہ میں مغمور و مغلوب پس قوت دے تجھے اور سب پر ظاہر و غالب فرمایا چھٹے جو درخت بیابان میں تنہا و اکیلا ہوتا ہے اُسے اہل عرب اپنے محاورے میں ضالہ کہتے ہیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تنہا و یگانہ تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور پایا تجھے تنہا و یگانہ مثل اُس درخت کے کہ جنگل میں اکیلا ہو پس میوۂ توحید و ایمان سے تجھے بار ور کیا اور تیری جانب خلق کو راہ دکھائی اور وہ سب تجھ سے بہرہ ور ہوئے ساتویں قوم پر جو احسانات ہوتے ہیں وہ کبھی سردار قوم کی جانب منسوب کیے جاتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایسا ہی کیا اور فرمایا ووجدك ضلا فھدی اور پایا تیری قوم کو گمراہ پس ہدایت کی اُنھیں آٹھویں کبھی ضلالت بمعنی محبت بولا کرتے ہیں پس آیت کے یہ معنی ہیں کہ پایا تمھیں اپنی محبت و طلب میں سرگرداں پس راہ دکھائی تمھیں اپنی جانب جیسا کہ آیۂ وانك لفی ضلالك القدیم

Marfat.com

اندا
مروی
کرنے میں متحیر
جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شریعت سے انجان پس ہدایت کی گئی
میں سہو و نسیان کرتے پس ہدایت کی یہ توجیہ
نسیان کو آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جائز
اک دعا ہیں حقیقت میں اُسپر کسی قسم کا شک
تبارک و تعالیٰ قرآن عظیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہے کہ ماضل صاحبکم وما غوی اور باتفاق ائمہ اہل
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توحید و ایمان اور
صلی اللہ علیہ وسلم معصوم بضلالت ہونا و قبل نبوت
انبیائے کرام علیہم السلام اور کسی اہل خبر نے نقل
ہیں سے بکفر و اشراک و فسق و ضلالت موصوف و معروف
ہیں سے کہ عقلاً بھی جائز ہے یا نہیں معتزلہ جائز نہیں
ہیں اور کہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک کو
ماہ ہدایت دکھلائے اور مرتبہ نبوت پر پہنچائے ایک
کہ یہ جواز وقوع میں نہیں آیا اور تمام انبیائے
سے پہلے خدا کی ذات و صفات
نقص و نفرت سے معصوم
صفات جود و بذل اور جو کچھ

Marfat.com

ا کو غیر مرتکب ہے معصوم ہیں خصوصاً حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ
علیہ وسلم کہ عصمت آپکی سب سے اتم واکمل اور مرتبہ حضور کا ارفع واعلی ہے کسی
عیب ونقصان کو دامن رحمت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچنے کی
مجال وگنجائش نہیں ہے وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ○ اور پایا تمھیں فقیر
وعیالدار پس غنی ومالدار کیا بیان اس نعمت الٰہی کا یہ ہے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے دادا عبدالمطلب پھر چچا ابوطالب کے مال سے مستغنی وبے پرواہ
رہا کرتے جب وہ مرے تو پچیس برس کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قلب کو حضور کی طرف مائل کیا اور اسقدر محبت والفت
انکے قلب میں القا فرمائی کہ انھوں نے حضور سے نکاح فرما کر تمام مال واسباب
اپنا حضور کے پیش کش کیا اور روسائے قریش کو جمع کر کے کہا کہ تم گواہ رہو کہ یہ
سب مال میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے حضور جو چاہیں کریں مالک ومختار
ہیں علمائے سیر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام زنان عرب
میں نہایت حسین وجمیل عقل وشعور میں بے نظیر نجابت وشرافت میں بمثل ملک
وبال میں یکتا لکھی پڑھی تھیں اکثر صاحب ثروت وجاہ اُن سے نکاح کرنا چاہتے
مگر وہ کسی کو منظور نہیں کرتی تھیں ایک رات انھوں نے خواب میں دیکھا کہ چاند
آسمان سے میری گود میں اترا ہے جس کے انوار واضیا سے تمام عالم روشن
ومنور ہوگیا ہے بیدار ہو کر تعبیر پوچھنے کو بھیرا پاس آدمی بھیجا بھیرا نے خواب سنکر کہا
تعبیر اسکی یہ ہے کہ عنقریب پیغمبر آخرالزماں پیدا ہو کر تجھے اپنے عقد میں لائیں گے اور
تیرے گھر میں انپر وحی نازل ہوگی تمام عالم اُن سے روشن ومنور ہو جائیگا اور
عورتوں میں سب سے پہلے تو انپر ایمان لائے گی اور وہ پیغمبر ہاشمی تیرے
قبیلے سے ہونگے خدیجہ یہ سنکر نہایت خوش ہوئیں اور حضور اقدس سرور عالم

Marfat.com

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور کا انتظار کرتے تھے آپ
کی عمر شریف پچیس برس کی ہوئی ابو طالب کو تنگدستی نے
ان کی فکر میں مبتلا ہوئے لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ خدیجہ کو
دیانت وامانت دار کی ضرورت ہے جو اُس کے مال سے مضاربہ
کرے اور غبن و غارت نہ کرے ابو طالب نے شکر آنحضرت صلی اللہ
سے ذکر کیا کہ تم خدیجہ سے درخواست کرو شاید وہ تمھیں کچھ مال مضاربہ دیدیں
جس کے ذریعہ سے یہ تنگدستی دُور ہو حضور راضی ہوئے اور اس کا تذکرہ لوگوں
میں کیا شدہ شدہ یہ خبر خدیجہ کے کان تک بھی پہونچی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مضاربہ
تجارت پر آمادہ ہیں خدیجہ نے بہت غنیمت جانا اور فوراً ایک آدمی حضور کے بلانے
کو بھیجا دوسری روایت میں ہے کہ عاتکہ بنت عبد المطلب نے جاکر خدیجہ سے کہا
کہ میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجارت کرنا چاہتا ہے اور ہم
لوگوں کو مال دیگر مضاربہ تجارت کیواسطے بھیجا کرتی ہو اگر اُسے بھی کبھی بھیجا
کے واسطے دیدو تو ہماری قوم پر بڑا احسان ہو اور وہ کام بھی نہایت دیانت
وامانت سے کرنے والے ہیں کہ تمام عرب میں محمد امین مشہور ہیں خدیجہ نام سنتے
سنتے ہی بشاش ہوگئیں اور بولیں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف
جمیلہ وفضائل حمیدہ سے واقف ہوں تمھیں بیان کی حاجت نہیں اگر وہ تجارت
چاہتے ہیں تو میں انھیں سب سے زیادہ مال تجارت کے لئے دونگی
انھیں میرے پاس بلا لاؤ تاکہ میں دیکھ لوں کہ
کی طاقت تعہد قافلہ ومحافظت اموال اور تجارت کے
بھی ہے یا نہیں مگر مقصود خدیجہ کا اس بلانے سے نظارہ
نبوت دیکھنا تھا۔ الغرض اِدھر تو عاتکہ یا وہ آدمی حضور کو لینے

Marfat.com

[illegible] سند جلالت پہ چلیں کی آڑ میں کتاب مقدس لیکر حضور کے
[illegible] سند بچھا حضور کے واسطے آراستہ کر کے خدام کو حکم کیا
[illegible] سردار و غلام کو اسپر رونق افروز کرنا جب حضور تشریف فرما ہوئے تو نہایت
[illegible] کے ساتھ مسند پر بٹھایا اور موافق اپنے حال کے تعظیم و توقیر
[illegible] نشانیاں نبی آخر الزمان حضور کے چہرۂ اقدس میں
دیکھے متعجب ہوئے جب مکمل نشانیاں بموجب انجیل شریف پائیں دل میں کہا آج مراد دلی
بر آئی اور خواب کی تعبیر ملی مگر چندے صبر کرنا اور اس راز کو پنہاں رکھنا چاہیے
پھر نہایت شاد ماں و فرحاں معاملات تجارت طے کئے اور فوراً اسباب تجارت
تیار کرا کر میسرہ غلام کے ہمراہ با مال و اسباب کثیر ملک شام کی طرف تجارت کے
لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور غلام سے نہایت تاکید سے کہا کہ ہمارا جانا
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی کام نہ کرنا اور کسی بات کی تکلیف نہ دینا ہر طرح سے
آرام کے سامان مہیا رکھنا اور با حفاظت تمام سالم و غانم واپس لانا الغرض جب
قافلہ روانہ ہوا چاروں طرف سے لوگ برائے نظارہ دوڑے آئے دوست
احباب عزیز و اقارب ملنے اور رخصت کرنے آئے حضور نے سب کو خوش و خرم
ساتھ ملاقات فرما کر رخصت کیا اور قافلہ کو کوچ کا حکم فرمایا میسرہ نے
حضور کو لباس فاخرہ پہنایا عمدہ اونٹ پر سوار کر کے قافلہ کے آگے آگے لیا
تھا جس کو عقبہ و شیبہ پسران ابوجہل نے جو قافلہ کے ہمراہ تھے میسرہ سے کہا کہ اس لڑکے کو
لباس دنی پہناؤ سخت کام لو تاکہ آرام بھولے سختی و پریشانی اور تنہائی عادت پڑے میسرہ
نے جواب دیا کہ میں تمہارا غلام نہیں ہوں جو حکم مانوں بلکہ میں اور یہ مال خدیجہ کا ہے جیسا
حکم انہوں نے فرمایا ہے اس کے موافق کرونگا تمہاری ایک نہ سنوں گا روانہ ہوا
کہ اس قافلہ میں میسرہ کے علاوہ حضرت خزیمہ کو بھی خدیجہ نے آنحضرت صلی

Marfat.com

علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا وہ ہمیشہ حضور سے محبت رکھتا تھا
حضور کی محافظت و نگہبانی کرتے کسی وقت جدا نہ ہوتے ہر طرح کی بلا
سے بچاتے اور جابجا طرح طرح کے خوارق عادات حضور سے مشاہدہ فرماتے تھے
پر قافلہ کے دو اونٹ ماندے ہو گئے چلنے کے لائق نہ رہے سو نے حضور کو اطلاع
پہنچائی حضور نے تشریف فرما ہو کر دست مبارک ان پر پھیر کر دعا فرمائی فوراً تازہ چلنے
ہو کر سب اونٹوں سے آگے چلنے لگے جب بصرہ میں پہنچے عبادت خانہ نسطورا راہب
کے قریب ایک درخت خشک کے نیچے رونق افروز ہوئے فوراً وہ درخت سرسبز شاخ
اور بارآور ہو گیا اور حوالی درخت میں بھی سبزہ لہلہانے لگا نسطورا نے جو یہ حال مشاہدہ
کیا بولا کہ اس درخت کے نیچے کوئی نبی آکر بیٹھا ہے اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر
عرض کی تمھیں لات و عزی کی قسم اپنا نام بتاؤ حضور نے فرمایا انکلتنی امک تیری ماں
تجھے روئے جا میرے پاس سے دور ہو کہ عرب کی کوئی بات اس سے زیادہ گراں مجھ پر نہیں
ہے لکھا ہے کہ نسطورا کے ہاتھ میں صحیفہ تھا کہ اس میں دیکھکر حضور کے چہرۂ اقدس کی
جانب نگاہ کرتا اور کہتا قسم ہے اس خدا کی جس نے عیسے علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی
کہ یہ وہی ہیں حضرت خدیجہ نے جو یہ واقعہ دیکھا جانا کہ یہ حضور کے ساتھ مکر کرنا چاہتا ہے۔
بے اختیار چیخا اور آل غالب کو پکارا جتنے قریش قافلہ میں موجود تھے اکٹھے ہوئے
اور پوچھا کیا حادثہ درپیش ہوا حضرت خدیجہ نے راہب کی شکایت کی سب کی جانب
متوجہ ہوئے راہب خوف سے عبادت خانہ کی چھت پر چڑھ گیا اور وہاں سے پکار کر کہا
کہ تم لوگ مجھ سے کیوں ڈرتے ہو خدا کی قسم تم سے زیادہ کوئی قافلہ عزیز اور محترم نہیں
میں اس صحیفہ میں دیکھتا ہوں کہ فلان درخت کے نیچے جو شخص بیٹھا ہے وہ آخری خدا کے
پیغمبراں ہے جو کوئی اسکی فرمانبرداری کریگا فلاح و رستگاری پائیگا اور دنیا و آخرت
کریگا خراب و خستہ ہوگا پھر خدیجہ سے کہا کہ کیا تمھیں اس سے کچھ کام ہے

Marfat.com

راہب نے کہا مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہے خزیمہ
کہ یہ شخص تمام بلاد پر غلبہ کریگا اور سب پر فتح پائے گا
خزیمہ آگاہ ہو کہ اس شخص کے دشمن بہت
حفاظت کرو اور دشمنوں سے بے خوف نہ رہو پھر میسرہ کو
الفاظ حضور کی بابت کہے اور وصیت کی کہ ہرگز ہرگز اس سے ایک
غافل نہ رہو اور شام کو لیکر نہ جاؤ کہ وہاں اُنکے بہت دشمن ہیں۔
اگر اُنکی بعثت کے زمانہ تک زندہ رہونگا تو ضرور انکی متابعت اور مدد و اعانت
کرونگا القصہ میسرہ اور حضرت خدیجہ نے آپس میں صلاح کی کہ اس مال و متاع
بصرہ ہی میں فروخت کر کے مکہ کو واپس چلنا چاہیئے چنانچہ تمام مال و اسباب
بیچ میں فروخت کیا اور حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
برکت سے بیحد نفع اوٹھایا بلکہ تمام قافلہ والوں نے حضور کی برکت سے دوچند نفع
اٹھایا اور وہاں سے جو مال مکہ لائے اُس میں بھی اسیقدر نفع حاصل ہوا غرضکہ باصول
نفع کثیر قافلہ مکہ کو واپس چلا جب مکہ میں داخل ہوا حضرت خدیجہ غرفہ میں بیٹھی
تھیں کہ انھیں دُور سے ایک جماعت شتر سواروں کی دکھائی دی اور درمیان
اُنکے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت عمدہ اونٹ پر پوشاک شہانہ
پہنے ہوئے براتیوں کے بیچ میں دولھا یا سپاہ میں شاہ یا انجم میں ماہ نظر پڑی دوپہر
کا وقت تھا دو مرغ فرق انور پر سایہ کیے تھے رُخ انور کی چمک کے آگے آفتاب
کی روشنی شرمائی جاتی تھی ناقہ اقدس کی چال عجیب لطف دکھاتی تھی خدیجہ اُس شاہ
دو جہاں کو دیکھکر متحیر اور دارفتہ ہوئیں کہ میسرہ نے آکر زمین ادب چومی اور تمام
واقعات و خوارق عادات جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سفر
میں مشاہدہ کیے تھے اور نسطور راہب کی زبانی سنے تھے آنکے روبرو بیان کیے

Marfat.com

اور کہا حضور کی برکت سے جو نفع اس سفر
خوش ہوئیں اور اخفائے واقعات کی
آتش عشق محمدی انکے قلب میں زیادہ مشتعل ہوئی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئی۔ نفیسہ بنت منیہ کو
برائے ترغیب نکاح حضور پاس بھیجا وہ بہایت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی
ابتک نکاح سے باز رکھا ہے فرمایا تنگدستی دبے سروسامانی
اگر تمھیں کوئی ایسی عورت ہاتھ آئے جو نہایت حسین و جمیل شریف
ثروت و جاہ اور تمھاری تمام اخراجات کی متکفل ہو تو اس کے ساتھ نکاح
ایسی کون ہے کہا خدیجہ نسبت فرمایا میں ایسا وسیلہ کہاں سے لاؤں
نکاح کروں اس نے کہا تمھیں اس سے کیا مطلب میں لے جاؤں گی
نفیسہ خدیجہ پاس آئی اور کہا میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
کر آئی خدیجہ نے ساعت سعید میں عمرو بن اسد اور ورقہ بن
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ فلاں ساعت
فرما ہو جیئے اور کسی قسم کا تکلف و تاسف نہ فرمایئے ابو طالب
ہوئے اور کہنے لگے افسوس ہمارے پاس اس وقت اتنا
میں اٹھائیں اور لباس شاہانہ بنا کر حضور کو بٹھا کر خدیجہ
میں تھے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
غمگین پا کر سبب استفسار کیا اور کہا
کرنے کا کوئی کام ہو تو بدل و جان حاضر ہوں حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبسم فرما کر عرض کیا کہ عبداللہ

Marfat.com

[illegible] شدید پیش آئے تو یہ نہیں دیدینا اور اس میں کچھ کپڑے سلے ہوئے بھی
ہیں میں بھی حاضر کیا جاؤں اور سکان سے وہ سب مال لاکر حضور کی خدمت میں حاضر
کیا حضور نے اس میں سے پہننے کو کپڑے نکالے کہ اتنے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے بھی پوشاک شاہانہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بھیجی حضور نے اُنکر
دیکھکر فرمایا میں صدیق کے کپڑوں پر کسی کو ترجیح نہ دونگا اور یہی پہنونگا پس حضور نے
وہ کپڑے پہنکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے دعا کی اور فرمایا چونکہ ابوبکر
میرے ہر کام میں شریک ہوتا ہے اور کوئی چیز مجھسے زیادہ عزیز نہیں رکھتا ہے
میں اس وقت بھی اس سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا ساتھ دیگا صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے سنکر فرمایا ع بسر رویم کہ این رہ بپائے نا توان رفت الغرض آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ کپڑے پہنکر روسائے عرب و سرداران قریش کے ہمراہ حضرت
خدیجہ کے مکان کی طرف تشریف فرما ہوئے۔ یہاں خدیجہ نے تمام مکان کو آراستہ
کرایا۔ حضور کے واسطے مسند پر تکلف بچھوائی مہمانوں کے واسطے سامان عیش و عشرت
مہیا کیا طرح طرح کے نفیس کھانے پکوائے اور اپنا بناؤ سنگار کرکے لباس
فاخرہ و زیورات بے بہا پہنکر مسند ناز پر جلوہ فگن ہوئیں کہ اتنے میں وہ تاجدار دو عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عجب شان و شوکت سے تشریف لائے اور بعد طے ہونے
معاملات نکاح کے ابو طالب نے خطبہ بلیغ پڑھا اور اس میں بعد حمد ثنائے الٰہی
حضور اور حضور کے خاندان کا فضل و شرف ظاہر کیا پھر ورقہ ابن نوفل برادر حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خطبہ آغاز کیا اور اس میں بعد تعریف خدا تعالیٰ فضل
و شرف خاندانی بیان کیا اور ابو طالب کے اقوال کی تصدیق کی پھر جانبین سے
ایجاب و قبول ہوا چار سو مثقال سونے کا مہر بندھا سب اعزا کا دل اس تقریب سے

Marfat.com

سرور ہوا کنیزان خدیجہ خوشی کے ترانے گانے اور دف بجانے لگیں حضرت
رضی اللہ عنہ نے جشن شاہانہ ترتیب دیا اور تمام دوست واحباب عزیز واقارب کو
دعوت ولیمہ کھلا کر رخصت کیا اور اُسی روز زفاف واقع ہوا بعد ازاں حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تمام مال واسباب اپنا سنگوا کر حضور کے حوالے کیا کہ جیسے
آپ کا ہے جو چاہے کیجئے مجھے کچھ سروکار نہیں ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے
زیر احسان نہ رہیں بلکہ میں ہمیشہ آپکی ممنون واحسان مند رہوں ابو طالب اس واقعہ
سے نہایت شاد وخرم ہوئے اور فکر معیشت تا جدار دوعالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
چھوٹے اور الحمد للہ الذی اذھب عنا الکرب وادفع عنا الغموم زبان پر جاری
کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس روز سے کمر خدمت گاری باندھی
اور تمام عمر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تابعداری وفرمانبرداری
ورضا وخوشنودی میں گذاری غرضکہ پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو عبد المطلب پھر ابو طالب پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے غنی
ومالدار فرمایا پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال واسباب سے مستغنی کیا
اور انکے دل میں اسقدر حضور کی محبت وشفقت القا فرمائی کہ چالیس ہزار درہم
سے زیادہ حضور کے حوائج میں صرف کیا بلکہ اپنا تمام مال حضور ہی کی رضا وخوشنودی
میں اٹھایا کسی صحابی کے مال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا فائدہ نہ اٹھایا
جتنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال سے اٹھایا پھر بعد ہجرت مال انصار سے مستغنی
وبے پرواہ کیا پھر مال غنائم سے اتنا کچھ عطا فرمایا کہ کسی کی حاجت نہ رہی اس
غنا کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس آیہ کریمہ میں یاد دلا رہا ہے اور فرما رہا ہے ووجدک
عائلا فاغنی اور پایا تمھیں فقیر وبے مال وزر پس غنی کر دیا مال خدیجہ وابو بکر رضی اللہ عنہما
ومال غنائم سے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے

Marfat.com

ل یارب قال الم
ب قال الم اجدك عائلا
اجعون باستاد البغلی عن ابن عباس
ل سے ایک بات پوچھیں
نے عرض کی ای رب تو نے سلیمن ابن داؤد کو
ن نبی کو یہ عطا کیا ہو، فلاں کو یہ دیا فرمایا ای محمد کیا پایا
دو پھر پس ٹھکانا دیا میں نے عرض کی ہاں اے رب میرے فرمایا
یا ہم نے تجھے بھٹکا ہوا راہ سے پس راہ دکھائی میں نے عرض کی ہاں اے
نے فرمایا کیا نہ پایا ہم نے تجھے فقیر پس غنی اور بے پرواہ کیا۔ میں نے عرض
ای رب میرے۔ فرمایا کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ فرمایا اور تم سے تمہارا
میں نے عرض کی ہاں ای رب میرے۔ پھر چونکہ منعم محسن کا شکر لازم
ہی پاک بے نیاز ہے جس نے اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ
طرح سے اتمام فرمائے لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے ارشاد
فَحَدِّثْ (پس تو ان نعمتوں اور احسانوں کے شکریہ میں)
ہیں کے حقوق اور مال و اسباب کو تلف نہ کر اس سے
ذکر رفق و محبت سے اس کے ساتھ پیش آ کہ تو بھی یتیم
ضعف و ناتوانی اور شکستہ دلی کو جانتا ہے وَاَمَّا السَّائِلَ
ڈانٹ ڈپٹ اور سختی سے اسے منع نہ کر کہ تو خود بے مال
فَحَدِّثْ اور اپنے رب کی نعمتوں

Marfat.com

اور احسانوں کو جو پیدائش کے روز سے تم پر فرمائے سب ظاہر کر دیئے تھے
آگے بیان فرمایا اور کسی سے نہ چھپایا اگر لوگ تیرا فضل و شرف پہچان لیتے
پہچانیں اور خدائی مہر و محبت نظر لطف و عنایت جو رفتہ رفتہ سے تیرے حال پر
ہے اور روز بروز ترقی پر ہے دیکھیں اور تجھ سے فیضیاب ہوویں۔

وعظ ہفتدہم

بیان شرح صدر و وضع وزر و رفعت ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ
ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ سمانوں سمار!
رب تبارک و تعالیٰ اس سورۂ پاک میں بھی اپنی اُن نعمتوں کو ذکر فرما رہا ہے کہ جو اس
نے اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں اور وہ دو قسم
تھیں ایک ظاہری اور دوسری باطنی۔ ظاہری وہ نعمتیں تھیں کہ جو ظاہراً آنحضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں اور ہر شخص انہیں حضور میں دیکھتا
اور مشاہدہ کرتا تھا اور باطنی وہ نعمتیں تھیں کہ جو باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مخصوص تھیں اور کوئی انہیں دیکھ سکتا تھا پس نعم ظاہری کو تو پروردگا
عالم نے سورۂ والضحیٰ میں ذکر فرمایا اور نعم باطنی کو اس سورۂ پاک میں بیان
فرمایا۔ شانِ نزول اس سورۃ کا بعض مفسرین یوں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری میں عرض کی اے رب تو نے ابراہیم کو مرتبہ خلت عطا فرمایا اپنا خلیل بنایا۔ عیسے کو روح القدس سے بنایا۔ موسیٰ کو طلعت کلیمی بخشا اور ان سے کلام کیا۔ داؤد کے واسطے پہاڑ کو مسخر اور لوہے کو نرم بنایا سلیمان کو باد و جن و انس کیا۔ اور ہوا کو انکے تابع حکم فرمایا مجھے کونسی نعمت کے ساتھ مخصوص کیا لہذا اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے محبوب کے سوال کا یوں جواب دیا الم نشرح لک صدرک کیا نہ کشادہ کیا ہم نے تمہارے لیے اے محبوب تمہارا سینہ تاکہ نزول وحی کی اس میں گنجائش ہو اسرار الٰہی و انوار باری کے سمانے کی اس میں جگہ ہو اور نور ایمان و عرفان علم و علم حکمت و رحمت وغیرہ اس میں جمع ہو سکے اور تم ان سے نفع اٹھا سکو کمال حاصل کر سکو فائدہ الم نشرح میں ہمزہ استفہام انکاری نفی شرح ہے اور انکار نفی نفی ہوتا ہے اور نفی نفی اثبات کا فائدہ دیتی ہے تو گویا نہایت اثبات و تقریر مراد ہے کہ تحقیق اور بیشک ہم نے ایسا کیا اور تمہارا سینہ کشادہ فرمایا۔ شرح کے معنی ایک مغلق اور بند چیز کو کھولنے اور کشادہ کرنے کے ہیں تاکہ اس میں دوسری چیزیں اچھی طرح داخل ہو سکیں پس جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے سینہ میں تنگی پائی اور اس میں اشیائے مذکورہ داخل ہونے کی گنجائش نہ دیکھی کما قال تعالیٰ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ تو اسے کشادہ فرمایا تاکہ اس میں اشیائے مذکورہ اچھی طرح داخل ہو سکیں اور حضور ان سے نفع اٹھا سکیں اور علی وجہ الکمال انہیں حاصل کر سکیں لہذا اس کے صلہ میں لام انتفاع لایا اور لک فرمایا کہ اگر لفظ لک نہ لاتا تو یہ معنی مفہوم نہ ہوتے فائدہ صدر کے معنی لغت میں سینہ کے ہیں مگر یہاں اس سے مراد قلب ہے کہ سینہ قابل تعلیق و تبسیع نہیں ہوتا لیکن اصطلاح اہل طریقت میں قلب کے لیے دو ورود ہوئے ہیں ایک جانب نفس جسے صدر کہتے ہیں اور دوسرا جانب روح جو بہ نسبت صدر کے بہت وسیع

Marfat.com

اور کشادہ ہے اور صدر بہ نسبت اس کے بہت تنگ اور حرج ہے پس اللہ تعالیٰ نے
یہاں صدر کے کشادہ کرنے کی خبر دی تاکہ اب روح کو اس پر قیاس کرنا سہل ہو کہ وہ
بہ نسبت صدر کے کس قدر وسیع اور کشادہ ہوگا ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں شرحہ
بنور الاسلام حضور کے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے نور اسلام و ایمان پر بھر نے کے لیے کشادہ
فرمایا گویا اس میں اشارہ ہے اس آیۂ کریمہ کی طرف افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فھو علیٰ نور من ربہ سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شرحہ بنور الرسالۃ حضور
کے سینہ کو اللہ نے نور رسالت بھرنے کو کشادہ فرمایا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں ملاہ حکما و علما اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے سینہ کو علم و حکمت سے
مملو و مشحون فرمایا بعض علما فرماتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں الم نظھر قلبک حتی لا یخاف
الوسواس کیا نہیں پاک و صاف کیا ہم نے تمہارا قلب تاکہ نہ اپنا دیں تمہیں وسوسے
شیاطین اور انسانوں کے **انتباہ** مسلمانو ذرا بنظر غور دیکھو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
نے اپنے محبوب کا سینہ بلا طلب و استدعا وسیع اور کشادہ فرمایا حضور کو دعا
کرنے کی ضرورت بھی نہ ہوئی اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کو دعا
کرنے کی حاجت پڑی اور جناب باری میں یوں عرض کی رب اشرح لی صدری
اور رب میرا سینہ کشادہ فرما پھر باوجود دعا کے بھی اس کیت و کیفیت کے ساتھ
حضرت موسیٰ کا شرح صدر نہ ہوا جیسا کہ تمہارے سردار حبیب پروردگار کا شرح صدر
ہوا کہ حضور کا شرح صدر چار بار ہوا ایک تو ایام طفولیت میں جبکہ حلیمہ حضور کو دودھ پلانے
پرورش کرنے موافق عادت اہل عرب کے اپنے گھر لے گئیں اور انکے یہاں چار برس
کے ہوئے تو ایک روز حلیمہ کے لڑکوں کے ساتھ چراگاہ بکریاں چرانے تشریف لے گئے
ناگاہ دو جانور سفید کی صورت نمودار ہوئے اور ایک نے دوسرے سے کہا وہ وہ

Marfat.com

لڑکا ہے دوسرے نے جواب دیا ہاں پس وہ دونوں حضور کی طرف متوجہ ہوئے حضور ڈر کر بھاگے اُنھوں نے جلدی سے آپ کے بازو پکڑ کر زمین پر گرایا اور اپنی چونچوں سے حضور کا پیٹ چاک کیا اور سینہ سے دل نکال کر چیرا اور اُس میں سے ایک چیز سیاہ مثل خون بستہ کے نکال کر پھینکی پھر دل اور شکم مبارک برف کے پانی سے پاک کیا آلائش دنیوی سے صاف کیا پھر خشک چیز قلب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چھڑک کر اور اُسے سینہ میں رکھکر سیا اور مُہر کی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کنت اری اثر المخیط فی صدرہ میں حضور کے سینہ میں سلائی کا نشان دیکھتا تھا امام طیبی شرح حدیث میں شرح صدر کرنے میں یہ حکمت تھی کہ بچوں کو اس عمر میں لہو و لعب کھیل کود کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے ان سے حرکات ناشائستہ اس عمر میں اکثر سرزد ہوتے ہیں لہٰذا حضور کا اس عمر میں شرح صدر فرمایا گیا تاکہ آپ لہو و لعب کھیل کود کی طرف رغبت نہ کریں حرکات ناشائستہ سے پاک و صاف رہیں چنانچہ حضور لڑکپن میں اور بچوں کی طرح لہو و لعب کھیل کود کی طرف اصلاً رغبت نہ فرماتے اور کوئی کام عبث و بے فائدہ نہ کرتے دوسرے دسویں سال حضور کا شرح صدر ہوا جیسا کہ ابن عساکر حاکم ابونعیم وغیرہ محدثین روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس برس کے قریب تھے ایک روز جنگل کو تشریف لے گئے ناگاہ دو آدمی ظاہر ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ میں نے ان کا سا نورانی چہرہ کسی کا نہیں دیکھا اور اُن کے بدن کی سی خوشبو عطر میں بھی نہ پائی اور اُنکے کپڑوں کی سی چمک دمک صفائی و نفاست کسی کپڑے میں نظر نہ آئی ایک اُن میں سے جبریل تھے اور دوسرے میکائیل دونوں نے میرے بازو نرمی سے پکڑ کر آہستہ سے زمین پر لٹایا کہ ذرا سی بھی بے چینی مجھے معلوم نہ ہوئی پھر میرا پیٹ چاک کیا اور ذرا بھی خون نہ نکلا پھر ایک طشت پانی سے بھرا ہوا لائے اور اُس میں میرا سینہ دھویا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ انکا دل بھی

Marfat.com

نکالکر پاک وصاف کرو اور اس میں سے خصائل ذمیمہ نکالکر مہربانی اور شفقت
سے بھر و چنانچہ میرا دل نکالکر پاک وصاف کیا اور اس میں سے فضول اور بیکار
کوئی چیز نکالکر پھینکی اور کوئی چیز مثل تل کے جس میں رکھی ہو اور اپنی رحمت سے
چھڑک کر برابر کیدیا اور میرا ہاتھ پکڑکر کھڑا کیا اور کہا کہ جاؤ اور سلامت رہو پھر
فرماتے ہیں کہ میں اُسوقت سے اپنے دل میں ہر چھوٹے بڑے پر شفقت و رحمت
کرتا۔ اس لئے میں شرح صدر کہنے میں یہ حکمت تھی کہ حضور قریب البلوغ ہونے
اور جوانی میں غلبۂ شہوت اور زیادتی غیظ و غضب اکثر ہوتا ہے لہذا حضور کا اس
عمر میں شرح صدر خبر تھا کہ ان باتوں سے پاک وصاف کیا تیسرے سنہ مبعث وحی کا
قریب آیا اور زمانہ نزول وحی نزدیک ہوا جسکے تعظیم و تعوییت دل مبارک حضور
کا چاک کیا گیا جسکو بیہقی ابونعیم وغیرہ محدثین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے یوں روایت کرتے ہیں کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سال
کے اعتکاف کی نذر کی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضور کے ساتھ اس
اعتکاف میں شریک ہوئیں اتفاق سے وہ مہینہ رمضان کا تھا دو تین کا رہیں معتکف
ہوئے کہ حضور ایک رات تاروں کو دیکھتے وقت پہچاننے کے لیے غار کے باہر تشریف
لائے ناگاہ کان میں آواز سلام علیک کی آئی حضور نے خیال فرمایا کہ شاید اس جگہ
جنات کا گزر ہوا ہے جلدی سے غار میں تشریف لے آئے اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کو آگاہ کیا انھوں نے کہا یہ خوف کی بات نہیں ہے خوشی کی بات ہے کہ سلام علیک
علامت امان و موانست ہے حضور پھر باہر تشریف لائے دیکھا کہ جبرئیل تخت پر آلتی
پالتی مارے بیٹھے ہیں اور ایک پر ان کا مشرق کو گھیرے ہوئے ہے اور ایک مغرب کو جسکو دیکھکر
آپ کو خوف معلوم ہوا اور غار کی طرف لوٹے کہ جبرئیل نے فرصت نہ دی اور جلدی
سے حضور کے اور غار کے درمیان میں آ گئے اور حضور سے اس طرح سے کلام کرنے لگے

Marfat.com

کیجئے میں انس پایا۔ پھر جبرئیل نے حضور سے عرض کی کہ آپ اکیلے فلاں جگہ فلاں
وقت تشریف لائیے چنانچہ حضور موافق اسکے کہنے کے اکیلے اس جگہ تشریف لیگئے
جبرئیل کو وہاں نہ دیکھا دیر تک انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو واپس آنے کا ارادہ کیا
کہ جبرئیل مع میکائیل ظاہر ہوئے اور حضور کو پکڑکر زمین پر لٹایا اور سینہ کو چیر کر دل
نکالا اور اُسے آب زمزم سے طشت زریں میں دھویا اور اس میں سے خون بستہ
نکالکر پھینکا پھر دونوں نے حضور کے ہاتھ پاؤں پکڑکر اس طرح اُلٹا پلٹا جس طرح
کوئی کسی برتن کو لوٹ پوٹ کرکے کوئی چیز نکالتا ہے پھر پشت پر مُہر لگائی کہ اثر اُسکا
حضور نے اپنے دل میں محسوس فرمایا اس مرتبہ شرح صدر کرنے میں یہ حکمت تھی
کہ زمانہ نزول وحی اور ورود اسرار و انوار الٰہی قریب تھا لہذا شرح صدر فرمایا گیا
تاکہ اسرار و انوار الٰہی سمانے کی اس میں گنجائش ہو بارِ وحی اُٹھانے کی طاقت ہو۔
چوتھے شب معراج حرم محترم میں آپ کا جبرئیل نے شرح صدر فرمایا تاکہ سیر عالم
ملکوت بلا خوف و خطر کرسکیں تجلیات باری عز اسمہ کے دیکھنے کی قوت پیدا کریں جس کا
قصہ مشہور ہے اور بیان معراج میں بالتفصیل گزرا ہے وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ
الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور دُور کیا اور اُتار دیا ہم نے تم سے تمہارا بوجھ وہ بوجھ
کہ جس نے تمہاری پشت کو دوہرا اور قریب ٹوٹنے کے کر دیا تھا۔ وِزْر کے معنی
اصل میں ثقل یعنی گرانی اور بوجھ کے ہیں اور وہ قسم قسم کا ہوتا ہے لہذا اقوال علما اُسکی
تفسیر میں مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے بارِ گناہ ہے یعنی قبل نبوت و ایام
جاہلیت میں جو لغزشیں اور غفلتیں اور خطا و سہو و نسیان حضور سے سرزد ہوا تھا
وہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب کو معاف فرمایا اور اُس کا بوجھ آپکی پشت
مبارک سے اُتار کر ہلکا اور مطمئن کیا کہ انبیا علیہم السلام قطعاً و یقیناً بالاجماع معصوم
ہیں بعض کہتے ہیں کہ مراد وضع وزر سے عصمت ہے یعنی محفوظ رکھا ہم نے تمہیں اے محبوب

Marfat.com

گناہوں سے کہ اگر ہم تمہیں گناہوں سے محفوظ نہ رکھتے تو تم سے گناہ سرزد ہوتے اور
بارِ گناہ تمہاری پشت کو دوہرا کر دیتا چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت
میں ہے کہ حضور فرماتے ہیں میں نے جب کسی رسم جاہلیت پر عمل کرنے کا ارادہ کیا تو
میرے رب نے مجھے اُس سے باز رکھا یہاں تک کہ اپنی رسالت کے ساتھ اکرام کیا
بعض کہتے ہیں کہ حضور جن امور پر قبل نبوت عمل کر چکے تھے اور جو کہ وہ حرام ہوئے
غمگین رہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضور سے وہ غم دور فرمایا اور انھیں آثارِ مذنب
میں سے شمار کیا اور ان سے درگزر کرنے کو وضع سے تعبیر کیا ذکرہ الشیخ فی المدارج
و ملا علی قاری فی شرح الشفا بعض کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت و
ملت کو قریش نے متغیر کر رکھا تھا پھر حضور کو ناگوار و گراں تھا اور انکے روکنے منع کرنے
پر آپ قادر نہ تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سے یہ بار اتارا اور آپکی تائید
و تقویت بہ بعثت و رسالت کی اور ملت ابراہیمی کے اتباع کا آپ کو حکم کیا واتبع
ملۃ ابرٰھیم حنیفا اور آپ قریش کے منع کرنے پر قادر و توانا ہوئے بعض
کہتے ہیں کہ حضور قبل بعثت طلب شریعت و احکام حقہ میں حیران و سرگردان ہا کرتے
ملتِ حنفی کی تلاش میں متفکر رہا کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سے یہ بار دور
فرمایا اور آپ کو شرائع و احکام حنفیہ کی طرف راہ دکھائی بعض کہتے ہیں کہ حضور پر
حفظ امور شریعت گرانبار تھے اللہ تعالیٰ نے اس بار کو آپ سے اتارا اور حفظِ امور
شریعت کو آپکے لیے سہل و آسان کیا بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے بار گناہ امت
ہے کہ آپ کو ہر وقت اُنکی فکر دامنگیر رہا کرتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو
بمژدۂ شفاعت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ سبکدوش فرمایا بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہ اندوہ و غم
ہے جو آپ کو مکہ سے ہجرت کرتے وقت ہوا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ نے مژدہ پہنچا کر

Marfat.com

دُور کیا بعض کہتے ہیں کہ کافروں کے ظلم وتعدی سے جو آپ کو رنج وغم ہوتا تھا وہ مراد ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے آپ سے اپنی تائید ونصرت سے دُور فرمایا بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے بارِ وحی ہے کہ جب حضور پر وحی نازل ہوا کرتی نہایت سخت گزرتی یہانتک کہ ایام سرما میں جبین مبارک سے پسینہ ٹپکنے لگتا۔ جس کا مفصل ذکر بیان رسالت جلد ثانی اس کتاب میں گزرا اُسے اللہ تعالیٰ نے حضور پر خفیف وسہل فرمایا اور اسکی گرانی و بار کو آپ سے دُور فرمایا بعض کہتے ہیں کہ مراد وضع وزر سے بار نبوت واعبائے رسالت ہے جس کے اُٹھانے کی حضور طاقت نہ رکھتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے واسطے اُسے نہایت سہل وآسان کیا اور اس کے بوجھ کو خفیف فرمایا بفضلہ وکرمہ ؎

کس شان سے اُٹھایا نبوت کے بار کو	ظاہر میں گو وہ رشکِ قمر دھان پان ہے

غرضکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو ہر قسم کے بار اور بوجھ سے بلکہ وحشی فرمایا ہر شئی ثقیل وگراں کو حضور کے لیے خفیف وآسان کیا ہر رنج وغم کو دُور کیا ہر تنگی کو رفع فرمایا جسکی خبر اس آیہ کریمہ میں دے رہا ہے کہ ہم نے تم سے تمہارا بوجھ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور بلند کیا ہم نے تمہارا ذکر زمینوں اور آسمانوں میں یہ اس طرح کہ جس جگہ ہمارا ذکر ہو تمہارا بھی ذکر ہو جہاں ہمارا نام لیا جائے وہاں تمہارا بھی نام لیا جائے اور ملایا ہم نے تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ طاعت وعبادت اذان واقامت تحیات وخطبات کلمۂ طیبہ وکلمۂ شہادت وغیرہ میں بلکہ سوائے تین جگہ عطسہ ذبیحہ آخر اذان کے ہر جگہ تمہارے نام کو اپنے نام سے ملایا آسمان وزمین میں کوئی جگہ کوئی شئی ایسی نہیں جہاں ہمارا نام ہو اور تمہارا نہ ہو ؎

خطبات میں کلموں میں اقامت میں اذاں میں	ہے نامِ الٰہی سے ملا نامِ محمد

بلکہ اصل ایمان ہی کو تمہارے ذکر پر موقوف رکھا کہ جبتک ہماری ربوبیت اور وحدانیت

Marfat.com

کے ساتھ تمہاری رسالت کا اقرار نہ کیا جائے ایمان تام و تمام نہیں ہوتا لاکھ بار لا الٰہ الا اللہ بلا محمد رسول اللہ کہا جائے مسلمان نہیں ہوتا۔ بغوی باسناد علی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے آیہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی بابت جبرئیل سے سوال کیا (یعنی یہ پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کس طرح بلند فرمایا) تو جبرئیل نے جواب دیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے (ذکر بلند کرنا یہ ہے کہ) جب میں ذکر کیا جاؤنگا تو تم بھی ذکر کیے جاؤ گے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یرید الاذان والاقامۃ و التشہد والخطبۃ علی المنابر فاوحی عبد اعبد اللہ وصدقہ فی کل شئ یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول نہ کہے حضور کی رسالت پر گواہی نہ دے تو اسے اللہ تعالیٰ اور عبادت سے کچھ نفع نہ ہوگا اور کافر رہے گا۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لا تجوز الصلوٰۃ الا بہ ولا تجوز الخطبۃ الا بہ یعنی جائز نہیں ہے نماز مگر ساتھ ذکر حضور کے اور نہیں جائز ہے خطبہ مگر ساتھ ذکر حضور کے کذا فی الخازن ابن مبارک و ابن جریر و ابی یعلی و طبرانی انس سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبرئیل فقال ان ربی و ربک یقول اتدری کیف رفعت ذکرک قلت اللہ اعلم قال اذا ذکرت ذکرت معی یعنی میرے پاس جبرئیل نے آکر کہا کہ میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا میں نے کہا اللہ

Marfat.com

اللہ خوب جانتا ہے فرمایا (میں نے تمہارا ذکر اس طرح بلند کیا) کہ جب میں ذکر کیا جاؤں
تو تم بھی ذکر کیے جاؤ ابو العباس ابن عطا فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے
جعلت تمام الایمان بذکری ۔ سمك وجعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك
ذکرنی میں نے ایمان کو اپنے ذکر سے جو تمہارے ذکر کے ساتھ کیا ہے جانکہ وہ لوگ جو
کلمہ کے نہ کہہ سکیں اور میری وحدانیت کا اقرار نہ کر سکیں
اقرار کیا جائے ایمان صحیح اور قابل اعتبار نہیں ہوتا اور جس نے تمہارا
ذکر کیا پس جس نے تمہیں ذکر کیا ہے تحقیق ذکر کیا میں نے
عنقریب تمہارا ذکر کیا جائے گا
الا ذکر فی بالنوبہ کرے گا
والی ہیں کہ ما تقدم ذکرہ کا
رفع اللہ ذکرہ فی الدنیا والاخرہ
ولا یقبل اشہد ان لا الہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا ذکر دنیا و آخرت میں
اور نہیں کلمہ پڑھنے والا اور
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ کہنے کا
والشفا یا اذا ذکرت ذکرت معی
نام سے اور تمہاری اطاعت کو اپنی
اپنی طاعت اور تمہاری نافرمانی کو میں اپنی نافرمانی
اللہ و اطیعوا الرسول اطاعت کرنا اللہ کی اور
تحقیق

Marfat.com

اَطَاعَ اللّٰہ جس اطاعت وفرمانبرداری کی رسول کی پس تحقیق اطاعت وفرمانبرداری کی اُس نے اللہ کی وقال تعالیٰ وَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ایمان لاؤ تم اللہ اور اللہ کے رسول پر وقال تعالیٰ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اللہ اور اسکا رسول زیادہ حقدار ہے اس کے کہ اُسے راضی اور خوشنود کرو۔ کذا فی الشفا وللمواہب **قاضی بیضاوی** فرماتے ہیں وای رفعۃ مثل ان قرن اسمہ باسمہ فی کلمتی الشہادۃ وجعل طاعتہ طاعتہ اور کونسی رفعت اسکی مثل ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے نام کو اپنے نام سے کلمۂ طیبہ اور کلمۂ شہادت میں ملایا اور اپنی طاعت کو حضور کی طاعت فرمایا **بعض** کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کا ذکر یوں بلند فرمایا کہ روز ازل تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام سے حضور کے بارے میں عہد ومیثاق لیا اور انپر حضور کی مدد کرنا اور ایمان لانا لازم کیا کما قال تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الخ کما فی الخازن **ماوردی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مراد رفع ذکر سے مقام شفاعت ہے کہ اللہ تعالیٰ وہاں پر اپنے محبوب کا ذکر بلند فرمائیگا اور تمام اولین وآخرین کو حضور کا فضل وشرف جاہ وجلال دکھائیگا کما فی الشفا غرضکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کا ذکر دنیا وآخرت دونوں جگہ بلند فرمایا اور حضور کے نام کو اپنے نام سے جابجا ملایا کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں حضور کے نام کا چرچا نہ ہو حضور کے ذکر کا غلغلہ نہ ہو ؎

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام	
	کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

تمام اشیائے علوی پر حضور کا نام نامی منقوش فرمایا گیا بلکہ بعض اشیائے سفلی پر بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام کندہ پایا گیا کما ذکرہ الشیخ فی المدارج ونقل عنہ فی بیان آیۂ ماکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المواہب وکتب اسمہ الشریف

Marfat.com

علی العرش وعلی کل سماء وعلی الجنان وما فیھا یعنی حضور کا اسم شریف عرش پر اور تمام آسمانوں اور جو چیز کہ جنتوں میں ہے منقوش فرمایا گیا بزار ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت اسمی مکتوبا فیھا محمد رسول اللہ جب مجھے آسمان کی طرف لے گئے تو میں کسی آسمان پر نہ گزرا مگر اُس پر اپنا نام محمد رسول اللہ لکھا ہوا پایا حلیہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ما فی الجنۃ شجرۃ علیھا ورقۃ الا مکتوب علیھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جنت کے درختوں میں کوئی پتا ایسا نہیں ہے کہ جس میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ لکھا ہو ابن عساکر کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ جب تم میرے بعد خلیفہ ہو تو خدا کے ذکر کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ضرور کرنا کہ میں نے ان کا نام عرش و کرسی اور تمام آسمانوں اور جنتوں کے ہر غرفہ اور قصر پر اور حوروں کے سینوں اور فرشتوں کی آنکھوں میں اور شجر طوبیٰ اور سدرہ کے پتوں پر اللہ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا پایا۔ روز ازل اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا علیہم السلام سے حضور کا ذکر فرمایا اور ان سے حضور کی مدد کرنے حضور پر ایمان لانے کا عہد و پیمان لیا کما قال تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ الآیہ یعنی یاد کرو تم اے محبوب جب عہد لیا اللہ نے پیغمبروں سے کہ جو میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر آئے تمہارے پاس رسول تصدیق کرتا اُس چیز کی جو تمہارے ساتھ ہے تو ضرور ہے اس پر ایمان لانا اور بہت ضرور اسکی مدد کرنا چنانچہ اسی عہد و پیمان الٰہی کے مطابق ہمیشہ انبیا علیہم السلام حضور کا ذکر حضور کی مدح و ثنا فرماتے آئے اور

Marfat.com

اپنی امتوں کو حضور کے آنے کی خوشخبری سناتے اور حضور کی مدد کرنے حضور پر ایمان لانے کا ان سے عہد و پیمان لیتے آئے یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں (حضرت عیسے علیہ السلام) یاتی من بعدی اسمہ احمد کہتا تشریف لایا۔ جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی تو حضور ہی کا ذکر فرمایا حضور ہی کو یاد کیا اور کہا اے رب محمد میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے میری خطا کو معاف فرما تو انکی خطا معاف فرمائی گئی کما صرا و جب وہ جنت سے دنیا میں نازل ہوئے تو متوحش و پریشان تھے کہ جبرئیل نے آکر اذان کہی تو انکی وحشت و پریشانی زائل ہوئی ابو نعیم حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لما نزل آدم علیہ الصلاۃ والسلام بالهند استوحش فنزل جبرئیل علیہ السلام فنادی بالاذان اللہ اکبر مرتین اشهد ان لا الہ الا اللہ مرتین اشهد ان محمد رسول اللہ مرتین یعنی جبکہ آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے پریشان و متوحش ہوئے تو جبرئیل نے اذان کہی جس میں دو مرتبہ اللہ اکبر اور دو مرتبہ اشهد ان لا الہ الا اللہ اور دو مرتبہ اشهد ان محمد رسول اللہ کہا الحدیث جب انکی وفات قریب ہوئی تو اپنے لڑکے شیث علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ تم میرے بعد خلیفہ ہوگے تم اللہ کے ذکر کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ضرور ذکر کیا کرنا کہ میں نے اُن کا اسم گرامی عرش و کرسی طوبیٰ اور سدرہ کے پتوں اور تمام آسمانوں اور جنتوں اور انکی ہر غرفہ اور قصر پر اللہ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا ہے کما مر جب انبیا علیہم السلام پر کتابیں اُتاریں وحی نازل فرمائی تو اُن میں بھی اپنے حبیب کا ذکر فرمایا اپنے محبوب کے اوصاف بیان فرمائے جسکی خبر قرآن عظیم دے رہا ہے کہ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں اس رسول

Marfat.com

نبی اُمی کہ پاتے ہیں جسے وہ نزدیک اپنے لکھا ہوا توریت و انجیل میں حکم کرتا ہے وہ
انھیں نیک کاموں کا اور باز رکھتا ہے وہ انھیں بُرے کاموں سے مدارج میں منقول
ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر صحیفہ نازل فرمایا تو اس میں اپنے محبوب کا
یوں ذکر کیا کہ میں خداوند تمہ ہوں اور مکے کا بانی۔ میرے پیرو ہیں اور انکی زیارت
کرنے والے میرے مہمان ہیں اور میری حفاظت و حمایت و صیانت میں ہیں میں انکے
آسمان و زمین کے باشندوں سے بھر دونگا کہ وہ اس گھر کا گرد و گرد طواف کرینگے
بال بکھیرے آنسو بہاتے آئیں گے اور تکبیر و تہلیل و تلبیہ کہیں گے جو کوئی انکی
زیارت خلوص نیت سے کریں گے اور سوائے میری رضا اور انکی زیارت کے
کچھ مطلب نہ ہوگا تو گویا وہ میری زیارت کریں گے اور میرے مہمان ہونگے انکا حق
ہوگا کہ میں انکی تکریم کروں اور انھیں محروم نہ کروں منتظم اس گھر کا میرا اور
ایک پیغمبر ابراہیم ہوگا اسی سے اس کے قواعد ہوا کرینگا اور تعمیر کرائی جائیگی
کہ اسکے لیے ظاہر کرونگا اور حکمت سے اسکی اُسے تعلیم شعائر
شعاعر اس کے ہاتھ پر ظاہر کرونگا پھر اس کے
کرونگا یہاں تک کہ تیرے فرزندوں میں سے ایک پیغمبر
ہوگا وہ خاتم پیغمبران ہوگا اس گھر کے ساکنوں
ساتھیوں میں سے کروں گا جو کوئی
عطا کرونگا اسکو میں
جیسا کہ اس طرح
کردم ہر دو
کہ ناتم

Marfat.com

اسکی نسل پر ہم برکتیں نازل فرمائیں گے اور اس سے ایک لڑکا معظم و مکرم پیدا فرمائیں گے جس کا نام محمد ہوگا اور وہ میرا برگزیدہ ہوگا اور اسکی اُمت سب اُمتوں سے بہتر ہوگی اسی میں منقول ہے کہ صحیفہ حیقوق علیہ السلام میں اس طرح حضور کا ذکر ہے جاء اللہ من التیمن والتقدس من جبال فاران وامتلاءت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملك الارض ورقاب الامم وتضئ منورۃ الارض ویجعل خیلہ فی البحر والبر یعنی اللہ تعالیٰ کوہ فاران سے ساتھ برکت و پاکی کے آیا اور بھر گئی زمین حمد و ثنائے احمد سے اور اسکی پاکیزگی سے اور مالک ہوا احمد تمام روئے زمین اور جملہ امم کی گردنوں کا اور روشن ہوگئی تمام زمین احمد کے نور سے اور پھرائیگا وہ اپنے گھوڑوں کو خشکی اور تری میں۔

علامہ ابن ظفر وغیرہ علمائے کرام اپنی تصانیف جلیلہ میں نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ صحیفہ شعیا علیہ السلام میں یوں حضور کا ذکر فرماتا ہے عبد الذی مسرت بہ نفسی انزل علیہ وحی فیظہر فی الامم عدلی ویوصیہم الوصایا ولا یضحك ولا یسمع صوتہ فی الاسواق یفقئ العیون والاذان الصم ویحیی القلوب الغلف وما اعطیہ لا اعطی احدا مشفع بحمد اللہ حمد احمد یدا یعنی میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے میں اُسپر اپنی وحی اُتارونگا وہ تمام اُمتوں میں میرا عدل ظاہر کریگا اور انھیں نیک کاموں کی وصیت فرمائیگا نہ وہ ہنسے گا اور نہ بازاروں میں اسکی آواز سُنی جائیگی وہ اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھول دیگا اور غافل دلوں کو زندہ کریگا میں جو اسے دونگا وہ کسی کو نہ دونگا مشفع[1] (محمد) اللہ کی نئی حمد کریگا بیہقی وہب ابن منبہ سے راوی ان اللہ تعالیٰ اوحی فی الزبور یا داؤد انہ سیأتی بعدك من اسمہ احمد ومحمد صادقا نبیا لا اغضب علیہ ربہ ولا یعصینی (الی ان قال) یا داود انی فضلت

Marfat.com

محمد اوامته علی الامم کلهم اللہ یعنی زبور مقدس میں اللہ تعالیٰ نے
وحی بھیجی کہ اے داود عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئیگا جس کا نام احمد و محمد ہے
میں اُس سے کبھی ناراض نہ ہونگا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کریگا اے داود میں
نے محمد اور اُسکی امت کو تمام اُمتوں پر فضیلت بخشی ہے مدارج میں ہے منقول ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس کے چالیسویں مزمور میں یوں حضور کو مخاطب فرمایا
ہے فاضت النعمۃ من شفتک من اجل ھذا بارکک اللہ لک الی
الابد تقلد ایھا الجبار السیف فان شرائعک وسنتک مقرونۃ
بھیبۃ یمینک وجمیع الامم یحزون تحتک یعنی نعمت دنیا و آخرت کی تیری ہدایت
لوگوں کو ملی ہے اسی باعث تجھے اللہ نے ہمیشہ کے لیے برکت عطا فرمائی ہے لٹکا تلوار
اے بزرگ کہ تیری شریعت اور سنت تیرے دہنے ہاتھ سے ملی ہوئی ہے اور تیرے تیر
سیدھے ہیں اور جملہ امتیں تیرے روبرو سرنگوں ہونگی مدارج میں ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو عبد اللہ ابن سلام
جو احبار و اشراف یہود سے تھے حضور کی قدمبوسی کو حاضر ہوئے اور ایمان لائے حضور
نے اُنسے پوچھا کہ تمھیں عبد اللہ ابن سلام ہو عرض کی ہاں فرمایا تمھیں قسم ہے اُس خدا کی
جس نے توریت نازل فرمائی ہے کیا میری صفت میرا ذکر اس میں پاتے ہو عرض کی ہاں میں
گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور خدا آپکو اور آپکے دین کو سب دینوں پر ظاہر غالب
کرنیوالا ہے بیشک میں آپکی صفت خدا کی کتاب (توریت) میں پاتا ہوں کہ خدا آپکو حضور کو مخاطب
بنا کر فرماتا ہے یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک

المتوکل لیست بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن
یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقول لا الہ الا اللہ فیفتح بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا ای
نبی بیشک بھیجا ہے تمھیں گواہی دینے والا اور خوشی و ڈر سنانیوالا اور پشت پناہ ہے پڑھوں کا

Marfat.com

تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے کہ تو نہ بدخو ہے اور نہ سخت دل
و شہرت خو ہے اور نہ بازاروں میں آواز دینے والا ہے اور برائی کے بدلے میں برائی سے
معاف کرتا اور بخشتا ہے اور نہیں اٹھائیگا اللہ تعالیٰ تجھے دنیا سے تب تک کہ ٹیڑھی
راہ اور دین کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ کے پس کھول دیگا تجھ سے ساتھ اس کلمہ کے آنکھیں
اور بہرے دلوں کو اور کانوں کو کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے
پوچھا تم توریت میں نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح پاتے ہو کعب نے کہا ہم
اللہ یولدہ بمکۃ ویہاجر الی المدینۃ وملکہ بالشام لا فظ غلیظ ولا سخاب بالاسواق ولا یجزی
بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر یعنی محمد ابن عبداللہ بندہ مختار ہے جائے پیدائش اسکی مکہ اور جائے ہجرت
اسکی مدینہ اور ملک اس کا شام ہے نہ وہ سخت دل و درشت خو ہوگا اور نہ بازاروں میں آواز
بلند کریگا اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیگا بلکہ اسے معاف کریگا اور بخشیگا
میں توریت مقدس کی چند آیتیں نقل کیں ہیں جلیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم کی تعریف فرماتا ہے
یٰموسیٰ احمد فی الاولین علیک صم کلامی ایاک بالایمان باحمد حلوا لا تقبل
الایمان باحمد ماجاورنی فی داری ولا تنعمت فی جنتی یٰموسیٰ من لم یؤمن
باحمد من جمیع المرسلین ولم یصدق ولم یشتق الیہ کانت حسناتہ مردودۃ علیہ
ومنعت حفظ الحکمۃ ولا ادخل فی ملیسنوم الملک والمحاسم من النبوۃ یٰموسیٰ فمن آمن باحمد
وصدق اولئک ہم الفائزون ومن کفر باحمد وکذب بہ من جمیع خلقی اولئک ہم الخسرانون
ہم الناد مون اولئک ہم الغافلون اے موسیٰ میری مرکب میں نے تیرا ذکر کیا
احمد پر ایمان لانیکے بارے میں کلام کیا اور اگر تو احمد پر ایمان لا تیرا عمل نہ ہوگا تو میرے گھر میں میرے
نزدیک نہ ہوگا اور نہ میری جنت میں تمکین کریگا اور جو بھی تمام پیغمبروں سے جو کوئی احمد پر ایمان لانیکا
اسکی تصدیق نہ کریگا اور اسکا مشتاق نہ ہوگا اسکی نیکیاں مردود ہونگی اور اسکے
کپڑے سے رک وزنگا اور اسکے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالونگا اور اسکا نام نبوت سے
مٹا دونگا اے موسیٰ جو احمد پر ایمان لائیگا اور اسکی تصدیق کریگا میں مرد کرینگا اور جو
اس سے جس نے اسکا انکار کیا اور اسکی تکذیب کی وہی نقصان پانیوالا اور
وہی خسارہ ہے ابو نعیم حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ فی اسرائیل انہ من یدرکہ من عبادی احمد یا حلا وغلا

Marfat.com

النار قال یارب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اکرم علی منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموٰت والارض بالف الف سنۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ جو مجھ سے اس حال میں ملیگا کہ احمد سے انکار کرتا ہوگا میں اُسے دوزخ میں داخل کرونگا عرض کی اے رب احمد کون ہے فرمایا میں نے کوئی اُس سے زیادہ عزت و جاہت والا اپنی بارگاہ میں نہ بنایا میں نے آسمان و زمین بنانے سے پہلے اُنکا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا اور وہ اور اُسکی اُمت جب تک داخل ہوئے جنت کو تمام مخلوق پر حرام فرمایا حاکم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اوحی اللہ تعالیٰ لعیسے ان اٰمن بمحمد ومر من ادرک من امتک ان یومنو بہ فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنۃ ولا النار (الحدیث) یعنی اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی اے عیسے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لا اور تیری اُمت سے جو انکا زمانہ پائیں انھیں حکم کر کہ انپر ایمان لائیں کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا اور نہ جنت و دوزخ بناتا مدارج میں مواہب سے منقول ہے کہ جب جارود نصرانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایمان لایا تو حضور سے عرض کی قسم ہے اُس خدا کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بیشک میں حضور کا وصف انجیل میں پاتا ہوں اور ابن بتول (عیسے علیہ السلام) حضور کی تشریف آوری کی خوشخبری دے گئے ہیں بالجملہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے روز ازل سے اپنے محبوب کا ذکر بلند فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر نبی میں اپنے حبیب کا ذکر پھیلایا ہر نبی حضور کی یاد حضور کے ذکر سے رطب اللسان رہتا اور اپنے زمانے کے لوگوں کو حضور کی تشریف آوری کی خوشخبری دیتا حضور کی مدد کرنے حضور پر ایمان لانیکی تاکید کرتا رہتا اور لوگ آپس میں ایکدوسرے کو وصیت کر جاتے خطوط لکھکے دے جاتے کہ اگر وہ نبی آخرالزماں ہمارے بعد تمھارے روبرو جلوہ فرما ہو تو ہمارا یہ خط اُسے دیدینا ہمارا اسلام اُن سے کہدینا انھیں ہمارے ایمان لانیکی خبر کردینا تو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اسطرح اپنے محبوب کا ذکر بلند فرمایا اور آخر میں یوں ذکر فرمائیگا کہ اس روز تمام اولین و آخرین موافقین و مخالفین کی زبان پر حضور ہی کا ذکر ہوگا آپ ہی کا نام ہوگا ہر فرد بشر وہاں حضور ہی کا دست نگر ہوگا تمام عرصۂ محشر میں آپ ہی کی حمد و ثنا کا غلغلہ بلند ہوگا آپ ہی کے نام کی اذان ہوگی ندا دیجائیگی۔ جو مرتبہ اُس روز حضور کا ہوگا کسی کا نہ ہوگا اور جو نعمتیں اُس دن محبوب کو عطا ہونگی کسی کو نہ ملیں گی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم وصلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ الرؤف الرحیم

تمام شد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلاۃ والسلام علی سیدنا المصطفی وعلی الہ وصحبہ المقتدی المہتدی اما بعد ای برادران اسلام نہایت شکر کرنے کا مقام ہے کہ پروردگار عالم نے محض اپنے فضل وکرم سے ہم گنہگاروں کو اپنے حبیب جیسے نبی سب نبیوں کے سردار دو عالم کے تاجدار تمام خلق سے افضل واعلی بلند بالا کی اُمت بنایا اور اُن کے صدقے میں کنتم خیر امۃ کا مژدہ سنایا طرح طرح کی خوبیوں اور بزرگیوں کے ساتھ مخصوص فرمایا ہزاروں نعمتیں لاکھوں برکتیں بیشمار رحمتیں ہمیشہ نازل فرمائیں جنکا احصا بحال شمار ناممکن منجملہ انکے بعض ایام وشہور ایسے متبرک مطہر فرمائے جنکے ہر گھنٹے ہر منٹ ہر سکنڈ میں خدا تعالی کی بیحساب نعمتیں بیشمار رحمتیں اور برکتیں ہمیشہ نازل ہوتی ہیں اور ہمارے نامۂ اعمال نیکیوں سے پُر اور برائیوں سے خالی کیے جاتے ہیں اور ادنی ادنی عمل پر بہت اجر جزیل وثواب جمیل عطا فرمایا جاتا ہے جیسے عشرہ ذی الحجہ خصوصاً یوم عرفہ کہ جسکی فضیلت وبزرگی احتشام واحترام قرآن عظیم واحادیث نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے ظاہر اور اللہ تبارک وتعالے کے نزدیک تمام ایام سال سے اکرم ومحترم افضل واعلی اور ان میں ہر نیک کام تمام سال کے عمل سے زیادہ محبوب پسندیدہ

Marfat.com

کہ قرآن عظیم ان کی قسم یاد فرمائی کما قال تعالےٰ والفجر ولیال عشر قسم ہے فجر عرفہ و شبہائے عشرہ ذی الحجہ کی اور آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ان میں نازل فرمائی **روایت** ہے کہ حضور عرفہ کے دن عرفات میں تشریف فرما تھے کہ آیۂ مذکورہ نازل ہوئی تو اہل کتاب سنکر بولے اگر یہ آیت ہمپر نازل ہوتی تو ہم آج کے دن کو عید بناتے پس حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک عید کیا عیدین کے دن نازل ہوئی ہے یعنی آج ہماری دو عیدیں ہیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکرموا یوم عرفۃ فانہ عند اللہ مکرم تعظیم و بزرگی کرو تم عرفہ کے دن کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم و معظم ہے دوسری **حدیث** میں ہے اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم القطر رواہ احمد اللہ کے نزدیک یوم عید الضحےٰ پھر یوم عید الفطر سب ایام سے زیادہ عظمت والا ہے تیسری **حدیث** میں ہے ان اللہ یباھی ملئکۃ عشیۃ عرفۃ باھل عرفۃ یقول انظروا الی عبادی اتونی شعثا غبرا رواہ احمد بیشک فخر و مباہات کرتا ہے اللہ تعالیٰ ملئکہ سے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے عرفہ والوں کے ساتھ اور فرماتا ہے اے فرشتو میرے بندوں کی طرف دیکھو کہ وہ پراگندہ سر غبار آلودہ میرے یہاں آئے ہیں چوتھی **حدیث** میں ہے ان اللہ ینظر الی عبادہ یوم عرفۃ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے بندوں کو بنظر رحمت دیکھتا ہے پانچویں **حدیث** میں ہے ما نعم الیوم یوم عرفۃ نزل اللہ فیہ الی سماء الدنیا رواھما الدیلمی عرفہ کا کیا اچھا روز ہے کہ اللہ تعالیٰ اس روز آسمان دنیا پر اترتا ہے چھٹی **حدیث** میں ہے ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجھاد فی سبیل اللہ قال ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ و مالہ فلم یرجع من ذلک بشئی رواہ البخاری یعنی کسی دن کا نیک کام اللہ تعالیٰ کو عشرہ ذی الحجہ کے عمل سے زیادہ محبوب نہیں ہے صحابہ کرام نے

Marfat.com

فرض کی اور نہ جہاد راہ خدا میں فرمایا اور نہ جہاد راہ خدا میں مگر جہاد اس شخص کا جو اپنا
جان و مال لیکر جہاد کو نکلا اور کوئی چیز ان میں سے واپس نہ لایا ہاں حدیث میں
ہے مامن ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشرۃ ذی الحجۃ یعدل
صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ و قیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر رواہ
الترمذی یعنی کسی روز کی عبادت اللہ تعالیٰ کو عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ محبوب و پسند
نہیں ہے اس کے ہر دن کا روزہ تمام سال کے روزوں کی برابر ہے اور ہر رات کا قیام
لیلۃ القدر کے برابر ہے آٹھویں حدیث میں ہے مامن عمل ازکی عند اللہ عزوجل و
لا اعظم اجرا من خیر فی عشر الاضحی رواہ الدارمی و ساق الحدیث نحو البخاری
یعنی نہیں ہے کوئی عمل پاکیزہ تر اور ثواب میں بڑا اللہ کے نزدیک اس نیک کام سے
جو عشرہ ذی الحجہ میں کیا جائے تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہر سال اس عشرہ میں ہر روز روزہ
رکھنے اور ہر رات قیام کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اس کے ثواب کا تو کوئی
حد و حساب ہی نہیں ہے اللہ اللہ اس پاک بے نیاز کا اپنے محبوب کی امت پر کیسا
لطف و کرم نوازش و اکرام ہے نزہۃ المجالس میں عباس ابن مرداس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ عرفہ کے دوپہر کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کی مغفرت
چاہی فرمان الٰہی آیا ہم نے ظالموں کے سوا سب کو بخشدیا کہ ان سے مظلوموں کا حق
دلا لیں گے حضور نے عرض کی الٰہی رب اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دیکر راضی کر سکتا ہے
اور ظالم کو ویسے ہی بخش سکتا ہے پس اس کا کچھ جواب نہ ملا جب صبح کو حضور نے پھر مزدلفہ
میں دعا مغفرت امت فرمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعا قبول کی جو مانگا دیا
پس حضور نے بے اختیار تبسم فرمایا حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے سبب تبسم دریافت کیا فرمایا جبکہ شیطان کو میری دعا کی قبولیت اور امت کی مغفرت
معلوم ہوئی تو اس نے ویل و ثبور کے ساتھ بے اختیار چیخیں چلائیں اور سر پر خاک ڈالنا

Marfat.com

شروع کیا مجھے اس پر ہنسی آئی۔ ایک **روایت** میں ہے کہ عرفہ کے دن نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا تبسم فرمایا کہ دندان مبارک کھل گئے صحابہ کرام نے سبب تبسم استفسار کیا فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے حاجیوں پر اسقدر رحمت و مغفرت نازل فرمائی ہے کہ شیطان نعرہ مارتا اور سر پر خاک ڈالتا ہے۔ اسی میں ابن جارود سے ہے کہ میں ایک شخص کے ہمراہ طلب علم کو نکلا اور عرفہ کے دن دوپہر کو قوم لوط علیہ السلام کے شہر پر گذرا تو میں نے اپنے ہمراہی سے کہا خدا کا شکر ہے کہ ہم اس قریہ پر گزرے اور اللہ نے ہمیں قوم لوط کے ابتلا سے محفوظ رکھا۔ ابھی ہم اس قریہ میں گشت کر رہے تھے کہ ایک شخص بے عقل غبار آلودہ ہمارے سامنے آیا ہم نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کچھ جواب نہ دیا اور ہم سے اعراض کیا ہم نے اس سے کہا شاید تو شیطان ہے۔ کہا ہاں ہم نے پوچھا تو کہاں سے آتا ہے۔ کہا میں عرفات سے غبار آلودہ آرہا ہوں میں نے اپنے کلیجے کو ایک ایسی قوم سے ٹھنڈا کیا تھا جو پچاس سال سے انواع معاصی میں منہمک تھے آج اللہ تعالیٰ نے رحمت و مغفرت ان پر نازل فرمائی پس میں غصہ میں انکی طرف دیکھتا ہوں اور حسرت سے اپنے سر و منہ پر خاک ڈالتا ہوں اسی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اذا کان یوم عرفۃ نشر اللہ رحمتہ فلیس من یوم اکثر عتقا منہ یعنی اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنی رحمت پھیلاتا ہے پس اس روز سے زیادہ کسی دن بندے آزاد نہیں کرتا ہے **وسیلۃ الفردوس** میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ شب عرفہ ستر دروازے رحمت کے کھولتا ہے ساٹھ حاجیوں پر باقی مسلمانوں پر اور جو کوئی اس روز کی تعظیم و بزرگی کرتا ہے خدا اسکی تعظیم و بزرگی کرتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختار اللہ الزمان واحب الزمان الیہ اشہر الحرام واحب اشہر الحرام الی اللہ تعالیٰ ذوالحجۃ واحب ذی الحجۃ الی اللہ العشر الاول اللہ تعالیٰ نے زمانہ کو اختیار کیا اور زمانہ میں مہینہ حرام کے اسے زیادہ محبوب ہیں اور مہینوں حرام میں

Marfat.com

ماہ ذی الحجہ کسے زیادہ پیارا ہے اور ماہ ذی الحجہ میں دس دن اول کے بہت
ہیں دوسری حدیث میں ہے افضل ایام الدنیا ایام العشر رواہ البزار عشرہ
عشرہ ذی الحجہ دنیا کے تمام دنوں سے افضل ہے اور عشرہ ذی الحجہ سے عرفہ افضل ہے
فرماتے ہیں کہ عشر ذی الحجہ عشرہ اخیرہ رمضان اور لیلۃ القدر اور لیلۃ الجمعہ
بھی افضل ہے اور یوم عرفہ تمام ایام سال سے اشرف ہے خصوصاً جبکہ عرفہ جمعہ کا ہو
سے ستر گنا ثواب میں زیادہ ہے اور اسی دن کے حج کا نام حج اکبر ہے کذا فی ردالمحتار
عن معتمدات الاسفار لیکن کلام اس میں ہے کہ یوم عرفہ یوم جمعہ سے بھی افضل ہے یا نہیں
کو بھی حدیث میں سید الایام و خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعہ فرمایا گیا ہے پس توفیق میں
یوں دی گئی ہے کہ عرفہ افضل ایام سال ہے اور جمعہ افضل ایام اسبوع ہے کما ذکرہ الشیخ
فی ما ثبت بالسنۃ جب صحابہ کرام نے حضور کو یہ فرماتے سنا ما من ایام العمل فیھا
افضل من عشر ذی الحجۃ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں نیک کام عشر ذی الحجہ سے
افضل ہو عرض کیا یا رسول اللہ ولا رمضان اور نہ رمضان فرمایا العمل فی رمضان
افضل ولکن ھذہ الایام حرمتھن اعظم رمضان میں اعمال افضل ہیں لیکن حرمت
اور بزرگی ان ایام کی بڑی ہے بزار و بیہقی کی روایت میں ہے سید الشھور شھر رمضان
واعظمھا حرمۃ ذوالحجۃ تمام ماہ کا سردار ماہ رمضان ہے اور زیادہ عظمت والا سب
مہینوں میں ماہ ذی الحجہ ہے لہٰذا علمائے کرام نے اس پر یہ مسئلہ متفرع فرمایا کہ اگر کسی نے نفل
میں روزے رکھنے کی نذر کی تو اس پر عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا واجب ہے
تمام سال کے ایام سے افضل عشرہ ذی الحجہ ہے یا اگر کسی نے طلاق کو افضل ایام پر
معلق کیا تو عرفہ کے دن طلاق واقع ہوگی کہ وہ تمام ایام سال اور عشرہ ذی الحجہ کے
دن سے بھی افضل ہے چونکہ عشرہ ذی الحجہ بزرگتر ایام تھا لہٰذا احادیث میں ارشاد
کہ ان میں اہتمام حسنات و اعمال صالحہ کثرت کرو اور گناہوں سے بچو کہ گناہوں کی

Marfat.com

سکے لیے سخت تر عذاب ہے اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے بحساب مغفرت وثواب
کذا فی زبدہ ونزہہ پس مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے ایام برکت الیام کو غنیمت جانیں
اور جہانتک ہوسکے رات دن ان میں نیک کام کریں گناہوں سے بچیں لغو باتوں سے
پرہیز کریں خصوصاً جو اعمال احادیث میں وارد ہیں انکے بجالانے میں دل وجان سے
کوشش کریں اور خدا کی رحمت ومغفرت اور ثواب سے اپنی جھولیاں بھرلیں تاکہ شیطان
علیہ اللعن غیظ وغضب میں جلے اور خوب شور واویلا مچائے اور سر پر خاک اڑائے مثلاً
سب سے پہلے اس عشرہ میں خصوصاً یوم عرفہ کو روزہ رکھیں کہ احادیث میں اسکی فضیلت وبزرگی
اور ثواب بہت وارد ہوا ہے جیسا کہ اوپر حدیث ترمذی میں گزرا کہ عشرہ ذی الحجہ کا ہر روزہ ایک
سال کے روزوں کے برابر ہے دوسری حدیث میں ہے صیام یوم عرفۃ احتسب علی
اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ وسنۃ التی بعدہ رواہ مسلم عرفہ کے روزے
کے بدلہ میں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف فرمائے
تیسری حدیث میں ہے سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ
قال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ رواہ مسلم حضور سے عرفہ کے روزہ کی
بابت دریافت کیا گیا فرمایا وہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ
ہے چوتھی حدیث میں ہے من صام یوم عرفۃ غفر لہ ذنب سنتین متتابعین
رواہ ابو یعلی جو کوئی عرفہ کا روزہ رکھے گا اس کے دو سال کے برابر گناہ بخشے
جائیں گے پانچویں حدیث میں ہے من صام یوم عرفۃ غفر لہ سنۃ امامہ
وسنۃ خلفہ رواہ الطبرانی جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے گا اس کے ایک سال
اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ بخشے جائیں گے چھٹی حدیث میں ہے صوم یوم
التروبۃ کفارۃ سنۃ وصوم یوم عرفۃ کفارۃ سنتین رواہ ابو الشیخ وابن
النجار آٹھویں ذی الحجہ کو روزہ رکھنا ایک سال کے گناہ کا کفارہ ہے اور عرفہ کے دن روزہ

Marfat.com

رکھنا دو سال کے گناہ کا کفارہ ہے ساتویں حدیث میں ہے صیام
الف یوم رواہ البیہقی عرفہ کو روزہ رکھنا ہزار روزوں کی برابر ہے
روزے کو ہزاری روزہ کہا جاتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
سے مروی کہ من صام آخر یوم من ذی الحجۃ واول یوم من المحرم فقد ختم
السنۃ الماضیۃ بصوم واستقبل الثانیۃ بصوم وجعلہ اللہ لہ کفارۃ خمسین
سنۃ کذا فی وسیلۃ الفردوس جس نے اخیر دن ذی الحجہ اور پہلے دن محرم کا
روزہ رکھا گویا اس نے سال گزشتہ کو روزہ پر ختم اور سال آئندہ کو روزہ پر شروع کیا
اور اس روزہ کو اللہ اس کے لیے پچاس سال کے گناہ کا کفارہ کریگا آٹھویں حدیث
میں ہے من صام یوم عرفۃ کتب اللہ لہ بعدد من صام ذلک الیوم وبعدد
من لم یصم من المسلمین ثوابا الحدیث جو کوئی عرفہ کا روزہ رکھے گا اللہ اسے آج
کے روزہ رکھنے والوں اور نہ رکھنے والوں کے عدد کے برابر اللہ تعالیٰ ثواب
دیگا نویں حدیث میں ہے صوم یوم عرفۃ کصوم ستین سنۃ رواہ الدیلمی
عرفہ کا روزہ ساٹھ سال کے روزوں کے برابر ہے دسویں حدیث میں ہے صیام عشر
الاضحی کل یوم منہا کشہر عشر ذی الحجہ کا ہر روزہ برابر ایک ماہ کے ہے ترغیب
میں ہے رأت فی قلوب الطاہرۃ من صام یوم عرفۃ غفر اللہ لہ ما تقدم من
ذنبہ وما تأخر جو کوئی عرفہ کا روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ
فرمائیگا وسیلۃ الفردوس میں ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
یوم الترویۃ کفارۃ عام والذی یلیہ کفارۃ عامین وہو یوم عرفۃ کفارۃ ستین
عند اللہ اجرا واعظمہ وزرا الف سنۃ جس نے یوم ترویہ کا روزہ رکھا اس نے
اللہ سے اجر و عظیم ہزار سال کی عبادت کی اور جس نے یوم عرفہ روزہ رکھا پس کفارہ
ہوا دو سال اللہ کی عبادت کی علامۃ الانبیاء میں ہے جو کوئی عرفہ کے روزہ کو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اُس پر آتش دوزخ حرام اور جنت حلال فرمائیگا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی صوم کل یوم من ایام العشر بالف یوم ویوم عرفۃ بعشرۃ آلاف عشرہ ذی الحجہ کا ہر روزہ برابر ہزار روزوں کے ہے اور عرفہ کا روزہ برابر دس ہزار روزوں کے ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فی الجنۃ قصورا من درۃ ویاقوت وزبرجد وذھب وفضۃ جنت میں موتیوں اور یاقوت اور زبرجد اور سونے چاندی کے مکان ہیں عرض کی یہ کس کے واسطے ہیں یارسول اللہ فرمایا لمن صام یوم عرفۃ عرفہ کا روزہ رکھنے والے کے لیے ہیں یاعائشۃ من اصبح صائما یوم عرفۃ فتح اللہ علیہ ثلاثین بابا من الخیر واغلق عنہ ثلاثین بابا من الشر فاذا افطر وشرب الماء استغفر لہ کل عرق فی جسدہ اے عائشہ جو عرفہ کی صبح کو روزہ دار اُٹھیگا اللہ تعالیٰ اسپر تیس ۳۰ دروازے خیر کے کھولتا ہے اور تیس شر کے بند کرتا ہے اور جب پانی پیکر روزہ کھولتا ہے تو اس کے بدن کی ہر رگ اسکے لیے استغفار کرتی ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی نعم الیوم یوم عرفۃ خیرا وبرکۃ ویوم رحمۃ ومغفرۃ فمن صامہ جعل اللہ لہ نصیبا فی ثواب من حضر الموقف وباعد اللہ من النار سبعین خریفا سب دنوں سے بہتر اور اچھا یوم عرفہ ہے خیر و برکت اور رحمت و مغفرت ہیں پس جو کوئی اُس دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ حج میں حاضر ہونے والوں کے ثواب میں اس کا حصہ فرمائیگا اور اُسے آتش دوزخ سے ستر سالہ راہ دُور رکھے گا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لا یبقی احد یوم عرفۃ فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان الا غفر لہ عرفہ کے دن کوئی باقی نہ رہا جسکے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان تھا اُسکے بھی گناہ بخشے گئے پس ایک شخص نے عرض کی لاھل عرفۃ یارسول اللہ ام للناس عامۃ قال بل للناس عامۃ اللہ نے اہل عرفہ ہی کے گناہ معاف فرمائے

Marfat.com

یا سب لوگوں کے فرمایا بلکہ عام لوگوں کے کہ کوئی نہ بیٹھے مجالس تذکیر میں کہ
ھذہ الایام اکرمہ اللہ بعشر اشیاء جو شخص ان ایام میں روزہ رکھے گا اللہ اس کا
دس چیزوں کے ساتھ اکرام فرمائیگا۔ اول اسکی عمر میں برکت عطا فرمائیگا دوسرے اس کا
مال بڑھائیگا تیسرے اس کے اہل و عیال کو بلاؤں سے محفوظ رکھیگا چوتھے اسکے گناہ
بخشے گا پانچویں اسکی نیکیاں اتنی گنی فرمائیگا جتنے سکرات موت اس پر آسان کریگا ساتویں
اس کی قبر روشن کریگا نارکی قبر سے بچائیگا آٹھویں پل میزان اس کا بھاری کریگا نویں
آتش دوزخ سے بچائیگا دسویں اس کا مرتبہ بلند کریگا زبدۃ و نزہۃ میں ہے حضرت
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عشرۂ ذی الحجہ کی ایک رات قبرستان بصرہ سے
گزرا کہ ایک قبر سے نور نکلتا معلوم ہوا میں تعجب میں ہوا کہ کسی نے آواز بلند کہا یا سفیان
علیک بصیام عشر ذی الحجہ یعدل الف نور مثل ھذا نور سفیان عشرۂ ذی الحجہ
کے روزے اپنے پر لازم کرلے تو تجھے بھی اسی طرح کا نور ملیگا اور قبر میں روشنی ہوگی انس
صاحبین فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہوا اور میرے دو شخص میں سے
ایک کے سامنے دس نور اور میرے سامنے دو نور ہیں میں یہ دیکھکر متعجب تھا کہ کسی نے
کہا اس نے دس سال عرفہ کا روزہ رکھا ہوا اور تو نے دو سال مجالس العلوم میں حضرت
مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فی اول لیلۃ من ذی الحجۃ
ولد ابراہیم علیہ السلام فمن صام ذالک الیوم کان کفارۃ ثمانین سنۃ ذی الحجہ
کی پہلی رات ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں پس جو کوئی اس روز روزہ رکھے گا اسکے
برس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا انس میں عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحجہ کے پہلے روز اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی خطا
معاف فرمائی فمن صام ذالک الیوم غفر اللہ لہ کل ذنب بیس جو کوئی اس روز روزہ رکھیگا
رکھیگا اللہ تعالیٰ اسکے تمام گناہ معاف کریگا آدو دو سر انظار علیہ فی علیہ السلام کی دعا

Marfat.com

قبول فرمائی اور انھیں مچھلی کے پیٹ سے نجات دی فمن صام ذلك الیوم کان
لمن عبد الله سنة لم یعص الله فی عبادته طرفة عین پس جو کوئی اُس دن روزہ
رکھے گا اُسے ثواب اُس شخص کا ملیگا جس نے تمام سال اللہ کی عبادت کی اور اپنی عبادت
میں پلک بھر بھی نافرمانی نہ کی اور تیسرے روز اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کی دعا
قبول فرمائی فمن صام ذلك الیوم استجاب الله دعاءه تو جو اُس روز روزہ رکھکر
دعا مانگے گا دعا قبول ہوگی اور چوتھے روز عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے فمن صام له
الیوم نفی الله عنه الباس والفقر جو کوئی اُس روز روزہ رکھے گا اللہ اُس سے فقر و
تنگدستی اور خوف دُور کریگا اور پانچویں روز موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو جو اُس دن
روزہ رکھے گا نفاق اور عذاب قبر سے بری ہوگا چھٹے روز اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر
فتح خیبر فرمائی پس جو اُس روز روزہ رکھیگا اللہ اُسے بنظر رحمت دیکھیگا اور پھر اُسے عذاب
نہ دیگا اور ساتویں روز اللہ دوزخ کے دروازے بند فرماتا ہے اور دس تاریخ تک انھیں
نہیں کھولتا ہے تو جو کوئی اُس روز روزہ رکھیگا اللہ تعالیٰ اُس پر تیس دروازے سختی کے بند اور
تیس دروازے آسانی کے مفتوح کریگا اور آٹھویں روز کو ترویہ کہتے اُس دن روزہ رکھنے والے
کو وہ ثواب ملیگا کہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور نواں روز عرفہ ہے اُس دن آیۃ الیوم
اکملت لکم دینکم نازل ہوئی جو کوئی اُس روز روزہ رکھے گا اس کے ایک سال اگلے اور ایک
سال پچھلے گناہ معاف ہونگے **وسیلۃ الفردوس** میں روایت ہے کہ جو کوئی یوم ترویہ
روزہ رکھے گا اللہ اُس کے بدلے ثواب عبادت صد سالہ اور راہ حق میں تیر چلانے کا جو ثواب
اللہ کسی کو معلوم نہیں عطا فرمائیگا اور یوم ترویہ روزہ دار کا ضامن میں ہوں ایک شخص نے
حضور سے عرض کی میں عذاب دوزخ سے ڈرتا ہوں فرمایا یوم ترویہ روزہ رکھ عذاب
دوزخ سے نجات پائیگا قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے ید قدرت میں میری جان ہے جو یوم ترویہ
روزہ رکھیگا اُسکا گوشت پوست آتش دوزخ پر حرام ہوگا اور جو کوئی روز عرفہ باشتیاق

Marfat.com

حج رُوبیگا اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے بچائیگا اور جو کوئی عرفہ کو نہائیگا اور روزہ رکھیگا
اللہ تعالیٰ اُس کے تن پر آتش دوزخ حرام اور جنت حلال فرمائیگا اور جو قطرہ اُس کے
بدن سے گریگا اُس کے بدلے ثواب عبادت یک ماہ دیگا انتہا۔ عرفہ کا روزہ حاجیوں
کے واسطے ممنوع ہی اور افطار مستحب ہی کہ اگر وہ روزہ رکھیں گے تو موجب ضعف کا
اور ارکان حج ادا کرنے میں کاہلی و سستی پیدا کرے گا جیسا کہ حدیث ابو داود میں
بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارد ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نھی عن صوم عرفۃ یوم عرفۃ بعرفۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے عرفہ کے دن عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہی رہا کلام اس میں کہ حضرت
نے بھی عرفہ کے دن روزہ رکھا ہے یا نہیں اور عرفہ کا روزہ مسنون ہے یا نہیں پس جمہور
تو اسے مطلقاً مسنون بتاتے ہیں جیسا کہ ابو داود اور نسائی نے بعض ازواج آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ ذی الحجہ میں نو
دن اور عاشورہ کے روز اور ہر ماہ میں تین دن اور ہر ماہ کی پہلی جمعرات اور پہلے پیر کو
روزہ رکھا کرتے تھے اور بروایت دیگر عشرہ ذی الحجہ اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھا
کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن عرفات میں ٹھہرانیوالوں کو روزہ رکھنا مسنون
نہیں ہے اور دن کے واسطے مسنون ہی کما قال الشیخ فی ما ثبت بالسنۃ وصوم یوم عرفۃ الجمہور
علی انہ سنۃ وقیل سنۃ لغیر الواقفین بعرفۃ پس جن احادیث میں عرفہ کے دن
روزہ رکھنے کی ممانعت ہی وہ محمول حجاج پر ہونگی اور جن احادیث سے عرفہ کے دن روزہ
رکھنا ثابت ہی وہ کسی مذر مثل سفر یا مرض یا عدم اطلاع راوی یا عرفات میں نہ ٹھہرنے پر
محمول ہونگی ایسی احادیث احادیث مذکورہ بالا کے معارض و منافی نہیں ہو سکتیں کما
قال الشیخ فی ما ثبت بالسنۃ حیث قال وما روی مسلم والترمذی عن عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر

Marfat.com

قط فلا ينافيه لانها اخبرت عن عدم رؤيتها فلعلها لم تطلع على صيام رسول
الله صلى الله عليه وسلم او كان له مانع منه من مرض او سفر وغيرهما هذا
انتباہ تعریف یعنی مسلمانوں کا عرفہ کے دن بعد دوپہر شہر سے باہر کسی مقام وسیع
جیسے عیدگاہ وغیرہ میں جمع ہو کر دوگانہ ادا کرنا اور حاجیوں کی طرح تہلیل وتکبیر کرنا بھی
جائز ہے جبکہ تلبیہ اور لباس احرام اور سائر آداب حج سے جو حاجیوں اور عرفات میں
ٹھہرنے والوں کے ساتھ خاص ہیں خالی ہو کہ یہ فعل تسبیح وتہلیل اور دعا وذکر پر مشتمل جملہ
دیانات وخیرات سے ہے اور یہ باتیں ہر جگہ ہر زمانہ میں مشروع بلکہ بعض کے نزدیک تو
تعریف بھی مستحب ہے کہ طاعت پر مشتمل اور اہل طاعت کے ساتھ مشابہ اور موجب ثواب اور
بصرہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کا کرنا ثابت ہے درمختار
وردالمحتار میں ہے وقیل یستحب ذلک کذا فی المسکین لما روی ان ابن عباسؓ
فعل ذلک بالبصرۃ وقال الباقانی لو اجتمعوا لشرف ذلک الیوم ولسماع الوعظ
بلا وقوف وکشف رأس جاز بلا کراھۃ اتفاقا پس بعض فقہائے کرام سے جو
اسکی ثابت لیس بشئ منقول ہے اس سے مراد نفی وجوب سنت ہے نہ نفی جواز ومشروعیت
ماثبت بالسنۃ میں ہے اعلم انہ قد ذکر بعض علمائنا الحنفیۃ ان التعریف وھو ان
یجمع الناس یوم عرفۃ فی بعض المواضع تشبیھا بالواقفین بعرفۃ لیس بشئ وعن
ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ فی غیر روایۃ الاصول انہ لا یکرہ لانہ روی
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ فعل ذلک بالبصرۃ کذا فی الجامع الصغیر
وان قولہم التعریف الذی یصنع الناس لیس بشئ لم یرد بہ النفی الشرعیۃ
لانہ دعاء وتسبیح وتضرع الی اللہ تعالیٰ وانما اراد نفی وجوبہ کونہ سنۃ کذا فی
کتاب نجم الدین البلخی وفی الجامع الصغیر والتعریف الذی یصنع الناس
لیس بشئ یعنی لیس بشئ من السنۃ ولکن ھو فی نفسہ من جملۃ الدیانات

Marfat.com

والخیرات وذکر فی الکافی وقلیل یستحب لہ تشبیہ باھل الطاعات فیکثر
لھم ثوابھم ھکذا نقل فی سنن المھدی ولا یخفی ان الذکر واللسبیح والتھلیل
والدعا لا باس بہ لانہ مشروع فی کل الامکنۃ والازمان ویمکن الالحاق فی
لباس الاحرام والتلبیۃ وسائر اٰداب الحج التی یفعلھا وافضلیۃ فی ذالک
المقام فان الظاھر اختصاصھا بھم واللہ اعلم بحقیقۃ المرام دوسرے
شبہائے عشرہ ذی الحجہ میں جاگنا قیام کرنا نوافل پڑھنا موجب ثواب کثیر ہے حدیث
ترمذی میں گزرا کہ یعدل قیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر عشرہ ذی الحجہ کی ہر رات
کا قیام لیلۃ القدر کے برابر ہے دوسری حدیث میں ہے من احیی لیالی الاضحی وجبت لہ
لیلۃ البرونۃ ولیلۃ الخر فلیلۃ الغطر رواہ ابن عساکر یعنی جس نے چار راتیں عید کی
ان میں جاگا قیام کیا نوافل پڑھے تو اسکے لیے جنت واجب ہوگی ایک شب برات دوسری
شب عرفہ تیسری شب عید اضحی چوتھی شب عید الغطر تیسری حدیث میں ہے من قام لیلتی العید
محتسبا للہ لم یمت قلبہ یوم تموت القلوب رواہ ابن ماجہ جس نے عید کی رات
قیام کیا اس کا دل نہ مریگا جس روز کہ دل مریں گے وسیلۃ الظفر وحرز میں ہے
جو کوئی ذی الحجہ کی پہلی رات چار رکعت اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ ۱۵ بار سورہ اخلاص
پڑھیگا پچیس ہزار برس کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائیگا اور وہ
جب تک اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھے گا نہ مریگا اور جو ذی الحجہ کی ہر رات بعد مغرب سونے
سے پہلے دو رکعت ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ کوثر و اخلاص ایک ایک بار پڑھے تا
غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے اور جو مرے ان کے بدلے دو حور جنت کی نامہ اعمال میں
لکھی جائیں اور ہزار دینار خیرات کرنے کا ثواب پائے اور جو پہلی رات ذی الحجہ کی چار رکعت اگر
ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص یا پہلی میں آیات سورہ انعام اور آخر میں سورہ اخلاص
پڑھے ثواب حج پائے اور جو آٹھویں شب کو تندرست رہے تنگی قبر سے بچے اور مشروح آئے

Marfat.com

[illegal] رکعت اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ
[illegal] ہر رکعت کے بدلے ثواب ایک شہید
[illegal] ایک شہر پائے اور سو ہزار برس کی عبادت
[illegal] آٹھویں شب دو نفل اور ہر ایک میں بعد الحمد
[illegal] آزادی غلام اور غازی اور شہید کا پائے اور
[illegal] ایک مکان اور ہر مکان میں پانچسو حجرے اور ہر حجرے
[illegal] ہر تخت پر ایک حور پائے اور جو یوم ترویہ چھ رکعت پڑھے پہلی میں بعد الحمد
والعصر اور دوسری میں لایلاف تیسری میں الم ترکیف چوتھی میں اذا جاء اور بعد سلام دو رکعت
ایک اخلاص تین تین بار پڑھے ثواب بحساب پائے اور اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ شیطان
سے بچائے اور جو یوم ترویہ چار رکعت اور ہر ایک میں بعد الحمد پچیس بار اخلاص اور بعد سلام
ستر بار استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اور سو بار اخلاص
پڑھے اس میں اور جنت میں صرف موت کا فاصلہ رہ جائے اور جب تک اپنی جگہ جنت میں
نہ دیکھ لے نہ مرے اور سو ہزار سال کی عبادت کا ثواب پائے اور جب مرے تو درجہ شہادت
پائے اور جو عرفہ کی شب بیدار رہے دوزخ سے آزاد ہو اور جو شب عرفہ سو رکعت نماز اور ہر ایک
میں بعد الحمد تین بار اخلاص پڑھے اللہ اس کے تمام گناہ بخشے اور جنت میں سو شہر اسکے لیے
بنائے اور ہر شہر میں سو قصر اور ہر قصر میں سو گھر ہر گھر میں سو تخت ہر تخت پر ایک حور ہو اور
جو شب عرفہ دو رکعت پہلی میں بعد الحمد آیۃ الکرسی سو بار دوسری میں اخلاص سو بار پڑھے
بحساب ثواب پائے اور جو دس رکعت ہر رکعت میں بعد الحمد لایلاف پانچ بار پڑھے اور صبح
کو دو رکعت پڑھے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد اور جنت میں داخل فرمائے اور دو
ہزار نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھے اور دو ہزار برائیاں مٹائے اور دو ہزار آدمیوں کی
شفاعت کی اجازت عطا فرمائے ایک شخص شب عرفہ سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی

Marfat.com

خدمت میں آیا آپ نے فرمایا میں
حاجی حج کا ثواب پائیں گے میں محروم رہ گیا
سے گھر بیٹھے ثواب حج مبرور حاصل ہو اور وہ
ہے اور وہ یہ ہے کہ جو کوئی شب عرفہ میں دو رکعت ہر ایک
اخلاص پچیس بار اور بعد سلام سو بار سبحان اللہ والحمد للہ
حج مبرور کا ثواب عطا فرمائے اور اسکی صورت یہ
تمام ارکان حج ادا کرے اور اسکا ثواب
شب عرفہ دو رکعت بعد فاتحہ کافرون میں بارہ اخلاص بارہ
پائے اور جو عرفہ کے دن بعد زوال دو رکعت ہر ایک میں بعد الحمد ایک بار
اخلاص سو بار پڑھے ثواب بہشت پائے اور جب قبر سے اٹھے ہر قدم
طرف بلائے اور بہشت میں سو شہر دنیا سے بڑے پائے اگر شب عید الاضحی
میں بعد فاتحہ معوذتین و اخلاص پچاس بار بعد سلام سو بار
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الٰہا واحدا صمدا لا نبی بعدہ
مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون سو بار یا حی یا قیوم
کے گناہ معاف ہوں اور ایک سال کی عبادت کا ثواب
بارہ رکعت ہر ایک میں آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص
روز ولادت پاک ہوا اور اسمان کے نامہ اعمال میں ستر سال کی عبادت کا ثواب
اور دس ہزار حاجتیں اسکی روا ہوں اور بہشت میں ایک
اور جو شب عید اضحی دو رکعت پہلی میں بعد الحمد آیۃ الکرسی ایک بار اور
معوذتین ایک بار اور دوسری میں آیہ شہد اللہ الا الہ الا ہو
اور الناس ایک بار اور بعد سلام کلمہ تمجید سو بار

Marfat.com

[illegible] عرفہ کے دن اپنے
استغفار بکثرت کرے کہ حدیث شریف میں
[illegible] عرفہ کے روز دعا مانگنا اور روز دعا مانگنے سے
[illegible] دعا میں ہے من سأل اللہ تعالیٰ فی یوم عرفۃ حاجۃ
[illegible] اللہ تعالیٰ حاجۃ قضاھا لہ جو شخص عرفہ کے دن حوائج دنیا و آخرت میں
[illegible] حاجت اللہ سے طلب کریگا اللہ اُسے پورا کریگا۔ بعض صالحین سے روایت
[illegible] ایک شخص کو یہ کہتے سنا اللھم لحق صائم عرفہ فلانۃ فی
ثواب عرفہ پس میں نے اُس سے سبب اس دعا کا دریافت کیا کہا میرا باپ بھی دعا
مانگتا تھا جب وہ مرا میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے ساتھ
اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ کہا مجھے اللہ نے اس دعا کے باعث بخشدیا اور میں
جنت میں داخل کیا گیا میرے پاس نور آیا اور مجھ سے کہا گیا یہ ثواب عرفہ ہے کہ تیرے
لئے کے صاحب تیرا اکرام کیا غنیۃ المجالس میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ہر سال حضرت خضر و الیاس علیہما السلام عرفات
میں آتے ہیں ایک ایک دوسرے کا سر مونڈ کر یہ دعا پڑھکر جدا ہو جاتے ہیں
بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ لا یصرف
السوء الا اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ
لا یأتی بالحسنات الا اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ
جو شخص ان کلمات کو لکھ کر ہر آفت بلا و چشم بد و ضرر رسانی سے محفوظ رہے
[illegible] اپنے، صاحب بچہ وغیرہ عوام کے گزند سے بچے
[illegible] عرفہ کے دن خواب کے لئے اُسے نذر فرمائے کہ اے میرے بندے میں تجھ سے
[illegible] ہو جائے بجز سے سوال کر میں تجھے عطا کرونگا۔ طہارت القلوب میں

Marfat.com

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے [illegible]
میں پڑھکر اپنی حاجت چاہے اللہ روا فرمائے اور [illegible]
بدن اور دو بار سے دو حصہ اور تین بار سے کل بدن آتش [illegible]
پائے سبحٰن الذی فی القبر قضاؤہ سبحٰن الذی فی [illegible]
الذی فی النار سلطانہ سبحٰن الذی فی الجنۃ [illegible] سبحٰن الذی [illegible]
عدلہ سبحٰن الذی رفع السماء سبحٰن من بسط الارض سبحٰن [illegible]
ولا منجاء منہ الا الیہ **وسیلۃ الفردوس** میں ہے کہ [illegible]
یہ دعا پڑھے اللہ اُسے ثواب ہزار نیکی عطا فرمائے اور ہزار بدی دور کرے اور
ہزار درجے اُس کے بلند فرمائے یا ذخری وذخیرتی یا عدتی عند شدتی
یا رجائی عند مصیبتی یا غیاثی عند حاجتی یا انیسی فی وحشتی یا مولای
فی وقعتی یا دلیلی فی حیرتی بک التوفیق **روضۃ الاخبار** میں ہے کہ جو
عرفہ کے دن وقت غروب آفتاب یہ دعا پڑھے بسم اللہ ما شاء اللہ لا حول
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا ہو
بسم اللہ ما شاء اللہ کل نعمۃ من اللہ بسم اللہ ما شاء اللہ لا یصرف
الا باللہ بسم اللہ ما شاء اللہ الخیر کلہ بید اللہ بسم اللہ [illegible]
السوء الا اللہ بسم اللہ ما شاء اللہ وما بنا من نعمۃ فمن اللہ [illegible]
کریں اور اُس کے نامۂ اعمال سے یہ باتیں مٹا دیں اور نیکیاں لکھ دیں
ہزار سالہ پائے اور جو کوئی یہ کلمات عرفہ کے دن پڑھے تو
الا اللہ عدد اللیالی والدہور لا الہ الا اللہ [illegible]
اللہ عدد الریاح فی البراری لا الہ الا اللہ عدد [illegible]
لا الہ الا اللہ عدد الشعر والمدر لا الہ الا اللہ

Marfat.com

الحمد لله کہ لا الہ الا اللہ خیر ما یجمعون لا الہ الا اللہ
الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ اجمعین
اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ وجزٰھم بما صبروا جنۃ وحریرا فلما انفذت مشیۃ وسلم تسلیما کثیرا
اے کہ ان ایام میں خصوصاً عرفہ کے دن گناہوں سے اپنے ہاتھ پاؤں
آنکھ کان زبان کو بچانا چاہیے اور تمام انواع معاصی سے پرہیز
کرنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حفظ لسانہ وسمعہ
وبصرہ یوم عرفۃ غفر لہ من عرفۃ الی عرفۃ جس نے اپنے کان آنکھ زبان
کو عرفہ کے روز گناہ سے محفوظ رکھا اس کے ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک کے
گناہ بخشے جائیں گے مثلاً زبان سے کسی کی غیبت نہ کی چغلی نہ کھائی جھوٹ نہ بولا
گالیاں وغیرہ بری الفاظ کہ جس سے دوسرے مسلمان کو اذیت و رنج ہو نہ بکیں
اور کانوں سے ایسی باتوں کو نہ سنا کہ جن کا سننا گناہ ہے مثلاً آواز سرود و مزامیر
وغیرہ اور آنکھوں کو ان چیزوں کے دیکھنے سے باز رکھا کہ جن کا دیکھنا گناہ ہے
جیسے اجنبی نامحرم عورت کو بری نگاہ سے دیکھنا کسی کا ستر عورت بلا ضرورت دیکھنا
اور علاوہ ان کے جو اور گناہ کی باتیں ہیں سب سے محفوظ رہا تو اس کے ایک عرفہ سے
دوسرے عرفہ تک کے گناہ معاف فرمائے جائیں گے پانچویں دسویں تاریخ
ذی الحجہ کے دن قربانی کرے کہ اس روز قربانی سے زیادہ کوئی عمل اللہ تعالیٰ
کو محبوب نہیں ہے اور صاحب قربانی کو بیحد ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے گناہ
بخشتا ہے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔
ما من عمل ابن آدم یوم النحر احب الی اللہ من احراق الدم۔ اللہ تعالیٰ کا دلاد
آدم کا کوئی کام عید الاضحیٰ کے روز قربانی کرنے سے زیادہ محبوب پسندیدہ نہیں ہے
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ما ھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم

Marfat.com

[illegible] ثواب ہے اسی لیے حبیب بن مینہ سے
[illegible] جناب باری میں عرض کی الٰہی ما ثواب من ضحی
من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال ثوابہ ان تعطیہ بکل شعرۃ علی جسدہ
عشر حسنات واخری عشر سیئات وارفع لہ عشر درجات ولہ بکل
شعرۃ قصر فی الجنۃ وجائزۃ من حور العین وھو مرکب من ذوات الاربع
لطفوھا من البصر یرکبھا اھل الجنۃ فیطیر بھا حیث یشاء اما علمت یا داؤد
ان الضحایا ھی المطایا وانھا الضحایا تقوی الخطایا وترفع البلایا یوم القیمۃ وھکذا
فی حلیۃ الطالبین یعنی داؤد علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی الٰہی امت
محمد میں قربانی کرنے والے کا کیا ثواب ہے فرمان آیا ثواب اس کا یہ ہے کہ میں قربانی کرنے
والے کو قربانی کے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں دیتا ہوں اور دس برائیاں
اس کی محو کر دیتا ہوں اور دس درجے اس کے بلند کرتا ہوں اور اس کے لیے جنت
میں ہر بال کے بدلے ایک مکان ہے اور ایک جاریہ حوروں سے اور ایک
مرکب ہے پرند داؤد کہ جس کا ہر قدم درازی نظر پر پڑتا ہے اور اس پر اہل جنت
سوار ہونگے پس وہ انہیں جہاں چاہیں گے سیر کرائیگا اے داؤد کیا تجھے معلوم نہیں
ہے کہ قربانی کرنے والے کی سواریاں ہونگی انکی خطائیں معاف
کر دیگی آفات و بلاؤں کو ان سے دور کریں گی الدر واللآلی فی فضائل الایام
واللیالی میں ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے من ضحی اضحیۃ فما اخرج من
قطرۃ وجد ھا قائمۃ علی راس القبر فاذا شعرھا من قضبان الذھب
وعیدانا من یاقوت وقوائمھا من ذھب جس شخص نے قربانی کی ہوگی جب اس
قبر سے نکلے گا اسکو قبر پر کھڑا ہوا پائیگا بال اس کے سونے کے ہونگے اور
یاقوت کی اور میگنیاں سونے کی پس وہ کہے گا من این فاز ایت شیأ احسن

Marfat.com

Marfat.com

ضحایا ھو یعنی حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ آیہ یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن گروہ سے گروہ پرہیزگاروں کے اُٹھکر اپنے نجائب پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں جائیں گے اور نجائب اُنکی اُنکی قربانیاں ہیں وعن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظموا ضحایاکم فانھا علی الصراط مطایاکم یعنی اپنی قربانیوں کی عظمت و بزرگی کرو کہ وہ پل صراط پر تمھاری سواریاں ہونگی۔ حسنانیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اُٹھائے جائیں گے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا کہ اے میرے فرشتو تم میرے بندوں کو پیدل نہ چلاؤ بلکہ اُنھیں اُنکے نجائب پر سوار کرو کہ اُن کی عادت دنیا میں سوار ہو کر چلنے کی تھی اول اُن کے باپوں کی صلب اُن کا مرکب ہوا پھر اُنکی ماں کا سینہ اُنکا مرکب ہوا جب وہ پیدا ہوئے تو دودھ چھٹنے تک ماں کی گود اُن کا مرکب رہا پھر باپ کی گردن اُنکا مرکب ہوا۔ پھر خشکی و تری میں گھوڑے کشتیاں وغیرہ اُنکے مرکب رہے جب وہ مرے تو مسلمانوں کی گردنیں اُن کا مرکب ہوئیں۔ اب وہ قبروں سے اُٹھے ہیں تو اُنھیں پیدل نہ چلاؤ موافق عادت کے سوار کر کے لیجاؤ اور اُنکے نجائب کو اُن کے روبرو پیش کرو اور وہ نجائب قربانیاں ہیں اور جس نے قربانی نہ کی ہوگی اُسکے لیے اُن کے عمل صالح بخلق اللہ مرکب ہوں اور وہ اُن پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہونگے **فائدہ** قربانی پانے کے لیے بعد نماز عید دو رکعت نماز میں سورہ کوثر تین بار پڑھنا یا بلا نماز بقدر فرصت پڑھنا چاہیے انشاء اللہ ثواب قربانی پائیں گے اور عرفہ کے دن سورہ واقعہ اور کلمہ تمجید تین سو بار پڑھنا چاہیے فراخ دستی حاصل ہوا اور جو عشرہ ذی الحجہ میں سورہ والفجر زیادہ پڑھے گا بخشا جائیگا۔ اور عید اضحیٰ کے دن تکبیر زیادہ

Marfat.com

کہنا چاہیے کہ وہ گناہوں کی ہادم ہے کہ حدیث میں ہے کہ کثروا من [illegible]
عید النحر الی اخر ایام التشریق خلف کل صلاۃ ثلاثا فانہ عید
ھدما کثرت کرو تم تکبیر کی عید اضحے کی رات سے ایام تشریق تک ہر نماز کے
بعد تین مرتبہ کہ وہ گناہوں کو ڈھا دیتی ہے اور عید اضحے کے روز ہیں اللہ
وبحمدہ تین سو بار پڑھکر اُس کا ثواب اموات مسلمین کو بخشنا چاہیے کہ اس کے
بدلے ہر ایک کی قبر میں ہزار نور اللہ تعالیٰ داخل فرمائیگا اور جب پڑھنے والا مریگا
تو اُسکی قبر میں بھی ہزار نور اللہ داخل کریگا اور اُس کی قبر روشن ومنور ہوگی کہ حدیث
میں ہے من قال سبحٰن اللہ وبحمدہ یوم العید ثلثمائۃ مرۃ واھدا ھا لاموات
المسلمین دخل فی کل قبر الف نور ویجعل فی قبرہ اذا مات الف نور جس نے
کلمات مذکورہ تین سو بار پڑھکر اموات مسلمین کو بخشے اُسکی قبر میں بعد مردن ہزار نور
داخل ہونگے اور ہر ہر میت کی قبروں کو بھی اللہ تعالیٰ نورانی فرمائیگا حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من قال فی
کل واحد من العیدین لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ
الحمد یحی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر اربعا مائۃ
مرۃ قبل صلاۃ العید زوجہ اللہ اربعمائۃ حوراء وکانما اعتق اربعمائۃ رقبۃ
ووکل اللہ بہ ملئکۃ یبنون لہ المدائن ویغرسون لہ الاشجار الی یوم
القیامۃ جس نے قبل نماز عید اضحے والفطر یہ کلمات مذکورہ کہے اللہ تعالیٰ
چار سو حوروں کو اُسکی زوجہ بنائیگا اور گویا اُس نے چار سو غلام آزاد کیے اور اللہ
اپنے فرشتوں کو مقرر فرمائیگا کہ اُس کے لیے قیامت تک جنت میں شہر بنائیں
اور باغ لگائیں زہری تابعی جلیل القدر راوی حدیث فرماتے ہیں کہ میں نے
یہ کلمات جب سے انس رضی اللہ عنہ سے سنے کبھی ترک نہ کیے اور حضرت انس

Marfat.com

فرماتے تھے کہ میں نے انھیں جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کبھی نہ چھوڑا۔
وسیلۃ الفردوس میں مرفوعاً روایت ہے کہ جو کوئی عید اضحیٰ کے روز بارہ کام کرے ثواب کثیر پائے (۱) یہ کہ تا ادائے نماز عید کھانے پینے جماع سے بچے ثواب عبادت پچاس ہزار سالہ پائے (۲) غسل کرے کہ بدلے ہر ساعت غسل کے ثواب عبادت صد سالہ پائے (۳) مسواک کرے ثواب حج و عمرہ پائے (۴) اچھا کپڑا بہ نیت کتمان فقر و اظہار شوکت اسلام و تحدیث نعمت رب انام۔ نہ از راہ تکبر و خیلا سے نشر حلہ نور پائے اور قیامت کو تحت لوا رسید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہو (۵) خوشبو لے بدبوئے گور سے بچے اور قیامت کو مہکتا اٹھے (۶) نماز عید کو سب سے پہلے عیدگاہ میں پہنچے ثواب عبادت ہزار غازی پائے۔ اور ہر قدم پر ہزار نیکی پائے اور جب عیدگاہ میں پہنچے گویا صفت قتال میں ہے! اور جب امام کے ساتھ نماز ادا کرے ثواب عبادت ہزار سالہ پائے اور جب خطبہ سنے ہر کلمہ کی سماعت پر ثواب آزادی غلام ملے اور جب عیدگاہ سے پھرے آمرزیدہ پھرے (۷) آمد و رفت عیدگاہ میں بآواز بلند تکبیر کہے ہر تکبیر پر ثواب شہید پائے (۸) بعد خطبہ چار رکعت نماز پہلی میں بعد الحمد سبح اسم اور دوسری میں والشمس اور تیسری میں والفجر اور چوتھی میں اخلاص پڑھے ثواب کثیر پائے اور اگر دو رکعت نماز ایک میں کوثر تین بار پڑھے ثواب قربانی پائے (۹) ایک راہ سے جائے اور دوسری راہ سے واپس آئے ثواب احیائے سنت پائے کہ حضور ایسا ہی فرماتے تھے (۱۰) گھر میں اگر دو رکعت ہر ایک میں والشمس پانچ پانچ بار پڑھے ثواب حجاج پائے (۱۱) قربانی کرے (۱۲) کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ تا قدیر پڑھے ثواب ان کا اوپر گزرا۔

انتباہ۔ وسیلۃ الفردوس و نزہۃ المجالس سے جو طرق نماز وغیرہ منقول ہوئے ہیں اُن کے ثوابات بے اصل معلوم ہوتے ہیں لیکن اس سے نفس عمل ترک کرنا چاہیے

Marfat.com

کہ آخر وہ اللہ ہی کی عبادت تو ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ادنیٰ عمل پر اس سے بہت
اجر جزیل و ثواب جمیل عطا فرما سکتا ہے ثوابات مذکورہ سے زیادہ دے سکتا ہے
نیز فضائل اعمال میں روایات ضعیفہ ہی مقبول و معتبر تو پھر ہم کیوں اس سے بالا ہو
ہو کر نفس عمل کو ترک کریں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم
کے صدقہ میں ہم سب مسلمانوں کو ان ایام متبرکہ میں اعمال صالحہ کی توفیق مطلع فرمائے
گناہوں سے بچائے اور قیامت کے دن زمرۂ صالحین میں اٹھائے۔ آمین آمین

یارب العلمین بجاہ سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

تتمہ

مسلمانوں کو علمی ترقی کا بہترین ذریعہ
نصرۃ الوا عظین
اوصاف
سید المرسلین

مسلمانو! یہ کتاب تمہارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اوصاف
و فضائل کا گنجینہ خصائل شمائل کا خزینہ ہے اس میں نہایت دلچسپ
پر اثر مضامین بیانات بطریق وعظ لکھی گئی ہیں اور ہر بیان
کے اثنا میں آیات و احادیث اور ان کی تفسیر و شان نزول اور
ان کے متعلق حکم و نکات، لطائف و اشارات اور حضور کے اوصاف
فضائل خصائل و شمائل بیان کیے گئے ہیں اور جابجا
موقع بموقع مثنوی شریف و دیگر نظم و اشعار نعتیہ سے
دلچسپی ملائی گئی ہے جن کے پڑھنے اور سننے سے مسلمانوں
کی نگاہ ہو نمین نور دلوں میں سرور اور حب رسول پیدا ہوتا ہے
اور انکا ایمان تقویت اور جلا پاتا ہے غرضیکہ یہ کتاب
علماء طلباء واعظین وغیرہ اور ہر مسلمان اردو داں
کے بہت مفید و کارآمد ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔

قیمت فی حصہ آٹھ آنہ ۸/

مسلمانوں کے مفید و کارآمد کتاب
تذکرہ حسنین رضہ

اس کتاب میں جناب امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کے سچے حالات صحیح واقعات شہادت و بعد شہادت و
مناقب فضائل تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں صحیح و معتبر روایات کے
جمع کرنے میں بیحد کوشش کیگئی ہے غیر معتبر و موضوع روایات پر
تنبیہ کیگئی ہے۔ آخر میں ذکر ائمہ اہل بیت و بحث امامت اور
یزید پلید وغیرہ کے بارے میں علم شریف تحریر کیا گیا ہے صحابہ کرام
و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں
حضور کے ارشادات نقل کر کے مسلمانوں کو
آگاہ کیا گیا ہے کہ ان حضرات کے ساتھ کیا برتاؤ
کرنا کیسی عقیدت رکھنا چاہیے۔ جو بحمد اللہ مسلمانوں
کے بیحد مفید و کارآمد اور اغوائے شیطانی سے بچنے
کا بہتر ذریعہ ہے۔ میرے نزدیک یہ کتاب ہر مسلمان
روشن ضمیر و نیک طینت کے اپنا مشغل ضرور رکھنی ہے۔ لہٰذا
مسلمانوں کو اسے ضرور ملاحظہ کرنا چاہیے
قیمت کم و بیش

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

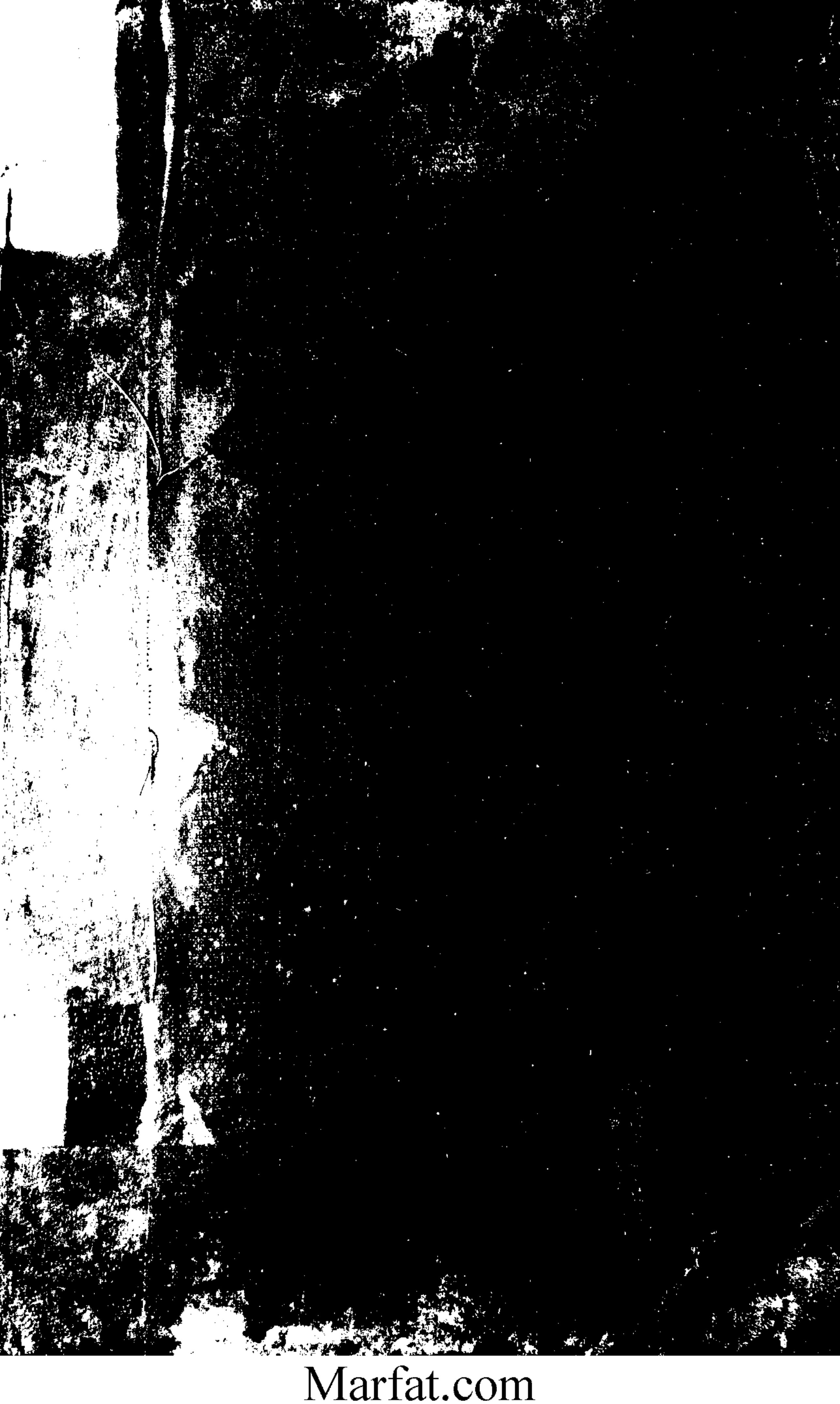

Marfat.com

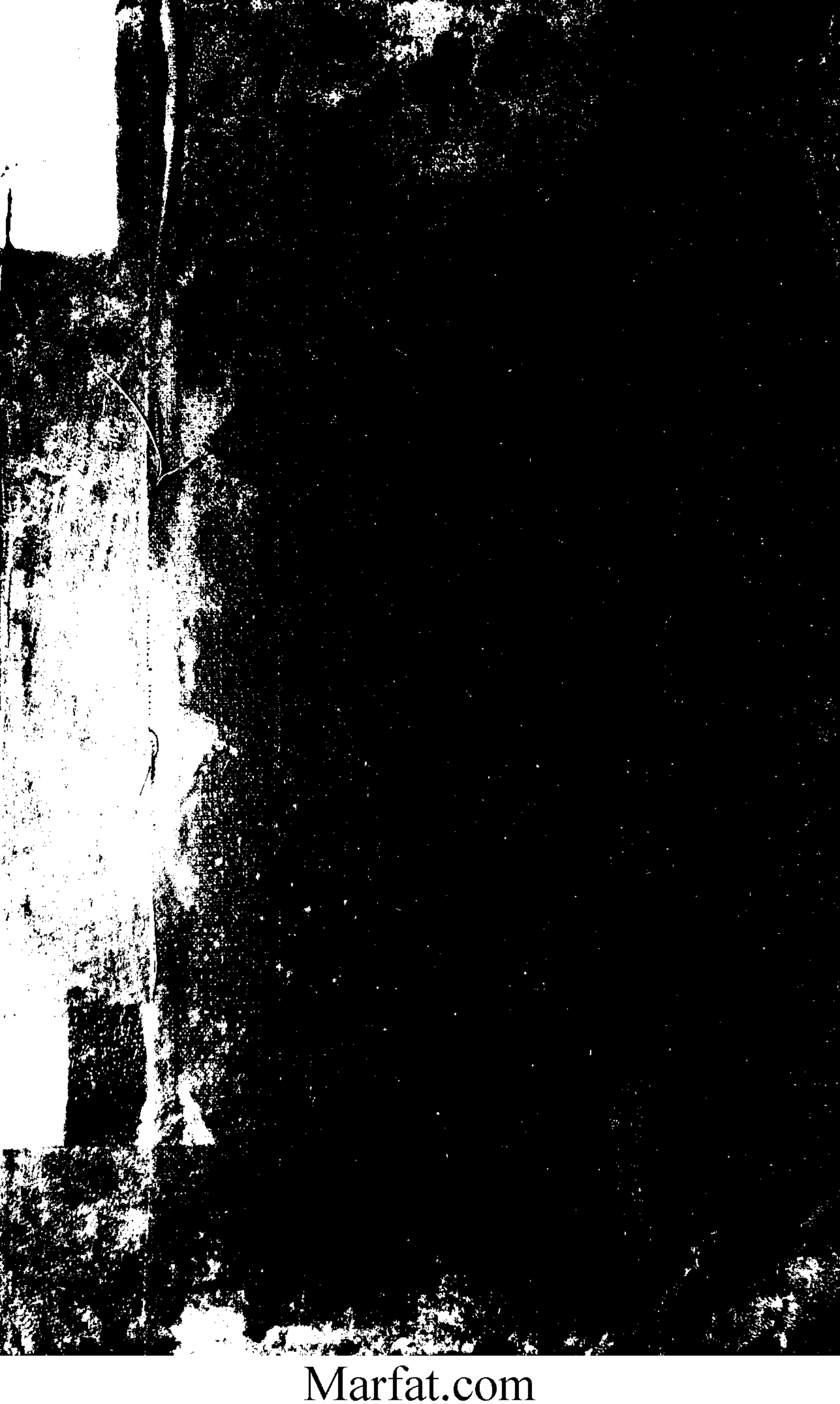

Marfat.com